DUE DATE

علم الٰہی کے اصول

عوام الناس کے لئے

مشن فتح آباد بابو ایشری داس مسیحی کی تصنیف

Lectures on Theology

FOR THE

ILLITERATE.

BY

BABOO ISHUREE DASS OF FUTTEHGHUR

PRIZE ESSAY

The subjects, treated of in these Lectures, were pointed out by the Donor of the Prize himself. It was also his wish, that Truth should be broken into the simplest elements, and presented with illustrations, and that passages from the Scriptures need not be introduced as is usually done in Theological works meant for Christian readers.

LODIANA.

PRINTED, AT THE AMERICAN PRESBYTERIAN MISSION PRESS:

THE REV. A. RUDOLPH, SUPERINTENDENT.

1863

Price 2 Rs. For sale at the Furrukhabad and Allahabad stations of the American Presbyterian Mission.

فہرستِ ابواب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرینگے ویسا عاقبت میں پاوینگے اگر یہاں خدا کی عبادت کرینگے تو عاقبت میں خوشحال رہینگے لیکن اگر یہاں اُس کی حکم عدولی کرینگے تو آگے کو عذاب میں پڑینگے + چنانچہ یہہ بڑی ضرورت اور دانائی کی بات ہے کہ جب تک موقع اور فرصت ہی خدا کو پہچانیں اور اُس کی اطاعت کریں تاکہ عاقبت بخیر ہو + اس تصنیف میں ہمارا یہی منشا ہی کہ اُس راہ کا بیان کریں جس سے آیندہ کی نیکبختی حاصل ہو سکتی ہی + یا پروردگار تو ہی ہدایت کر +

ابتدا میں خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا + ایک وقت ایسا تھا جب کہ آسمان و زمین اور یے سب چیزیں جو دیکھنے میں آتی ہیں موجود نہ تھیں لیکن کسی وقت جب کہ خدا کی مرضی ہوئی اُس نے سب کچھ پیدا کیا + جب کہ خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تو ایسی کسی چیز سے خلق نہ کیا جو آگے موجود تھی مثلاً لکڑی پتھر مٹی پانی سے پیدا نہ کیا کیونکہ تب یے چیزیں کہاں تھیں + خدا نے سب چیزوں کو نیست سے ہست کیا آگے کچھ نہ تھا لیکن اُس نے اُس کے موجود ہونے کا حکم کیا اور اُس کے حکم کے نکلتے ہی سب چیزیں موجود ہو گئیں غرض ایسی کو پیدا کرنا کہتے ہیں + جاننا چاہئے کہ پیدا کرنے اور ایک چیز سے دوسری چیز بنانے میں بڑا فرق ہی سوا خدا کے کوئی کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتا یہہ کام انسان کا نہیں اُس سے یہی ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز لیکر اُس سے دوسری چیز بنا لیوے + مثلاً جب کوئی بڑھی ایک صندوق بنایا چاہتا ہی تو یہہ نہیں کہتا کہ اے صندوق بن جا لیکن اُس کے بنانے کو لکڑی لاتا ہی اور لکڑی کے کاٹنے اور صاف کرنے اور جوڑنے کو اوزار کام میں لاتا ہی تب صندوق بنتا ہی چنانچہ وہ صندوق کو نیست سے ہست نہیں کرتا پر لکڑی سے بناتا ہی جسے خدا نے پیدا کیا ہی اور لوہے کو بھی کام میں لاتا ہی کہ اُسے بھی خدا نے پیدا کیا ہی

یہی حال اور سب چیزوں کا ہی جنھیں انسان اپنے استعمال میں لاتے ہیں انھیں چیزوں کو لیتے ہیں جنھیں خدا نے پیدا کیا ہی اور اُن کی صورت بدل کے اپنے مطلب کے موافق بنا لیتے ہیں آدمی نے نہ آج تک کوئی چیز پیدا کی ہی نہ کبھی کر سکیگا + پر خدا نے آسمان و زمین کو یوں پیدا نہیں کیا اُس نے صرف حکم کیا اور سب چیزیں پیدا ہو گئیں +

چونکہ خدا نے سب چیزوں کو نیست سے ہست کیا ہی ظاہر ہی کہ اُس میں قدرت ہی اگر قدرت نہ ہوتی تو ذرہ سی چیز کو بھی پیدا نہ کر سکتا + یہہ بات خوب ظاہر ہی کہ کوئی چیز آپ سے نہیں بن سکتی جب کسی چیز کو بنانا ہوتا ہی تو اُس کے لئے طاقت درکار ہوتی ہی اُن تمام چیزوں سے جنھیں لوگ اپنے گھروں اور دکانوں اور کھیتوں میں کام میں لاتے ہیں صاف معلوم ہوتا ہی کہ وے کاریگر جنھوں نے یے سب چیزیں بنائیں اپنے جسم میں کچھ طاقت رکھتے تھے بغیر طاقت کے کب بنا سکتے مثلاً بڑھئی جس نے سونے کے لئے چارپائی بنائی اپنے جسم میں کچھ طاقت رکھتا ہوگا تب تو پایوں اور پٹیوں کے بنانے اور چکنانے کو بسولہ اُٹھایا اور رندہ پھیرا اِسی طرح ٹھٹھیرا بھی جس نے کھانا [illegible] کے لئے تھالی بنائی طاقت رکھتا ہوگا تب آگ کی آنچ سہی اور اُس کے پیٹنے کو ہتھوڑا اُٹھایا کیا ذرا سا بچہ بھی یہہ کام کر سکتا ہی ہرگز نہیں کیونکہ اُس میں طاقت کہاں + ہر چیز کے بنانے میں البتہ حکمت بھی چاہئے پر یہاں صرف طاقت کا ذکر کرتے ہیں + جس طرح کہ انسان میں طاقت ہی اُسی طرح خدا میں قدرت ہی جیسا کہ انسان سب چیزوں کو اُس طاقت سے بناتا ہی جو خدا نے اُسے دی ہی ویسا ہی خدا سب چیزوں کو اُس قدرت سے پیدا کرتا ہی جو اپنی ذات میں رکھتا ہی +

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اِس سے خدا کی بڑی قُدرت ظاہر ہوتی ہی ❖ یہہ مُلک ہندوستان کا کچھ بہت بڑوں
میں شمار نہیں ہی تو بھی کیسا وسیع ہی جبکہ کوئی اُس کے ایک سرے سے دوسرے سرے
تک سفر کرتا ہی تو کیسا تھکا ماندہ ہو جاتا ہی اگر کوئی اُس کی پوربی حد سے پچھمی حد تک سفر
کرے اور بارہ کوس روز چلے تو کہیں دو مہینے میں سفر تمام ہو ❖ یہہ تو ایک ہی مُلک ہوا
پر جب دُنیا کے تمام مُلکوں پر غور کرو تو کیسی وسیع معلوم ہوتی ہی پس خدا نے اِس بڑے گرہ کو اپنی
قدرت سے پیدا کیا ہی ❖ بڑے بڑے اونچے پہاڑوں کو بھی جو دنیا میں ہیں دیکھو اُن
میں اُس کے ہزاروں لاکھوں مخلوق رہتے ہیں اور اُس نے اُن کی بُنیاد کو ایسا قایم کیا
ہی کہ ہرگز ٹل نہیں سکتی چنانچہ ظاہر ہی کہ وہ واجب الوجود جس نے اِن بڑے بڑے پہاڑوں
کو بنایا اور اُنھیں جابجا ایسا قایم کیا بڑی قُدرت والا ہی ❖ جب کہ لوگ مکانوں میں لگانے
کو کوئی چٹان کا ایک ٹکڑا کاٹتے ہیں اور اپنے یہاں لے جانے چاہتے ہیں تو کتنا زور لگانے پڑتا
ہی بہت سے لوگ مِلکر اُٹھاتے ہیں اور بڑا شور مچاتے ہیں تب کہیں اُٹھتا ہی ❖ پر خیال
کرو کہ اُس ذرا سے ٹکڑے کی ایک بڑے پہاڑ کی نسبت کچھ بھی حقیقت نہیں اِس سے یہہ
بھی ظاہر ہوتا ہی کہ اِنسان کی طاقت بہت ہی کم ہی ❖ لیکن دُنیا کے تمام پہاڑ خدا
کے نزدیک کچھ نہیں وے اُس کے حکم سے اپنی اپنی جگہہ قایم ہیں اور اگر وہ فرماوے تو دم بھر میں
سب اُکھڑ کر زمین پر لڑھکنے یا ہوا میں اُڑنے لگیں ❖

پھر وہ بڑا سمندر بھی جو اِس دُنیا میں پایا جاتا ہی خدا کی عجیب قدرت کو آشکار
کرتا ہی ایسا وسیع ہی کہ زمین کی سطح کی دو تہائیاں اُس سے ڈھنپی ہیں پانی اُس میں ایسی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ویسے بھی اپنی قدرت موقوف کر دے تو سمندر چاروں طرف فوراً بڑے زور و شور سے پھوٹ نکلے اور تمام جہان کو ڈبا دیوے ❖

سمندر مانند ایک بڑے دیو کے ہی اور سوا قادر مطلق کے کسی کو خاطر میں نہیں لاتا ❖ طوفان کے وقت بڑا زور و شور کرتا اور گرجتا ہی اگر اُس وقت جہان کے سارے باشندے اُس کے کناروں پر جائیں اور اُسے خاموش ہونے کو کہیں تو ہرگز اُن کی نہ مانے اگر دنیا کے تمام بادشاہ بھی اپنی زبردست فوجیں لیکر وہاں جاویں اور اُسے ڈرانے کو ہزاروں توپیں داغیں تو بھی اُن کی نہ سُنے بلکہ گویا اُن کی حماقت پر ہنسے اور اگر خدا اجازت دے تو دم بھر میں سب بادشاہوں کو معہ اُن کی فوجوں اور توپوں کے نگل جائے جب کہ جناب باری نے اُسے اجازت دی ہی وہ ہزاروں بار بڑی بڑی جہازی فوجوں کو نگل گیا ہی طوفان میں بڑا زور و شور مچاتا ہزاروں نہریں آسمان کی طرف اُٹھاتا اور گویا اپنے خالق سے یہہ دعا مانگتا ہی کہ اے قادر مطلق مجھے اِس قید سے رہائی دے اُن لوگوں کو جو اُسے ایسی حالت میں دیکھتے ہیں فوراً یقین ہو جاتا ہی کہ صرف خدا کی قدرت اُسے تابع رکھہ سکتی ہی چنانچہ وے لوگ جو جہازوں میں جاتے ہیں خدا کے اِس زبردست مخلوق کی یہہ تمام کیفیت دیکھا کرتے ہیں ❖ طوفان میں بڑے بڑے جہازوں کو بھی ایسے زور سے اِدھر اُدھر ٹپکتا ہی کہ گویا بڑے غصہ میں ہے اور اگر پروردگار کی پناہ نہ ہو تو ایک ساعت میں اُنھیں ہلاک کر ڈالے ❖ لوگ جہازوں کو ایسی مضبوطی سے بناتے کہ موٹے موٹے سمو چے لٹھے لگا دیتے اور سیکڑوں من لوہا اور تانبا خرچ کرتے ایسا کہ ایک ایک بڑے جہاز کے بنانے میں دو دو لاکھہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر اُس میں انکور نکلتے ہیں کچھ تو نیچے گھستے چلے جاتے ہیں اُنھیں سے جڑ ہوتی ہے کچھ اُوپر
آتے ہیں اُن سے ڈالیاں اور پتیاں ہوتی ہیں جب بڑھتے بڑھتے پورا درخت یا پودھا ہو
جاتا ہے تو اُس میں پھل یا دانہ لگتے ہیں اور اُسی قسم کے جو بویا گیا تھا ہزاروں لاکھوں بیج پیدا
ہوتے ہیں + پس سوچا چاہئے کہ سوا قادر مطلق کی بے حد قُدرت کے کون ایسے اچنبھے
کر سکتا ہے + جب کہ کسی اناج کا ایک دانہ مثلاً چنے یا گیہوں کا زمین میں پڑتا اور مٹی سے دھنپ
جاتا ہے تو ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب کھو گیا لیکن کیا ہی عجیب قدرت ہے وہ جو اُس دانہ
سے ہزاروں اُور دانے اُسی کی طرح پیدا کرتی ہے اور تماشہ یہہ ہے کہ اُن دانوں سے بھی جو
پیدا ہوئے ہزاروں لاکھوں اَور دانے پیدا ہو سکتے ہیں یہہ خدا کی قُدرت کا کارخانہ ہے +
لوگ درختوں اور پودھوں اور گھاس پات کو بچپن سے دیکھتے چلے آتے ہیں اِس لئے غور
نہیں کرتے کہ اِن کے جمانے اور بڑھانے میں خدا کی بے حد قُدرت ظاہر ہے یہہ بات بہت نامناسب
ہے + جب کہ کوئی بازیگر تماشہ کرتا اور گنتھہ بھر میں ایک درخت لگا کر اُس میں پھل بھی دکھا
دیتا ہے تو لوگ بڑا تعجب کرتے اُس سے بہت خوش ہوتے اور اگرچہ مُنہہ سے نہیں کہتے پر دل میں
سوچتے ہیں کہ اِس میں ایک طرح کی لیاقت ہے تب ایسے کام کر سکتا ہے لیکن خوب جانتے ہیں
کہ یہہ سب فریب اور چالاکی ہے + انسان کے فریب اور چالاکی پر تو اِتنا دھیان لگاتے
اور ایسا خوش ہوتے ہیں پر خدا کی قُدرت کو جو درختوں اور ہر طرح کی سبزی کے پیدا کرنے میں
ایسی ظاہر ہے اور جس میں فریب اور چالاکی کو کچھہ بھی دخل نہیں ذرا خیال میں نہیں لاتے +
لوگ درختوں وغیرہ کو ذرہ ذرہ سے بیجوں سے جمتے اور بڑھتے بچپن سے دیکھتے آتے ہیں اِسی لئے سمجھتے

ہیں کہ اِس میں کچھ بڑی بات نہیں ایسا تو ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ہوگا لیکن جب کہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں تو کچھ اِنسانوں کی طرح نہیں سمجھتے جن کو عقل عنایت ہوئی ہے پر حیوانوں کی طرح بنتے ہیں ✦ حیوانوں کو خدا نے ہماری برابر عقل نہیں بخشی اِسی سبب سے وے کبھی اپنے خالق کی بابت خیال نہیں کر سکتے پر صرف کھاتے پیتے اور مر جاتے ہیں ✦ لیکن اِنسان کو خدا نے اچھی طرح عقل عنایت کی ہے پس جب کہ وہ اِس تمام خلقت کو اپنے چوگرد دیکھتا ہے جس کے پیدا کرنے میں ایسی قدرت ظاہر ہے اُسے چاہئے کہ اُس واجب الوجود کے باب میں غور کرے جو اِس بے حد قدرت کا رکھنے والا ہے ✦ سوچا چاہئے کیا اِنسان ایسی کوئی چیز بنا سکتا ہے جس سے خود بخود ایک اور ویسی ہی چیز بن جائے مثلاً اگر لکڑی کا ایک ٹکڑا زمین میں گاڑ دے تو کیا اُس سے ایک درخت پیدا ہو جائیگا یا اگر ایک تھالی یا آبخورہ گاڑ دے تو کیا تھالی یا آبخورہ پیدا ہو جائیگا یا اگر ایک صندوق گاڑ دے تو کیا اُس سے ایک اور صندوق پیدا ہو جائیگا ہرگز نہیں یہہ بات ناممکن ہے کیونکہ اِنسان میں یہہ قدرت نہیں بیج درختوں اور پودھوں اور بیجوں کو کچھ آپ سے پیدا نہیں کرتے پر خدا کے حکم سے لیکن اِنسان اپنی بنائی ہوئی کسی چیز کو ایسا حکم نہیں دے سکتا پس اُس کی بنائی چیزوں سے اور چیزیں پیدا نہیں ہو سکتیں ✦

اور پھر یہہ بھی دیکھو کہ ذرہ ذرہ سے بیجوں سے کیسے بڑے بڑے درخت پیدا ہوتے ہیں غرض اِس سے بھی ثابت ہے کہ خدا کی قدرت بے حد ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے ✦ مثلاً اِملی کے درخت پر غور کرو کیسا موٹا اور مضبوط ہوتا ہے اُس کی جڑیں گہری چلی جاتی ہیں اور

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میں گھاس پات اور پودے اور درخت نظر نہ آتے کیونکہ جب وے درخت جنھیں خدا نے پہلے
پیدا کیا تھا پرانے ہوکر سڑ جاتے تو اور درخت اُن سے پیدا نہ ہوتے +

بعضے لوگ ایسے بیوقوف ہیں کہ درختوں مثلاً پیپل تُلسی وغیرہ کو پوجتے ہیں اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ وے اپنی عقل کو ذرہ بھی کام میں نہیں لاتے کیونکہ اگر لاتے تو درختوں کو نہیں پر اُس
کو پوجتے جس نے درختوں کو بنایا ہے +

پھر ہر قسم کے پھولوں کے پیدا کرنے میں بھی خدا کی قدرت ظاہر ہے وے دیکھنے میں نہایت
ہی خوشنما اور ہر رنگ اور صورت شکل کے ہوتے ہیں + ایک ذرہ سا سیاہ سفید زرد یا
سرخ بیج زمین پر گرتا ہے اُس سے ایک چھوٹا سا پودھا یا درخت پیدا ہوتا اُس میں بہت سے
خوشنما پھول نکلتے ہیں طرح طرح کے بیجوں سے طرح طرح کے رنگین یعنے سیاہ زرد سرخ اور سفید پھول
پیدا ہوتے ہیں لوگ جو خدا کی خلقت پر غور کیا کرتے ہیں ان پھولوں کو بڑے تعجب اور خوشی
سے دیکھتے خالق کی قدرت کو یاد کرتے اور اُس کی حمد و ثنا میں مشغول ہوتے ہیں + پھولوں
کی خوشبو سے بھی خدا کی قدرت آشکار ہے چنانچہ گلاب بیلا گیندا چنبیلی جوہی اور سیکڑوں
اور پھولوں کو دیکھو + خدا نے درخت اور پھول کی بُنیاد بیج میں رکھی ہے تو بھی خوشبو بیج
میں پائی نہیں جاتی پر پھول میں معلوم ہوتی ہے کیا ہی عجیب قدرت ہے اُس کی +

غرض خدا نے سب طرح کے حیوانوں کے پیدا کرنے میں بھی اپنی بڑی قدرت ظاہر کی ہے
ہاتھی سے لے چیونٹی تک سب اُسی کی قدرت سے موجود ہوئے + اگر خدا صرف ایک ہی قسم
کے حیوان پیدا کرتا تو اس میں بھی اُس کی قدرت آشکارا ہوتی پر ایک کا کیا ذکر اُس نے تو ہزارہا

قسم کے پیدا کئے ہیں سیکڑوں اُن میں سے چارپائے ہیں سیکڑوں زمین پر رینگنیوالے ہیں سیکڑوں دریاؤں اور سمندر میں پھیرتے اور سیکڑوں ہوا میں اُڑتے ہیں + ہزاروں انسان کی خدمت کرتے لاکھوں جنگلوں میں آزاد پھرتے اور پھر لاکھوں دریاؤں اور سمندروں میں مزے کرتے ہیں + چونکہ جناب باری نے حیوانوں کو ایسی کثرت سے پیدا کیا ہی کہ جہان اُن سے معمور ہی اور چونکہ اُن کی قسمیں ایسی زیادہ ہیں کہ عنقریب بے شمار ہیں ظاہر ہی کہ اُس کی قدرت بے حد ہی اور کہ وہ چاہے تو ہزاروں اَور قسم کے بھی پیدا کر سکتا ہی + چونکہ حیوان آپ سے پیدا نہیں ہوئے پر خدا نے اُنھیں پیدا کیا ہی وے لوگ جو کسی حیوان کو پوجتے ہیں بڑی حماقت ظاہر کرتے ہیں + البتہ ہاتھی بڑا جانور ہی اور اُس میں بڑی طاقت ہوتی ہی پر وہ واجب الوجود جس نے اُسے پیدا کیا اُس سے بے حد درجہ بڑا اور قدرت والا ہی تو پھر اُس خالق کو چھوڑ کر ہاتھی کو کیوں پوجیں + اسی طرح گاے وَاَور حیوانوں کے پوجنے میں بھی حماقت اور گناہ ہوتا ہی + اگر لوگوں سے پوچھئے کہ اِن جانوروں کو کیوں پوجتے ہو تو اکثر یہی بیہودہ جواب دیتے ہیں کہ کیا خدا نے اُنھیں پیدا نہیں کیا + پر قادر مطلق نے صرف ہاتھی اور گاے اور اُن حیوانوں کو جنھیں وے پاک سمجھتے ہیں پیدا نہیں کیا بلکہ جہان بھر کے تمام جانوروں کو پیدا کیا ہی اور اِس دلیل سے تو چاہئے کہ کسی کو بھی نہ چھوڑیں پر کُتا بلّی سور اور اَور سب حیوانوں کو پوجیں + تمام حیوان حق تعالیٰ کی قدرت سے موجود ہوئے ہیں اور ہمیں لازم ہی کہ حیوانوں کی نہیں پر اُس کی عبادت کریں جس نے اُن کے پیدا کرنے میں اپنی قدرت ظاہر کی ہی +

خدا کی قدرت اِس میں بھی آشکارا ہی کہ اُس نے سب حیوانوں کو انسان کے تابع کر دیا ہی اِسی لئے اِنسان ہاتھی کو بھی جو کہ ایسا بڑا جانور ہی زیر رکھتا ہی + جب کہ مہاوت ہاتھی کی گردن پر بیٹھتا ہی تو اُس کی نسبت کیسا چھوٹا معلوم پڑتا ہی اگر ہاتھی چاہے تو دم بھر میں اُسے سونڈ سے پنچے جھٹکے ذرہ سے کیڑے کی طرح کچل ڈالے لیکن خدا نے اپنی قدرت سے اُس کے اندر اِنسان کا خوف ڈالا ہی اِسی لئے وہ اُس کے تابع رہتا اور اُس کی خدمت کرتا ہی یوں ہی اور سب حیوان بھی اُس کے حکم میں رہتے اور اُس سے ڈرتے ہیں +

جناب باری کی قدرت اُس تدبیر سے بھی آشکارا ہی جو اُس نے سب جانداروں کی نسل کے قایم رہنے کے لئے رکھی ہی + چنانچہ جیسا کہ بیجوں سے درختوں اور پودھوں اور گھاس پات کے اُگانے میں خدا کی بڑی قدرت ثابت ہی اِسی طرح اِس بات میں بھی ہی کہ وہ نر و مادہ کی مباشرت سے مادہ کے پیٹ میں سب جانداروں کے بچے پیدا کرتا ہی +

خدا کی قدرت اِنسان کے جسم و عقل اور روح کے پیدا کرنے میں بھی ظاہر ہی چنانچہ اُس نے اپنی قدرت سے اُسے ایسا جسم دیا ہی جیسا چاہئے اُس کا قد سیدھا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اِس جہان کے اور سب جانداروں سے بڑا ہی + اُس کے چلنے کو پانوں کام کرنے کو ہاتھ اور پکڑنے کو اُنگلیاں ہیں اور دیکھنے سُننے سونگھنے اور کھانے کو آنکھیں اور کان اور ناک اور دانت اور مُنہہ بھی رکھتا ہی اُس نے اُسے ایک کھوپڑی بھی دی ہی جس میں اُس کا بھیجا محفوظ رہتا ہی اور اُسی میں اُس کے تمام حواسوں کی بنیاد ہی + سر دھڑ میں ٹانگیں جانگھوں میں باندھی ہیں ہاتھ بازوں میں اور اُنگلیاں ہاتھوں میں ایسے قبضوں سے جڑی ہیں جو دیکھنے میں نہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہیں لیکن جناب باری کے خیمہ میں اِن کا نام و نشان بھی نہیں وہ اپنی قدرت سے اُسے سنبھالے اور پھیلائے رکھتا ہے + طوفان میں اِنسان کے ڈیرے گر جاتے ہیں لیکن بڑے بڑے طوفان قادرِ مطلق کے اِس خیمہ کو ذرہ ہلا بھی نہیں سکتے بلکہ تمام اُس کے تلے چلتے ہیں اور اُسے چھو بھی نہیں سکتے + پھر خداوند نے اپنے خیمہ کو لاکھوں اور کروڑوں عالی شان چراغوں یعنے سورج و چاند اور ستاروں سے آراستہ کیا ہے اُن جھاڑ فانوس کی جو اِنسان اپنے ڈیروں میں لگاتے ہیں حق تعالیٰ کے اِن چراغوں کی نسبت کیا حقیقت ہے + اِنسان کے چراغوں سے اکثر ڈیروں میں آگ لگ جاتی ہے لیکن اگرچہ خدا کے چراغ ایسے روشن ہیں اور کئی ہزار برس سے چلتے چلے آتے ہیں تو بھی اُس کے خیمہ میں اُن سے کبھی آگ نہیں لگی + پھر اِنسان کے ڈیرے چند برسوں میں پرانے ہو جاتے ہیں اور اُن کی مرمت کرنی پڑتی ہے اور پھر مرمت کے بعد بھی کئی برسوں میں ایسے پرانے ہو جاتے کہ بالکل بے کام ہو جاتے ہیں + لیکن اگرچہ قادرِ مطلق کا خیمہ کئی ہزار برس سے کھڑا ہے تو بھی ذرا بھی پرانا نہیں ہوا پر آگے کی طرح نیا اور مضبوط بنا ہے +

اِس تمام زمین میں مٹی ایسی کثرت سے ہے کہ کوئی اِنسان اُس کا حساب نہیں کر سکتا تو بھی خدا اِس ساری مٹی کو ایسی آسانی سے ناپ سکتا ہے جیسے کوئی آدمی کسی برتن میں ایک چھٹانک اناج ناپے اُس کے نزدیک اُس کی کچھ حقیقت نہیں + پہاڑ ایسے بڑے بڑے ہیں کہ اگر دُنیا کی سب توپیں ایک جگہ جمع ہوں اور ایک پہاڑ کو اُٹھایا چاہیں تو اُٹھانے کا کیا ذکر اُسے ہلا بھی نہ سکیں لیکن قادرِ مطلق کے نزدیک یہہ پہاڑ ایسے ہلکے ہیں کہ ترازو میں تُل سکتے ہیں اگر حق تعالیٰ پہاڑوں کو بڑی بڑی ترازوؤں میں ڈالکر تولے تو اُسے ذرہ بھی بھاری معلوم نہ ہوں اُس کی قدرت

اُس سے حد ہو کہ اِن پہاڑوں کا وزن اُس کے نزدیک چھٹانک بھر کا بھی نہیں +

پھر دُنیا کی تمام قوموں کی بھی خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں + جہان میں بڑی آبادی ہے ایسا کہ اُس میں کروڑوں لوگ بستے ہیں تو بھی خدا کے نزدیک اُن کا شمار کچھ نہیں + جب کہیں میلا لگتا ہے لوگ چاروں طرف سے دوڑتے ہیں اور اُن کا شمار بہت بڑھ جاتا ہے جب کوئی میلے کے بیچ میں کھڑا ہو کر چوگرد دیکھتا ہے تو اِنسان ہی اِنسان نظر آتے ہیں اور اُسے تعجب لگتا ہے کہ مُلک کے ذرہ سے کونے میں اِتنے لوگ پائے جاتے ہیں تو بھی یہہ لوگ جو میلے میں آئے ہیں اُنھیں اطراف کے لوگوں سے جو نہیں آئے بہت کم ہیں پھر اُن اطراف کے تمام لوگ دُنیا کے سب باشندوں کی نسبت حقیقت میں کچھ بھی نہیں اگر دُنیا کے تمام باشندے ایک جگہہ جمع ہوں تو زمین کے ہزاروں لاکھوں بیگھے اُن سے چھپ جاویں اگر کوئی اُن سب کو ایک دم سے دیکھ سکے تو اُن کی کثرت کے مارے حیران ہو جائے لیکن قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ یہہ تمام باشندے میرے نزدیک ایسے ناچیز ہیں کہ میں اُنھیں ڈول کی بوند کی طرح سمجھتا ہوں جب کہ ایک بوند پانی ڈول میں رہ جاتا ہے تو ایسا ناچیز ہے کہ اگر ڈول کو اوندھا کر اُسے گرا دو تو معلوم نہیں پڑتا + پس جیسا ایک بوند پانی اِنسان کے نزدیک ویسا ہی دُنیا کی تمام قومیں خدا کے نزدیک ہیں + پھر قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میں سب قوموں کو ترازو کی دھول کی طرح سمجھتا ہوں + جب کوئی چیز تُل جاتی ہے تو جو دھول ترازو میں لگی رہتی ہے ایسی ناچیز ہوتی ہے کہ اُس کا کچھ وزن نہیں ہوتا اور اُسے کوئی خیال میں بھی نہیں لاتا اِسی طرح سب قومیں خدا کے نزدیک ہیں + سب قومیں اپنی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بہت چھوٹی چیز دیکھنی ہوتی ہے تو چراغ بہت ہی نزدیک رکھنا پڑتا ہے لیکن خدا کے چراغ کی روشنی
ایسی تیز ہے کہ چوگرد لاکھوں کوس پھیلتی ہے اور اُس سے نہایت ہی چھوٹی چیزیں بھی بڑی صفائی
سے دیکھ پڑتی ہیں + انسان کا چراغ جلکر تھوڑی دیر میں بجھ جاتا ہے اور جیوں جیوں تمامی
پر آتا جاتا اُس کی روشنی دھندھلی ہوتی جاتی ہے لیکن خدا کا چراغ ایسا عجیب ہے کہ اگرچہ ہزاروں
برس سے جلتا چلا آتا ہے تو بھی اب تک نہیں بجھا اور اُس کی روشنی بھی کچھ دھندھلی نہیں ہوئی
پر شروع کی طرح تیز ہے + جب لوگ فایدۂ عام کے لئے روشنی کرتے ہیں تو چراغوں کو بلندی پر رکھتے
ہیں اور ایسی جگہہ جہاں کچھ خطرہ نہو + حق تعالیٰ نے اپنے چراغ کو ایسی بلندی پر رکھا ہے کہ سیکڑوں
مُلک اُس سے ایک دم سے روشنی پاتے ہیں اور اُس سے نہ اِس دُنیا کو نہ اَور کسی دُنیا کو کچھ خطرہ ہے
روپئے والے لوگ جب کچھ خوشی کیا چاہتے ہیں تو اکثر آتش بازی چھوڑواتے ہیں لیکن اُن کی آتش
بازی خداوند کی اِس آتش بازی کے نزدیک کیا ہی ایسی ناچیز ہے کہ اگر دن کو چھوڑا دیں تو معلوم بھی
نہو اِسی واسطے رات کو چھوڑواتے ہیں + آتش بازی میں جب غبارے یا اَور کھلونے بلندی پر
چڑھتے ہیں تو لوگ اُنھیں دیکھکر خوش ہوتے ہیں لیکن کون اُن کا کھلونا اِتنی بلندی تک
پہنچ سکتا ہے جہاں قادرِ مطلق کی یہہ آتش بازی موجود ہے + انسان کی آتش بازی جلد اُڑکر
تمام ہو جاتی ہے پر خداوند کی یہہ آتش بازی ہزاروں برسوں سے جیوں کی تیوں چلی آتی ہے +
غرض جس طرح چاہو دیکھ لو آفتاب سے خدا کی عجیب قدرت آشکارا ہے + اگر اُس میں بے انتہا
قدرت نہوتی تو ایسی بڑی دُنیا کو پیدا نہ کر سکتا جو اِس زمین سے کئی درجے بڑی ہے اُسے ایسی تیز
روشنی بھی نہ دے سکتا نہ ایسی بلندی پر رکھ سکتا اور اُس کی روشنی بھی ہزاروں برس قایم نہ رہتی +

کیا انسان بھی آفتاب کی مانند کوئی چیز بنا سکتا ہی زمین کے بادشاہ بڑے مغرور ہوا کرتے ہیں اور یہی خیال رکھتے ہیں کہ ہم سے سب کچھہ ہو سکتا ہی کیا آفتاب کی مانند بھی کوئی چیز بنا سکتے ہیں + اگر سب بادشاہ معہ اپنے بڑے بڑے کاریگروں کے ایک جگہہ جمع ہوں اور اپنے ہیرے جواہرات بھی اکٹھا کریں تو کیا سورج کی مثل کچھہ بنا سکیں + سورج کا کیا ذکر ایک ذرہ سے ستارے کی مانند بھی تو کچھہ نہ بنا سکیں کیونکہ یہہ چھوٹے چھوٹے ستارے بھی جو آسمان میں چمکتے ہیں اس زمین کی طرح بڑی بڑی دنیائیں ہیں + لیکن فرض کیا کہ وے ایک مینار کی طرح کوئی بڑی گول چیز بنا سکیں جو ہم لوگوں کی نظر میں بہت بڑی معلوم ہو اور اسے ایسی ہی بلندی پر رکھیں کہ لاکھوں کروڑوں آدمی ایک دم سے دیکھہ سکیں تو کیسے رکھیں + اُس کے رکھنے کے واسطے کتنی اونچی جگہہ بناویں چنانچہ کوس بھر کی بلندی تک بھی تو نہ اُٹھا سکینگے بڑی عمارتوں کے بنانے میں جن کی بلندی پاؤ کوس بھی نہیں ہوتی لوگ بڑا بکھیڑا کرتے ہیں اور کاریگر اکثر گر پڑتے اور مر بھی جاتے ہیں تو پھر آفتاب کی بلندی تک جو ہم سے نو کروڑ پچھتر لاکھہ کوس دور ہی کیسے کوئی عمارت اُٹھا سکینگے + اور اگر فرض بھی کریں کہ لوگ ایسی ایک مینار اُٹھاویں جس کی بلندی کوس بھر ہو تو پھر اپنے بنائے کُرہ کو جو ایک بڑی عمارت کے برابر ہو اُس پر کس طرح چڑھا سکیں + جب مکانوں ہی میں لگانے کو دو چار گز کا لمبا چوڑا پتھر اُٹھاتے ہیں تو بڑا زور کرنا پڑتا ہی اور نہایت شور مچاتے ہیں تو پھر بڑے کُرہ کو کیونکر اُٹھاوینگے + غرض قادر مطلق نے آفتاب کو اپنی بے حد قدرت سے پیدا کیا ہی اور اس جگہہ مقرر کیا ہی جس میں اب تک موجود ہی + اُس کی از حد روشنی سے حیران ہو کر ہندوؤں نے اُسے دیوتا سمجھہ لیا ہی اور اسی لئے اُس کی پوجا کرتے ہیں لیکن اِس میں اُن لوگوں نے بڑی غلطی کی ہی اُسے دیکھکر اُنہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تو اس کے کرنے میں مدت لگتی ہی اور اکثر کرکے انسان زندگی بھر میں صرف ایک ہی بڑا کام کر سکتا ہی اور جب اُسے تمام کرلیتا ہی تو اس کا دل اُسی کے تصور میں لگا رہتا ہی اور وہ سمجھتا ہی کہ میں نے بڑی بات کی ہی اور اور لوگ بھی یہی سمجھتے ہیں + وے بڑے بڑے کام جو لوگوں نے اس دُنیا میں کئے ہیں شمار میں بہت کم ہیں یعنے اُن کی طرح بہت دیکھنے میں نہیں آتے چنانچہ اس مُلک میں آگرہ کے تاج محل کی مانند کوئی دوسری عمارت نہیں دہلی کی جامع مسجد کی طرح بھی اَور مسجدیں نہیں ہیں کلکتہ کا قلعہ بھی لاثانی ہی اور جون پور کے پُل کی مانند جو دریاے گومتی پر بنا ہی بڑے بڑے دریاؤں پر ایسے پُل دیکھنے میں نہیں آتے + غرض اس سے انسان کی ناطاقتی ظاہر ہوتی ہی اگر اُس میں قُدرت ہوتی تو زندگی بھر میں سیکڑوں ایسے بڑے بڑے کام کرلیتا اور ہر ولایت اُن سے معمور رہتی + پر خدا کی قُدرت بے حد ہی اسی لئے اس کی خلقت بھی بے حد ہی خلقت کے پیدا کرنے میں اُسے ذرہ بھی مشکل نہ ہوئی پر جیسا پتجھڑ میں درختوں سے پتے جھڑتے ہیں اُسی طرح اُس کے فرماتے ہی خلقتیں موجود ہوگئیں +

حق تعالیٰ کی بے حد قُدرت پروردگاری اور انتظام کے کاموں میں بھی ظاہر ہی + خدا کا سب مخلوقوں کی پرورش اور حفاظت کرنا اور اُنھیں اور اُن کے تمام کاروبار اور ساری باتوں کو اپنے قبضہ اور اختیار میں رکھنا اسی کو پروردگاری اور انتظام کا کام کہتے ہیں + جناب باری نے خلقت کو پیدا کرکے چھوڑ نہیں دیا اور صرف اُس کی پیدائش میں اپنی قُدرت ظاہر نہیں کی بلکہ یہہ قُدرت اُسے ہر دم قایم اور محفوظ رکھنے میں بھی آشکارا ہی + جب خدا نے خلقت کو پیدا کرلیا تو اُسے قُدرت تھی کہ اپنی مخلوقات کے لئے ایک راہ اور طور مقرر کردیتا اور وے اُسی پر چلے جاتے جیسا کہ اُس نے زمین کی گردش کے باب میں حکم کردیا ہی اور دن رات ہوتے رہتے اور موسم بھی بدلتے رہتے ہیں

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور اُس کا زخم قاتل نہیں ہوتا تو اُس کا قاتل نہ ہونا صرف خدا کی قُدرت سے ہی اُس نے زخم کو ہلکا لگنے دیا یا ایسی جگہہ جس سے جان نہ جائے + انسان بیل کے حملہ سے کُچھ اپنی ہوشیاری سے نہیں بچتا کیونکہ اُسے ہمیشہ اِس بات کا خیال نہیں رہتا دم بھر کی غفلت میں جان جا سکتی ہی + بیل کے سیدھے پن پر بھی بہت یقین نہ کیا چاہئے سیدھے بیل بھی اکثر غیروں بلکہ اپنے لوگوں کو بھی مارنے چاہتے ہیں + جب آدمی چارہ دینے کو بیل کے آگے جُھکتا ہی اگر وہ اُس وقت اتفاقاً سر ہلا دے تو سینگھ آنکھہ میں لگے اور آنکھہ پھوٹ جائے یا ایسی نازک جگہہ چوٹ لگے جس سے آخر کو جان جائے + غرض صرف خدا کی قُدرت اِس حیوان اور اُس کی تمام حرکتوں کو قبضہ میں رکھتی اور لوگوں کو اُس سے بچاتی ہی + یہہ بیان جو بیل کی بابت ہوا گائے اور بھینس کے حق میں بھی ٹھیک ہی + جب گائے بیاتی ہی اور اُس کا بچھڑا ساتھہ ہوتا ہی تو بڑی تُند ہو جاتی ہی اور اگر خدا کی قُدرت اُسے روکے نہ رہے تو بڑا نقصان کرے + بھینس کو اکثر سفید اور نہایت رنگین کپڑوں سے چڑ ہوتی ہی اور وہ بارہا اُن لوگوں پر جو ایسے کپڑے پہنے ہوتے ہیں حملہ کرتی ہی + ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ایک شخص سڑک پر پالکی میں چلا جاتا تھا ایک بھینس اُسے دیکھکر اُس پر جھپٹی اور پالکی ہی میں اُسے مار ڈالا یہہ بات کب کسی کے خیال میں آتی + اگر خدا اِن حیوانوں کو اپنی قُدرت سے روکے نہ رہے تو اکثر ایسی حرکت کیا کریں دیہات کے گانوں میں گلیاں نہایت تنگ ہوا کرتی ہیں اور لوگوں کو گائیوں بیلوں اور بھینسوں کے پاس ہی سے ہو کر نکلنا پڑتا ہی اگر خدا اپنی قُدرت سے اُنھیں روکے نہ رہے تو بہتوں کی جان لیا کریں +

* اِس باب میں دوسری مثال یہہ ہی کہ خدا کتے کو بھی قبضہ میں رکھتا ہی اور یہہ جانور بھی بقیہ

اُس کی مرضی کے کسی کا کچھ کر نہیں سکتے + دیوانہ کتا بڑا خوفناک ہوتا ہے اور جب کسی کو کاٹتا تو ایک بُری موت کا باعث ہوتا ہے + دیوانے کتوں کی خوشی اسی بات میں ہوتی ہے کہ لوگوں کو کاٹیں اور اُن پر دُکھ پہنچاویں اگر خدا اپنی قُدرت سے جہان بھر کے تمام دیوانے کتوں کو روکے نہ رہے تو بہتوں کو کاٹ کھائیں اور اُن کے مرنے کا باعث ہوں + گلیوں میں ہمیشہ بہت کتے ہوتے ہیں اور پہلے پہل معلوم نہیں ہوتا کہ ان میں کون دیوانہ ہے اگر حق تعالیٰ انھیں روکے نہ رہے تو بہت لوگ اُن سے نقصان اٹھایا کریں +

غرض یوں ہی خدا گھوڑے اور ہاتھی اور اُن کی سب حرکتوں کو بھی اپنے قبضہ اور روک میں رکھتا ہے + ہر کسی کو معلوم ہے کہ گھوڑے کے سوار کی زندگی کا کچھ ٹھکانا نہیں اکثر سننے میں آتا ہے کہ لوگ گھوڑوں پر سے گرکے بڑی چوٹ کھاتے ہیں اور مر بھی جاتے ہیں جس وقت کہ بڑے سے بڑا دلیر اور ہوشیار سوار گھوڑے پر بیٹھتا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری جان سلامت ہے + گھوڑے کے سیدھے پن پر کچھ یقین نہیں ہو سکتا + وہ شاید ناگہان چونکے اور سوار غفلت میں ہو کر گر پڑے جس وقت کہ گرے گھوڑا اُس کے پیٹ یا سینہ یا سر پر پیر رکھ دے اور وہ مر جائے + یا جب کہ بڑی تیزی سے دوڑتا جاتا ہو ٹھوکر لے اور سوار بڑے صدمہ سے زمین پر آ رہے اِس صدمہ سے شاید اُس کی کھوپڑی پھٹ جائے یا اَور طرح سے بڑی چوٹ لگے + جب سیدھے گھوڑے پر یہ حال ہوتا ہے تو شریر کا ذکر کرنا کیا ضرور وہ تو ظاہرا انسان کا دشمن ہے اور جو خطرہ سوار کو اُس سے ہے سو خود بخود ظاہر ہے + چنانچہ خدا جہان بھر کے تمام گھوڑوں کو اپنے قبضہ اور روک میں رکھتا ہے اور وے بغیر اُس کی مرضی کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے + ہاتھی بھی خطرناک جانور ہے اور خدا اپنی قُدرت سے اُسے بھی روکتا ہے اور اُن لوگوں کو نقصان نہیں پہنچانے دیتا جو اُس کی خبرداری کرتے اور اُس پر سوار ہوتے اور

گلیوں اور سڑکوں میں اُس کے پاس سے ہو کر نکلتے ہیں اُس میں بڑی طاقت ہوتی ہے اور جب چھٹا ہوتا ہے اگر چاہے تو بہت سے آدمیوں کو تھوڑی ہی دیر میں مار ڈالے لیکن قادر مطلق اپنی قدرت سے ہاتھیوں کو بھی روکتا ہے اور وے بغیر اُس کی مرضی کے کسی کا کچھ کر نہیں سکتے + یہ سب مثالیں گھریلے جانوروں کی بابت اِسی واسطے دی ہیں کہ معلوم ہو کہ اگر خدا اپنی قدرت سے اُنھیں اپنے قبضہ اور روک میں نہ رکھے تو ہمیشہ لوگوں کو نقصان پہنچایا کریں چنانچہ اِس بات میں بھی جناب باری کی قدرت صاف صاف ظاہر ہے +

اب اِس بیان میں دو چار مثالیں زہردار کیڑوں میں سے دیتے ہیں + اِس مُلک کی آب و ہوا گرم ہے اور اِس میں زہردار کیڑے بہت ہیں خدا اُن کو بھی اپنے قبضہ میں رکھتا ہے اور انسانوں کو اُن سے بچاتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو انسان ہمیشہ اُن سے تکلیف پایا کریں + ہر کسی پر ظاہر ہے کہ گرمی کے موسم میں بچھوا اور کنکھجورے گھروں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں وے خاص کر پرانے پھوس کے چھپروں میں بہت ہوتے ہیں اور رات کو گھروں میں اِدھر اُدھر رینگتے پھرتے ہیں + چونکہ ہندوستانی زمین پر بیٹھتے ہیں اِس سبب سے اِن کیڑوں سے اُن کو خطرہ زیادہ رہتا ہے + وے ایسے چھوٹے بھی ہیں کہ رات کو اچھی طرح معلوم نہیں ہوتے گھر میں جہاں چاہتے چلے جاتے ہیں اور جہاں چاہتے چھپ رہتے ہیں بلکہ اکثر برتنوں اور کپڑوں میں بھی چھپ رہتے ہیں + جب ہم لوگ سو رہتے اور بالکل بے خبر ہو جاتے ہیں وے اکثر ہماری چارپائیوں پر چڑھ جاتے اور چھپر سے بھی ہمارے اوپر گرتے ہیں لیکن خدا کی قدرت اُنھیں روکے رہتی ہے اور وے بغیر ہمیں نقصان پہنچائے ہمارے قریب سے بلکہ ہمارے اوپر سے چلے جاتے ہیں + گرمی کے موسم میں لوگ تمام کپڑے جو ضرور نہیں اُتار پھینکتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اُن سے بچائے رہتا ہے حقیقت میں بعضے وقت لڑکے اُن سے بہت ہی بچ جاتے ہیں + شیر اور چیتے اور
اور وحشی جانور بھی بغیر خدا کی مرضی کے کسی کو چھو نہیں سکتے + یوں ہی پانی کے جاندار بھی
مثلاً مگر ناکے وغیرہ بغیر خدا کے حکم کسی سے بول نہیں سکتے اور ملاحوں اور دریا کے نہانے اور پار ہونے
والوں کو چھو نہیں سکتے + اگر خدا اپنی قدرت سے اِن جانداروں کو روکے نہ رہے تو اِس کثرت
سے بڑھ جائیں کہ کوئی دریاؤں کے نزدیک جا نہ سکے +

کبھی کبھی یہہ جاندار جن کا ہم ذکر کر آئے ہیں اور اَور بھی خواہ خشکی میں رہیں خواہ تری میں
لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں لیکن جب ایسا کرتے ہیں تو صرف خدا کے حکم سے کرتے ہیں + قادر
مطلق دُنیا کا حاکم ہے اور جب وہ کسی پر اُس کے گناہوں کے سبب مصیبت پہنچایا چاہتا ہے تو کبھی
کبھی اِن جانداروں میں سے کسی کو حکم کرتا ہے کہ اُس کو نقصان پہنچاویں اور جب اِن جانوروں
سے کسی کی جان جاتی ہے تو اِس سے بھی حق تعالیٰ کی یہی مرضی ہے کہ اُس کے رشتہ داروں اور اَور لوگوں
کو جو یہہ حال سُنیں نصیحت اور عبرت ہو +

کسی کو یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ خدا صرف اِنھیں جانداروں کو قبضہ اور روک میں رکھتا ہے جن کا ہم
نے ذکر کیا ہے یہہ صرف دو چار مثالیں دی ہیں + وہ جہان کے تمام جانداروں پر حکومت کرتا ہے
ہاتھی سے لیکر ذرہ ذرہ سے کیڑوں تک جو ایسے چھوٹے ہیں کہ دیکھنے میں نہیں آتے سب اُسی کے قبضہ اور
روک میں ہیں اور بغیر اُس کی مرضی کے ذرہ ہل بھی نہیں سکتے +

غرض خدا اپنی قدرت سے اِنسانوں پر بھی حکومت کرتا ہے اُن کے درمیان ایسی کوئی بات
واقع نہیں ہوتی جسے وہ نہیں جانتا اور جو خواہ اُس کے حکم یا اجازت سے وقوع میں نہیں آتی چنانچہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کرتی رہتی پر ایسا دیکھنے میں تو نہیں آتا اُن کی عملداری کیا ہوئی + اُن کے گناہوں کے سبب
سے قادر مطلق نے اُنھیں اپنے غضب میں مارا اور اُس عالی مرتبہ سے گرا دیا اور وے بڑے بڑے راجہ
اور نواب جو کسی کو اپنے سے بڑا نہ سمجھتے تھے مرنے کے پیشتر ایسے پست ہوئے کہ سرکار انگریزی سے پنشن پا گئے
اور اُن کی اولاد بھی جا بجا اب تک اُسی حالت میں ہے + خدا اِس دُنیا کے کاروبار کا بندوبست کرتا
ہے اور اِس بات میں اُس کی قدرت کو دیکھ لو + خود دلی کے بادشاہ کے حال پر ذرہ غور کرو ایک
زمانہ ایسا تھا کہ وہ اِس بڑے مُلک کا مالک تھا اور بڑی شان و شوکت میں رہتا تھا تمام راجہ اور نواب
پیشتر بغاوت کے اُس کے حضور اُسی طرح کھڑے رہتے تھے جیسے نوکر اپنے مالکوں کے آگے بلکہ اِس سے
بھی زیادہ تعظیم کرتے تھے لیکن کیا اب بھی مُلک کا مالک ہی نہیں اب نہیں ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے
سلطنت اُس سے لے لی ہے + جو بادشاہ اُس سے آگے ہوگئے ہیں سو زبردست تھے اور تمام مُلک کو
تابع کئے رہتے تھے لیکن جب سلطنت کے ہاتھ سے جانے کا وقت آیا راجہ اور نواب اُس سے بغاوت
کرنے لگے اور آخر کار بیچارہ بادشاہ تنہا اور ناچار رہ گیا + حقیقت حال یہہ ہے کہ خدا نے سلطنت
لے لی راجاؤں اور نوابوں کی بغاوت صرف ایک وسیلہ تھا اِس میں بھی خدا کی قدرت آشکا ہے +
سب راجہ اور نواب ایک دم سے نہیں پھر گئے تھے پر ایک ایک کرکے اور یہہ بات ایسی روشن ہے کہ
پڑھنیوالے کو بھی اِس مقدمہ میں ضرور کچھ نہ کچھ معلوم ہوگا +

دُنیا کے بندوبست کی بابت خدا نے حال میں مُلک لاہور کی عملداری کی تبدیل میں اپنی قدرت
ظاہر کی ہے اور ہر ذی ہوش پڑھنیوالے کو یہہ بات خوب یاد ہوگی + لاہور کے گدیوالے راجہ نہبد دست
تھے یہاں کے اور راجاؤں اور نوابوں کی طرح نامرد نہ تھے پر خوب لڑنیوالے تھے لیکن خدا کی مرضی ہوئی کہ

اس خاندان کو آخر کیے اسی واسطے اُس نے اُن راجاؤں کو جو مُلک کے واسطے لڑتے اور سعی و کوشش کرتے تھے ایک ایک کرکے تمام کر دیا + وہ قوم جس پر وے حکومت کرتے تھے زبردست تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اُنھیں فتح نہ کر پاویگا لیکن جب خدا کسی بات کو چاہتا ہی تو کون اُسے روک سکتا ہی آخر کار ایسا اتفاق ہوا کہ قوم سکھ انگریزوں سے لڑنے لگی اور اگرچہ بڑی بہادری کی تو بھی آخر کو شکست کھا گئی اور سلطنت انگریزی میں شامل ہو گئی + پس ظاہر ہی کہ حق تعالیٰ بادشاہوں اور زبردست قوموں دونوں کے پست کرنے میں اپنی قدرت کو آشکار کرتا ہی + اور مُلکوں کی بابت بھی سیکڑوں ایسی مثالیں پیش کر سکتے ہیں لیکن پڑھنیوالا اُن مُلکوں کی تواریخ سے ناواقف ہی اس لئے اُن کا پیش کرنا کچھ ضرور نہیں پر یقین ہی کہ انھیں مثالوں سے جو مذکور ہوئی ہیں اِس بات کو جس کا بیان ہوتا ہی سمجھ لیگا + اسی مُلک میں بارہا ایسا ہوا ہی کہ خدا نے بڑے بڑے بادشاہوں کو ایک دم سے نہایت محتاج اور فقیر کر دیا ہی اور اسی طرح بڑی بڑی زبردست قوموں کو بھی پست کیا ہی پس دُنیا کے بندوبست اور انتظام میں بھی اُس کی بےحد قدرت صاف صاف ظاہر ہی +

غرض جیسا کہ عالی مرتبہ والوں کے پست کرنے میں خدا اپنی قدرت ظاہر کرتا ہی ویسا ہی غریبوں اور حقیروں کے سرفراز کرنے میں بھی آشکار کرتا ہی اُس میں قدرت ہی کہ ایک غریب مزدور کو ایک بڑے مُلک پر بادشاہ کر دے اُس نے اکثر گڈریوں اور اَور غریب لوگوں کو بادشاہ کر دیا ہی تواریخ میں ہزاروں ایسے تذکرے پائے جاتے ہیں بلکہ خود اسی مُلک میں اکثر ایسی باتیں ہوگئی ہیں چنانچہ الپتگین نامے یہاں کے ایک بادشاہ کا سبکتگین نامے ایک غلام تھا جب الپتگین مر گیا سبکتگین اُس کے تخت پر بیٹھا + جب سلطان محمود رحلت کر گیا بلبن جو کہ سابق میں اُس کا غلام

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جاتا ہی اور کوئی خیال یا کلام یا کام بغیر اُس کی مرضی کے نہیں ہو سکتا + اِس سے یہہ مراد ہی کہ
انسان کے ہر خیال اور کلام اور کام کے باب میں اُسے قدرت ہی کہ چاہے اُسے ہونے دے چاہے روک
دے + اِس مقدمہ میں بہت کچھ کہنا ہی لیکن اِس تصنیف میں اُس کی گنجایش نہیں + غرض
ہر انسان کی جو حالت اِس جہان میں ہی خود بخود نہیں ہوئی پر جناب باری نے اُسے مقرر کیا ہی +
دُنیا میں اتنے باشندے ہیں کہ اُن کے شمار پر غور کرتے ہی عقل حیران ہو جاتی ہی پھر ہر شخص کی
حالت دوسرے کے احوال سے فرق رکھتی ہی تو بھی ہر ایک کی حالت خدا ہی کی مقرر کی ہوئی ہی +
جب کسی کے پاس دولت آتی ہی تو اُسی کی بھیجی ہوئی آتی ہی + جب کوئی مُفلس ہوتا ہی تو مُفلسی
بھی اُسی کے حکم سے آتی ہی + اگر کسی پر کسی طرح کا غم ہوتا ہی تو غم کا بھیجنیوالا وہی ہی + جب
کوئی خوشحال ہوتا ہی تو خوشحالی بھی اُسی کی طرف سے آتی ہی + جب کسی کے لڑکے ہوتے
ہیں لڑکوں کا دینیوالا وہی ہی + جب کسی کے اولاد نہیں ہوتی تو اولاد کا باز رکھنیوالا وہی
ہی + جب کوئی سفر کو نکلتا ہی اور رستہ میں لُٹ جاتا ہی تو یہہ مصیبت اُس شخص کی نصیحت
اور عبرت کے لئے خدا ہی کی طرف سے آتی ہی + جب کوئی کہیں دور نوکری کو جاتا ہی اور وہیں
بغیر اپنے لڑکے بالوں کو دیکھے مر جاتا ہی تو یہہ بات بھی خدا ہی کی مرضی سے ہوتی ہی + جب کہ انسان صبح
کو اُٹھتا اور اپنے روزمرہ کے کام میں مشغول ہوتا ہی تو قادر مطلق ہی اُسے گھر کے باہر نکالتا اور کام کے لئے
طاقت دیتا ہی + جب کھانے پر بیٹھتا ہی تو کھانا وہی دیتا ہی + اگر اُس کھانے سے اُس کو طاقت
ہو تو طاقت کے دینیوالا وہی ہی لیکن اگر اُس سے بیمار ہو جائے تو بیماری کے بھیجنیوالا وہی ہی + اگر
دن بھر سلامت رہے تو وہی محفوظ رکھتا ہی لیکن اگر کسی آفت اور مصیبت میں پڑے تو اُس کی نصیحت

[illegible]

بزرگی بے حد ہی + اُس کے کروڑہا نوکر ہیں بلکہ اُن کی کثرت ایسی ہی کہ شمار میں نہیں آسکتے + دُنیا کے تمام باشندے مع بڑے بڑے بادشاہوں کے سب اُس کے خادم ہیں اور جب کہ وہ قدرت اور جلال کے ساتھ حکم کرتا ہی کوئی اُس کا مقابلہ نہیں کرسکتا + لیکن اِنسان کے سوا خدا کے کروڑہا اَور بھی خادم ہیں + سب پاک فرشتے اُس کے نوکر ہیں اور وے اِنسان سے بہتر خادم ہیں کیونکہ اُنھوں نے کبھی گناہ نہیں کیا + وے روحانی اور نورانی وجود ہیں اور ہمیشہ حق تعالیٰ کی عبادت میں نہایت ہی سرگرم رہتے ہیں اور اُس کے حکموں کے بجا لانے میں ایسے تیز ہیں کہ یہہ تیزی ہمارے خیال میں نہیں آسکتی + بڑے بڑے بادشاہوں کی درباری شان و شوکت ایک فرشتے کے جلال کی نسبت بھی کچھ نہیں اور اُن کی بڑی بڑی زبردست فوجوں کی طاقت بھی ایک فرشتے کی طاقت کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتی + لکھا ہی کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ نے خدا کو غصہ دلایا جناب باری نے اُس کی فوج کے مارنے کو ایک فرشتہ بھیجا اُس فرشتہ نے ذرا سی دیر میں اُس کی فوج کے ایک لاکھ پچاسی ہزار سپاہ کو قتل کیا + غرض ہر فرشتے میں یہہ طاقت ہی کہ ہماری سی ہزاروں دُنیاؤں کو ہلاک کرڈالے اگر خادم میں ایسی طاقت ہی تو خداوند میں کیسی کچھ ہوگی اُس کی قدرت تو حقیقت میں بے حد ہی +

سوا فرشتوں کے خدا کے اَور بھی خادم ہیں اور وے بھی نہایت زبردست ہیں فرشتوں کو تو ہم دیکھہ نہیں سکتے لیکن اِن خادموں کو اکثر اپنے مالک کے حکم بجا لاتے دیکھتے ہیں اِن میں فرشتوں کی طرح جان و عقل نہیں ہوتی تو بھی فرشتوں سے طاقت میں کچھ کم نہیں ہیں + چنانچہ گرج اور بجلی اِس قسم کے نوکروں میں شمار ہیں + کیا تُم نے کبھی راجاؤں اور نوابوں اور عالی درجہ کے

حاکموں کے لئے سلامی بھی دغتے سُنی ہے ضرور سُنی ہوگی اور سُنکر سوچے ہوگے کہ یہہ لوگ جن کے لئے یہہ توپیں دغتی ہیں اِس دُنیا میں بڑے مرتبہ والے ہیں توپ کی آواز بہی بہت ہیبتناک ہوتی ہے اور دل میں خود بخود یہہ خیال پیدا ہوتا ہے ✦ لیکن کیا کبھی خداوند کے بھی گرج کو سُنا ہے اُس کا گرج کیسا خوفناک ہوتا ہے ✦ یہہ خادم خاص کر برسات میں خداوند کی قدرت ظاہر کرتا ہے اور اُس وقت اُس کا شور ضرور تمھارے سُننے میں آیا ہوگا ✦ جب بادل نہایت زور سے گرجتا ہے اور گویا اِس دُنیا کے گنہگار باشندوں سے اپنے مالک کے باب میں باتیں کرتا اور اُس کی قدرت کو آشکار کرتا ہے تو کیا اُس سے بڑے بڑے مضبوط دل والوں میں بھی ایک طرح کا خوف پیدا نہیں ہوتا ✦ جب کہ ساون بھادوں کی اندھیری رات میں تم اپنے بستر پر پڑے ہوتے ہو اور اُس وقت بادل بڑے زور وشور سے گرجتا ہے بلکہ کبھی کبھی اِس کیفیت کے ساتھ ایکا ایک بھی گرج اُٹھتا ہے تو کیا اُس وقت حق تعالیٰ کی شان و قدرت تمھیں یاد نہیں آتی ✦ حقیقت میں اُس وقت اُس کی بے حد بزرگی اور انسان کی ناچیزی دونوں صاف صاف ظاہر ہوتی ہیں ✦ ہم آگے کہہ چکے ہیں کہ فرشتے خداوند کے بڑے زبردست خادم ہیں لیکن ہم اُنھیں نہ دیکھ سکتے نہ اُن کی آواز سُن سکتے ہیں پر اِس خادم کی آواز تو اکثر سُنا کرتے ہیں ✦ چنانچہ بجلی کی چمک بھی دیکھ سکتے ہیں جب بڑی تیزی سے چمکتی ہے انسان کی آنکھ اُس کی برداشت نہیں کر سکتی ✦ کیا تم نے قادرِ مطلق کے ان خوفناک نوکروں کی عجب کیفیت اکثر نہیں دیکھی ضرور دیکھی ہوگی ✦ شاید بجلی کو معہ زور و شور کے گرج کے تیزی سے چمکتے اُس وقت بھی دیکھا ہوگا جب باہر کھیت میں یا اور کہیں کام کرتے ہوگے اُس وقت کیا تمھیں ڈر نہیں لگا اور یہہ اندیشہ دل میں پیدا نہیں ہوا کہ کہیں ہم کو بجلی نہ مارے تم نے اکثر سُنا ہوگا کہ بجلی

آدمیوں و جانوروں و درختوں اور مکانوں پر گرتی ہی اور یہہ بات یاد کرکے اور بھی ڈرے یہہ کہ جب بجلی گرتی ہی کیسا بڑا شور ہوتا ہی اور اُس کی تیزی بھی ایسی ہوتی ہی کہ گرتی اور پل بھر میں کام تمام کر دیتی ہی + جب بادل بڑے زور سے گرجتا ہی اور بجلی بڑی تیزی سے چمکتی ہی کیا کسی بادشاہ میں یہہ قدرت ہی کہ گرج کو حکم کرے کہ خاموش ہو اور بجلی کو فرماوے کہ اپنی ایسی تیز روشنی یہاں سے دور لیجا + جب کوئی بادشاہ بھی اور گرج کے وقت محل میں بیمار پڑا ہوتا ہی تو کیا گرج کو یہہ حکم کر سکتا ہی کہ میرے محل سے دور چلا جا اور یہاں شور مت کر اور کیا آسمان پر پردہ کھینچ سکتا ہی کہ بجلی کی روشنی اُس کی آنکھوں کو نہ ستاوے + کیا قادر مطلق کے یہہ خوفناک خادم بادشاہوں کو کیسے ہی بڑے کیوں نہ ہوں کچھ خاطر میں لاتے ہیں + نہیں کچھ بھی نہیں + وے تو حق تعالیٰ کے نوکر ہیں اور اُسی کی مرضی بجا لایا چاہتے ہیں اور کسی کی مرضی سے اُنھیں کیا کام اِسی لئے وے بادشاہوں کے محلوں کے اوپر بھی خوب شور و غل مچاتے اور اپنے خالق کی قدرت اور شان کو ظاہر کرکے بادشاہوں کے دل میں بھی خوف پیدا کرتے ہیں + چنانچہ اِن خادموں سے بھی خدا کی بے حد بزرگی آشکار ہی +

پھر بارش یعنے مینہہ بھی خداوند کا ایک زبردست نوکر ہی + مینہہ تو اصل میں اُس کی رحمت کا ایک وسیلہ ہی پر خدا اُسے کبھی کبھی اِنسان کی سزا کے لئے بھی بھیجتا ہی اور اِس سے بھی اُس کی قدرت ظاہر ہوتی ہی + ایک دفعہ خدا نے اِنسان کے گناہ کے سبب آٹھ آدمیوں کو چھوڑ کر تمام دُنیا کو ایک پانی کے طوفان سے غارت کر دیا تھا + لکھا ہی کہ اُس وقت خدا نے سمندر کے چشمے کھول دئے تھے اور چالیس دن رات کی جھڑی بھی لگائی تھی تمام وادی اور

ترائیاں پانی سے ڈھنپ گئی تھیں اور اونچے اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی پانی پندرہ ہاتھ
چڑھ گیا تھا + تم نے کبھی چار پانچ روز کی جھڑی بھی دیکھی ہوگی اُس وقت اِس خادم کے
وسیلے خدا کی قدرت ظاہر ہوئی تھی تم روز سُنتے ہوگے کہ بہت مکان گر پڑے لوگ اُن میں دبکر مر گئے اور
بہت سے ندیوں نالوں اور دریاؤں میں بھی بہہ گئے + پانی میں اِس قدر طاقت ہے کہ اگر اُس
کے خالق کی مرضی ہو تو بڑے بڑے محلوں کو بھی گرا دے + جب کئی روز کی خوب جھڑی لگتی ہے تو
اِنسان کا باہر کا کاروبار اور چلنا پھرنا سب بند ہو جاتا ہے اور جب حق تعالیٰ کا یہہ خادم اُس کی
قدرت کو ظاہر کرتا ہے تب بادشاہوں کو بھی ہر چند کہ وے اپنے تئیں بہت بڑا سمجھتے ہیں محلوں میں
بند رہنا پڑتا ہے + خاصکر اُس وقت بڑا تماشہ ہوتا ہے جب میدانِ جنگ پر لشکر پڑا ہوا ہے
اُس وقت بادشاہوں اور اُن کی سپاہ کی ناچاری اور ناچیزی خوب ظاہر ہوتی ہیں ایسے وقت
چھوٹے سے لے بڑے تک کوئی اُس سے نہیں بچتا اُن کے ذرہ ذرہ سے ڈیروں سے کچھہ کام
نہیں نکلتا بارش تمام فوج کو دق کرتی ہے اور بادشاہوں اور سرداروں کی سب تدبیروں کو
جو اُنھوں نے اپنے فایدہ کے لئے کی تھیں باطل کر دیتی ہے + کیا تم نے کسی دریا کو ایسے وقت
بھی دیکھا ہے جب بڑی بارش یا برف کے پگھلنے سے وہ بہت بڑھ جاتا ہے + بعضی دفعہ بڑے
بڑے دریا بھی مثلاً گنگا اور جمنا بہت بڑھ جاتی ہیں اور کناروں کے اوپر سے بہکر دور تک پھیل
جاتی ہیں ایسے وقت پر کیسی خوفناک معلوم ہوتی ہیں + ایسا جان پڑتا ہے کہ دریا خود سمندر
ہے اور دوسرے سمندر میں گرنے کو چلا جاتا ہے اور بہنا بھی کیسے زور سے ہے حقیقت میں اپنے خالق
کی قدرت اور شان کو ظاہر کرتا ہے گویا اپنی طاقت کے سبب پھولتا ہوا خوشی میں چلا جاتا ہے اور

دُنیا کی کسی چیز کو خاطر میں نہیں لاتا ۔ بعضی دفعہ باڑھ میں گانو کے گانو بہے چلے جاتے ہیں اور اُن کا پتا نہیں لگتا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اگر بڑے بڑے شہر بھی اُس کے سامھنے پڑیں تو اُن کو بھی غارت کر دے ۔ کیا انسان میں طاقت ہی کہ ایسے دریا کو روک سکے انسان پر تو وہ گویا ہنستا سا ہی بڑے دریا کا کیا ذکر لوگ تو نالوں سے ڈرتے ہیں جب کہ بارش سے اُن میں پانی بھر جاتا ہی اور وے تیزی سے بہتے ہیں ۔ ہر کسی کو معلوم ہی کہ دہات میں بہت سڑکیں اور پُل نہیں ہوتے برسات میں ندی نالے بھر جاتے اور تیزی سے بہتے ہیں اور اِس سبب سے اِدھر اُدھر آنے جانے میں مشکل اور خطرہ بھی ہوتا ہی ۔ بعضی دفعہ کہیں کہیں ایسی باڑھ آتی ہی کہ کئی گانو ڈوب جاتے ہیں اور اِس طرح بارش سے ہزاروں کو ضرر پہنچتی ہی پس اس میں بھی خدا کی قُدرت ظاہر ہی ۔

طوفان بھی حق تعالیٰ کے زبردست نوکر ہیں ۔ وے اِس مُلک میں مشہور ہیں ہر سال ہوا کرتے ہیں خاصکر گرمی میں جب کہ اُن کے ساتھ بہت دھول بھی اُڑتی ہی ۔ گرمی کے طوفان اکثر تیسرے پہر اُٹھتے ہیں ۔ جب بڑا طوفان اُٹھتا ہی تو اُس کا ایک سرا زمین کی اُتر کی طرف ہوتا ہی اور دوسرا دکھن کی طرف رفتہ رفتہ بلند اُٹھتا چلا جاتا ہی اور اندھیرا بھی ہوتا جاتا ہی ۔ وہ دیکھنے میں ہیبتناک معلوم ہوتا ہی اور چاہئے کہ جب اُسے دیکھیں ہمارے دل میں خدا کی نسبت پاک خوف پیدا ہو ۔ بڑے طوفان میں ایک عجیب شان اور کیفیت ہوتی ہی اُس کے ساتھ دھول اِس کثرت سے ہوتی ہی کہ آفتاب کی روشنی بالکل چھپ جاتی اور اُس کی عوض رات کی سی تاریکی ناگہانی چھا جاتی ہی ۔ جب زور و شور سے آ پہنچتا ہی کیسا زبردست معلوم ہوتا ہی لوگ گھروں میں چھپنے کو بھاگتے ہیں اُس وقت ایسا جان پڑتا ہی کہ گویا تمام خلقت لوٹ پوٹ

ہوئی جاتی ہی اُس کا گرج بھی کیسا خوفناک ہوتا ہی گویا قادر مطلق کے دشمنوں سے بدلہ لینے کو آیا ہی اور اُن سے پکار کے کہتا ہی اگھروں سے نکلو اور ذرہ مجھہ میں اُس واجب الوجود کی شان و قدرت دیکھو جسے خاطر میں نہیں لاتے اور جس کی حکم عدولی کرتے ہو + وہ ایک بڑے ہلاک کرنیوالے دیو کی مانند جان پڑتا ہی جو ابھی قید سے چھوٹا ہی اور اِس جہان کے گنہگار باشندوں پر غضب میں آپہنچا ہی + حقیقت میں وہ خداوند کا ایک بڑا زبردست خادم ہی اور جب حق تعالیٰ اُسے اِس زمین پر چھوڑتا ہی تو وہ اپنی خوفناک طاقت میں نہایت خوشی سے آتا ہی اور اگر قادر مطلق اُسے روکے نہ رہے تو بیقیاس نقصان کرے + بڑے بڑے طوفانوں میں کیا کیا نقصان ہوتا ہی تم نے سنا ہوگا چنانچہ بڑے بڑے درخت ٹوٹ جاتے اور جڑھوں سے بھی اُکھڑ جاتے ہیں بعض بعض گھر گر پڑتے اور کتنوں کے چھپّر اُڑ جاتے ہیں حیوان بھی اُڑ جاتے اور کوئی کوئی اُن میں سے کوؤں میں گر پڑتے ہیں بعضی دفعہ انسان بھی اِسی طرح نقصان اُٹھاتے ہیں اور تمام چڑیاں اور چوپائے اور سب اور حیوان مارے خوف کے دیوانے ہو جاتے ہیں + طوفان دریاؤں پر اور بھی خوفناک ہوتے ہیں چنانچہ یہہ بات کشتی کے چلانیوالوں پر خوب ظاہر ہی وہاں حقیقت میں جان و مال دونوں کا بیقیاس نقصان ہوتا ہی + پس اِس خادم میں بھی حق تعالیٰ کی شان و قدرت خوب آشکارا ہی +

آگ بھی قادر مطلق کے زبردست نوکروں میں شمار ہی + ہر کسی کو معلوم ہی کہ جب اچھی طرح لگتی ہی تو لیسا ایک طرف سے صاف کر چلتی ہی + آگ اکثر گرمی کے موسم میں لگا کرتی ہی اور جب کسی بڑے مکان میں لگتی ہی تو چھتوں کے گرنے اور کڑیوں اور شہتیروں کے ٹوٹنے

اور شعلوں کے اُٹھنے سے کیسا شور ہوتا ہے لوگ بھی کیسا غل مچاتے ہیں دوڑ دھوپ تو بڑی کرتے ہیں لیکن جب آگ بہت بڑھ جاتی ہے تو کچھ کر نہیں سکتے ۔ ایسے وقت ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آگ میں عقل ہو جاتی ہے اور اُس کا شور ایسا جان پڑتا ہے گویا بولتی ہے اور انسان کی طاقت کو ناچیز جانتی اور اُن کی دوڑ دھوپ پر ہنستی ہے ۔ اُس کی آنچ بھی کیسی تیز ہوتی ہے کوئی بے نقصان اُٹھائے اُس کے نزدیک جا نہیں سکتا اور دوڑتی بھی ایسی جلد ہے کہ قیاس میں نہیں آسکتا ۔ بعضے ملکوں میں جہاں سب طرح کے جانوروں سے بھرے بڑے بڑے جنگل ہوتے ہیں شکاری اکثر اُن میں آگ لگا دیا کرتے ہیں اور کبھی کبھی درختوں کی رگڑ سے بھی آگ لگ جاتی ہے ۔ جب دو چار درختوں میں لگ کے زور پکڑتی تو نہایت تیزی سے پھیلتی اور بڑے بڑے درختوں کو گراتی اور شور مچاتی ہے ایسے وقت جنگل کے سب جانور مارے ڈر اور گھبراہٹ کے دیوانے ہو جانے اور بچاؤ کے لئے ایک ساتھ بھاگتے ہیں ۔ اِس مخلوق اور خادم کے سامنے جو ایسا زبردست ہے وحشی جانور بھی اپنی ذات بھول جاتے اور شیر تیندوے چیتے بھیڑئے بھینس جنگلی گھوڑے ہرن جنگلی بکریں خرگوش اور ہر قسم کے اَور جانور سب ملے جلے بھاگتے ہیں کہ کسی طرح ایسی آفت سے بچیں ۔ غرض حق تعالیٰ کی قدرت آگ سے بھی آشکارا ہے ۔

قحط یعنے اکال بھی خداوند کا ایک زبردست نوکر ہے اور جب جناب باری اُسے کام پر بھیجتا ہے تو وہ بڑے بڑے ملکوں کو تباہ کر دیتا ہے ۔ حق تعالیٰ نے اکثر اِس خادم کو اپنی مرضی کے پورا کرنے کو بھیجا ہے اور جب کبھی آیا ہے اپنے مالک کی بے حد قدرت اور انسان کی ناچیزی دونوں کو خوب ثابت کر دیا ہے جب اپنی تلوار نکالتا ہے ہزاروں لاکھوں اُس کے سامنے گر جاتے ہیں اور زور بھی اُس کا مقابلہ نہیں

کر سکتے ۔ یگانوں اور عزیزوں کی محبت جاتی رہتی ہے ماباپ لڑکوں کو بیچ ڈالتے ہیں اور جب نہیں بک سکتے تنہا اور لاچار چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اکثر ماباپ نے لڑکوں کو مار کر کھا بھی لیا ہے ۔ نا بادشاہوں اور حاکموں کی تدبیروں اور حکمت کو بھی باطل کر دیتا ہے اور آخرکار انھیں ضرور پڑتا ہے کہ ایسے زبردست خادم کے ہاتھ سے اپنی رعایا کے بچانے کے لئے صرف خدا ہی سے دعائیں اور عرض کریں ۔

پھر وبا بھی ایک نہایت زبردست خادم ہے ۔ جب لوگ بہت بد ہو جاتے اور اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتے خداوند قحط کی طرح اس زبردست نوکر کو بھی اُن کی سزا کے واسطے بھیجتا ہے اور وہ تھوڑی ہی دیر میں ہزاروں لاکھوں انسان کو مٹی میں ملا دیتا ہے ۔ وہ کسی کے مرتبہ اور ظاہری حالت پر خیال نہیں کرتا پر چھوٹے بڑے ادنیٰ اعلیٰ غریب اور امیر سب پر حملہ کرتا ہے اور سب کوئی بلکہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اُس کے سامھنے تھرتھراتے ہیں ۔ جب وہ حاضر ہوتا ہے سب انسانی کاروبار بند ہو جاتے ہیں ہر فن اور پیشہ کے لوگ اپنا اپنا کام موقوف کر دیتے ہیں اور بادشاہ و حاکم ملک کا بندوبست بھول جاتے ہیں سبھوں کے دل میں ڈر بیٹھ جاتا ہے عزیزوں اور یگانوں کی محبت جاتی رہتی ہے اور سب اپنی اپنی جان لیکر بھاگتے ہیں ۔ بڑے بڑے طبیب اور حکیم اُسے روک نہیں سکتے پر آپ بھی اُس کے آگے کانپتے اور اُس کے پنجہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں ۔ حقیقت میں وبا خداوند کی بڑی زبردست نوکر ہے اور اگر حق تعالیٰ خود اُسے نہ روکے تو اُس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی زمین اُس کے آگے تھرتھراتی ہے اگر نوکر ایسا زبردست ہے کہ دُنیا کے تمام باشندوں کو تھوڑی ہی دیر میں ہلاک کر سکتا ہے تو اُس کا مالک کیسا کچھ ہوگا اُس کی قدرت تو حقیقت میں بے پایان ہے ۔ غرض اب ہم نے

[illegible]

ޚުލާސާ

[illegible]

اس کے کرنے کے وسیلے اور تدبیریں بھی ایسی ہوتی ہیں جن سے بخوبی انجام ہو سکے تو اس کا کرنیوالا ایک عقلمند اور دانا کہلاتا ہے ✦ اس مقدمہ میں ایک مثال سنو ✦ اگر کسی آدمی سے جو کلکتہ میں رہتا ہو کوئی عالی مرتبہ کا حاکم یہہ بات کہے کہ تم تھوڑے دنوں کے لئے اپنے لڑکے بالوں سے جدے ہو اور لاہور میں جا کر دو تین مہینے رہو وہاں تمھیں ایسی بھاری نوکری ملیگی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بڑی دولت پیدا کر لوگے اور بعد اس کے آ کر بڑے سکھہ میں اپنے لڑکے بالوں کے ساتھہ رہیو اور زندگی بھر بے اندیشہ اُن کی پرورش کریو تمھارے سفر کے لئے اتنے دن بھی ٹھہرائے گئے ہیں اور تمھیں فلانے مہینے کی فلانی تاریخ کو وہاں پہنچنا ضرور ہے ✦ اگر وہ شخص اس بات کو منظور کرے اور وہاں جانے کا قصد کرے تو البتہ مقصد اُس کا اچھا ہے لیکن اگر اپنی سواری کے واسطے ایک سڑا ساٹٹو لیوے جو دس سیر بوجھہ بھی لاد نہ سکے اور دن بھر میں دو کوس بھی نہ چل سکے تو وہ اس بات میں کچھہ عقلمندی نہیں دکھلاتا اور ہر کوئی بلکہ جو نہایت ہی بیوقوف ہوگا یہی بات کہیگا کیونکہ اگرچہ بات اُس نے اچھی ٹھانی لیکن اُس کے لئے لایق وسیلے کام میں نہ لایا اگر اس بات کے ٹھاننے کے ساتھہ ایسی کوئی سواری کرتا جس سے ٹھیک وقت پر لاہور کو پہنچتا تو البتہ دانا ظاہر ہوتا ✦

لیکن اگر کوئی شخص جتنا کہ کلکتہ میں کماتا ہے صرف اُس کا آدھا لاہور میں کما سکے اور پورے کو چھوڑ کر آدھے کے لئے جان بوجھہ کے لاہور کو جائے اور اس بات کے لئے اچھی سواری بھی کرے جس سے تھوڑے ہی دنوں میں وہاں پہنچ جائے تو اس میں بھی بڑا احمق ٹھہرے کیونکہ اگرچہ وہ وہاں پہنچنے کے لئے اچھے وسیلے اور تدبیریں کام میں لایا پر مطلب کچھہ وجب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فایدہ مند کام یا مقصد کو ٹھانتے ہیں اور اُس کے پورے کرنے کے واسطے لایق وسیلوں اور تدبیروں کو کام میں لاتے ہیں + اُس حقیقی عقلمندی اور دانائی میں جو نیک لوگ رکھتے ہیں خدا کی محبت اور بندگی بھی شامل ہے + علم تو کتابوں کے پڑھنے اور لوگوں کی زبانی تقریر اور گفتگو کے سُننے سے حاصل ہوتا ہے لیکن عقل و دانائی اکثر اُن باتوں پر جن کی بابت ہم پڑھتے یا سُنتے ہیں یا جن کا خیال ہمارے دل میں پیدا ہوتا ہے غور اور دھیان کرنے سے حاصل ہوتی ہے + دُنیا میں ایسے بہت لوگ ہیں جو بہت پڑھے ہیں اور بڑا علم رکھتے ہیں لیکن عقل اُن میں ذرہ بھی نہیں اسی واسطے جان بوجھ کے گناہ کرتے ہیں + اُن لوگوں نے اپنا تمام علم کتابوں سے پایا ہے اور اُسے اپنے ذہن میں جمع کر رکھا ہے لیکن اُس سے اُنھیں کچھ عقل حاصل نہیں ہوئی پس وے خدا کو نہیں پہچانتے ایسے لوگ ایک مزدور کی مانند ہیں جو اپنے سر پر روپیوں کا ایک توڑا لادے جاتا ہے پر اُس سے اُس کو کچھ فایدہ نہیں ہوتا +

پھر دُنیا میں بہت ایسے لوگ بھی ہیں جو بہت نہیں پڑھے اور اُن میں کچھ علم نہیں تو بھی وے عقلمند اور دانا ہیں اور عقلمند اسی صورت سے ہیں کہ سب باتوں کے حق میں اپنے دل میں خوب غور کرتے ہیں ہر بات کی اصل اور اُس کے پھلوں اور انجام کو دریافت کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اُس سے کونسا فایدہ اور کونسا نقصان ہوگا ایسے لوگ اپنے آگے پیچھے دیکھتے ہیں + علم سے عقل کا درجہ بڑا ہے چنانچہ کہاوت ہے کہ اگر سیر بھر علم ہو تو اُس کے ساتھ سوا سیر عقل چاہئے +

خدا کی تمام خلقت اور کارخانہ میں سب باتیں درست اور فایدہ مند ہیں اور ان سب باتوں کے پورا کرنے کو اُس نے وسیلے اور تدبیریں بھی ایسی ٹھہرائی ہیں جن سے وے بخوبی پوری ہوتی ہیں + خدا سب باتوں کو جانتا ہے پر اُس کا بیان آگے ہوگا یہاں صرف اُس کی حکمت کا ذکر کرتے ہیں +

غرض جاننا چاہئے کہ خدا کی حکمت بے حد اور بے پایان ہے + وہ حکمت اور دانائی کا چشمہ ہے تمام دانائی اور عقل جو فرشتوں اور انسانوں میں پائی جاتی ہے اُسی سے نکلی ہے + اور حکمت خدا میں ایک ضروری صفت بھی ہے اُس نے اپنی بے حد قدرت سے لکھوکھہا و کروڑہا عالم پیدا کئے ہیں ان عالموں اور اُن کے تمام کاروبار کے چلانے اور درست رکھنے کے واسطے بے حد حکمت بھی ضرور ہے اگر اُس میں حکمت نہ ہو تو اُن کا بندوبست نہ کر سکے پس وے سب ہلاک ہو جائیں + یہہ کروڑوں کُرّے ایسی تیزی سے گھومتے ہیں جو توپ کے گولے کی تیزی سے کہیں زیادہ ہے اِس لئے اُن کی گردش کے بندوبست کے واسطے بڑی ہوشیاری چاہئے اگر خدا میں حکمت نہ ہو تو اُن کا بندوبست کس طرح کر سکے + جب کسی بادشاہ کا مُلک بہت بڑا ہوتا ہے تو اُس کے انتظام کے لئے بڑی دانائی بھی ضرور ہوتی ہے جب بادشاہ میں عقل نہیں ہوتی تو مُلک میں بڑی بے بندوبستی اور ابتری ہو جاتی ہے اور سب پر نہایت آفت پڑتی ہے لیکن جب بادشاہ دانا ہوتا ہے اور اُس دانائی کو اپنے مُلک کے بندوبست کے لئے کام میں لاتا ہے تو سب باتیں درستی سے ہوتی ہیں اور اُس کی رعایا بھی خوش رہتی ہے + خدا کی خلقت بے حد ہے اُس کی قدرت نے جو کہ بے پایان ہے ایک بے حد خلقت کو پیدا کیا ہے اور اِس بے حد خلقت کے بندوبست کے واسطے بے حد حکمت بھی چاہئے سورج اور چاند اور یہہ زمین اور لاکھوں کروڑوں ستارے جو آسمان میں رات کو چمکتے ہیں سب ایک ایک عالم ہیں اور اُن کے انتظام کے لئے بے حد حکمت ضرور ہے + اِس جہان میں دیکھتے ہیں کہ جتنا ہی بڑا کام کسی آدمی کو دیا جاتا ہے اُتنی ہی زیادہ عقل اُس کام کے انجام کے واسطے اُس آدمی میں درکار ہوتی ہے اِسی لئے ایک بیچارہ جاہل مزدور ایک بادشاہ کا کام نہیں کر سکتا کیونکہ اُس میں اِتنی دانائی نہیں + ان لاکھوں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نظر آتے درختوں کا بھی کچھ کام نہ ہوتا اور غالب ہی کہ پیدا بھی نہ کیے جاتے اِس طرح زمین کا ایک بڑا حصہ اوسر بنجر کی مانند ہوتا اور بالکل بیفایدہ پڑا رہتا + اور اگر قادرِ مطلق سب جانداروں کو ایسا پیدا کرتا کہ صرف زمین پر چلتے اور دریاؤں میں رہتے تو چڑیاں نہ ہوتیں اور یہہ تمام اُونیوالے جاندار جن میں سے ہزاروں قسم کے نہایت ہی خوبصورت اور خوشنما ہیں دیکھنے میں نہ آتے اور اُن کی آوازیں اور راگ جن سے باغ و جنگل آباد رہتے اور انسان کے دل شاد ہوتے ہیں سُننے میں نہ آتے اِس طرح بھی زمین کے بہت حصے سُنسان معلوم ہوتے +

پس یہہ دُنیا جس میں ہم رہتے ہیں بڑی حکمت کے ساتھہ بنی ہی + اُس کی سب چیزیں بخوبی اُن مقصدوں کے پورے کرنے کے لایق ہیں جو خدا اُن سے چاہتا ہی + چنانچہ اُس کی سطح پر ایک بڑا وسیع سمندر ہی جس سے اُس کی دو تہائیاں ڈھپنی ہیں اِس سمندر سے بخار اور کہر اُٹھتا ہی اور تمام جہان میں پھیلتا ہی اُسی سے بادل بنتے ہیں اِن بادلوں سے مینہہ برستا اور خشک زمین کو تر کرتا ہی اور اُسی سے حیوان و انسان کی پرورش کے واسطے خوراک پیدا ہوتی ہی + سمندر شاید بہت کم لوگوں نے دیکھا ہوگا خیر دیکھا نہیں تو کیا ہوا ہر کسی کو معلوم کیا چاہیے کہ زمین کی سطح پر ایک بڑا سمندر موجود ہی اور اُس سے بڑا کام نکلتا ہی اگر سمندر نہ ہو تو بادل بھی نہ ہوں اور اگر بادل نہ ہوں تو مینہہ کہاں سے برسے اور جب مینہہ نہ برسے تو زمین سے کچھہ پیدا بھی نہ ہو سکے اور انسان و حیوان جلد مٹ جائیں اور تمام دُنیا سُنسان بیابان کی طرح ہو جائے + اگر سمندر نہ ہو تو دریا نہ ہوں اور پہاڑوں میں چشمے بھی نہ ہوں کیونکہ جب زمین سوکھہ جائے تو اِن میں پانی کہاں سے آوے + سوا اِس کے سمندر سے لوگ سوداگری بھی جلدی اور آسانی سے کر سکتے ہیں اور ایک مُلک کے لوگ دوسرے مُلک سے وہ چیزیں

منگواتے ہیں جو اُن کے یہاں پیدا نہیں ہوتیں + خشکی سے تجارت ایسی آسانی سے نہیں ہو سکتی مثلاً جب کوئی ایک گاڑی بھر کے اسباب کلکتہ سے لاہور کو پہنچایا چاہتا ہے تو کیسی دقت ہوتی ہے کتنا عرصہ لگتا اور خرچ بھی کیسا زیادہ ہوتا ہے اگر ان دونوں جگہوں کے درمیان کوئی سمندر ہوتا تو ایک جہاز میں ہزار ہا من اسباب لدکر اور ہوا موافق پاکر چھ روز کے عرصہ میں اس مسافت کو طے کرتا + پس خدا کی بڑی حکمت اس میں ظاہر ہے کہ اُس نے ایسا وسیع سمندر پیدا کیا ہے اُس سے تجارت آسانی ہوتی ہے اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اُس سے زمین سیراب اور زرخیز ہوتی اور انسان وحیوان کی پرورش کے واسطے خوراک پیدا ہوتی ہے +

پھر پہاڑوں کے پیدا کرنے میں بھی حق تعالیٰ کی حکمت آشکارا ہے زمین کی سطح یکساں نہیں ہے کہیں برابر ہے کہیں پہاڑ پہاڑیاں ہیں + پہاڑوں سے بھی دُنیا میں بڑا کام نکلتا ہے دریا و چشمے اُنھیں سے جاری ہوتے ہیں وے اپنی بلندی سے بادلوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں اور جب اُن کے اوپر بادل اکٹھے ہوتے مینھ برستا ہے اس مینھ کو وے جذب کرکے اپنے اندر جمع کرتے اور پھر اسی سے دریا جاری کرتے ہیں یہ دریا ملکوں کے درمیان سے بہکر زمین کو سیراب کرتے انسانوں اور حیوانوں کی پیاس بجھاتے ہزار ہا کو اُن میں سے خوراک پہنچاتے اور تجارت کے کام بھی آتے ہیں + اگر پہاڑ نہ ہوتے تو دریا بھی نہ ہوتے اور بہت بارش بھی نہ ہوا کرتی کیونکہ پہاڑوں کے نہ ہونے کے سبب بادل زمین کے ہر حصہ کو نہ پہنچتے اور جو کچھ تھوڑا بہت مینھ برستا بھی اِدھر اُدھر سے راہ کاٹ کے جلد پھر سمندر میں داخل ہوجاتا تو انسان وحیوان نہ جی سکتے اور تمام دُنیا ویران بیابان ہوجاتی + سوا اس کے پہاڑوں میں ہزاروں طرح کے جانور بھی رہتے ہیں + بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہمیشہ سردی ہوا کرتی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے واسطے بہت قسم کے پھل پیدا ہوتے ہیں لیکن اِس وقت اِس سے ہماری مراد نہیں + اِس سبب سے وے بعضے حیوانوں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں مثلاً بندر اور لنگور اور کئی قسم کے جانور اور بہت طرح کی چڑیاں اکثر میوہ ہی کھا کر جیتی ہیں + بعضے جانور ایسے ہیں کہ سوا پھلوں کے اَور چیزیں بھی کھاتے ہیں اور جب اَور چیزیں نہیں ملتیں تو پھل ہی کھا کے رہتے ہیں مثلاً گیدڑ میوہ اور گوشت دونوں کھاتے ہیں جب گوشت نہیں ملتا تو بیر اور ایسی ایسی چیزیں جو اُنھیں مل سکتی ہیں کھا کر جیتے ہیں + غرض بہت جاندار جن میں چوپائے و چڑیاں اور کیڑے مکوڑے سب ہی شامل ہیں پھل ہی کھا کر جیتے ہیں اگر درخت نہ ہوں تو پھل بھی نہ ہوں پس یہہ سب جاندار مر جائیں + سوا اِس کے درختوں سے چوپائیوں چڑیوں اور اِنسانوں کو پناہ ملتی ہی + جنگل کے درختوں سے جو فایدہ ہوتا ہی اُس کا تو ذکر کر ہی چکے ہیں اب معلوم کیا چاہئے کہ درختوں سے اِنسان کو بھی پناہ ملتی ہی + چنانچہ جب کوئی گرمی کی موسم میں سفر کرتا ہی اور اپنے سامھنے کوسوں کا ایک میدان دیکھتا ہی جس میں ایک درخت بھی نہیں جس کے تلے بیٹھکر ذرہ آرام کرے اور تازہ دم ہولے تو کیسا گھبراتا ہی اور اُسے کیسی تکلیف ہوتی ہی ایسے مسافر کو اگر ذرہ سا بھی درخت ملے تو اُسے بھی غنیمت سمجھے + اِنسانوں کو درختوں تلے بارش کے صدمہ سے بھی پناہ ملتی ہی . بعضے وقت ایسا ہوتا ہی کہ لوگ کسی مکان کے نزدیک نہیں ہوتے اور موسلا دھار مینہہ برسنے لگتا ہی اُس وقت کسی درخت تلے پناہ لیتے ہیں سچ ہی بھیگ تو جاتے ہیں پر پانی اُن پر صدمہ سے نہیں گرتا + اُن درختوں اور باغوں سے جو شہروں اور بستیوں کے چوگرد ہوتے ہیں سب کو بڑا آرام ملتا ہی آدمی اُن کے تلے بیٹھکر باتیں کرتے اور لڑکے وہاں کھیلتے ہیں چوپائے بھی جب کہ کام پر یا چراگاہ میں نہیں ہوتے دوپہر میں اُن کے تلے آرام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بھی ایک پوشاک دی ہے + قادر مطلق نے غلہ کے پیدا ہونے کے واسطے ہر ملک میں بڑے بڑے میدان چھوڑ دئے ہیں اگر زمین کی سب سطح پر پہاڑ ہوتے تو کشتکاری اچھی طرح نہ ہوسکتی اور اگر تمام سطح پتھریلی ہوتی تو بھی کچھ پیدا نہ ہوسکتا لیکن خدا نے ایسے نہیں رکھا ہے تاکہ غلہ خوبی پیدا ہو پس اس میں بھی اُس کی بے حد حکمت آشکارا ہے +

حیوانوں کی ہزاروں قسموں سے بھی خدا کی بے حد حکمت ظاہر ہے اگر وہ صرف ایک ہی طرح کے حیوان پیدا کرتا اور اُن کے لئے آرام سے رہنے اور کھانے پینے کا بندوبست کرتا تو بھی اُس کی حکمت ظاہر ہوتی پر ایک کا کیا ذکر اُس نے ہزاروں قسم کے پیدا کئے ہیں اور اُن کے رہنے اور خوراک حاصل کرنے اور اُن کے بچوں کے پیدا ہونے اور پلنے کا بندوبست کیا ہے اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ اُس کی حکمت بے حد ہے کس کی مجال ہے کہ اُس کی تمام حکمت کا بیان کرے اگر کوئی زندگی بھر بیان کرتا رہے تو بھی اُس کا ہزارواں حصہ بیان نہ کر سکے پس اِس مقدمہ میں صرف تھوڑی سی تمثیلیں لکھتے ہیں +

غرض جیسا خدا نے قسم قسم کے جاندار پیدا کئے ہیں ویسا اُس نے اُنھیں طرح طرح کی خوراک بھی دی ہے + کوئی تو گھاس کھاتے ہیں اُن کے لئے گھاس پیدا کی ہے کوئی پھل کھاتے ہیں اُن کے لئے پھل پیدا کئے ہیں کوئی گوشت کھاتے ہیں اُنھیں فرما دیا ہے کہ چھوٹے جانوروں کو شکار کیا کریں + اگر بڑے جانور چھوٹے جانوروں کو شکار نہ کریں تو وے بہت بڑھ جائیں اور اُن کی کثرت محض بیفایدہ ہو اس لئے خدا نے اپنی حکمت سے حکم کیا ہے کہ بڑے جاندار چھوٹوں کو شکار کیا کریں پکڑے اور مارے جانے میں البتہ اُن کو دہشت اور درد معلوم ہوتا ہے پر یہہ صرف ذری دیر کے لئے ہے دم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کو بڑی تکلیف ہوتی + اگر صرف چاند ہی ہوتا اور سورج نہ ہوتا تو زمین پر کچھہ نہ اُگتا کیونکہ چاند میں گرمی
نہیں چنانچہ درختوں اور غلہ کے پیدا ہونے کے واسطے کچھہ گرمی ضرور چاہئیے + چاند سے بخار اور کہر نہ
اُٹھتا پس بادل نہ ہوتے اور بارش بھی نہ ہوتی کیونکہ آفتاب ہی کی گرمی سے بادل بنتے اور بارش
ہوتی ہے جب لوگ کھانا پکاتے تو دیکھتے ہیں کہ آگ کی گرمی کے باعث ہانڈی سے بھاپ نکلتی ہے اسی
طرح سورج کی گرمی کے باعث بخار اُٹھتا ہے اور بادل بنتے اور بارش ہوتی ہے + پھر سوا ان سب
باتوں کے چاند میں اتنی روشنی بھی نہیں کہ سب کام اُس سے چل سکیں پس خدا نے اپنی بڑی حکمت
سے سورج اور چاند دونوں کو مقرر کیا ہے ایک کو دن کے لئے اور دوسرے کو رات کے لئے + اُس نے رات
کے لئے ستاروں کو بھی مقرر کیا ہے کیونکہ آدھے مہینے بھر چاند اس کرہ کے اُن حصوں کو روشنی دیتا اور ہماری
نظر سے غایب رہتا ہے + اگر ستارے نہ ہوتے تو اندھیرے پاکھ میں ویسی ہی تاریکی ہوا کرتی جیسی بعضی
دفعہ ساون بھادوں کی اندھیری رات میں ہوتی ہے جب گھنے بادل آسمان میں چھا جاتے ہیں
اور ایک ستارہ بھی نظر نہیں آتا + اندھیرے پاکھ بھر لگاتار ایسی تاریکی سے بھی بڑی تکلیف
ہوتی اور کوئی اِدھر اُدھر چل پھر نہ سکتا پس رات کے لئے ستاروں کے دینے میں بھی خدا کی حکمت
عیاں ہے + یہہ حکمت ہم اِس بات میں بھی دیکھتے ہیں کہ خدا رات کو ہمیں نیند اور آرام دیتا ہے +
آرام سے بدن اور عقل دونوں کو تازگی پہنچتی ہے اور صبح کو ہم کام میں مشغول ہونے کے لئے گویا نئی طاقت
سے اُٹھتے ہیں اگر آرام نہ پاویں تو ہرگز نہ جی سکیں + پھر حکمت الٰہی اِس بات میں بھی دیکھی جاتی
ہے کہ اُس نے آنکھوں کے لئے پلکیں مقرر کی ہیں آرام کے وقت کے لئے سب جانداروں کے واسطے خواہ
انسان ہوں خواہ حیوان یہہ پردہ ہے اور کوئی جاندار بغیر اس کے اچھی طرح آرام بھی نہ کر سکتے سب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

پر سردار کیا ہی چنانچہ ہاتھی اور شیر بھی جو کہ ایسے زبردست جانور ہیں اُس سے ڈرتے ہیں اِس
میں بھی خداے تعالیٰ کی حکمت ظاہر ہی کیونکہ اگر وہ تمام جانداروں کو اِنسان کے تابع نہ کر دیتا تو وے
کیونکر اُنھیں کام میں لا سکتے *

غرض اِنسان کے بدن کی پیدایش میں بھی خدا کی حکمت آشکارا ہی * اور جاندار تو زمین کی
طرف سر جھکائے چلتے ہیں لیکن اِنسان سیدھا پیدا ہوا ہی اور سر اُٹھا کر چلتا ہی اِس سے گویا یہہ ظاہر
کرتا کہ مجھہ میں ایک غیر فانی روح ہی اور میں بعد بدن کے مرنے کے عاقبت میں ہمیشہ جیتا رہوں گا *
اُس کے بدن کا ہر ایک عضو او حصّہ عجیب حکمت سے بنا ہی چہرے سے بدن او عقل کا حال معلوم ہوتا
ہی اگر اِنسان تندرست او خوش ہوتا ہی تو چہرے پر بھی خوشی ظاہر ہوتی ہی اگر وہ بیمار یا ناخوش یا
غصّہ میں ہوتا ہی تو چہرے پر بھی افسوس اور رنج و غصّہ معلوم ہوتا ہی * اِس سے یہہ بھی ظاہر ہوجاتا
ہی کہ اِنسان عقلمند ہی یا بیوقوف * سوا اِس کے خدا نے اپنی بڑی حکمت سے اِنسانوں کے چہرے طرح
طرح کے بھی بنائے ہیں پس دُنیا میں ایسے کوئی دو شخص نہیں جن کے چہرے ہر بات میں ایک ہی طرح
کے ہوں * اگر اِنسان کے چہرے ایسے متفرق نہ ہوتے تو دُنیا میں بڑی ابتری اور بھول رہتی لوگ
اپنے یگانوں اور عزیزوں کو پہچان نہ پاتے بے قصور اکثر تقصیرواروں کے عوض گرفتار ہو جاتے اور
آفت میں پڑتے اور تقصیروار بے سزا بچ جاتے سوا اِن کے اور بھی بہت سی خرابیاں ہوتیں پس اِس بات میں
سوا خدا کی قدرت کے اُس کی حکمت بھی خوب ظاہر ہی * پھر قادرِ مطلق نے اِنسان کا سر گول
بنایا ہی کیونکہ گول چیز مضبوط ہوتی ہی اگر چوکونا بناتا تو ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا اور اُس کے کونے
بھی چلنے پھرنے میں اِدھر اُدھر لگتے رہتے اُس کی اور بھی حفاظت کے واسطے خدا نے اُس پر بال بھی جمائے

ہیں + پھر خدا نے دھڑ میں اُسے ایسا جوڑا ہی کہ بآسانی اِدھر اُدھر گھوم سکتا ہی اور اُس کے ساتھ
تمام بدن کا گھومنا کچھ ضرور نہیں مثلاً جب کوئی داہنے یا بائیں دیکھا چاہتا ہی تو صرف سر پھراتا ہی اور
سارے بدن کا گھمانا ضرور نہیں ہوتا اِس سے بڑا آرام رہتا ہی + بدن گوشت اور ہڈیوں کا بنا ہی اگر
صرف گوشت ہوتا تو سیدھا نہ رہ سکتا اور اگر اکیلی ہڈیاں ہوتیں تو بھی کام نہ چلتا یہہ حکمت اُن جانداروں
کے پیدا ہونے میں بھی ظاہر ہی پر یہاں صرف انسان کا بیان کرتے ہیں + اُس کے بازو ایسے بنے ہیں
اور دھڑ میں ایسے جُڑے ہیں کہ ہر طرف گھوم سکتے ہیں یہہ بات بہت ضرور تھی کیونکہ انسان کو کام کرنا اور ہزار
طرح سے ہاتھوں کو چلانا ہوتا ہی اگر ایک ہی طرح گھومتے تو بہت کام نہ آتے + اُنگلیاں بھی نہایت
آسانی سے گھومتیں اور اُن سے چیزیں خوب پکڑی جاتی ہیں + بازو ہاتھ جانگھیں اور ٹانگیں عجیب
طرح سے اور بڑی حکمت کے ساتھ جڑی ہیں اگر ہاتھ اور بازو کے درمیان جوڑ نہ ہوتا تو یہہ عضو بھاری بوجھ
کے اُٹھانے میں جلد ٹوٹ جاتا اور اگر جانگھ اور ٹانگ کے درمیان جوڑ نہ ہوتا تو انسان بیٹھ نہ سکتے +
پیر بھی ایسی حکمت سے بنے ہیں کہ تمام بدن کا بوجھ تھانبے رہتے ہیں بالکل چپٹے نہیں پر کچھ گول
اور ابھرے ہیں اور اِسی باعث سے خوب مضبوط ہیں + ہمارے جسم کے اندر ایک نہایت ہی عجیب
کاریگری ہی اور اُسی سے ہم ہردم جیتے ہیں چنانچہ ہر ساعت دل چلتا رہتا ہی اور پھیپھڑا بھی جس سے
دم لیتے ہیں + کھانا ہضم ہوتا رہتا ہی اُس سے خون پیدا ہوتا اور چھوٹی چھوٹی رگوں میں بدن کے
ہر حصہ کو بلکہ ہاتھ پانوں کی اُنگلیوں تک پہنچتا ہی کھانا چاہو جس رنگ کا کھاؤ اُس سے سرخ خون
پیدا ہوتا ہی اور اُسی سے نئی طاقت حاصل ہوتی اور زندگی رہتی ہی + چونکہ پڑھنیوالے کو اُس عجیب
کارخانے کا جو ہمارے جسم کے اندر ہی کچھ حال نہیں معلوم ہم اُس کے باب میں کوئی مثالیں بیان دیتے

سکتے + خدا نے اپنی بڑی حکمت سے دیکھنے اور سونگھنے اور چکھنے اور سننے اور چھونے کے حواس بھی ہمیں دئے ہیں بغیر ان حواسوں کے ہم نہایت ہی کمبخت رہتے اور جینے سے مرنا زیادہ پسند کرتے + آنکھ اور کان کے بنانے میں بھی جناب باری کی بے حد حکمت خوب آشکارا ہے چنانچہ کان بڑے فاصلہ سے آواز سن سکتا ہے اور پہچان بھی سکتا ہے کہ کس کی ہے + آنکھ بھی ہر چند ایسی چھوٹی ہے بہت سی چیزوں کو ایک دم سے دیکھ سکتی ہے اور بڑے فاصلہ سے بھی + اور کیا ہی دانائی سے خدا نے آنکھ کو بدن کے سب سے اونچے حصہ یعنے سر میں رکھا ہے جہاں وہ سلامت رہتی ہے اور دور تک دیکھ سکتی ہے اگر پیٹ پر یا بدن کے اور کسی حصہ میں ہوتی تو اُس سے اتنا کام نہ نکلتا + وہ بہت نازک عضو بھی ہے اسی لئے خدا نے اُسے ایک پردہ دیا ہے اور خطرے کے نزدیک ہوتے ہی یہہ پردہ خود بخود فوراً اُس کے اوپر کھنچ جاتا ہے یہہ بھی حکمت الٰہی کا کام ہے + پھر انسان کا قد بھی اور جانداروں کی نسبت اتنا ہی ہے جتنا چاہئے اگر اُس کا قد صرف ہاتھ بھر کا ہوتا تو اُنھیں تابع نہ کر سکتا اور اُس سے کچھ بھی نہ ہو سکتا اور اگر بیس گز کا ہوتا تو اُن کے قد کی نسبت بہت ہی زیادہ ہوتا تو بھی جاندار اُس کے بہت کام نہ آتے اور اُسے بڑی تکلیف ہوتی مثلاً گائیوں اور بکریوں کو کیسے دوہتا اور بیلوں سے ہل کیسے چلاتا پس اس بات میں بھی حق تعالیٰ کی حکمت دیکھی جاتی ہے +

چونکہ خدا نے انسان کو اور سب جانداروں پر سردار کیا ہے اور اُسے اپنی حمد و ثنا کا حکم دیا ہے اُس نے اُسے عقل عنایت کی ہے بغیر عقل کے یہہ باتیں نہ ہو سکتیں + عقل کے باعث انسان اور سب جانداروں سے بڑا ہے اُنھیں تابع رکھتا اور اُن سے کام لیتا ہے + عقل ہی کے باعث وہ اُن سب چیزوں کی بابت جنھیں چوگرد دیکھتا دھیان اور غور کر سکتا ہے اور خدا کی بابت بھی خیال کر سکتا ہے عقل سے وہ یہہ دریافت کر سکتا ہے کہ ایک خالق علیم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو اس کا بھی یہی حال ہو جاے + تمام انسان مانند شریر لڑکوں کے ہیں جو کسی گھر میں آگ لگایا چاہتے
ہیں اُن کے سب کاموں اور باتوں کی یہی تاثیر ہے کہ دُنیا کو غارت کریں لیکن خدا اپنی حکمت بے پایان
سے ایسا بندوبست کرتا ہے کہ غارت نہیں ہو جاتی پر قایم رہتی ہے + غرض اُن وسیلوں کے درمیان
جن سے خدا دُنیا کا بندوبست کرتا ہے انسانی عملداری یعنے حاکموں کی حکومت بھی ایک وسیلہ ہے حق تعالیٰ
نے انسان کے دل میں یہہ بات ڈال دی ہے کہ اپنے درمیان یہہ بندوبست رکھیں + کسی کو اُس نے
حاکم کیا ہے اور کسی کو رعیت + حاکم اُس نے کئی درجے کے کئے ہیں ایک کے اوپر ایک چلا گیا ہے کسی کو
کم اختیار ہے کسی کو زیادہ + سب سے بڑا جو ہے کروڑوں پر حکم کرتا ہے اور سب سے چھوٹا شاید تنہوہی پر
بلکہ اس سے بھی کم پر + بڑا چھوٹے کے بغیر کچھہ کر نہیں سکتا اور اگر بڑا نہ ہو تو چھوٹے کو کون پوچھے
بادشاہ سے جو تمام مُلک کا مالک ہے لیکر بیچارے چوکیدار تک سب ان وسیلوں میں ہیں جن سے
خدا بندوبست اور انتظام رکھتا ہے + قادر مطلق نے اپنی حکمت سے بادشاہوں اور حاکموں کا
خوف رعایا کے دل میں ڈالا ہے اِسی لئے رعایا اُن سے بھی ڈرتی ہے جو اُن کی طرف سے انتظام کے
واسطے مقرر ہوتے ہیں + سب کوئی حاکم نہیں ہو سکتے کیونکہ پھر حکومت کس پر کریں اور اگر سب
برابر ہوں تو انتظام کہاں رہے +

پھر انسان کی پرورش کی صورت بھی ایک وسیلہ ہے جس سے خدا اِس دُنیا میں انتظام رکھتا
ہے + کوئی تو محتاج ہیں اور کوئی اِس دُنیا کی نعمتوں سے خوش ہیں محتاجوں کو ضرور پڑتا ہے کہ اپنی
پرورش کے واسطے اُن کی خدمت کریں جو خوش ہیں + چنانچہ لوگ ایک دوسرے کی خدمت اور
تابعداری خاص پرورش ہی کے واسطے کرتے ہیں اگر پرورش کی حاجت نہ ہوتی یا اگر خوراک و پوشاک

اور کسی طرح سے مل سکتی تو کوئی کسی کی تابعداری نہ کرتا بادشاہوں کو بھی کوئی نہ پوچھتا اور اُن کی حکومت کوئی خاطر میں نہ لاتا * بڑے بڑے حاکموں سے جو نوابوں کے درجہ اور خطاب رکھتے ہیں لیکر نہایت ہی کمترین نوکروں تک خواہ سرکاری ہوں خواہ خانگی سب پرورش و آرام کے لئے محنت و مشقت کرتے ہیں * یہہ بات اس ملک کے لوگوں پر خوب ظاہر ہی اِسی واسطے اُن کے درمیان یہہ کہاوت مشہور ہی کہ پیٹ نہ ہوتا تو کوئی کسی کی تابعداری نہ کرتا یہہ کہاوت اُس وقت کہا کرتے ہیں جب نوکری میں کچھہ تکلیف یا دقت ہوتی ہی اور اِسی لئے جاہل پیٹ کو نرک و دوزخ بھی کہتے ہیں پس اِس بات میں بھی خدا کی حکمت آشکار ہی *

پھر بدنامی کے ڈر سے بھی بہت لوگ اپنی بدخواہشوں کے پورے کرنے سے باز رہتے ہیں * وے ڈرتے ہیں کہ ہماری بھلمنسی یا عزت میں فرق آویگا اِسی واسطے بہت سی باتوں سے جن کا کرنا دل سے چاہتے ہیں رُکے رہتے ہیں اِسی خوف سے بہت لوگ چوری و سیراسر جھوٹھہ اور جھگڑے و لڑائی اور قتل و زنا اور متوالپن وغیرہ سے جن کی تاثیر یہی ہی کہ اِنسان و دُنیا کو غارت کریں باز رہتے ہیں * پس خدا نے اپنی حکمت سے یہہ خوف اِنسان کے دل میں ڈالا ہی *

پھر معلوم کیا چاہئے کہ خدا روح ہی اور اِنسان کے دیکھنے میں نہیں آتا اِسی باعث اِنسان اُس کی ہستی و حاضری کے بھولنے کو اکثر رجوع رہتے ہیں پس اِنسان کو اپنی ہستی و حضوری یاد دلانے کو وہ بعضی دفعہ بڑی عجیب باتیں کرتا ہی * لوگ اِن باتوں پر خوب خیال کرتے اور اُنھیں دیکھکر خدا کی ہستی کو ایسا یاد کرتے ہیں گو یا وہ کوئی صورت پکڑ کر اُن کے سامھنے حاضر ہی اور یہی کہتے ہیں کہ ایک خدا ہی جو حاضر و ناظر ہی اور سب باتوں کی خبر رکھتا ہی چنانچہ اِس میں بھی اُس کی حکمت

آشکارا ہی + غرض یہہ وسیلے جن سے خدا انسان کو اپنی ہستی وحاضری یاد دلاتا ہی کئی ایک ہیں یہاں صرف دو چار کا ذکر کرتے ہیں +

چنانچہ خدا انسان کو اُس وقت یاد آتا ہی جب کوئی سلطنت اپنے گناہوں کے باعث غارت ہوجاتی ہی اور اُس وقت بھی جب کوئی نئی و زبردست سلطنت پیدا ہوکر دُنیا میں مشہور ہوتی ہی ان دونوں باتوں سے خدا یاد آتا ہی اور لوگ کہتے ہیں کہ یہہ دونوں اُسی کی طرف سے ہوتی ہیں + کچھ ایسا بہت عرصہ نہیں ہوا ہی کہ اِسی مُلک میں کئی ہندوستانی عملداریاں تباہ ہوگئی ہیں سب کہتے ہیں کہ خدا ہی نے اُنھیں تباہ کر دیا ہی اور پھر ہر کوئی کہتا ہی کہ خدا انگریزوں کی مدد ہر صورت سے کرتا ہی اور اُن کی سلطنت کو بڑھاتا ہی +

بعضی دفعہ خدا کسی جگہہ زلزلہ یا بھونچال بھیجتا ہی اُس سے سیکڑوں مکان گر پڑتے ہیں اور ہزاروں لوگ دب کے مرجاتے ہیں + کبھی کبھی وہ کسی طرح کی وبا بھیجتا ہی مثلاً ہیضہ اور کبھی کبھی قحط + ان دونوں آفتوں سے ہزاروں لوگ مرجاتے ہیں + شاید لوگوں نے مدت سے خدا کی ہستی اور حاضری کو یاد نہ کیا ہو پر جب یہہ آفتیں دیکھتے ہیں فوراً اُسے یاد کرتے ہیں + بعضی دفعہ وہ بڑے بڑے طوفان بھیجتا ہی جن سے خشکی اور تری پر بےقیاس نقصان ہوتا ہی اور بہتوں کی جان جاتی ہی پس اِس سے بھی خدا یاد آتا ہی +

بعضی دفعہ لوگ بغیر اپنی تدبیر اور ہوشیاری کے بڑے بڑے خطروں سے بچ جاتے ہیں اِس سے بھی خدا یاد آتا ہی + چنانچہ جب کوئی اندھیری رات میں کہیں چلا جاتا ہو شاید اُس کے پانوں تلے سانپ پڑے پانوں کے پڑتے ہی سانپ پھنکار مارے اور کاٹنے کو سر اُٹھا دے پر پیشتر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

خدا کبھی کبھی کسی غریب اور گمنام آدمی کو بڑھاتا اور اُس کے وسیلے بڑے بڑے کام پورے کرتا ہے چنانچہ اُسے بادشاہ یا بڑے درجہ کا حاکم یا فوج کا سردار کر دیتا ہے اور اُس کی معرفت یا تو لوگوں کی بہتری کرتا یا اُنھیں سزا پہنچاتا ہے + انسان کی خواہشیں نہایت بد ہیں اور صرف بدی ہی کی طرف رجوع رہتی ہیں لیکن خدا اپنی حکمت سے اُن کی بدخواہشوں سے بھی نیکی نکالتا ہے یہہ بات پنجاب کی لڑائی کی اصل میں خوب ظاہر ہے + سکھ اپنی بدخواہشوں سے تمام مُلک کو فتح کیا چاہتے تھے چنانچہ بے سبب خواہ مخواہ سرکار انگریزی کی حد میں آکر اُن کی رعایا کے گانو کو لوٹنے اور پھونکنے لگے اِس سے لڑائی واقع ہوئی انگریزوں نے اُنھیں پوری شکست دی اور اُن کے مُلک کو اپنی سلطنت میں شامل کیا جو بے انتظامی اور ظلم وہاں ہو رہا تھا اُسے موقوف کیا اور رعایا کو چین و آرام دیا + خدا اکثر بدوں سے بھی اپنی نیک تدبیریں پوری کرواتا ہے البتہ وے لوگ قصداً اُس کی مرضی کو پورا نہیں کرتے اور اُنھیں اِس بات کا کہ ہم خدا کی تدبیروں کو انجام دے رہے ہیں ذرہ بھی خیال نہیں رہتا پر خدا اپنی قُدرت و حکمت سے اُن سے بھی اپنی تدبیروں کو انجام دلواتا ہے اور یہہ تدبیریں تمام دُنیا میں مُلکوں اور گھرانوں اور علیحدہ علیحدہ شخصوں کے حق میں پوری ہوتی ہیں +

پھر انسان عاقبت کے بھولنے پر بہت مایل رہتے ہیں + اُن کے تمام خیال اِسی دُنیا کی چیزوں پر لگے رہتے ہیں اور وے اکثر غفلت میں پڑ کر یہہ سمجھنے پر رجوع رہتے ہیں کہ صرف اِسی دُنیا میں جینا ہے بعد مرنے کے مٹ جاینگے اور عاقبت و عدالت نہ ہوگی + یہہ بات انسان کی روزمرہ کی چال چلن سے خوب ظاہر ہے چنانچہ اِسی لئے وے ہر دم گناہ کرنے پر مستعد رہتے ہیں + لیکن خدا نے اپنی حکمت سے ایک بات رکھی ہے جس سے انسان کو عاقبت اور روزِ آخر کی عدالت

ہمیشہ یاد آتی رہتی ہے اور بات یہہ ہے کہ وہ اِس جہان میں اِنسانوں پر خوشحالی اور مصیبت کے پہنچنے میں ظاہراً بہت فرق نہیں کرتا یعنے ہمیشہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے موافق بدلہ نہیں دیتا پس اِس دُنیا میں نیک ہمیشہ خوشحال نہیں رہتے اور جب کچھہ خوشحالی ہوتی بھی ہے تو اُس کے ساتھہ بھی کچھہ نہ کچھہ رنج وغم بنا رہتا ہے اور سارے بد لوگ مصیبت میں نہیں رہتے اور جن پر مصیبت پڑتی بھی ہے اُتنی نہیں پڑتی جتنی کے وے سزاوار ہیں اور پھر وے ہمیشہ مصیبت میں نہیں رہتے + بہت نیک لوگ بیچارے زندگی بڑی احتیاج و مصیبت و بیماری اور ہر تکلیف میں کاٹتے ہیں اور بد بھی اُنھیں دق کرتے اور ستاتے ہیں + لیکن یہہ کچھہ اُن کی خداپرستی اور نیکی کا پھل نہیں ہے + خداپرستی اور نیکی کا بدلہ تو خوشحالی ہے اور اُنھیں خوشحالی چاہئے لیکن اگر اِسی مصیبت میں زندگی تمام ہوئی تو خوشحالی کب ملیگی + ہر کوئی جس میں ذرہ بھی عقل ہو کہہ دیگا کہ بعد مرنے کے عاقبت وعدالت ہوگی اور یہہ خوشحالی و نیکبختی وہاں ملیگی + پھر بدوں کو یہاں اُن کی بدی کی سزا نہیں ملتی اکثروں کے پاس دولت ہوتی ہے اور وے بڑے عیش وآرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اُنھیں دُنیوی مرتبہ اور اختیار بھی ملتا ہے جس سے لوگوں کو دق کرتے اور ستاتے ہیں اور کوئی اِنسان اُنھیں اُن کی بدی کے لئے سزا نہیں دے سکتا وے تندرستی اور جسم کی طاقت بھی رکھتے اور تُند وحشی حیوانوں کی طرح اپنے مقصدوں کو پورا کرتے ہیں نیک بھی بیچارے اُن سے ڈرتے اور تکلیف اُٹھاتے ہیں + یہہ بد لوگ جب حاکم ہوتے بے اِنصافی کرتے ہیں اور جب کہ یہہ درجہ نہیں رکھتے جھوٹھی گواہی دیکر اور ہزار طرح سے نفع کے لئے بے اِنصافی کرواتے ہیں اور حق دار کا حق ادا نہیں ہونے دیتے اُن کے یگانے و حامی بھی بہت ہوتے ہیں اُن کی گروہ زبردست رہتی ہے اور اُن پر بہت تکلیف نہیں پڑتی +

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اُس کی تمام مہربانی کا بیان کریں چنانچہ اُس کے سمجھانے کے لئے صرف تھوڑی سی مثالیں لکھتے ہیں +
غرض اِس دُنیا کی تمام چیزوں یعنے سمندر و دریاؤں و پہاڑوں و کھیتوں وغیرہ سب سے
اُس کی مہربانی آشکارا ہے + ہماری زندگی اور آرام کے لئے پانی نہایت ہی ضرور ہے سو خدا نے اپنی
بڑی مہربانی سے دُنیا میں ایک بڑا سمندر پیدا کیا ہے اور پینے نہانے دھونے اور کھیتوں کے سینچنے کو
سب پانی اصل میں وہیں سے حاصل ہوتا ہے اگر وہ چاہتا تو ایک چھوٹا ہی سا سمندر پیدا کرتا تو
پھر دُنیا میں تھوڑے ہی دریا اور کوئیں ہوتے اور ہمیں تھوڑا ہی سا پانی ملتا دو تین مہینے میں کہیں
ایک ہی دفعہ غسل کر سکتے اور دن بھر میں صرف ایک یا دو دفعہ پینے پاتے ہمارے کپڑے اور برتن دُھل
نہ سکتے اور بہت سی زمین بھی سینچ نہ سکتی پس غلہ تھوڑا پیدا ہوتا اور ہمیں دن بھر میں ایک ہی بار
کھانے کو ملتا اور اُس سے بھوک رفع نہ ہوتی لیکن خدا نے اپنی مہربانی سے ہمارے لئے ایک بڑا سمندر
پیدا کیا ہے اور اُس سے ہم کو بہت سا پانی ملتا ہے سمندر ہی سے زمین کے تلے پانی پایا جاتا ہے اور
کوئیں کھودنے سے نکلتا ہے + پہاڑوں سے بھی خدا کی مہربانی ظاہر ہے کیونکہ اُن سے زمین کے
ہر حصے میں بادل پہنچتے اور بارش ہوتی ہے اور اُن سے دریا بھی بہتے جن سے اِنسان کو اتنا فائدہ
ہوتا ہے اُن میں ہزار ہا جاندار بھی آرام سے رہتے اور جنگلوں سے جو اُن پر جمے ہیں خوراک حاصل کرتے
ہیں پس اُسی کی مہربانی سے اُنھیں یہہ آرام اور خوشی حاصل ہوتی ہے + درختوں سے بھی حق
تعالیٰ کی مہربانی آشکارا ہے کیونکہ اُن سے اِنسانوں اور چوپایوں اور چڑیوں کو بڑا آرام ملتا ہے
اور اکثر حیوان اُن سے پرورش بھی پاتے ہیں اگر جہان میں درخت نہ ہوں تو بہت جاندار خوراک
نہ پانے سے مرجائیں اور سب کو دھوپ اور سردی سے نہایت تکلیف رہا کرے + اِنسان بھی

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہزاروں کو روزمرہ نہیں کھلا سکتا اور اُن تھوڑوں کو بھی ہمیشہ نہیں دے سکتا + لیکن خدا
کی مہربانی ایسی نہیں وہ تو بےحد ہے وے مخلوق جو روزمرہ اُس سے خوراک کی اُمید رکھتے ہیں کڑوڑہا
کڑوڑ ہیں بلکہ حقیقت میں بےشمار ہیں تمام دُنیا اُن سے معمور ہے کروڑوں تو خشکی پر رہتے ہیں اور کروڑوں
سمندر اور دریاؤں میں اور پھر وے ہزار اقسام کے ہیں + وہ ایک روز بھی کسی کو روزی پہنچانا نہیں
بھولتا پر چھوٹے چھوٹے کیڑوں اور اُن جانداروں کو بھی جو دور ویران بیابانوں میں رہتے ہیں
خوراک پہنچاتا ہے بعضی جگہ بڑے بڑے میدانوں میں جہاں کوئی شہر و بستی و کھیت نزدیک نہیں
ہوتے چیونٹیوں کے سوراخ نظر آتے ہیں اُنھیں کھانے کو کہاں سے ملتا ہے + خدا اپنی مہربانی سے
اُنھیں پالتا ہے + بعضے ہندو صواب حاصل کرنے کی اُمید سے کبھی کبھی چیونٹیوں کے سوراخ پر
تھوڑا تھوڑا آٹا رکھتے پھرتے ہیں + ان لوگوں کو معلوم کیا چاہیے کہ اگر وے اُنھیں آٹا نہ دیں
تو بھی اُنھیں کچھ تکلیف نہ ہو اُن چیونٹیوں کو کون کھلاتا ہے جو ویران بیابانوں اور شہر و بستی سے
دور کے میدانوں میں رہتی ہیں پھر وے اُن چیونٹیوں کو جنھیں آٹا دیتے ہیں روز تو نہیں کھلاتے اُنھیں
روز کون کھلاتا ہے + خدا اپنی مہربانی سے اُنھیں روزی پہنچاتا ہے + غرض دُنیا کے تمام جاندار انسان
اور چارپائے اور جنگل کے جانور اور چڑیاں اور مچھلیاں اور پانی کے اور سب جانور اور خشکی و تری کے کیڑے
مکوڑے سب اُس سے روزمرہ خوراک کے منتظر رہتے ہیں اور وہ ہر روز سب کو روزی پہنچاتا اور خوب
آسودہ کرتا ہے + وہ اپنی قدرت سے خوراک پیدا کرتا اور پھر اپنی مہربانی سے یہ خوراک اُنھیں بخشتا
ہے + اگر ذری دیر بھی روزی پہنچانا بھول جائے تو سب جاندار مر جائیں اور خلقت مٹ جائے
پس اُس کی مہربانی جو سب مخلوقوں کو خوراک پہنچاتی اور اُنھیں زندہ رکھتی ہے عجیب اور بےحد ہے +

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شلاً چڑیاں مچھلیاں وغیرہ کھانا ہضم کرتے وقت خوشی حاصل کرتی ہیں + اُڑنیوالے کیڑے بھی
شلاً تتلیاں شہد کی مکھیاں وغیرہ مزے کے باعث دیر تک میٹھی پھولوں کو چوسا کرتی ہیں اسیطرح
طرح رینگنیوالے کیڑے بھی اُن چیزوں کے کھانے میں چپٹے رہتے ہیں جن سے خوشی حاصل کرتے ہیں
غرض خدانے اپنی مہربانی سے اُنھیں ایسا پیدا کیا ہی کہ اتنی خوشی حاصل کرنے کے قابل ہیں
اور صرف خوراک ہی سے نہیں بلکہ اور باتوں سے بھی اُنھیں خوشی حاصل ہوتی ہی + انسان
کے مُنہہ کے اعضا بھی ایسے پیدا ہوئے ہیں کہ اُسے کھانا بہت اچھا لگتا ہی اگر اُس کی خوراک کھانے
میں مٹی سی معلوم ہوتی تو البتہ بھوکھ کے مارے کھانے پڑتی پر ایسے کھانے میں اُسے کونسی خوشی
ہوتی پر خدانے اُس کے اعضا ایسے پیدا کئے ہیں کہ اُسے خوشی حاصل ہوتی ہی اور یہہ خوشی طرح طرح
کے کھانوں سے اور بھی بڑھہ جاتی ہی + آنکھوں سے بھی اُسے بڑی خوشی ہوتی ہی کیونکہ اُن
سے چوگرد سب چیزوں اور اپنے لڑکے بالوں واور عزیزوں اور یگانوں کو دیکھتا ہی + سُننے کی
حس سے بھی خدا کی مہربانی ظاہر ہی + کانوں سے لوگ ایک دوسری کی گفتگو سن سکتے اور معلوم
کر سکتے ہیں کہ دُنیا میں ہر کہیں کیا ہو رہا ہی + وے خوش آوازیں بھی سُن سکتے ہیں مثلاً چڑیوں
کا بولنا اچھے باجوں کا بجنا اور لڑکوں واور عزیزوں کی آوازیں چنانچہ اِن سب سے خوشی حاصل
ہوتی ہی + سونگھنے کی حس سے بھی خوشی پیدا ہوتی ہی پس ہم ہزاروں طرح کے پھولوں کو
سونگھتے اور اُن سے تازگی پاتے ہیں + اِسی تازگی اور خوشی کے باعث لوگ گلاب کا پانی اور پھولوں
سے کئی قسم کے عطر بناتے ہیں + سبز کھیتوں اور پکے میوں کے سونگھنے سے بھی دماغ کو تازگی
پہنچتی اور خوشی حاصل ہوتی ہی + غرض خوراک اور حواسوں اور زندگی بسر کرنے کے طور سے ہمیں

واور سب جانداروں کو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے اور ان سب باتوں میں حق تعالیٰ کی مہربانی صاف صاف ظاہر ہے +

اُس کی مہربانی اس میں بھی آشکارا ہے کہ اُس نے روشنی کے لئے ہمیں سورج و چاند اور ستارے دیئے ہیں + بغیر ان کے ہم نہایت ہی کمبخت رہتے بلکہ جی بھی نہ سکتے کیونکہ پرورش اور آرام کے لئے بغیر روشنی کے کام کیسے کرتے لوگ اگر ہزاروں چراغ بھی جلاتے تو بھی کھیتوں کو اچھی طرح جوت اور بو نہ سکتے اور اُن کی خبرداری نہ کر سکتے اور جب زور کی ہوا چلتی تو چراغوں کو کیسے رکھتے + پس خدا نے اپنی مہربانی سے ہمیں روشنی بخشی ہے اور پھر دو طرح کی روشنی آفتاب کو دن کے لئے اور ماہتاب کو رات کے لئے + دن کو کام کرتے ہیں اور سورج کی روشنی دن کے واسطے اچھی ہے لیکن اُس کی گرمی کے باعث رات کو اُس کی روشنی سے سو نہ سکتے پس خدا نے رات کی روشنی کے لئے چاند دیا ہے اُس کی روشنی میں گرمی نہیں ہے وہ بہت ہی دلپسند اور فرحت بخش ہے اور اُس میں بڑے آرام سے سوتے ہیں + گرمی نہ رکھنے کے حق میں چاند کی روشنی چراغ کی روشنی سے بھی کہیں بہتر ہے چنانچہ گرمی کے موسم میں رات کو چراغ پاس رکھکر آرام سے سو نہیں سکتے پر چاند کی روشنی میں خوب سوتے ہیں بلکہ اُس میں ذرہ ذرہ سے بچے بھی بڑے آرام سے سوتے ہیں + جب چاند چمکتا ہے لوگ نہایت خوش ہوتے ہیں منظر بھی جو کہ بہت پسندیدہ ہوتا ہے اور لوگ سڑکوں اور گلیوں میں چلتے ہوئے خوشی کے مارے گویا بے اختیار گا اُٹھتے ہیں + پس خدا نے اپنی مہربانی ہی سے چاند کی روشنی ایسی پسندیدہ اور فرحت بخش پیدا کی ہے اگر اُس کی روشنی میں گرمی ہوتی تو آرام سے سو نہ سکتے ماندگی کے مارے البتہ کچھ سوتے پر اُس سے بہت تازگی حاصل نہ ہوتی اُس سے اتنا ہی آرام ملتا جتنا لوگوں کو گرمی کے موسم

میں دن کو سونے سے ملتا ہے + اندھیرے پاکھ میں چاند اس دنیا کے اور حصوں کو روشنی دیتا
رہتا ہے سو اس پاکھ کے واسطے خدا نے ہمیں ستارے دئے ہیں اگر ستارے نہ ہوتے تو بڑی اندھیری
ہوا کرتی لوگ رات کو ادھر اُدھر چل پھر نہ سکتے اور سورج کے ڈوبتے ہی سب کو باہر سے بھاگنا اور
صبح تک گھروں میں بند رہنا پڑتا اور اگر کوئی رات کو دو چار قدم چلتا بھی تو اندھوں کی طرح ٹٹولنا
پڑتا + غرض ستاروں کے پیدا کرنے میں بھی خدا کی مہربانی ظاہر ہے +

دن کے پیدا کرنے میں جناب باری کی مہربانی آشکارا ہے کیونکہ اُس وقت انسان اپنی معیشت
اور آرام کے لئے محنت کرتے ہیں اور بہت حیوان بھی خوراک تلاش کرتے ہیں + رات کے پیدا کرنے
میں بھی خدا کی مہربانی ظاہر ہے کیونکہ اُس وقت وے سب جاندار جو دن کو چلتے پھرتے آرام کرتے
ہیں خواہ انسان ہوں یا چوپائے یا چڑیاں یا کیڑے مکوڑے + اور رات شکاری جانوروں
کے گھومنے اور پھرنے کے واسطے بھی بنی ہے کیونکہ اُسی وقت وے اپنی ماندوں سے نکلتے اور خوراک
تلاش کرتے ہیں اگر رات نہ ہو تو یہ نکل نہ سکیں اور خوراک تلاش نہ کر سکیں بس مارے بھوکھ کے مر جائیں
چنانچہ رات کے ہونے سے اُن کو بھی فایدہ ہوتا ہے +

خدا نے انسان پر بڑی مہربانی کی ہے + اور جانداروں کے آرام کے ذکر میں اُس کا بیان
کچھ کچھ آگے ہو گیا ہے + لیکن خدا نے انسان پر کئی باتوں میں خاص مہربانی کی ہے اور کئی
ایسی نعمتیں اُس کو بخشی ہیں جو اور جانداروں کو نہیں دیں + چنانچہ خدا نے انسان کو عقل
دی ہے جو بہت بڑی اور عمدہ شے ہے اور اُسے باقی اور جانداروں سے عالی کرتی ہے + اگر انسان
میں عقل نہ ہوتی تو وہ گھوڑے یا بیل یا اور کسی حیوان سے کونسی بات میں بہتر ہوتا عقل نہ ہوتی تو

بیل کے موافق رہتا اور بیل ہی کے موافق مرجاتا پر عقل کے باعث وہ آرام سے رہتا ہے یعنے گھر بناتا
کاشتکاری کرتا اور اپنی خوراک اور پوشاک کے لئے غلہ اور کپاس وغیرہ پیدا کرتا ہے + ہاتھی اور
بندر وغیرہ اگرچہ طاقت اور حیوانی سمجھ بہت رکھتے ہیں پر ایسے کام نہیں کرسکتے + خدا نے
انسان کو عقل عنایت کرکے یہہ درجہ دیا ہے کہ اُسے سب جانداروں پر سردار کیا ہے + پھر خدا
نے اپنی خاص مہربانی سے انسان کو بولنے کی طاقت بھی دی ہے + اگر بول نہ سکتے تو بڑی
دقت ہوا کرتی اِس صورت میں عقل سے بھی بہت فایدہ نہ ہوتا لوگ ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو اور
کاروبار نہ کرسکتے اور نہایت جاہل بھی رہتے کیونکہ نہ کتابیں لکھی جاتیں نہ کوئی پڑھ سکتا +
انسان کا سب کاروبار بڑی ابتری میں رہتا چنانچہ اگر دس جاہل گونگے کسی بات کی تجویز کے
واسطے اکٹھے ہوں تو ایک دوسرے کی بات کے سمجھنے اور سمجھانے میں کیسی دقت ہو خاصکر اُس وقت
جب کہ بات ایسی ہو جو اشاروں سے سمجھ میں نہ آسکے + پس اگر خدا اپنی مہربانی سے انسان کو
بولنے کی طاقت نہ دیتا تو وے ہمیشہ اسی طرح کی دقت میں رہا کرتے +

سوا اِس کے حق تعالیٰ نے اپنی خاص مہربانی سے انسان کو سچی دانش دی + اُس نے
اُسے اپنی پہچان دی کہ وہ اُس سے محبت رکھے اور اُس کی اطاعت اور عبادت کرے + سچی
دانش کے ساتھ خدا نے عین مہربانی سے اُسے ایک غیر فانی روح بھی دی + اور جاندار تو مر کے
نہیں مٹ جاتے ہیں پر انسان بعد بدن کے مرنے کے بھی ہمیشہ جیتا رہتا ہے + سچی دانش اور
بقا دیکر خدا نے اُسے بہشت کی سعادت حاصل کرنے کے قابل کیا یہہ سچی دانش اِس واسطے تھی کہ
انسان اُس کے وسیلے ہمیشہ کی خوشحالی اور نیکبختی حاصل کرے + خدا نے انسان کو عقل دیکر

اور سچی آرامش دیکر فرمایا کہ میں تیرا خالق و مالک ہوں تو مجھ سے محبت رکھ اور میری بندگی اور عبادت کیا کر اسی میں تجھے حقیقی نیکبختی حاصل ہوگی + جناب باری نے اپنی خاص مہربانی سے انسان کو یہہ عالی درجہ دیا اور اُسے سچی نیکبختی کی راہ بتائی ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ انسان خوش رہے + پھر معلوم کیا چاہئے کہ خدا نے اُسے اپنی محبت و عبادت اور سچی نیکبختی حاصل کرنے کے قابل پیدا کیا + مراد اس سے یہہ ہے کہ اُس نے اُسے پاک خلق کیا + جب انسان پیدا ہوا اُس میں ذرہ بھی گناہ نہ تھا پس وہ نیکبختی کی راہ میں چلنے کے خوب قابل تھا تب اُس کا دل بھی خراب نہ تھا کہ اُسے گناہ کی راہ میں لے جاے + پس اگر وہ چاہتا تو پاکیزگی کی راہ میں بنا رہتا اور ابدی نیکبختی حاصل کرتا + اگر کوئی کسی لڑکے کے ہاتھ پانو باندھکر اُس سے تھوڑے فاصلہ پر کوئی اچھی چیز پھینک دے اور اُس سے کہے کہ یہہ میں تجھے دیتا ہوں وہ لڑکے اُسے اُٹھا لے تو البتہ یہہ لڑکے سے ٹھٹھا کرنا ہوگا لیکن جب خدا نے انسان کو فرمایا کہ تو سچی نیکبختی کے لئے سعی و کوشش کر جو بہشت میں ملیگی تو اُس سے اس طرح ٹھٹھا نہیں کیا پر اُسے حقیقت میں اس نیکبختی کے تلاش کرنے اور پانے کے قابل پیدا کیا + اُسے پاک خلق کیا اور اگر وہ اُس پاک حالت میں ثابت قدم رہتا تو البتہ ابدی نیکبختی کو پہنچتا + سوا پاکیزگی کے خدا نے اُسے عقل اور اپنی سچی پہچان بھی دی تاکہ بخوبی اس راہ پر چل سکے + اگر اُس میں صرف پاکیزگی ہوتی اور خدا کی سچی پہچان نہ ہوتی تو اُس کو شاید حق تعالیٰ سے فریاد کی جگہہ ہوتی کہ تو نے مجھے پاک تو پیدا کیا ہے پر اس راہ میں ثابت قدم رہنے کے قابل خلق نہیں کیا پر اس فریاد کی جگہہ اُسے نہیں کیونکہ قادر مطلق نے اپنی خاص مہربانی سے اُسے اپنی سچی پہچان بھی بخشی تھی + چونکہ انسان خدا کا بندہ ہے اُس پر واجب بھی غرض تھا کہ اُس سے محبت

کیے اور اُس کی بندگی و عبادت کرے پر خدا کی ذات میں ایسی مہربانی ہی کہ اُس نے اُسے اِس بات کا اجر بھی دینے کہا یعنے بہشت میں پہنچانے کا وعدہ کیا ✣ پس اِن سب باتوں سے اُس کی مہربانی آشکار ہی ✣

اِنسان نے خدا کی محبت و بندگی اور پاکیزگی کی حالت میں ثابت قدم رہنا نچاہا ✣ اُس نے گناہ کیا اور اپنے خالق کے پیار اور عبادت کو ترک کر دیا ✣ چنانچہ اب سب اِنسان بڑے گنہگار ہیں اور خدا کے دشمن ہو گئے ہیں اور ہر دم اُس کی حکم عدولی اور وہی باتیں کرتے ہیں جن سے وہ ناراض ہوتا ہی اور اپنے گناہوں کے باعث اِسی لایق ہیں کہ فوراً آتشِ جہنم میں ڈالے جاویں مگر خدا اب بھی اُنھیں بچاتا ہی اور اپنی مہربانی موقوف نہیں کرتا ✣ جب اِنسان نے گناہ کیا اگر وہ چاہتا تو سب کو فوراً مار کے جہنم میں ڈال دیتا لیکن اُس نے رحم کر کے اُنھیں جیتا رکھا اور اُن کی گنہگار نسل کو دُنیا میں اب تک قایم رکھا ہی اور دُنیا کو معہ اُن تمام چیزوں کے جن سے اِنسان کو فایدہ پہنچتا ہی اب تک برقرار رکھتا ہی ✣ پس اب بھی سب ملکوں میں مینہہ بھیجتا اور اِنسان کی پرورش اور آرام کے لیے سب چیزیں زمین سے پیدا کرتا ہی یعنے طرح طرح کے اناج اور میوے اور سبزی وغیرہ اور وے جنسیں بھی جن سے اِنسان پوشاک بناتے ہیں ✣ وہ اب بھی اِس خلقت کو عجیب و خوشنما رکھتا ہی تاکہ اِنسان اُسے دیکھکر خوشی حاصل کریں اور فایدہ اُٹھاویں ✣ چنانچہ وسیع سمندر اونچے اونچے پہاڑ بڑے بڑے دریا خوشنما سبز کھیت ہزاروں طرح کے خوبصورت اور خوشبودار پھول اور دلپسند راگوں کی چڑیاں وغیرہ اب تک دُنیا میں موجود ہیں اور اِنسان اِن سے فرحت و خوشی حاصل کرتے ہیں ✣ اور اگرچہ اِنسان اب سرکشی اور بغاوت کی حالت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اُس کی ہستی میں کچھ فرق نہیں آتا اُس کا وجود ہوتا ہے اور وہ سوچتی اور غور کرتی ہے اور اُس سے
کام صادر ہوتے ہیں + ہوا ہمارے دیکھنے میں نہیں آتی تو بھی ہمیں خوب یقین ہے کہ وہ
ہمارے چوگرد موجود ہے کیونکہ ہم اُسے چلتے دیکھتے ہیں اور جب وہ چلتی ہے تو درختوں کے پتے ہلتے اور
دھول اُڑتی ہے اور سوا اِس کے ہم اُس کی تاثیر اپنے بدن پر بھی معلوم کرتے ہیں + چنانچہ خدا
روح ہے اُس کے جسم نہیں اور اگرچہ ہم اُسے دیکھ نہیں سکتے تو بھی وہ موجود ہے اُسی نے سب چیزوں
کو پیدا کیا ہے اور ہر دم اُنہیں اپنی قدرت سے سنبھالتا ہے + اُسے نہیں دیکھ سکتے پر اُس
کی خلقت کو دیکھتے ہیں اور اِس طرح یقین کرتے ہیں کہ وہ موجود ہے +

اُس کی کئی صفتیں ہیں یعنے حکمت و قدرت و مہربانی و عدل و راستی و سب باتوں کا علم رکھنا
و ہر جگہ حاضر رہنا اور پاکیزگی + یہہ سب صفتیں بے حد و بے ابتدا و انتہا اور بے تبدیل ہیں +
اُن کی کچھ حد نہیں کبھی شروع نہیں ہوئیں نہ کبھی آخر ہونگی پھر وے ہمیشہ ایک حالت پر
رہتی ہیں اور کبھی کم نہیں ہو سکتیں +

غرض حق تعالیٰ خود بخود موجود ہے + اُس نے سب چیزوں کو پیدا کیا ہے پر وہ خود کسی سے
پیدا نہیں ہوا + فرشتے و انسان و اور سب مخلوق آپ سے موجود نہیں ہوئے پر اُس کے حکم سے اُس
کے فرمانے سے اُن کی ہستی شروع ہوئی اور اُسی کی قدرت سے سب بحال ہیں + پر وہ خود بخود موجود
ہے اور اسی طرح ابدالآباد موجود رہیگا + تمام خلقت کی ہستی تو خدا کی قدرت اور مرضی پر موقوف ہے پر اُس کی ہستی
کسی پر موقوف نہیں وہ اپنی ذات سے خود بخود موجود ہے ۔ چونکہ قادر مطلق و واجب الوجود ہے + پھر اللہ تعالیٰ
روح اکبر ہے اُس کی روح ہماری سی نہیں کلام پاک فرماتا ہے کہ وہ آسمان و زمین کو معمور کیے ہوئے ہے +

حق تعالیٰ ہمیشہ سے موجود ہے اور ابدالآباد موجود رہیگا اُسکا کبھی شروع ہوا نہ کبھی آخر ہوگا ٭ فرشتوں اور انسانوں کی روحیں غیر فانی ہیں اور کبھی نہ مرینگی لیکن یہہ بقا اُن کو صرف خدا ہی کی قدرت سے حاصل ہوئی ہے اگر وہ چاہے تو دم بھر میں اُنھیں مٹا سکتا ہے ٭ اگرچہ وے اب خدا کے حکم سے غیر فانی ہیں پر ہمیشہ سے موجود نہیں ساری خلقت کے ساتھ اُن کی ہستی بھی شروع ہوئی ایک زمانہ ایسا تھا جب کہ سورج و چاند و ستارے اور یہہ تمام خلقت نہ تھی جب سے خدا نے حکم کیا ساری چیزیں موجود ہوئیں پر جناب باری کی ہستی کا کبھی شروع نہیں ہوا وہ ہمیشہ سے موجود ہے اور ابدالآباد موجود رہیگا ٭ خود بخود موجود رہنا اور ابدالآباد موجود رہنا دونوں اُس کی بڑی شان والی صفتیں ہیں اور صرف اُسی کی ذات میں پائی جاتی ہیں ٭ اُس کی ذات کی کوئی بات کسی دوسرے پر موقوف نہیں اور وہ اپنی ذات میں کامل اور بے حد نیکبختی و سعادت رکھتا ہے ٭

پھر خدا کی ذات غیر تبدیل ہے وہ ہمیشہ یکساں رہتا ہے یہہ بات بھی خاص اُسی کی ذات میں پائی جاتی ہے و اَور کسی وجود میں نہیں ٭ سب چیزیں زمانہ کے ساتھ کئی باعثوں سے بدلتی جاتی ہیں پر خدا کبھی نہیں بدلتا وہ جیسا اِس دم ہے ویسا خلقت کی پیدائش کے پیشتر بھی تھا اور ایسا ہے جب کہ یہہ خلقت نہ رہیگی ہمیشہ تک بنا رہیگا ٭ وہ تو سب سے بزرگ ہے اور بے حد قدرت رکھتا ہے اور کوئی چیز اُس پر اثر نہیں کر سکتی اور اُس میں تبدیل واقع نہیں کر سکتی ٭ خدا انسان کی طرح نہیں کہ اُس میں تبدیل واقع ہو ٭ انسان اور اِس دُنیا کی سب چیزیں ہر دم بدلتی رہتی ہیں چنانچہ انسان جب پیدا ہوتا ہے ذرہ سا بچہ ہوتا ہے وہ پالا جاتا اور رفتہ رفتہ بڑھتا ہے تھوڑے دنوں میں بڑا لڑکا ہوتا پھر جوان ہوتا ہے تب آدھی عمر کو پہنچتا پھر ڈھلنے لگتا ہے اور رفتہ رفتہ ضعیف ہوتا

جاتا ہے آخرکار نہایت بوڑھا اور ضعیف ہو کر مر جاتا ہے اور اُس کا بدن سڑ گل کے مٹی ہو جاتا ہے۔ غرض پیدایش سے مٹی ہو جانے تک اُس میں تبدیل ہی واقع ہوتی رہتی ہے بلکہ دو ساعت بھی یکساں نہیں رہتا۔ جب کہ اُس کا بدن بدلتا رہتا ہے اُس کی روح میں بھی تبدیل واقع ہوتی رہتی ہے بدن کی طرح روح بھی ایک حالت پر نہیں رہتی۔ جب اِس جہان میں آتی ہے اُسے بہت وقفیت نہیں ہوتی ہیوں جیوں بدن بڑھتا ہے اُسے وقفیت حاصل ہوتی ہے یوں ہی وہ بدلتی ہے پھر کسی وقت اُس میں زیادہ دانائی ہوتی ہے کسی وقت کم کسی وقت زیادہ حماقت ہوتی ہے کسی وقت کم اور کسی وقت خوشحالی زیادہ ہوتی ہے کسی وقت مصیبت زیادہ۔ کل سے جو گذر گیا آج اُس کی عمر زیادہ ہے اور کل جو ہوگا اور بھی زیادہ ہوگی لیکن خدا میں ایسی تبدیل واقع نہیں ہوتی اُس کی ہستی کا شمار برسوں سے نہیں ہوتا وہ کسی وقت کم و کسی وقت زیادہ عمر کا نہیں ہوتا سال سے سال گذشتہ میں وہ کچھ کم عمر نہ تھا اور اگلے سال کچھ زیادہ عمر کا بھی نہ ہو جائیگا۔ اُس کا علم اور اُس کی حکمت دونوں بے حد ہیں اور یکساں رہتے ہیں اُسے اِنسان کی طرح سیکھنے نہیں پڑتا اُس کو ہمیشہ سے سب باتوں کا علم ہے اور اُس کے علم و حکمت میں کبھی کمی نہیں ہو سکتی۔ اُس کی ذات میں ہمیشہ سے کامل و بے حد سعادت رہی ہے اور ابدالآباد رہیگی وہ اِنسان کی طرح نہیں کہ اُس کی سعادت میں کمی و بیشی ہو۔ چونکہ وہ اپنی ذات میں کامل سعادت رکھتا ہے اور قادر مطلق ہے ایسی کوئی چیز نہیں جو کسی طرح اُس کی سعادت کو کم کر سکے پھر کبھی ایسی کوئی چیز بھی نہ ہوگی جو اُسے بڑھا سکے کیونکہ وہ تو کامل اور بے پایان ہے۔ غرض خدا میں کسی صورت کی تبدیل واقع نہیں ہوتی۔ سورج و چاند و ستارے اور یہہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں ہر دم بدلتے رہتے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آویگا کہ بالکل مٹ جاینگے اور

ان کا نام و نشان بھی نہ رہیگا پر خدا کی ذات میں ذرہ بھی تبدیل نہیں ہوتی وہ ہمیشہ یکساں رہتا ہی + چنانچہ قدرت و حکمت و مہربانی و عدل و راستی و سب باتوں کا علم رکھنا و سب جگہہ حاضر رہنا و پاکیزگی یہہ سب حق تعالیٰ کی صفتیں ہیں + اُس کی قدرت و حکمت اور مہربانی کا بیان پیچھے ہو چکا ہی +

اُس کی حکمت کامل ہی جو کرتا ہی واجب اور مفید مقصد سے کرتا ہی اور اپنی سب باتوں کو ایسے لایق وسیلوں سے پورا کرتا ہی کہ وے بخوبی انجام کو پہنچتی ہیں + انسان نادان ہی اِس لئے اکثر اپنے کاموں میں چوک جاتا ہی پس اُسے اور تدبیریں کرنی پڑتی ہیں اکثر اُن سے بھی کام نہیں نکلتا اور بعضی دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ کسی وسیلے سے اُس کا مطلب پورا نہیں ہوتا + لیکن خدا میں بے حد حکمت ہی اور وہ کسی بات میں نہیں چوکتا وہ ہر کام کے لئے لایق وسیلے جانتا ہی اُنھیں کام میں لاتا اور اُن سے وہ کام بخوبی انجام کو پہنچتا ہی چنانچہ اِسی سے ظاہر ہی کہ اُس کی حکمت کامل اور بے پایان ہی +

پھر اُس کی قدرت بھی ایسی ہی بے حد ہی اِس تمام خلقت کو اُس نے اپنے حکم سے موجود کر دیا ہی اور اب اُسے سنبھالتا اور اُس کا بندوبست کرتا ہی + جب اُس نے خلقت پیدا کرنی چاہی تو برسوں سوچتا نہ رہا کہ کیسے کروں پر صرف حکم کر دیا اور وہ موجود ہو گئی اور اب پیدا کر کے اُسے چھوڑ نہیں دیا اور سو نہیں رہا پر اپنی قدرت سے اُسے قایم رکھتا اور اُس کا بندوبست کرتا ہی +

چنانچہ اُس کی مہربانی بھی بے پایان ہی یہہ بات سب جانداروں کے محفوظ رکھنے اور اُن کی پرورش کرنے میں آشکارا ہی + بڑے بڑے فرشتوں سے جن کا نور آفتاب کی روشنی سے

بھی زیادہ ہی لیکر ذرہ ذرہ سی چونٹیوں تک جو اس جہان کے ویران بیابانوں میں پائی جاتی ہیں سب اُسی کی مہربانی سے زندہ ہیں + اُسی کی مہر سے سب جاندار چلتے پھرتے اور موجود ہیں +

قادر مطلق کی صفتوں میں عدل ایک صفت ہی + اُس کا عدل کامل ہی اور یہ نہایت ضروری بھی ہی وہ تو تمام خلقت کا حاکم ہی اور اگر اُس میں عدل نہ ہو تو اُن پر حکومت کیونکر کرے دُنیوی حاکموں میں عدل ضرور ہوتا ہی پھر خدا تو حاکموں کا حاکم اور بادشاہوں کا بادشاہ ہی اور اُس میں نہایت ضرور ہی + جب کوئی بادشاہ یا حاکم عادل نہیں ہوتا تو اُس کے ملک پر کیسی تباہی چھا جاتی ہی یا تو وہ خود ظلم اور بے اِنصافی کرتا یا اپنے نائبوں کو کرنے دیتا ہی + دونوں طرح سے وہ عدل سے خالی کہلاتا ہی اور اُس کی رعایا تکلیف اُٹھاتی ہی + دولتمند اور زبردست غریبوں اور کمزوروں کو ستاتے ہیں جرم زیادہ ہوتا ہی مجرم چھوڑ دیے جاتے اور اُن کے عوض بیچارے بے قصور پکڑے جاتے اور اذیت کھینچتے ہیں جان و مال و حرمت نہیں بچتی کیونکہ زبردست مانند تُند اور وحشی حیوانوں کے رعایا کو ستاتے پھرتے ہیں لوٹ مار اور تباہی ملک پر چھا جاتی ہی تب لوگ خدا سے فریاد کرتے اور خدا اُن کی سُنتا ہی اور ایسے ظالم اور بے اِنصاف حاکموں کو اپنے غضب میں فنا کر دیتا ہی + چنانچہ سو برس آگے اِسی مُلک کا کیا حال تھا + سارا مُلک ایک سرے سے دوسرے سرے تک مارے ظلم اور بے اِنصافی کے نالہ و زاری کر رہا تھا + پس حق تعالیٰ نے اُن کی فریاد سُنی اور اُس زمانہ کے حاکموں کو غارت کر دیا +

دُنیوی حاکم گنہگار ہوتے ہیں اِسی لئے بے اِنصافی کیا کرتے ہیں وے یا تو خود اپنی رعایا پر ظلم کرتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

زمرتبہ یا عہدے کے باعث غرور سے پھولکر فربہوں اور کمزوروں پر ظلم کرتے ہیں بڑے عذاب میں ڈالے جاینگے + لوگوں کا یہہ حال جو یہاں دیکھنے میں آتا ہی سدا نہ رہیگا عاقبت میں سب مظلوم ظالموں کے ہاتھہ سے چھڑائے جاینگے اور اپنی صبوری اور برداشت کے لئے اجر پاوینگے اور تمام ظالم اور ستمگر ایسے عذاب میں گرفتار رہونگے جو حقیقت میں بقیاس ہی + خدا نے کسی جاندار کو نہیں بھولتا پسندہ ذرہ سے کیڑے مکوڑوں کو بھی ہر دم یاد رکھتا اور اُن کی خبرداری کرتا ہی جب کہ ذرہ ذرہ سے کیڑوں کو نہیں بھولتا تو بیشک اُن لوگوں کو بھی رحم اور ترس سے یاد رکھتا ہی جو یہاں بے انصافی سے دکھہ اٹھاتے اور ستائے جاتے ہیں + جب کوئی غریب اور لاچار آدمی کسی زبردست ظالم کے ہاتھہ میں پڑتا ہی تو اس سے خدا کی مرضی یہی ہی کہ اُس غریب اور لاچار آدمی کو اُس ظالم کے وسیلے روحانی فایدہ پہنچے کہ وہ اُس ظلم اور مصیبت کے وسیلے تمام خلقت کے خالق و مالک کو یاد کرے و اُس کی پرستش کرے اور اپنا اعتقاد اُسی پر رکھے + یہی اُس کی مرضی ہی اور اُن سب کو جن پر ظلم اور بے انصافی ہوتی ہی چاہئے کہ صبر اور برداشت سے خدا کو یاد کریں اپنا مقدمہ اُسی کے سپرد کریں اُس سے محبت رکھیں دل و جان سے اُس کی عبادت میں مشغول رہیں اور اُسی پر اعتقاد رکھیں + جناب باری اُن کے حال کو بخوبی جانتا ہی وہ عادل ہی اور ضرور اُن کے دشمنوں پر سزا پہنچاویگا + انھیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو ظلم خدا اُن پر ہونے دیتا ہی بے معنی نہیں ہی پر اُس سے یہی خاص مقصد ہی جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا ہی + لیکن اس کے ساتھہ یہہ بھی خوب معلوم کیا چاہئے کہ خدا کی اس مرضی کے باعث ظالم اور ستمگر کچھہ بیگناہ نہیں ٹھہرتے کیونکہ وے اپنی بدذاتی سے اپنے فایدہ کے لئے لوگوں کو ستاتے ہیں اور خدا اُن کی اس بدذاتی اور خودغرضی کے واسطے اُن کی عدالت کریگا +

ای تم سب جو دولت یا عزت یا مرتبہ کے باعث کچھ زبردست ہوا تھوڑا بہت اختیار رکھتے ہو
ان ذرہ ذرہ سی باتوں کے سبب پھول نہ جاؤ اور مدہوش مت ہو اور کسی کو نہ ستاؤ + بہت لوگ غریب
اور لاچار ہیں اور اس جہان میں ان کا کوئی حامی جان نہیں پڑتا ان کی بیکسی دیکھکر ان پر ظلم نہ
کرو + ای بڑھنیوالے اگر تو کسی باتمیں ان سے بڑا ہی تو تیرے اور ان کے درمیان یہہ فرق کس نے کیا
ہی کیا خدا نے نہیں کیا اور کیا اسے قدرت نہیں کہ دم بھر میں تجھے نہایت ہی لاچار فقیر کردے - ایک
بڑے سنگدل ظالم کو تجھ پر مقرر فرماوے + یہہ نہ سمجھ کہ خلقت کا کوئی حاکم نہیں ایک بڑا حاکم ہی اور
اگر تو غریبوں اور بیکسوں کو ستاویگا اور ان پر ظلم کریگا تو حق تعالی اپنے غضب میں ضرور تجھ پر سزا
پہنچاویگا + کیا تو نے کبھی اس کا خوفناک گرج نہیں سنا او سنکر اس کے حضور نہیں ڈرا +
یہہ بڑا حاکم [illegible] ہم فکر کرتے ہیں کوئی خیالی شی نہیں پر اپنی آنکھیں کھول اور [illegible] اس کی بے حد
قدرت کو دیکھ لے اور ڈر سے اس کے حضور کانپ جا + وہی بڑی بڑی سلطنتوں کو غارت کردیتا ہی
اور زبردست بادشاہوں کو جب کہ اس سے سرکشی کرتے اور اپنے فرایض ادا نہیں کرتے تخت پر
سے اٹھا کر پٹک دیتا ہی ای کمبخت کیڑے ناک کے تیری کیا جرات ہی کہ ایسے خوفناک حاکم کے
حضور اپنے ہاتھ اٹھاتا اور اپنے ہمجنس پر ظلم کرتا ہی جان لے کہ تمام خلقت کا حاکم بے حد و بے پایان
عدل رکھتا ہی + کامل عدل میں اس کی خوشی ہی اور وہ انھیں جو بیکسوں اور لاچاروں پر ستم
اور ظلم کرتے ہیں بے سزا نہ چھوڑیگا پر ان پر سخت عذاب پہنچاویگا ++

غرض بہت سے زمیندار ہیں جو رعایا پر ظلم کرتے اور ہر طرح سے انھیں لوٹتے ہیں اور ان
بیچاروں کا انصاف نہیں ہونے پاتا + اسی طرح کچہریوں اور پولس کے عملہ بھی ہزار صورت سے ظلم اور [illegible]

بےانصافی کرتے اور کرواتے ہیں وے رشوت کے بھوکھے رہتے اور روپے کے لئے ذرا بھی خوف خدا نہ رکھ کے
[illegible] ہمیشہ مجرموں کو چھوڑ دیتے اور اُن کے عوض بے قصوروں کو گرفتار کرتے اور اُن پہ اذیت پہنچاتے
ہیں اور عملہ کی طمع کے باعث بہت لوگوں کی جو سچے مقدمہ بھی رکھتے ہیں فریادرسی ہونے نہیں پاتی +
ایسے لوگوں کو جو بیکسوں اور لاچاروں اور اوروں پہ بھی ظلم اور بےانصافی کرتے اور کرواتے ہیں
معلوم کیا چاہئے کہ ایک خدا عادل ہے اور وہ اُن کی سب باتوں کو دیکھتا ہے اور اُن کی بدکاری
کے واسطے اُن پر سخت عذاب پہنچا دیگا + عملہ کے یہ لوگ اگر مسلمان ہوں تو روزہ و نماز میں بڑی
تاکید رکھتے اور اگر ہندو ہوں تو اشنان دھیان پوجا پاٹ اور برہمنوں کے کھلانے میں بڑے سرگرم
رہتے + یہ سب لوگ صورت سنجیدہ بنا کر اور صاف کپڑے پہنکر اپنے تئیں انگریزوں کے آگے بڑے
دیانتدار اور عزت دار ظاہر کرتے ہیں پر سچ پوچھو تو وے لوگ جو ظلم اور بےانصافی کرتے
اور کرواتے ہیں سارے ملک کے بدمعاشوں چوروں ٹھگوں ڈاکوؤں سے ہزار درجہ بدتر ہیں
اور اگرچہ دُنیوی حاکم اُن کے کاموں کو نہیں جانتے پر حق تعالیٰ دیکھتا ہے اور اِس بدکاری کے
واسطے اُنھیں دوزخ میں ڈالیگا + روز آخر کی عدالت میں اِن عملوں کی کارگذاری کی کچھ
بھی نہ ہوگی خدا آپ سب کچھ جانتا اور بےحد قدرت رکھتا ہے اور وہ سب کام آپ ہی کریگا
اُس کے یہاں رشوت بھی نہیں چلیگی اور وہ تمام ظالموں اور بےانصافوں اور ہر طرح کے
بدکاروں کو ابدی عذاب میں ڈالیگا +

[illegible] تعالیٰ نے ہمیں ایک شریعت بھی دی ہے جو ہمارے بجالانے کے قابل ہے اِس شریعت کا
ہر ایک حکم اُس کے کامل عدل کو ظاہر کرتا ہے + اُس میں ایسا کوئی حکم نہیں جس کا بجالانا ہماری

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

خدا تو اپنی ذات میں کامل سعادت رکھتا ہے پس اُس سے ناراضی کیونکر ہو سکتی ہے اُس کو کسی سے
کچھ نفع نہیں ہو سکتا پھر اُسے کسی کا کچھ خوف بھی نہیں ۔ ہمیں خدا کی راستی کی بابت خاصکر اُس کے
پاک کلام سے تعلیم ملتی ہے چنانچہ اُسی میں خدا فرماتا ہے کہ مجھ میں کامل صدق ہے اور میں تمام جھوٹھ اور
جھوٹھوں سے نہایت نفرت رکھتا ہوں اور انسان کو کسی بات کے لئے کیسی ہی بڑی کیوں نہ ہو ذرہ بھی
جھوٹھ بولنا نہ چاہئے ۔ اگر ہمارا بڑا نقصان بھی ہونیوالا ہو یا کوئی بڑی مصیبت ہم پر آنیوالی ہو بلکہ اگر
جان تک کا بھی خطرہ ہو تو بھی بچنے کے لئے جھوٹھ بولنا نہ چاہئے ۔ خدا کامل صدق اور راستی کو دوست
رکھتا ہے اور اُس نے اپنے بندوں کو بھی فرمایا ہے کہ اُسے دوست رکھیں ۔ اس ملک کے لوگ کچھ
بھی سچائی کا پاس نہیں کرتے مُنہہ سے تو کہتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے اور خدا کے مقبول ہونے کو
اور اُس کے یہاں پہنچنے کو ضرور چاہئے پر معلوم ہوتا ہے کہ جو بات مُنہہ سے کہتے ہیں دل سے اُس کا یقین
نہیں کرتے اسی لئے سچائی اُن میں بہت کم پائی جاتی ہے جہاں ذرہ بھی کچھ ملتا ہوتا ہے یا ذری
سی بات بھی اپنے اوپر آنے پر ہوتی ہے جھٹ جھوٹھ بول دیتے ہیں ۔ اپنے روزمرہ کے کاروبار میں راستی
کو کچھ دخل نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ جب جھوٹھ سے کچھ مل سکتا ہے یا کسی آفت سے بچ سکتے ہیں
تو اُس کے بولنے میں کچھ گناہ نہیں اسی واسطے جھوٹھ کی اُنھیں ایسی عادت پڑ گئی ہے کہ اُسے اپنی
روزمرہ کی خوراک کی طرح سمجھتے ہیں ۔ اُن کے درمیان کے وے لوگ بھی جو بڑے نیک اور خدا
پرست شمار کئے جاتے ہیں ذرہ ذرہ سی بات کے لئے قصداً جھوٹھ بولتے ہیں اور لوگ اُن کے جھوٹھ کو کچھ برا
نہیں سمجھتے ۔ یہہ لوگ گھنٹوں روزہ نماز اور پوجا پاٹ میں مشغول رہتے ہیں لیکن اگر کام پڑے تو
نماز یا پوجا پاٹ سے اُٹھتے ہی جھوٹھ بول دیں ۔ لوگ اُنھیں خدا پرست کہتے اور پلک سمجھتے

ہیں پر اُن کے جھوٹھ پر ذرہ بھی خیال نہیں کرتے اور نہیں جانتے کہ جھوٹھ سے تمام عبادت جاتی
رہتی ہی۔ چنانچہ اِس سے ظاہر ہی کہ وے راستی کا ذرہ بھی پاس نہیں کرتے اور اِس سے یہہ بھی
ثابت ہی کہ وے خدا کو بھی نہیں پہچانتے کیونکہ اگر پہچانتے تو جھوٹھ سے ڈرتے اِس لئے کہ اُسے جھوٹھ سے
بڑی نفرت ہی۔ جب کوئی نوکر جانتا ہی کہ میرا مالک فلانی بات سے ناراض ہوتا ہی تو وہ اُس بات سے پرہیز
کرتا ہی۔ چنانچہ یہہ بات اِس مقدمہ میں بھی راست ہی چونکہ خدا پاک ہی اُس کے پہچاننیوالے بھی دلی
پاکیزگی کی سعی و کوشش کرتے ہیں صدق بھی خدا کی پاکیزگی میں شامل ہی تو وے لوگ بھی جو اُسے
پہچانتے ہیں صدق کی پیروی کرتے ہیں۔ پس کوئی یہہ بات کیونکر کہہ سکتا ہی کہ جھوٹھ کے بولنے
والے بھی خدا کو پہچانتے اور مانتے ہیں کیونکہ جھوٹھ تو خدا کی ذات اور پاکیزگی کے برخلاف ہی اور
اُس سے آدمی کا دل بالکل ناپاک ہو جاتا ہی۔

لوگ خدا کی اِس صفت کے باب میں ایسے محض ناواقف ہیں کہ نہ صرف جھوٹھ بولتے بلکہ کہتے بھی ہیں
کہ خدا نے کسی کسی وقت پر جھوٹھ بولنے کی اجازت دی ہی۔ چنانچہ ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا
ہی کہ جورو کا غصہ ٹھنڈا کرنے اور برہمن کی جان بچانے وغیرہ کے لئے جھوٹھ بولنا روا ہی
اور مسلمان بھی کہتے ہیں کہ جب جھوٹھ بولنے سے کسی کی جان بچ سکتی ہو تو جھوٹھ بولنا چاہئے۔
یہہ دونوں بڑی غلطی میں ہیں خدا نے کبھی ایسی اجازت نہیں دی یہہ اُس کی ذات کے برخلاف ہی
اور جو ایسا کہتے ہیں کفر بکتے ہیں۔ ہم پیچھے کہہ چکے ہیں کہ حق تعالیٰ کی ذات غیر تبدیل ہی اُس کی
ذات میں بے پایان صدق پایا جاتا ہی وہ ہمیشہ سے صدق سے دوستی رکھتا آیا ہی اور سدا رکھتا
رہیگا پس وہ کسی مخلوق کو جھوٹھ بولنے کی اجازت نہیں دے سکتا وہ ناراستی سے ایسی نفرت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جناب باری نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہی کہ میں ہر طرح کے گناہ کی سزا کرونگا اور خاک
اُن پر بڑا عذاب پہنچاؤنگا جو قصداً گناہ کرتے چلے جاتے ہیں + ہمیں ہرگز یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ خدا
حقیقت میں گناہ کی سزا نہ کریگا یہہ صرف گنہگاروں کو ڈروانے کے لئے ایسا کہتا ہی خدا جو کہتا ہی وہی
کرتا ہی اُس نے سزا کرنے کہی ہی اور ضرور کریگا + وہ ماباپ کی طرح نہیں جو جھوٹھ موٹھ بھی اپنے
لڑکوں کو ڈرواتے ہیں اُنھیں ایسی بات مناسب نہیں جب سزا کرنے کہتے ہیں اور لڑکا قصوروار ہو تو
اُس کی سزا کرنی چاہئے + ماباپ گنہگار ہوتے ہیں اور اَور گناہوں کے ساتھہ ایک یہہ بھی گناہ کرتے
ہیں پر خدا میں تو کچھہ گناہ نہیں وہ تو بالکل پاک ہی اور صدق بھی اُس کی پاکیزگی میں شامل ہی +
پس جو اُس نے کہا ہی سو کریگا اُس نے صاف صاف فرمایا ہی کہ میں گناہ کی سزا کرونگا اور ضرور کرونگا اِس
لئے سب کو چاہئے کہ ڈرتے رہیں اور گناہ سے پرہیز کریں +

ہرکہیں حاضر رہنا بھی حق تعالیٰ کی ایک صفت ہی چنانچہ وہ ہرکہیں موجود ہی اور تمام خلقت
میں ایسی کوئی جگہہ نہیں جہاں وہ حاضر نہیں ہی + یہہ صفت بھی خاص خدا ہی کی ذات میں پائی
جاتی ہی انسانوں اور فرشتوں میں نہیں ہی وے تو صرف مخلوق ہیں اور اُن کی ذات و صفات کو حد
ہی پس اُن سے یہہ نہیں ہو سکتا کہ ایک دم سے دو جگہہ حاضر ہوں + جب کوئی شخص کسی جگہہ موجود
ہوتا ہی تو اُس کی حاضری اُسی جگہہ موقوف رہتی ہی یہہ نہیں ہو سکتا کہ وہاں بھی ہو اور اُسی دم اَور
کہیں بھی ہو + مثلاً جب کوئی اپنے گھر میں ہوتا ہی تو اُس وقت صرف وہیں ہوتا ہی یہہ نہیں کہ
وہاں ہو اور اُسی دم ایک ہی ساتھہ اپنے کھیت یا دکان میں بھی ہو اگر کھیت یا دوکان میں موجود
ہوا چاہے تو اُسے ضرور ہی کہ گھر سے روانہ ہو اور وہاں جائے دونوں جگہہ ایک ساتھہ حاضر نہیں ہو سکتا

پر خدا ایک دم سے سب جگہہ حاضر ہی صرف دو چار جگہہ نہیں پر لاکھوں کروڑوں جگہہ بلکہ تمام خلقت میں ہی
چونکہ اُس کی خلقت ایسی بے حد ہی نہایت ضرور ہی کہ وہ سب جگہہ حاضر ہو کیونکہ اگر حاضر نہ ہو تو اُس
میں ابتری اور بے اِنتظامی ہو جائے + سچ ہی کہ خدا خلقت میں بند و بست اور اِنتظام اپنی قدرت
سے رکھتا ہی پر اُس کی حاضری بھی اُس کی قدرت میں شامل ہی + ہم لوگوں کی فہم بہت
کوتاہ ہی ہم سمجھ نہیں سکتے کہ خدا کس طرح سب جگہہ حاضر رہتا ہی لیکن اگرچہ اِس حقیقت کو سمجھ نہیں
سکتے تو بھی صاف صاف ظاہر ہی کہ خدا سب کہیں اپنی قدرت سے موجود ہی اِس بات کا کوئی انکار
نہیں کر سکتا چنانچہ جہان کے سب جانداروں کی پرورش پر ذرہ غور کرو + اگر خدا ہر کہیں موجود نہیں
ہی تو سب جانداروں کی پرورش کون کرتا ہی + جہان کے سب مُلک اِنسانوں اور ہر طرح کے حیوانوں
سے بھرے ہیں اور سب حق تعالیٰ کی قدرت ہی سے جیتے ہیں اگر وہ دُنیا کے ایک ہی حصّے میں موجود ہو تو
اَور حصّوں کے جاندار کیونکر جیئیں مثلاً اگر صرف ہندوستان میں موجود ہو تو چین و برماہ اور دُنیا کے
اَور مُلکوں کے جاندار کیسے جیئیں مگر دُنیا کے تمام مُلکوں کے جاندار پرورش پاتے اور جیتے ہیں + پس
اِس سے صاف صاف ظاہر ہی کہ وہ ہر جگہہ موجود ہی + خدا کے سب جگہہ حاضر ہونے کی اَور بھی
دلیلیں ہیں پر اُن کا بیان کرنا کچھ ضرور نہیں ہر ایک کے لئے یہی کافی ہی + شاید اَور دلیلوں
کو سب لوگ سمجھ نہ سکیں پر اِسے تو ہر کوئی سمجھ سکتا ہی کیونکہ آنکھوں سے دیکھ سکتا ہی چنانچہ
اُسی کی حاضری سے جو اُس کی قدرت کے وسیلے ظاہر ہی سب جاندار زندگی اور پرورش پاتے ہیں +
خدا کی خلقت بے حد ہی اکیلا یہی عالم نہیں جس میں ہم رہتے ہیں پر سورج اور چاند و لاکھوں لاکھ
ستارے جو آسمان میں چمکتے ہیں عالم ہیں اور سوا ان کے کروڑہا اَور بھی ہیں جو اِنسان کے دیکھنے میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم آج یہاں ہیں اور اگر دوسری جگہہ کام پڑے تو کل وہاں جانا پڑے لیکن خدا کی ذات تو بے پایان ہے اور اُسے اِدھر اُدھر آنے جانے نہیں پڑتا وہ آفتاب اور اِس زمین پر ایک ساتھ حاضر و موجود رہتا ہے + اِسی طرح وہ اُسی دم چاند میں بھی حاضر ہے جو وہ چراغ ہے جس سے رات کو بھی روشنی ملتی ہے + عقل سے دریافت ہوتا ہے کہ سورج چاند وغیرہ میں باشندے ہیں پس خدا جس وقت کہ سورج اور اِس زمین کے باشندوں کا انتظام کرتا ہے اُسی دم چاند کے باشندوں کا بھی بندوبست کرتا ہے + اِسی طرح وہ اُسی دم اُن بیشمار ستاروں میں بھی جو رات کو چمکتے نظر آتے ہیں حاضر و موجود ہے + وے بھی اِس زمین کی طرح عالم ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ اُن میں بھی باشندے ہیں کیونکہ جناب باری نے جس کی حکمت بے نہایت ہے اُنھیں صرف چمکنے کو نہ بنایا ہوگا پر ذی عقل مخلوقوں سے معمور کیا ہوگا کہ اُس کی حمد و ثنا اور عبادت کریں + یہہ تمام عالم طرح طرح کے بڑی تیزی سے اور گرہوں کے چوگرد گھومتے ہیں اِس گردش واو بہت سی باتوں کے باعث اُن کے باب میں بڑی ہوشیاری و حکمت چاہیئے + پس خدا اُن کی خبرداری اور انتظام کے لئے اُن میں سے ہر ایک میں حاضر ہے وہ کسی سے ایک دم بھر کے لئے بھی غیر حاضر نہیں ہوتا اور غیر حاضر ہونا ممکن بھی نہیں کیونکہ ہر کہیں حاضر رہنا تو اُس کی ایک صفت ہے اور اُس کی ذات سے متعلق ہے پس وہ اپنی ذات کے باعث اپنی خلقت کے ہر جگہہ حاضر و موجود رہتا ہے +

غرض خدا اِس دُنیا کی ہر جگہہ موجود ہے ایسی کوئی جگہہ نہیں جہاں وہ حاضر نہ ہو اور پھر اُس کی حاضری ایسی نہیں کہ کہیں کم ہو اور کہیں زیادہ پر ہر کہیں یکساں ہے + اگرچہ لوگ مُنہہ سے کہتے ہیں کہ خدا ہر جگہہ حاضر ہے پر معلوم ہوتا ہے کہ سب دل سے اِس بات کا یقین نہیں کرتے اِسی لئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ޚުތުބާ

[illegible]

مدد کا کیوں نہ ہو سب باتوں کی خبر نہیں رکھتا ✦ خدا کے فرشتے بہت کچھ جانتے ہیں پر وے بھی سب باتوں
سے آگاہی نہیں رکھتے چنانچہ وے ایک دم میں معلوم نہیں کر سکتے کہ اِس تمام جہان میں کیا ماجرا ہو رہا ہے
اور نہیں جانتے کہ خدا کی ساری خلقت میں آگے کیا کیا ہو گیا ہے اور آیندہ کو کیا کیا ہوگا وے تو صرف مخلوق
ہیں اور اُن کے علم کو حد ہے ✦ فرشتوں کا درجہ اِنسان کے سے کہیں بڑا ہے اور جب حال میں کہ فرشتوں کو
سب باتوں کا علم نہیں اِنسان کو کہاں سے ہوگا ✦ بعضے لوگ اِس دُنیا کا بڑا علم رکھتے اور بڑے
فاضل ہوتے ہیں اور لوگ اُن کے حق میں سمجھتے کہ سب کچھ جانتے ہیں اور اُن کی بڑی تعظیم کرتے ✦
پر یہ خیال کرنا کہ وے سب کچھ جانتے ہیں بڑی غلطی ہے جاہلوں کی نسبت البتہ بہت جانتے ہیں پر حقیقت
میں اُن کا علم نہایت ہی تھوڑا ہے بڑے سے بڑا دانا و عالم بھی حالانکہ سچے خدا کو پہچانتا اور مانتا بھی
ہو اِس دُنیا میں بہت علم حاصل نہیں کر سکتا اُس کا سارا علم ہر چند کہ لوگ اُس سے بڑا تعجب کرتے
ہوں کم سے کم درجہ کے فرشتوں کے علم کی نسبت حقیقت میں کچھ نہیں ساری خلقت کے ماجروں کے علم کا
کون ذکر کرے اُسے اِتنا بھی تو نہیں معلوم کہ اِسی ایک عالم میں کیا ہو رہا ہے بلکہ اپنے ہی مُلک و شہر و پڑوس
کی سب باتوں کی خبر نہیں رکھتا کتابوں سے کئی باتوں کے حق میں کچھ علم حاصل کر لیا ہوگا پر اِس کو
ہمہ دانی نہیں کہتے ✦ غرض اِنسان کو خدا اور اُس کی خلقت دونوں کے باب میں بہت ہی تھوڑا
علم ہے ✦ لیکن خدا ہمہ دان ہے اور سب باتوں کا پورا علم رکھتا ہے چنانچہ اُسے معلوم ہے کہ ساری
خلقت میں آگے کیا ہو گیا ہے اور اب کیا ہو رہا ہے اور آیندہ کو کیا ہوگا ✦

پس حق تعالیٰ جانتا ہے کہ اِس تمام خلقت میں شروع سے کیا واقع ہو گیا ہے جب سے خلقت پیدا
ہوئی ہے ہزاروں برس گذر گئے ہیں اور شروع سے اُس میں بیشمار ماجرے واقع ہو گئے ہیں خدا اُن

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کہ دُنیا میں کون کون بڑے بادشاہ ہو گئے ہیں کون کون بڑی لڑائیاں کی ہیں اُن سے کون کون
انقلاب اور گردشیں وقوع میں آئی ہیں کیسے بڑے ہوشیار [illegible] گئے ہیں اور سب اپنے اپنے دورے
میں خلق اللہ پر کیسی بے قیاس مصیبت و آفت پہنچا گئے ہیں اُسے یہہ سب خوب معلوم ہی +

جیسا کہ حق تعالیٰ کو زمانہ گذشتہ کے تمام احوال سے آگاہی ہی اِسی طرح جانتا ہی کہ اب دُنیا میں کیا واقع ہو رہا ہی + دُنیا میں بہت سے مُلک ہیں اور اُن میں کروڑوں باشندے ہیں دُنیا کی تمام آبادی پر خیال کرتے ہی عقل حیران ہو جاتی ہی تو بھی قادر مطلق ہر شخص کو جانتا ہی اور یہہ بھی کہ وہ اِس جہان میں اپنی جنس کے درمیان کیا مرتبہ رکھتا کہاں رہتا کیا پیشہ رکھتا کیا کھاتا پیتا اور روزمرہ کیسے کپڑے پہنتا اور ہر ساعت کیا سوچتا اور بولتا اور کرتا ہی + وہ دُنیا کے تمام بادشاہوں اور حاکموں کو جانتا ہی اور دیکھتا ہی کہ ہر ایک اُس مُلک کا جو اُس نے اُس کے سپرد کیا ہی کیسا بندوبست و انتظام کرتا ہی + غرض وہ اِس دُنیا کی ذرہ ذرہ سی باتوں کے حق میں بھی پوری واقفیت رکھتا ہی + اِس حقیقت سے کہ وہ ہم ہر ایک کے حال سے بخوبی واقف ہی ہمیں بڑی خاطر جمعی و تسلی حاصل کرنی چاہیئے گناہ کے باعث یہہ جہان رنج و غم سے بھر گیا ہی اور کوئی اُس سے نہیں بچا بلکہ بادشاہوں کے محلوں میں بھی [illegible] رنج و غم پایا جاتا ہی چنانچہ اِس سے بڑی تسلی حاصل ہوتی ہی کہ خدا ہمارے سب رنجوں اور تکلیفوں سے آگاہ ہی اور گر ہم اُس سے دعا مانگیں تو رہائی دے سکتا ہی +

جب کوئی کسی مصیبت میں ہوتا ہی اور اُس کے حال کو کوئی نہیں جانتا اور اُس کا ہمدرد ہونیوالا اور مدد کرنیوالا کوئی نہیں ہوتا تو اُس شخص کو زیادہ رنج ہوتا ہی + پس ہمارے سب دُکھ درد کا ایک دیکھنیوالا ہی خدا ہر شخص کی تکلیف اور ہر ایک کے دل کے رنج کو جانتا ہی اور چونکہ اُس کی مہربانی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ممکن ہو تو ہمیں ہمیشہ خوف و خطر رہا کرے کیونکہ وہ قادر مطلق ہے اور معلوم نہیں کہ کس وقت ہمیں کن بلا میں خواہ مخواہ بھی ڈال دے + لیکن اس بات سے بڑی خاطر جمعی ہونی چاہئے کہ وہ کامل پاک ہے اور اس میں اس کی نہایت خوشی ہے اور اگرچہ وہ قادر مطلق اور ہم محض کمزور ہیں تو بھی اگر ہم اس سے محبت رکھیں اور اس کی عبادت اور فرماں برداری کریں وہ ہم پر کبھی عذاب نہ پہنچاویگا +

جیسا کہ خدا آپ پاک ہے وہ چاہتا ہے کہ میرے سب ذی عقل مخلوق پاک ہوں + اس نے فرشتوں اور انسانوں کے درمیان اس حکم کا اشتہار کیا ہے اور انہیں فرمایا ہے کہ اگر تم سب بہشت کا آرام حاصل کیا چاہتے ہو تو ضرور ہے کہ پاک ہو اور ذرہ بھی گناہ نہ کرو + اگر کوئی خیال میں بھی ذرہ سا گناہ کرے تو بہشت کو پہنچ نہیں سکتا + اگر کوئی مخلوق پاک پیدا ہو کر ہمیشہ نیکی اور پاکیزگی کے کام کیا کرے پر زندگی بھر میں صرف دل میں ایک ذرہ سا گناہ کرے تو اس سے بھی اس کی ذات ناپاک اور نفرتی ہو جائے اور وہ خدائے پاک کے حضور ٹھہر نہ سکے + اگر کوئی شخص نہا کر گھر کو چلا جاتا ہو اور راہ میں کسی اتفاق سے اس پر ذرہ سا غلیظ پڑ جائے تو بقول لوگوں کے اس کی پاکیزگی جاتی رہے اور وہ ایسا ہی ناپاک ہو جائے گویا ٹوکرا بھر غلیظ اس پر پڑ گیا ہو یعنے دونوں طرح سے اسے پھر نہانے پڑے + اسی طرح گناہ ایسی ایک شی ہے کہ اس سے دل و روح کی پاکیزگی جاتی رہتی ہے + گناہ کی ذات ہی خراب ہے اور اگر ذرہ سا بھی ہو تو اس سے روح ناپاک ہو جاتی و بہشت سے خارج رہتی اور ہمیشہ کے لئے جہنم کے عذاب میں پڑتی ہے + باری تعالیٰ کو ذرہ سے گناہ کی بھی برداشت نہیں اور جب کوئی ذرہ سا بھی گناہ کرتا ہو وہ اس سے ناراض ہوتا ہے + جو شخص کہ روز غسل کرتا اور بار بار کپڑے بدلتا اور بہت صاف

رہتا ہے ایسے آدمی کو پاس نہیں رکھ سکتا جو کبھی نہیں نہاتا جس کا بدن بہت بدبو کرتا اور جو میلے کچیلے
لتے لادے رہتا ہے + صاف آدمی ایسے میلے آدمی سے نفرت رکھتا ہے لیکن خدا کی نفرت گناہ کے
حق میں درحقیقت بے پایان ہے + وہ کسی گنہگار کو معہ گناہوں کے کبھی اپنے حضور میں آنے نہیں
دیتا + بہشت جہاں کہ خدا خاص طور پر اپنی حضوری اور شان و جلال ظاہر کرتا ایک پاک جگہ
ہے + خواہ شیطان ہو خواہ انسان کوئی ذرہ سا بھی گناہ لیکر وہاں پہنچ نہیں سکتا +
شیطان آگے بڑا فرشتہ تھا لیکن اُس نے غرور کیا اِسی واسطے بہشت سے نکالا گیا + غرور بڑا گناہ
ہے اور جب اُس سے یہہ گناہ ہوا وہ بہشت میں نہ رہ سکا خدا نے اُسے وہاں رہنے نہ دیا کیونکہ وہ پاک جگہ
ہے + شیطان وہاں رہنے کو تو بہت چاہتا تھا پر رہنے نہ پایا + اِس سے ظاہر ہے کہ خدا کسی مخلوق
میں گناہ کی برداشت نہیں کر سکتا + شیطان کے ساتھ اور فرشتوں نے بھی گناہ کیا اور وے
بھی نکالے گئے + اگر خدا کی پاکیزگی بے پایان نہ ہوتی تو شیطان اور اُس کے ساتھ اتنے فرشتوں
کو بہشت سے خارج نہ کرتا کیونکہ شیطان کا درجہ آگے بڑا تھا چنانچہ خدا اُسے اور اُس کی خاطر اور فرشتوں
کو جو شیطان ہو گئے معاف کر دیتا اور پاک فرشتے بھی اُن سب کے واسطے سفارش کرتے لیکن یہہ
بات ناممکن تھی یہہ نہیں ہو سکا کہ خدا گناہ کو بہشت میں رہنے دے اِسی لئے انھیں خارج کیا +
چنانچہ سب کو جو بہشت کو پہنچا چاہتے ہیں ضرور ہے کہ تمام گناہ ترک کریں + ہم پیچھے کہہ آئے ہیں
کہ خدا کی ذات غیر تبدیل ہے پاکیزگی بھی اُس کی ذات میں شامل ہے پس اُس کی پاکیزگی بھی غیر
تبدیل ہے وہ ہمیشہ سے پاک رہا ہے اب بھی پاک ہے اور ابدالآباد پاک رہیگا + اُس نے ایک
شریعت دی ہے اور اُس میں اپنے سب مخلوقوں کو فرمایا ہے کہ اگر ابدی نیکبختی حاصل کیا چاہیں تو

ضرور ہے کہ پاک ہوں + اُس کی ذات کے موافق یہ شریعت بھی غیر تبدیل ہے اِس لئے اگر اُس کے مخلوق
آدمی سعادت کے خواہاں ہوں تو نہایت ضرور ہے کہ پاک ہوں + پس اگر اِنسان نیکبختی حاصل کیا
چاہے تو اُس کے واسطے بھی یہی راہ ہے کوئی دوسری نہیں + پھر جو لوگ گناہ کیا کرتے ہیں خدا
ان سے ناراض رہتا ہے + جب کوئی خالق کی محبت اور عبادت چھوڑ دیتا ہے وہ ناپاک ہوجاتا
ہے اور بہشت کے لایق نہیں رہتا اُسی طرح جیسا میلا کچیلا اور غلیظ آدمی بادشاہوں کے محل میں بیٹھنے
کے لایق نہیں یا جیسا کوڑھی تندرستوں کی سنگت کے قابل نہیں + خدا نے اِنسان کو پاک پیدا
کیا لیکن اُس نے گناہ کر کے اپنے تئیں ناپاک کر دیا اور غضب اِلٰہی اپنے اوپر لایا + خدا نے آگے ہی
اُس سے کہہ دیا تھا کہ اگر تو گناہ کریگا تو میرا غضب تجھ پر پڑیگا چنانچہ اُس نے گناہ کیا اور اب
اُس کے غضب کا سزاوار ہے +

غرض غضب اِلٰہی بڑی خوفناک شی ہے اور جو اُس میں گرفتار ہوتے ہیں اُن پر بڑی مصیبت آتی
ہے + سب اِنسان گنہگار ہیں اور اُس کے غضب میں گرفتار ہیں اسی لئے سب کو دُکھ درد اور رنج
و غم ہوتا ہے اور جو توبہ نہیں کرتے اُن کے واسطے عاقبت میں اَور بھی عذاب ہے + ہر طرح کا دُکھ درد جو اِس
دُنیا میں دیکھا جاتا ہے خدا کے غضب کے باعث ہے + چنانچہ ہر طرح کی تپ و ہیضہ اور سر و پیٹ و
کلیجے و آنکھوں اور پھیپھڑیا پسلیوں کا درد اور لڑکوں و عزیزوں کی بیماری و موت اور وہ رنج
و غم جو اُن سے پیدا ہوتا ہے اور آخر کو خود رنج و غم اُٹھانیوالے کی موت مع اُن تمام تکلیفوں و اندیشوں
اور فکروں کے جو اِس دُنیا میں اِنسان کو ستاتی ہیں سب اِسی حقیقت کو ظاہر و آشکار کرتی ہیں کہ باری
تعالیٰ نہایت پاک ہے اور گناہ سے ایسی نفرت رکھتا ہے کہ یہ بات اِنسان کی سمجھ میں خوب آ نہیں سکتی +

چونکہ خدا خلقت کا حاکم ہے اور بالکل پاک ہے اُسے ضرور ہے کہ گناہ کے حق میں اپنی بیزاری ظاہر
کرے چنانچہ اُس نے صاف صاف ظاہر کی ہے اور اُس کے نشان دُنیا میں ہر کہیں دیکھے جاتے
ہیں + اگر وہ پاک نہ ہوتا تو گناہ کی سزا نہ کرتا اور اگر کرتا بھی تو تھوڑی کرتا + خدا اپنے کسی
بندے کی بُرائی نہیں چاہتا اُس نے اُنھیں راہ راست بتلا دی ہے اور فرمایا ہے کہ اگر اِس راہ میں
چلو گے تو تمھارے لئے نیکبختی ہوگی اور اگر نہ چلو گے تو عذاب ہوگا + پس بندوں کے اختیار میں ہے
چاہیں تو راہ راست پر چلیں اور سعادت حاصل کریں اور نہ چلیں تو سزا اُٹھاویں + خدا اپنی
پاکیزگی کے باعث کسی مخلوق کو مع گناہ کے بہشت میں پہنچنے نہیں دیگا اِس باب میں ایک مثال سنو
فرض کرو کہ کوئی شخص بڑا ہی دیندار اور خدا پرست ہے اور روزمرہ اپنے تمام فرایض اور واجبات ادا
کرتا اور خدا کی عبادت و اطاعت اور اُس کے کلام پاک کے پڑھنے و غور کرنے میں مشغول رہتا اور ہر
طرح کے گناہ اور بُرے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرتا ہے اگر اِس شخص کے ایک بیٹا ہو اور وہ [illegible]
میں اُسے تعلیم کرے اور چاہے کہ میری طرح یہ بھی خدا کو پہچانے اور اُس کی عبادت میں رہے پر بیٹا
اُس کی نہ سُنے اور نہایت ہی نافرمان ہوا اور بگڑا ہوا اور جواریوں شرابیوں و زانیوں اور ہر طرح کے
بدلوگوں کی صحبت اختیار کرے اور آپ بھی ہر طرح کی حرکتیں کرے اور باپ اُسے ہر چند سمجھاوے اور گھر
سے نکال دینے بھی کہے پر وہ اُس کی کسی بات کو خاطر میں نہ لاوے اور آخر کار بڑا بدمعاش ہو جائے
پس اگر باپ اُسے نکال دے اور اپنی دولت کا ایک پیسا بھی اُسے نہ دے تو کیا لوگ ایسے بیٹے کو
نکال دینے کے باعث باپ کو بُرا کہینگے + ہرگز نہیں + یہی کہینگے کہ باپ تو بڑا دیندار اور
خدا پرست ہے یہ بیٹا بڑا بدمعاش اُس کی بدمعاشی کی اُسے برداشت نہیں اِسی لئے نکال دیا

پیار تو کرتا ہے اور بہتری چاہتا ہے پر کیا کرے بیٹا اُس کی سُنتا ہی نہیں اُس کی بدمعاشی سے ناک میں دم ہو رہا ہے نکال نہ دے تو کیا کرے + پس ایسے بیٹے کو نکال دینے کے باعث باپ کو کوئی بُرا نہ کہیگا پر برعکس اِس کے اُس کی دینداری اور خداپرستی کا اَور بھی چرچا ہوگا + غرض انسان کی خداپرستی کچھ کچھ حق تعالیٰ کی پاکیزگی کی مثل ہے جب کہ کوئی انسان حقیقت میں خداپرست ہوتا ہے تو اُسے گناہ کی برداشت نہیں ہوتی اِسی طرح خدا کو اپنی پاکیزگی سے گناہ کی برداشت نہیں + لیکن یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ گناہ کے باب میں بڑے سے بڑے خداپرست کی نفرت اور باری تعالیٰ کی نفرت میں بے نہایت فرق ہے + جو بڑا ہی خداپرست ہے اُس کے دل میں بھی جب تک کہ اِس جہان میں رہتا ہے کچھ نہ کچھ گناہ بنا رہتا ہے اُس کی دینداری کو حد ہے اور اگرچہ بعد مرنے کے اُس میں کچھ گناہ نہ رہیگا پر وہاں بھی اُس کی دینداری کو حد رہیگی کیونکہ وہ تو صرف مخلوق ہے اور کسی مخلوق کی ذات میں کوئی شی بے حد نہیں ہوسکتی + لیکن خدا کی پاکیزگی کا یہہ حال نہیں اُس کی پاکیزگی تو بے پایان ہے + پس جب کہ خداپرست انسان جس کی دینداری کو حد ہے اور جس کے دل کے اندر اِس جہان میں کچھ نہ کچھ گناہ بنا رہتا ہے گناہ کی برداشت نہیں کرسکتا تو خدا کیونکر کریگا جس کی پاکیزگی بے حد و بے پایان ہے بیشک نہیں کریگا + بہشت میں جہاں کہ خدا خاص طور پر اپنی حضوری اور شان ظاہر کرتا ہے اور جہاں کہ پاک فرشتے رہتے ہیں کسی طرح کا ذرہ بھی گناہ داخل نہیں ہوسکتا +

اِس مُلک کے لوگ حقیقی پاکیزگی کی کیفیت کو ذرہ بھی نہیں جانتے وے سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی کسی چھوٹی ذات کا پکایا چھوا کھانا کھالے تو اِس سے ناپاک ہوجاتا ہے پر یہہ تو حقیقت میں بچوں کا

سا تماشا او محض واہیات ہی اور بڑا تعجب معلوم ہوتا ہی کہ ایسی بیہودہ بات اُن کے خیال میں باوجودیکہ عقل رکھتے ہیں کیونکر آئی + سب کو خدا ہی نے خلق کیا ہی اور سب ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں اور سب کے بدن بھی خدا کے حضور میں برابر ہیں کسی کے پاک اور کسی کے ناپاک نہیں اور کوئی کسی کے بدن سے ناپاک نہیں ہوتا اور اگر کوئی ایسی ذات کے ہاتھ سے کھانا کھائے جسے لوگ چھوٹی سمجھتے ہیں تو اُس سے بھی وہ ناپاک نہیں ہوتا + انسان جو کھاتا ہی وہ جلد اُس کے بدن سے نکل جاتا ہی اور اُس سے کچھ پاکیزگی یا ناپاکی پیدا نہیں ہوتی +

حق تعالیٰ دل کی پاکیزگی چاہتا ہی + دل ہی سے ہمارے سب خیال و کلام و اعمال جاری ہوتے ہیں ہمارے ہاتھ و پانو و آنکھیں اور بدن کے اور اعضا بغیر دل کے کچھ کر نہیں سکتے + دل اصل بات ہی اور خدا دل ہی کو پاک چاہتا ہی + پس وہ مذہب جو صرف بدن سے تعلق رکھتا اور جس کی تاثیر دل تک نہیں پہنچتی کسی کام کا نہیں + وے تمام لوگ جو دریاؤں میں نہانے اور تیرتھ جانے اور پیشانی و بازوؤں میں چندن لگانے اور ایسی ایسی باتوں سے پاک ہوا چاہتے ہیں بڑے احمق ہیں یہ سب باتیں تو جسم سے تعلق رکھتی ہیں اور دل تک نہیں پہنچتیں + دل ہی سب گناہوں کی بنیاد ہی اور ہمیں چاہئے کہ ایسی کوئی تدبیر تلاش کریں جس سے دل پاک ہو + اگر کسی کی آنکھوں یا سر یا پیٹ میں درد ہوا اور وہ اُس درد کے رفع کرنے کے لئے اپنے گھر کی دیواروں کو کسی رنگ سے پتواوے اور اُس کی واجب علاج نہ کرے تو ایسے شخص کو سب کوئی دیوانہ کہینگے کیونکہ گھر کی دیواروں میں رنگ لگانے سے آنکھوں یا پیٹ یا سر میں کیا اثر ہوگا + اسی طرح وے باتیں جو بدن پر کی جاتی ہیں اور صرف بدن سے تعلق رکھتی ہیں دل تک نہیں پہنچ سکتیں اور اُسے پاک نہیں کر سکتیں +

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اعمال کے حق میں کرتا ہے + یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کی حکومت ہر طرح کی مخلوقوں پر ہے
سوا انسانوں اور فرشتوں کے وہ حیوانوں پر بھی حکومت رکھتا ہے چنانچہ جنگل کے سب جانور
مثلاً شیر بھیڑیے وغیرہ اور گھر کے سب جانور بھی مثلاً گائے بیل گھوڑا وغیرہ اور سوا اِن کے اور چھوٹا
ذرہ ذرہ سی چیونٹیوں اور کیڑے مکوڑوں تک سب اُسی کے حکم سے چلتے پھرتے ہیں اور بغیر اُس
کی مرضی اور پروانگی کے ذرہ ہل بھی نہیں سکتے + یہہ پروانگی اور حکم خدا اُنھیں کسی آواز کی معرفت
نہیں سناتا پر صرف اپنی قدرت سے اُنھیں چلاتا پھراتا ہے + اُس کی حکومت بیجان چیزوں
پر بھی ہے چنانچہ اگر وہ سمندر کو حدوں سے باہر نکلنے کا حکم کرے تو اُسی دم چھوٹ نکلے اور اگر کسی
پہاڑ کو سمندر میں گرنے کو فرماوے تو وہ فوراً گر جائے ہر ایک ذرہ جو ہوا میں اُڑتا ہے اور ہر ایک پتا
بھی جو اِدھر اُدھر اُڑتا پھرتا ہے اُس کی حکومت میں ہے غرض خلقت میں کچھ بھی اُس کی حکومت
سے باہر نہیں پر یہاں اِس حکومت کا بیان نہیں کرتے +

وہ حکومت جو خدا حیوانوں اور بیجان چیزوں پر کرتا ہے ویسی نہیں ہے جو وہ ذی عقل
مخلوقوں پر اُن کے اعمال کے باب میں رکھتا ہے حیوانوں اور بیجان چیزوں پر خاص اپنی
قدرت سے حکومت کرتا ہے یعنے عقل کو اپنے اور اُن کے درمیان میں نہیں لاتا مثلاً اگر خدا کسی
پہاڑ کو حکم کرے کہ اپنی جگہہ سے ٹل جا تو وہ اُس کی قدرت سے ٹل جائیگا لیکن اُس میں عقل
نہیں کہ خدا کے حکم کی بابت کچھ غور کرے + یا اگر خدا کسی شیر کو کسی آدمی پر حملہ کرنے کا حکم
کرے تو شیر کو اپنی قدرت سے اُس آدمی کے پاس لیجائیگا پر شیر کو کسی آواز سے اپنا حکم نہ سنا دیگا
کیونکہ اُس میں حکم کے سمجھنے کو عقل نہیں + چنانچہ یہہ حکومت اُسی طرح کی ہے جیسے کوئی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گھوڑے یا بیل کے ساتھ پیش آتا ہی ویسا ہی اپنا حکم دیتا ہی اور نوکر عقل رکھکر اُس حکم کو سمجھتا اور مانتا ہی + پس طرح خدا ہمیں اپنے حکم سناتا ہی اور فرماتا ہی کہ انھیں مانو + اُس شریعت کا خلاصہ جو اُس نے انسان کو دی ہی ان دو حکموں میں پایا جاتا ہی پہلے یہہ کہ ہم ہمیشہ خدا اپنے خالق و مالک کو دل و جان سے پیار کریں اُس سے ڈریں اور اُس کی فرماں برداری کریں + اور دوسرے کہ ہم اپنے ہمجنس کو ویسا پیار کریں جیسا اپنے تئیں کرتے ہیں کہ جانی دشمن سے بھی عداوت نہ کریں بلکہ مقدور بھر اُس کی بہتری کریں + پہلا حکم تو خدا سے متعلق ہی اور دوسرا انسان سے + پہلے میں تو یہہ حکم ہی کہ حق تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیار کریں اور دوسرے میں کہ سب انسانوں کو اپنی طرح + چونکہ ہم نے اپنے تئیں پیدا نہیں کیا پر خدا نے ہمیں پیدا کیا ہی اُس کا حق ہی کہ ہم پر حکم کرے + اور چونکہ وہ ہمارا خالق اور پروردگار ہی ہم پر واجب اور فرض ہی کہ ہمیشہ اُس کی فرماں برداری کریں + چنانچہ اُس نے ہمیں عقل اِسی واسطے عنایت کی ہی کہ اُسے پہچانیں اور اُس کی اطاعت کریں +

شریعت کی فرماں برداری بہت واجب ہی اور اِس اطاعت کو نیک اعمال یا نیکی کہتے ہیں + پس جب کوئی گناہ سے پرہیز کرنے میں سعی و کوشش کرتا اور خدا کی عبادت کرتا ہی اُسے نیک اور خدا پرست کہتے ہیں + شریعت کی نافرمانی کو بدی یا شر یا گناہ کہتے ہیں اور جب کوئی قصداً نافرمانی اور گناہ کیا کرتا ہی اُسے بد یا شریر کہتے ہیں + جناب باری خیر و نیکی کو پسند کرتا اور اُس کا بجا لانا فرماتا ہی لیکن بدی اور شر سے اُسے نفرت ہی اور اُسے منع کرتا ہی + ان دونوں طرح کی روشوں کے خدا نے انجام یعنے پھل مقرر کئے ہیں اور جیسا کام ہو ویسا پھل

ضرور پیدا ہوتا ہی یہہ بات خدا کی ذات کی طرح قایم اور ثابت ہی + چنانچہ نیکی کا انجام حلاوت
اور نیک بختی ہی اور بدی کا انجام تکلیف اور عذاب ہی یہہ عذاب جان اور بدن دونوں کو پہنچتا ہی +
جیسا کہ وہ اچھے خاوند کی خدمت کرتا تنخواہ پاتا ہی اسی طرح وہ جو خدا کی شریعت کو بجا لاتا اور نیکی
کرتا ہی سعادت اور نیک بختی حاصل کریگا اور جیسا کہ آگ ہر کسی کو جلا دیتی ہی اُسی طرح گناہ انسان پر آفت
اور مصیبت لاتا ہی یہہ پھل شاید اسی وقت معلوم نہو پر ضرور آتا ہی اور گناہ سے علیحدہ نہیں ہوتا +
کیا ممکن ہی کہ کوئی ہاتھہ میں آگ اُٹھالے اور نہ جلے نہیں یہہ بات نہیں ہو سکتی اسی طرح ممکن نہیں کہ
کوئی بدی اور شر کرے اور اُس کے انجام سے بچ جائے +

غرض سوا عقل کے حق تعالی نے انسان کو ضمیر بھی دی ہی اور وہ سب انسانوں میں بلکہ
نہایت وحشی قوموں کے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہی + عقل اور ضمیر کے درمیان فرق ہی اور
پڑھنیوالے کو چاہئے کہ اس فرق کو خوب یاد رکھے + چنانچہ عقل اُس شی کو کہتے ہیں جس سے ہم کسی
بات کا خیال کرتے ہیں اور اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ کیا واجب اور درست ہی اور کیا غیر واجب اور
نادرست + ضمیر وہ شی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے اور
جب ہم کوئی بات کرتے ہیں تو ضمیر یا تو اُسے پسند کرتی اور ہمیں اُس کے کرنے سے دلی خوشی حاصل
ہوتی ہی یا ناپسند کرتی اور اُس کے کرنے سے ہم کو دل میں رنج ہوتا ہی ضمیر کا یہی کام ہی + عقل
بادشاہ اور غریب آدمی دونوں کو بتلاتی ہی کہ عدل کے ساتھہ ملک پر حکومت کرنا واجب اور درست
ہی دونوں کی عقل اس امر میں ایک ہی گواہی دیتی ہی لیکن دونوں کی ضمیر یہہ نہیں کہتی کہ تم
ملک پر حکومت کرو بادشاہ کی ضمیر بادشاہ سے کہتی ہی کہ تم عدل کے ساتھہ ملک پر حکمرانی کرو

پر غریب آدمی کی ضمیر اُس سے یعنے غریب آدمی سے نہیں کہتی کہ تم حکومت کرو کیونکہ اُس آدمی کا یہہ درجہ نہیں اِس سے عقل اور ضمیر کے درمیان کا فرق ظاہر ہوتا ہی + پھر چور اور بھلے آدمی دونوں کی عقل چوری کے حق میں ایک ہی گواہی دیتی اور کہتی ہی کہ یہہ کام بُرا ہی لیکن دونوں کی ضمیر کا ایک ہی حال نہیں پایا جاتا چور کی ضمیر تو چوری کے باعث اُسے بیقرار کرتی ہی پر بھلے آدمی کی ضمیر میں آرام و چین ہی اِس سے بھی عقل و ضمیر کے درمیان کا فرق آشکارا ہی + وہ شریعت جو خدا نے اِنسان کی فرماں برداری کے واسطے دی ہی سب کے پاس لکھی ہوئی نہیں ہی کسی قوم کے پاس کلام پاک ہی اور کسی کے پاس نہیں ہی جن کے پاس نہیں ہی اُن کے لئے ضمیر ہی اُس کے عوض ہی وہ اُنھیں بتلاتی ہی کہ اپنے خالق سے محبت رکھو اور اُس کی عبادت کرو اور اپنی جنس کا کچھ نقصان نہ کرو پر اُن کی بہتری چاہو تمام باتوں میں جن کی ذات کے درمیان نیکی و بدی اور خیر و شر کا کچھ بھی خیال پایا جاتا ہی وہ اِنسان کو بتلاتی ہی کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے + یہہ وہ ہدایت نامہ ہی جو خدا نے اِنسان کے دل پر لکھہ دیا ہی کاغذ پر کی لکھی ہوئی شریعت تو ہر دم ساتھہ نہیں رہ سکتی اور اُس سے ہر وقت ہدایت حاصل نہیں ہو سکتی پر اِس ہدایت نامہ کو جو دل پر لکھا ہی اِنسان ہر کہیں لئے پھرتا ہی اور وہ ہر دم ساتھہ رہتا ہی اگر وہ چاہے بھی کہ اُسے اپنے پاس سے پھینک دے تو بھی پھینک نہیں سکتا + اگر وہ ضمیر سے ہدایت نہ بھی چاہے تو بھی وہ اُسے بتلاتی ہی کہ تجھے یہہ کرنا چاہئے اور یہہ نہ کرنا چاہئے + جب کہ اِنسان بالکل تنہا ہوتا ہی تب بھی یہہ اُس کے ساتھہ رہتی ہی بلکہ جب کہ آدھی رات کو اُس کی نیند ٹوٹتی ہی تب بھی اُسے اپنے ساتھہ حاضر پاتا ہی + چنانچہ خدا نے اپنی عین مہربانی سے ہمیں یہہ ہدایت نامہ دیا ہی کیونکہ اگر نہ دیتا تو ہمکو معلوم نہ ہوتا کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے +

غرض جب انسان کوئی اچھا کام کرتا ہے تو ضمیر سے اُس کو خوشی حاصل ہوتی ہے + مثلاً جب کوئی خیرات دیتا تو خوش ہوتا ہے خیرات کے دینے میں وہ ایک فرض ادا کرتا یعنے خدا کا حکم مانتا ہے اُس کی ضمیر اِس بات کو پسند کرتی اور اُسے خوشی بخشتی ہے + پس ہر فرض کے ادا کرنے میں ضمیر سے اسی طرح کی خوشی حاصل ہوتی ہے + لیکن برعکس اِس کے جب کوئی کچھ برا کام کرتا تو ضمیر اُسے بیقرار کرتی ہے + مثلاً جب کوئی چوری کرتا تو ضمیر اُس سے کہتی ہے کہ تو نے برا کام کیا ہے اور اِس سے اُسے بیقراری ہوتی ہے اور جب کوئی کسی کی بدی کرتا یا کسی طرح اُس کا نقصان کرتا ہے تو بھی ضمیر اُسے ملامت کرتی ہے + بعضی دفعہ خونیوں کو ضمیر بہت ہی بیقرار کرتی ہے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی خون کرتا اور اُس وقت بھاگ جاتا ہے اور دوسرا کوئی اُس کی جگہ پکڑا جاتا اور سزا پانے پر ہوتا ہے تو اُس خونی کی ضمیر اُسے بہت ہی گھبراتی ہے اور جب تک وہ اپنے تئیں حاکم کے حوالہ نہ کر دے اُسے چین و آرام نہیں لینے دیتی + اور بعضی دفعہ ضمیر لوگوں کو ایسا دق کرتی ہے کہ وے اِس بےچینی کو برداشت نہیں کر سکتے اور اپنے تئیں قتل کر ڈالتے ہیں + جب انسان پاک تھا تو ہمیشہ ضمیر کی بات مانا کرتا تھا اور وہ ذرہ ذرہ سی باتوں میں اُس کی ہدایت کیا کرتی تھی لیکن جب سے گنہگار ہو گیا اور اُس کی بات نامنظور کرنے لگا وہ اب ہر شخص میں ہدایت کے لئے ویسی مستعد نہیں رہتی جیسی آگے تھی + چنانچہ ہمیں یہہ بڑی حقیقت یاد رکھنا چاہئے کہ جس قدر لوگ ضمیر کی بات مانتے ہیں اُسی قدر وہ اُن کی ہدایت کے واسطے مستعد و طیار رہتی ہے اور جتنی کہ اُس کی نافرمانی کرتے اُتنی ہی وہ خاموش رہتی ہے + اِس مقدمہ میں ایک مثال سنو + اگر کسی آدمی کے دو تین بیٹے ہوں اور وہ تھوڑے دن کے لئے کہیں جانے پر اُن میں سے سب سے بڑے کو جو اوروں کی نسبت

زیادہ ذی ہوش ہو سب پر خبرگیر کر جائے مگر اُس سے یہہ کہے جائے کہ کسی سے کچھ زبردستی نہ
کرنا پر صرف میرے حکم سُنا دینا اور اگر کوئی شرارت کرے جب میں پھر آؤں مجھ سے کہنا + اگر باپ
کے چلے جانے پر سب غدر مچانے اور شرارت کرنے لگیں تو وہ بیٹا جو خبرگیر مقرر ہوا ہے البتہ اُنھیں نصیحت
کریگا اور شرارت سے منع کریگا لیکن اگر وہ کتنا ہی سمجھاوے اور گھنٹوں اُن کے پیچھے پھرے اور ہاتھ
پانو پڑے اور منت کرے کہ شرارت نہ کرو پر وے ہرگز نہ مانیں تو کب تک اُنھیں سمجھاتا رہیگا آخر ناک میں
دم ہو جائیگا تو لاچار ہو کر ایک جگہہ چپ چاپ بیٹھ رہیگا + لیکن اگر آخر کو اُن کی شرارت ایسی از
حد ہو کہ مکان میں آگ لگانے یا ایک دوسرے کو قتل کرنے کا قصد کریں تو وہ خبرگیر ہر چند کہ اُن کی پہلی
شرارت سے خاموش ہو رہا تھا پھر اُن سے بولیگا اور اُن کے روکنے کو ہر طرح سے سعی و کوشش کریگا
پس یہی حال ضمیر کا ہے جب انسان گناہ میں ایسا سخت نہ تھا تو اُس کی ضمیر اپنے کام پر ہوشیار رہتی تھی
اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں جو واجب تھا اُسے بتلاتی اور جب کوئی گناہ کرتا اُسے خوب ڈانٹتی تھی + لیکن اب
انسان گناہ میں نہایت ہی سخت ہو گئے ہیں اور ہمیشہ ضمیر کی نافرمانی کرتے ہیں اسی واسطے وہ مانند خبرگیر
مذکور کے خاموش ہو گئی ہے اور مجرم کو بہت نہیں ڈانٹتی + جب کوئی بڑی چوری یا خون کرتا ہے
تب البتہ کچھ بیقرار کرتی ہے پر ایسے اکثر نہیں بولتی اسی باعث دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُن
ملکوں کے لوگ جہاں سچے خدا کی پہچان نہیں ہے ضمیر نہیں رکھتے + وے روزمرہ نہایت کثرت
سے گناہ کرتے ہیں اور ضمیر کی بات ذرہ بھی نہیں مانتے اسی باعث وہ بھی خاموش ہو رہی ہے +
پر سب میں ایک ہی طرح خاموش نہیں کسی میں کم خاموش ہے کسی میں زیادہ + اُن میں زیادہ
خاموش ہے جو زیادہ اور بڑے بڑے گناہ کرتے اور اُن میں کم جو اُن کی نسبت کم گناہ کرتے + جہاں

طرح کہ سب انسان گنہگار ہیں پر ایک دوسرے کی نسبت کوئی کم گنہگار ہے اور کوئی زیادہ + پس یونہیں
ضمیر کسی میں کم خاموش ہے اور کسی میں زیادہ + لوگ جس تدبیر سے چاہیں ضمیر کو مستعد اور ہوشیار کر سکتے ہیں
اُس کی تدبیر یہی ہے کہ ہمیشہ ہر طرح کے گناہ سے نفرت کے ساتھ پرہیز کریں ایسا کہ کلام و اعمال کا کیا ذکر اُسے خیال
میں بھی نہ آنے دیں اور ہر بات کے حق میں ضمیر سے دریافت کیا کریں کہ یہہ واجب ہے یا غیر واجب اور اُسے
کرنا چاہئے کہ نہیں پر ضرور ہے کہ یہہ سوال دل و راستی سے کریں اور پھر جیسا ضمیر فرماوے ویسا بجا لاویں +
لڑکوں کی اُس مثل میں جو ابھی مذکور ہو چکی ہے اگر کوئی لڑکا شرارت میں اپنے بھائیوں کے ساتھ
شامل نہ ہو پر اپنے باپ کی مرضی کے موافق کیا چاہے اور ہدایت کے واسطے اُس خبرگیر کے پاس آوے تو
وہ عین خوشی سے باپ کے حکم اُسے سُناوے بلکہ ہر وقت ذرہ ذرہ سی بات میں بھی اُس کی ہدایت کرے +
چنانچہ ضمیر بھی اِسی طرح کرے اگر لوگ اُس سے بدل ہدایت چاہا کریں + اگر لوگ ہمیشہ گناہ سے ڈریں
اور اپنے فرایض کے جاننے اور بجا لانے میں سعی و کوشش کریں تو اُن کی ضمیر کو بڑی ہوشیاری حاصل
ہو یعنے وہ اُن کی ہدایت کے واسطے ہمیشہ بڑی چوکنا رہا کرے + اور اگر وے کوئی گناہ کریں تو اُنھیں
خوب ڈانٹے بلکہ ایسی چوکنا ہو جاے کہ اگر وے کسی بُری طرح کا خیال بھی کریں تو اِس کے واسطے بھی
اُنھیں بیقرار کرے + غرض ہوشیار اور چوکنا ضمیر رکھنا بڑی مفید بات ہے جس کے ایسی ضمیر ہوتی
ہے وہ اُجیالے کی طرح ہوتا ہے + کیونکہ سب باتوں کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ میں کدھر جاتا
ہوں پر جس کی ضمیر ایسی نہیں ہوتی وہ اندھے کی مانند ہوتا ہے کیونکہ کچھ دیکھ نہیں سکتا اور نہیں جانتا
کہ کدھر جاتا ہے + ایسی ضمیر جو کہ ہوشیار اور خدا کے فضل سے روشن ہے بڑی نعمت ہے + جو
ایسی ضمیر رکھتا اور اُس کی ہدایت مانتا ہے اُسے سلامتی کے باب میں خاطر جمعی رہتی ہے کیونکہ اُسے

یہہ یقین رکھتا ہی کہ میں راہ راست پر ہوں + پس ہر ایک کو ایسی ضمیر کے حاصل کرنے کے لئے سعی
و کوشش کرنی چاہئے +

۱۰ چونکہ انسان کو عقل اور ضمیر عنایت ہوئی ہیں اور ایک شریعت بھی ملی ہی اُس کے اعمال یا تو نیک
ہیں یا بد + نیک تو اُس وقت ہوتے جب شریعت الٰہی کے موافق ہوتے ہیں اور بد جب کہ اُس کے برخلاف
ہوتے ہیں + یہہ بھی معلوم کیا چاہئے کہ انسان کو عقل و ضمیر رکھنے کے باعث اپنے سب اعمال کی خدا
کے حضور جواب دہی کرنا ہی + حیوان صرف اسی دُنیا کے ہیں عاقبت میں جینے کو اُنھیں روحیں
نہیں ملیں اور اُنھیں عقل و ضمیر بھی عنایت نہیں ہوئیں اسی واسطے اُنھیں جواب دہی نہیں کرنا ہی
مثلاً جب کوئی بیل کسی آدمی کو مار ڈالتا ہی اُسے اِس بات کا خدا کے یہاں جواب نہیں دینا ہی کیونکہ وہ
نہیں جانتا کہ اِس میں گناہ ہی + جہاں عقل نہیں وہاں ضمیر بھی نہیں اسی واسطے جب کوئی دیوانہ کسی
کو مار ڈالتا ہی دُنیوی حاکم اُسے قتل نہیں کرتے اُس کی عقل تو جاتی رہی ہی اور دیوانگی کی حالت میں جو
کرتا ہی اُس کا جواب نہیں دینا ہی + لیکن انسان کو عقل عنایت ہوئی ہی اسی باعث اُسے اپنے
سب اعمال کا جواب دینا ہی اور یہہ بات بہت واجب بھی ہی کیونکہ وہ جانتا ہی کیا نیک ہی اور کیا بد؟
اور ایک دن چلا آتا ہی جب کہ سب کو قادر مطلق کے حضور حاضر ہونا اور اُن سب باتوں کی جو اِس
جہان میں کرتے ہیں جواب دہی کرنا ہی +

لیکن یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ صرف روز آخر میں خدا ہمارے سب اعمال دیکھیگا وہ تو روزمرہ ہماری
سب چلن دیکھتا ہی روز آخر میں البتہ سب کی پوری عدالت ہوگی لیکن انسان کے نیک و بد اعمال
کے باب میں حق تعالیٰ کا عدل اِس جہان میں بھی ظاہر ہی + جب کوئی بادشاہ ہوشیاری اور

عدل سے اپنی رعایا پر حکومت کرتا ہے اور نیکوں کو جزا اور بدوں کو سزا دیتا ہے تو لوگ اُس کی تعریف کرتے ہیں پر خدا کا عدل بڑے سے بڑے عادل بادشاہ کے انصاف سے کہیں زیادہ بلکہ بے پایان ہے + نیکی اور بدی کا پورا پھل تو البتہ روزِ آخرین ظاہر ہوگا پر سارا انصاف کچھ اُسی روز پر موقوف نہیں ہے + غور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب باری یہاں بھی نیکی کے عوض سعادت بخشتا ہے اور بدی کے عوض تکلیف اور سزا ہی پہنچاتا ہے + پس اِس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ خدا انسان کے نیک و بد اعمال کے باب میں عادل حاکم کی طرح اُن پر حکومت کرتا ہے اور کہ اُنھیں پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا کہ صرف تماشہ کے طور اُن کی چال کو نہیں دیکھتا +

غرض وہ حکومت جو خدا اعمال کے باب میں انسان پر کرتا ہے اُسی طرح کی ہے جو کوئی نیک اور عادل بادشاہ اپنی رعایا پر کرتا ہے فرق یہہ ہے کہ انسان کی حکومت ناکامل پر خدا کی کامل ہے + جب کسی عادل بادشاہ کی کوئی رعیت اجر کے لایق کام کرتی ہے تب بادشاہ کو پہلے اِس امر کی اطلاع کرنی پڑتی ہے تب اُس کو اجر ملتا ہے + لیکن حق تعالی تو خود بخود اُن سب کو جو نیکی کرتے ہیں جانتا ہے اور بغیر اطلاع کے اُنھیں اجر پہنچاتا ہے اُسے اطلاع کی کچھ ضرورت نہیں + پھر جب کسی دنیوی بادشاہ کی کوئی رعیت کچھ جرم کرتی ہے تو وہ اُس کی گرفتاری کے واسطے اپنی سپاہ بھیجتا ہے آپ نہیں گرفتار کر سکتا کیونکہ اُس میں اتنی طاقت کہاں اور جب مجرم گرفتار ہو آیا تو بادشاہ خود اُس مجرم سے اور گواہوں سے اُس کے جرم کی تحقیقات کرتا ہے + یہہ اُسے اِس لئے کرنا پڑتا ہے کہ ناواقف ہے اور کسی بات کو آپ سے نہیں جانتا + جب جرم ثابت ہوا تو سزا کا حکم کرتا ہے + چنانچہ سزا کے پہنچانے کو بھی لوگ مقرر ہیں + پر خدا کو یہہ سب کرنا نہیں پڑتا وہ ہمہ دان ہو کر ہر انسان کے ہر ایک جرم کو جانتا ہے اور

اپنی قدرت کاملہ سے آپ سزا پہنچا سکتا ہی + بعضے گناہوں کے واسطے تو جناب باری کچھ سزا اِس جہان میں پہنچا دیتا ہی کبھی کبھی خاص گناہ کرنے کے وقت اور کبھی کچھ عرصہ بعد + مثلاً جب کوئی چوری میں سیندھ دیتے ہوئے مارا جاتا ہی تو اُس گناہ کی یہہ تھوڑی سی سزا اُسی وقت پہنچ گئی + پھر جب کوئی شرابی ہو کر اپنے جسم و عقل و حرمت و روح کو خوار کرتا اور اپنے تئیں بھیکھ کی نوبت تک پہنچاتا ہی تو یہہ بھی اُس کی سزا ہی اور رفتہ رفتہ اُس پر آتی ہی + پر یہہ تو تھوڑی ہی سی سزا ہی پوری سزا عاقبت میں ہوگی + پھر خدا کی حکومت اعمال کے باب میں اِس طرح بھی کامل ہی کہ وہ دل کے خیالوں سے بھی نسبت رکھتی ہی + اچھے خیال نیکی میں شمار ہیں اور بدخیال گناہ میں خدا اچھے خیالوں کے واسطے اجر دیگا اور بُرے خیالوں کے واسطے سزا + دُنیوی حاکم خیالوں کے واسطے جزا و سزا نہیں دے سکتے کیونکہ اُنھیں جان نہیں سکتے +

چنانچہ نیکبختی اور سعادت نیکی کا انجام ہی خدا نے یہی اپنی شریعت میں فرمایا ہی اور یہہ شریعت ابدی اور غیر تبدیل ہی + پس ہم پھر کہتے کہ جو نیکی کرتے ہیں یعنے بدل و جان خدا کی عبادت اور اپنی جنس کی بہتری کرتے ہیں سو نیکی کے کرتے وقت بھی نیکبخت اور سعادتمند ہیں اور یہہ بات علیحدہ علیحدہ شخصوں اور قوموں دونوں کے حق میں راست ہی + یعنے جیسا کہ نیک آدمیوں کو سعادت حاصل ہوتی ہی ویسا ہی نیک قوموں کو بھی ہوتی ہی +

غرض پہلے اِس بات کا کچھ ذکر کرتے ہیں کہ ہر شخص جو نیکی کرتا ہی سعادتمند اور خوش ہی + اِس کہنے سے کچھ ہماری یہہ مراد نہیں کہ سب نیکوں کو نیکی کے باعث بہت سی دولت اور اچھے اچھے کپڑے اور مزیدار کھانے اور بڑے بڑے محل اور گاڑی گھوڑے اور بہت سے نوکر چاکر ملتے ہیں +

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے اُس کا منشا یہی ہے کہ میرا دل دُنیا کی چیزوں سے اُٹھ جائے اور خاص اُسی پر جو کہ تمام حقیقی نیکیوں کا چشمہ ہے لگا رہے اور اُسے یقین رہتا ہے کہ جب خدا مناسب جانیگا تب سب دُکھ درد کو وہ بھی دُور کریگا + دُکھ درد اور بیماری کے برداشت کرنے کو خدا اُسے دل کی مضبوطی بھی بخشتا ہے چنانچہ اِس مقدمہ میں بھی اُسے کچھ اندیشہ نہیں ہے اپنے تئیں جناب باری کے سپرد کر دیتا ہے اور دل کا آرام و چین رکھتا ہے + اور اگر اُس کے دشمن اُسے کسی باعث سے ستاویں تو اِس سے بھی اُس کی خاطر جمعی جاتی نہیں رہتی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ واجب الوجود جس کی میں عبادت کرتا اور جس سے محبت رکھتا ہوں قادر مطلق ہے اور تمام انسانوں کی طاقت اُس کے نزدیک کچھ نہیں اور بغیر اُس کی اجازت کے وے میرا ایک بال بھی نہیں چھو سکتے اور اگر وہ اُنھیں مجھے ستانے دیگا تو اِس سے بھی میری وہی بہتری ہوگی جو دُکھ درد بیماری سے ہوتی ہے یعنے میرا دل انسان کا آسرا چھوڑ کر اور دُنیا کی چیزوں سے اُٹھ کر اُسی پر لگا رہیگا اور اُسی پر بھروسا رکھیگا + اور اُسے یقین رہتا ہے کہ جب خدا مناسب جانیگا تب اِس تکلیف کو بھی دور کریگا + پس آدمیوں کے ستانے سے بھی اُس کے دل کا آرام و چین جو نیکی سے پیدا ہوتا ہے جاتا نہیں رہتا پر برعکس اِس کے اُس کی بنیاد اور بھی مضبوط ہو جاتی ہے کیونکہ اُس کا دل دُنیا کی چیزوں و گناہ سے اُٹھ کر خدا ہی پر زیادہ لگا رہتا ہے + چنانچہ عاقبت کے باب میں بھی اُس کو پوری اطمینانِ خاطر رہتی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے خالق کو دل سے پیار کیا ہے اور اُس کی عبادت و اطاعت کی ہے اور وہ بعد مرنے کے مجھے اُس پاک جگہ کو پہنچا دیگا جو اُس نے پاک فرشتوں اور خدا پرست انسانوں کے لئے مقرر کی ہے +

غرض ظاہر ہوا کہ جو شخص نیکی کرتا ہے اُسے ہر حالت میں خوشی و سعادت حاصل ہوتی ہے ٭

یہاں انسان دو چیزوں کا بنا ہے یعنے جسم و روح کا ٭ روح کا درجہ جسم سے کہیں بڑا ہے پس اُس کی خوشحالی بھی جسم کی خوشحالی سے کہیں زیادہ ہے ٭ جب غور سے دیکھتے ہیں تو جسم کی خوشحالی کچھ بڑی بات جان نہیں پڑتی تھوڑے ہی دن میں وہ مر کے اور ہڈی گل کے مٹی میں مل جائیگا اور اُس کی خوشحالی و تکلیف بھی دونوں اُس وقت تمام ہو جائینگی ٭ لیکن روح تو غیر فانی ہے اور اُس کی تکلیف و خوشحالی بھی لاانتہا ہونگی ٭ پس چاہئے کہ ابھی سے اُس کی خوشحالی اور سعادت کی تدبیر کریں تب ہمیشہ نیکبخت رہینگی ٭ جسم کی تکلیف اور روح کے عذاب میں کچھ نسبت نہیں ٭ جسم کی تو بڑی بڑی تکلیفیں لوگ برداشت کر لیتے ہیں چنانچہ ہاتھہ پانو کٹوا ڈالتے بلکہ سارا بدن بھی جلا دیتے ہیں لیکن روح کا عذاب نہایت ہی خوفناک ہے ٭ جسم کی تکلیف کے باعث لوگ اپنے تئیں اکثر مار نہیں ڈالتے لیکن روح کے رنج کے باعث اکثر مار ڈالتے ہیں چنانچہ تلوار یا چھری سے گلا کاٹ لیتے گولی مار لیتے زہر کھا لیتے پھانسی دے لیتے اور کوؤں میں بھی گر پڑتے ہیں اگر اُن سے روح کا عذاب اور رنج برداشت ہو سکے تو ایسا ہرگز نہ کریں ٭ پس اِس سے ظاہر ہے کہ وہ شخص جو نیکی کرتا اور اطمینان خاطر رکھتا ہے ہر چند کہ اُس کا جسم یہاں تکلیف میں بھی رہے اوروں سے کہیں بہتر ہے کیونکہ اُس کی تکلیف تو جلد آخر ہو جائیگی پر اُس کی روح کی سعادت اور نیکبختی کبھی تمام نہ ہوگی ٭

جب ہم کسی نیک اور خدا پرست آدمی کو تکلیف و مصیبت میں دیکھتے ہیں تو یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اُسے اُس کی نیکی سے کچھ فایدہ نہیں ہوتا ٭ لوگ تو اُسکے جسم کی تکلیف کو دیکھتے ہیں پر اُس

اطمینانِ خاطر کو نہیں دیکھ سکتے جو نیکی سے اُسے حاصل ہوتی ہے اور ہم ابھی کہہ آئے ہیں کہ نیکبختی کے باب میں یہاں یہی خاص بات ہے اور اُس سے غریب لوگ ہر چند کہ اُن کے جسم تکلیف اور مصیبت میں بھی ہوں ایسے بادشاہوں کی نسبت جو خدا کو نہیں مانتے زیادہ دلی آرام و چین رکھتے ہیں + پھر کسی نیک کو تکلیف میں دیکھکر ہمیں یہہ بھی نہ سمجھنا چاہئے کہ خدا بے انصافی کرتا ہے کیونکہ خدا پرست کی وہ اطمینانِ خاطر جو نیکی سے اُسے حاصل ہوتی ہے اُس کے جسم کی تکلیف سے کہیں زیادہ ہے اور پھر یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کے اجر کا خاص وقت عاقبت میں ہوگا + یہاں تو وہ نیکی کی راہ میں سب طرح کی مزاحمتوں کے درمیان سے سفر کر رہا ہے + پر جب اُس کا سفر تمام ہو جائیگا یعنے وہ بہشت کو پہنچیگا تب اُس کی نیکی کا پورا بدلا اُسے ملیگا + اگرچہ اِس دنیا میں گناہ بھرا ہوا ہے اور بہت لوگ بدی اور شر کی راہ میں چلتے ہیں اور خداپرستی کی راہ میں بہت کم پائے جاتے ہیں تو بھی وہ ایسی خوب اور دلپسند شے ہے کہ بد بھی ہر چند کہ آپ گناہ میں سخت ہو کر اُس راہ پر چلا نہیں چاہتے اُسے دیکھکر بے اختیار دل میں اُس کی تعریف کرتے اور اکثر ظاہر میں بھی تعظیم کرتے ہیں + یہی باعث ہے کہ اکثر جب کوئی بد کسی نیک کی صحبت میں پڑتا ہے تو ہر چند کہ آپ مرتبہ والا اور زبردست بھی ہو نیک کے سامنے اپنی بدچالی کے باعث شرماتا ہے اور اُس وقت نیک کا رعب اُس پر ایسا غالب ہوتا ہے کہ اُس کے سامنے کسی طرح کی حرکت کر نہیں سکتا + چنانچہ معاملات میں جب کوئی ایمانداری سے چلتا و کسی کی بدی و نقصان نہیں کرتا و ہر ایک کا حق ادا کرتا اور کسی سے نہیں لڑتا نہ کسی کو گالی دیتا نہ گندی باتیں مُنہہ سے نکالتا اور اپنی حیثیت کے موافق غریبوں کو خیرات دیتا اور جہاں تک اُسے معلوم ہے خدا کی عبادت کرتا ہے تو وہ اپنی چوگردی کی بستیوں اور گانوں

ں اچھا اور نیک کہلاتا ہی اور ہر کوئی پیٹھ پیچھے بھی اُس کی تعریف و تعظیم کرتے ہیں بلکہ پورے دشمن بھی اکثر بے اختیار اُسے اچھا کہتے ہیں + اگر اُس گانو کا زمیندار بد ہو تو ہر چند کہ وہ اُس نیک سے بڑا و زبردست و دولتمند ہو پر وہ بھی دل میں اُس کی تعظیم کریگا اور اُسے اچھا کہیگا اور لیکا ایک اُس کا کچھ نقصان نہ کریگا + پس ظاہر ہی کہ نیکی اِس جہان میں بھی جہاں کہ گناہ بھرا ہی اور اتنی مصیبت پائی جاتی ہی بے اجر نہیں رہتی +

سوا اس کے اِس دنیا کی نعمتوں کے حق میں بھی نیکی کا بدلا اکثر ملتا ہی چنانچہ بہت سے لوگ ایسے ہو گئے ہیں اور اب بھی ہیں کہ اُنھوں نے تھوڑے ہی روپے سے کام شروع کیا ہی اور ہر بات میں ایمانداری سے چلے ہیں اور اپنی چال چلن درست رکھی ہی پس اُنھوں نے رفتہ رفتہ دولت حاصل کی ہی اور وہ لڑکے بالوں کے آرام سے رہے ہیں اور جب لڑکے سیانے ہوتے ہیں اُن کی پرورش او آرام کے واسطے بھی بندوبست کر دیا ہی ایسے لوگوں کو دنیا میں اکثر بہت تکلیف نہیں ہوتی اور لوگوں نے غور سے اُن کا حال دیکھا ہی اور یہی کہا ہی کہ خدا نے اُن پر فضل کیا ہی + معلوم کیا چاہیے کہ یہہ بھی نیکی کا ایک اجر ہی شاید پڑھنیوالے کو بھی کوئی ایسے لوگ جن کو یہہ اجر ملا ہی یاد ہونگے +

نیکی کے اجر کی بابت جو بات علیحدہ علیحدہ شخصوں کے باب میں راست ہی وہی قوموں کے حق میں بھی ٹھیک ہی + علیحدہ علیحدہ شخصوں کے اعمال کی طرح قوموں کے اعمال بھی حق تعالیٰ کے ملاحظہ میں گذرتے ہیں اور جب قومیں نیکی کرتی ہیں تو مفرد آدمیوں کے موافق وے بھی اجر پاتی ہیں + ہر قوم میں بہت سے مفرد آدمی شامل ہوتے ہیں مثلاً ہندو قوم میں تمام ہندو شامل

ہیں برماہ والوں کی قوم میں سب برماہ والے شامل ہیں اور انگریزوں کی قوم میں تمام انگریز شامل ہیں اور یہی بات اور سب قوموں کے حق میں بھی راست ہی + جب کسی قوم کے زیادہ لوگ نیکی کرتے یعنے خدا کو پہچانتے اور مانتے ہیں اور اپنے جنس کی بہتری کرتے ہیں تو اُس قوم کو نیک کہتے ہیں + ایسی قوم میں حاکم نیک ہوتے ہیں یعنے وے خدا سے ڈرتے اور اُس سے محبت رکھتے ہیں اور رعایا کے درمیان انصاف کرتے اور مقدور بھر اُن کی بہتری کیا چاہتے ہیں + جب کہ حاکم اور رعایا دونوں نیک ہوتے ہیں تب خلقت کا حاکم یعنے حق تعالیٰ اُس قوم کو اُس کی نیکی کے واسطے اجر دیتا ہی وہ اُسے برکت بخشتا و بحال کرتا اور بڑھاتا ہی اور اسی طرح اُسے خوشحالی حاصل ہوتی ہی + نیک قومیں اکثر اُن آفتوں سے بچی رہتی ہیں جو سزا کے لئے بد قوموں پر پڑتی ہیں + ان آفتوں میں قحط و وبا اور لڑائی بھی شامل ہیں + نیک قوم کے واسطے خدا وقت پر مینہہ بھیجتا ہی اور لوگ کاشتکاری و محنت کر کے اپنی پرورش اور آرام کے لئے سب طرح کی چیزیں پیدا کرتے ہیں چنانچہ خوراک کے لئے ہر طرح کا غلہ اور پوشاک کے لئے کپاس وغیرہ اور عیش و آرام کے واسطے بھی بہت سی چیزیں حاصل ہوتی ہیں حیوانوں کے واسطے بھی بہت سی گھاس جمتی ہی اور اس سے انسان کی خدمت کے لئے بہت چوپائے پیدا ہوتے ہیں + یہہ تمام نعمتیں بارش کے وسیلے حاصل ہوتی ہیں اور انھیں سے انسان کی سب احتیاجیں رفع ہوتی ہیں + جب ہر قوم کو اتنا مینہہ ملتا ہی جتنے کی اُسے ضرورت ہوتی ہی تو اس سے اُسے اتنی خوشی حاصل ہوتی کہ اُس کا بیان نہیں ہو سکتا + سوا اس کے نیکی کے باعث تجارت میں بھی برکت ہوتی ہی + اُن کے ملک میں بعضی چیزیں ایسی کثرت سے پیدا ہوتیں کہ انھیں سب کو خرچ میں نہیں لا سکتے ہیں پس اَور ملکوں کو بھیجتے اور وہاں سے اپنے عیش و آرام کے لئے اَور چیزیں منگواتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

بیشک کبھی کبھی اُن پر آتی ہیں لیکن جب آتی ہیں تو یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ خدا اُن کی نیکی کو بھول گیا ہے یا کہ اُن سے بے انصافی کرتا ہے نہیں پر برعکس اِس کے اُن پر یہہ بلائیں اسی لئے بھیجتا ہے کہ وے نیکی کی راہ میں اور بھی ترقی کریں چنانچہ جس منشے سے علیحدہ علیحدہ لوگوں پر مصیبت بھیجی جاتی ہے اُسی منشے سے قوموں پر بھی آفتیں بھیجی جاتی ہیں یعنے کہ وے نیکی میں ترقی کریں + اِس جہان میں کوئی شخص نیکی میں کامل نہیں ہوتا پر اکثر خدا کو بھول جاتا اور گناہ کرتا ہے اسی واسطے مصیبت کوڑے کی طرح اُس پر آتی ہے کہ وہ خدا کو یاد کرے + بہت سے آدمی ملکر قومیں بنتی ہیں اور چونکہ مفرد آدمی نیکی میں کامل نہیں ہیں تو قومیں کہاں سے ہونگی + پس حاکم اور رعایا دونو خدا کو بھول جاتے اور گناہ کرتے ہیں اور اُن پر بھی آفتیں بھیجی جاتی ہیں کہ حق تعالیٰ کو یاد کریں سو جب کسی نیک قوم پر کوئی بلا آتی ہے تو اس سے بھی خدا کی مہربانی ظاہر ہے کیونکہ وہ اسی لئے ہے کہ اُس نیک قوم کو خدا کی فراموشی اور گناہ سے باز رکھے اور اُس سے نیکی کی راہ میں ترقی کراوے + چنانچہ عاقل و خدا پرست لوگ بھی اکثر اپنے لڑکوں سے ایسا سلوک کرتے یعنے جب وے شرارت کرتے اُن کی تنبیہ کرتے ہیں +

معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا تھا جب ہندوؤں کے درمیان اتنا گناہ پایا نہ جاتا تھا جتنا اب ہے اسی واسطے اُس وقت اُن پر ایسی آفتیں نہ پڑتی تھیں جیسی بعد اُس زمانہ کے پڑنے لگیں + حاکم اچھے تھے اور کچھ نیکی کرتے تھے اور رعایا کو فرزندوں کی طرح سمجھتے تھے اور رعایا کے درمیان بھی کچھ نیکی پائی جاتی تھی ہر ایک صوبہ اپنے راجہ کے تخت میں ایک بڑے گھرانے کی مانند تھا اور خوشحال تھا + یہہ اُس نیکی کا اجر تھا جو اُن کے درمیان پائی جاتی تھی + اِس زمانے میں انگریزوں

کی قوم بھی اُن قوموں میں شمار ہی جو نیکی کرتے ہیں ✦ یہہ قوم خدا کو پہچانتی اور مانتی اور اپنے
ہمسایوں کی بہتری کیا چاہتی ہی اور اُس کی یہہ بھی مرضی ہی کہ اَور قوموں کے ساتھ جیسے اُسے کام
پڑا ہی انصاف اور راستی سے پیش آوے ✦ یہہ سب باتیں نیکی میں شمار ہیں اور اُس کا پھل دیکھو
✦ یہہ قوم ہر صورت سے بحال و خوشحال اور زبردست ہی و اَور قومیں اُس کی تعظیم کرتیں اور
اُس سے ڈرتی ہیں ✦ اِس مُلک میں یہاں کے باشندوں کی نسبت انگریز بہت ہی تھوڑے ہیں
تو بھی اُن کی نیکی کے باعث خدا اُن کا ایسا رعب رکھتا ہی کہ تمام مُلک کو ہر چند کہ اُس میں لاکھوں
کروڑوں باشندے ہیں زیر کئے رہتے ہیں ✦ بلکہ یہاں کے لوگ خود اِس بات کا اقرار کرتے اور
کہتے ہیں کہ انگریز اپنے عدل اور راستی کے باعث اقبالمند ہیں اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ اِن کی عملداری میں شیر
و بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں ✦ اِن کی نیکی کچھہ صرف اِسی بات سے ثابت نہیں ہوتی کہ یہ
مُلک میں حکومت کرتے ہیں کیونکہ بد و شریر قومیں بھی کبھی کبھی اَور قوموں پر حکومت کرتی ہیں پر خاص اِس
سے ظاہر ہی کہ اُنھیں بغاوت اور سرکشی کے باب میں بہت فکر و اندیشہ نہیں رہتا رعایا اُن کی
عملداری سے خوش ہی اور بدل اُن کی تابعداری کرتی ہی یہہ نہیں چاہتی کہ وے یہاں سے چلے
جائیں بلکہ اُنھیں دعا خیر دیتی اور بدل چاہتی ہی کہ اُن کی عملداری برقرار رہے ✦ پس
یہہ اُن کی نیکی کا اجر ہی ✦

اِس مقدمہ میں مُلک نیپال کے حال پر بھی ذرہ غور کرو اور اُس سے بھی یہی بات ثابت
ہوتی ہی ✦ پہاڑیوں کے درمیان یہاں کے لوگوں کی نسبت نیکی زیادہ پائی جاتی ہی ✦
چنانچہ اُن میں جھوٹھہ و چوری و زنا و نشہ خواری و فریب و لالچ وغیرہ کم ہی اور جب یہاں کے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بدشریر لوگ جانتے ہیں کہ ہم خدا سے محبت نہیں رکھتے اور اُس کی عبادت نہیں کرتے اور اسی باعث وہ سعادت و نیکبختی نہیں رکھتے جو ایسا کرنے سے حاصل ہوتی ہے + برعکس اِس کے اُنھیں بڑے خوف و اندیشہ کی جگہہ رہتی ہے کیونکہ خدا جس کی وے نافرمانی کرتے ہیں قادر مطلق ہے وے بالکل اُسی کے قبضہ میں ہیں اور اُس نے سب گنہگاروں کی سخت سزا کرنے فرمائی ہے + اُن کی حالت اُس قیدی کی سی ہے جس پر قتل کا حکم ہوا ہے چنانچہ اُن کے لئے خوشی کا کوئی باعث نہیں ہے برعکس اِس کے چاہئے کہ خوب ڈریں اور گھبرائیں + پھر وے اُس شخص کی مانند ہیں جو ایسے کسی مکان میں بند ہو جس کی دیواریں چوگرد بڑی بلند ہوں جس میں کوئی دروازہ نہ ہو اور اُس کی چھت میں آگ لگی ہو اور اِس صورت میں سوا جل مرنے کے اُس کے آگے اَور کچھہ نہ ہو + پس شریر لوگ جو گرد خدا کی قدرت سے گھرے ہیں اور اُس کا غضب مانند جلتی چھت کے اُن پر جھوم رہا ہے + گناہوں کے باعث اِس جہان میں اُن کا جسم خراب ہوتا اور اُس میں کروہ عارضے پیدا ہوتے ہیں اُن کی عزت جاتی اور کوئی بھلا آدمی اُنھیں اپنے پاس بیٹھنے نہیں دیتا پھر اُن کی پوری سزا عاقبت میں ہوگی یعنے جان و بدن دونوں ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلا کرینگے + غرض بدی و گناہ کا انجام سوا تکلیف و عذاب کے اَور کچھہ نہیں +

بعضے لوگ ایسے ہیں کہ ہمیشہ جھوٹھہ نہیں بولتے اور متوالے نہیں ہوتے اور ہمیشہ چوری زنا وغیرہ نہیں کرتے پر صرف کبھی کبھی + یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اِن لوگوں کی سزا نہ ہوگی + اگرچہ اِن لوگوں کے گناہ اِنسان کی نظر میں کم ہیں تو بھی اُن پر عذاب آویگا + ہم پیچھے کہہ آئے ہیں کہ یہہ لوگ اُس شخص کی مانند ہیں جو تھوڑا تھوڑا زہر کھاوے + اگرچہ تھوڑے تھوڑے زہر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ان لوگوں کو جو اوروں کی بہ نسبت کچھ کم گناہ کرتے ہیں یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم تھوڑا گناہ کرتے
ہیں اس لئے ہم پر عذاب نہ آویگا + ظاہر میں شاید اوروں کے برابر گناہ نہ کرتے ہوں پر دل
میں تو انھیں کے برابر گنہگار ہیں کیونکہ وے خدا کو بھول گئے ہیں اور اس کی محبت و عبادت کو
ترک کیا ہے چنانچہ یہہ بڑا گناہ ہے انھوں نے خالق پاک سے بغاوت و سرکشی کی ہے اور وہ ضرور
ان کی سزا کریگا حالانکہ وے ظاہر میں بہت گناہ بھی نہ کریں + ایسے لوگ عاقبت میں اوروں
کے ساتھ تو سزا پاویں ہیں گے پر یہاں بھی بالکل بے بدلہ نہیں چھوٹتے + چنانچہ انھیں دل کا
چین و آرام نہیں رہتا جو کہ نیکوں کا اس جہان میں ایک بڑا اجر ہے اور چونکہ انھیں اطمینان
خاطر نہیں انھیں سعادتمند و نیکبخت کیونکر کہہ سکتے ہیں + سوا اس کے وہ کبھی خدا کے غضب سے
محفوظ نہیں رہتے اور پھر ان کے اس کم گناہ کے باعث بھی جو ظہور میں آتا ہے نیکوں کی نظر میں
ان کی بھلمنسی و عزت جاتی رہتی ہے + قصہ کوتاہ ان کا حال اوروں کے حال سے جو ظاہر میں
زیادہ گناہ کرتے ہیں کچھ بہت فرق نہیں رکھتا اور ان کی بھی ضرور سزا ہوگی +

غرض جیسا کہ مفرد لوگ بدی و شرارت کے واسطے سزا پاتے ہیں ویسے ہی قومیں بھی پاتی ہیں
بلکہ نہایت زبردست قوموں کی بھی جب شریر ہو جاتی ہیں تنبیہہ ہوتی ہے + شاید کوئی سمجھے کہ
کسی زبردست قوم کو جس کے پاس لاکھوں سپاہ و ہزاروں توپ ہوں اور جس کے سامنے دنیا کی
اور قومیں ڈریں اور کانپیں کون سزا دے سکتا ہے + پر صرف وے ہی ایسا خیال کرینگے جو
نادان ہیں + بڑی قومیں چھوٹی قوموں کی بہ نسبت انسان کی نظر میں زبردست معلوم ہوتی
ہیں پر خدا کے حضور نہیں + حق تعالیٰ ایسا بزرگ اور قدرت والا ہے کہ بقول کلام پاک کے تمام

قومیں اُس کے حضور ٹڈوں کی مانند ہیں جب انسان گھاس پر چلتا ہے تو ٹڈے مارے ڈر کے
اِدھر اُدھر کودنے لگتے انسان کے نزدیک اُن کی کچھ حقیقت نہیں چنانچہ سب انسان خدا کے حضور
اِسی طرح ہیں اُس کی قدرت کے نزدیک دنیا کی تمام قوموں کی کچھ حقیقت نہیں اور یہہ بات خوب
ظاہر بھی ہے * کیا دنیا کی ساری قومیں ملکر کوئی پہاڑ اُٹھا سکتیں یا سمندر کو خالی کر سکتیں یا
سیڑھی لگا کر یا اَور کسی حکمت سے آسمان کو چڑھ سکتیں ہیں ہرگز نہیں * غرض وے اُس کے نزدیک
کچھ نہیں اور وہ نہایت ہی زبردست قوموں کو بھی سزا دے سکتا ہے اور اکثر دیتا بھی ہے *

مفرد لوگوں کی طرح قومیں بھی اِس جہان میں کبھی نیکی میں کامل نہیں ہوتیں پر ہمیشہ کچھ نہ
کچھ بدی و گناہ کیا کرتی ہیں * جب تک اُن کا گناہ بہت زیادہ نہیں ہوتا خدا اُن کی برداشت
کئے جاتا ہے لیکن جب اُن کی شرارت نہایت ہی زیادہ ہو جاتی ہے تب حق تعالیٰ اُنھیں اپنے
غضب میں تباہ کر دیتا ہے * شروع سے دنیا میں بہت سی زبردست قومیں ہو گئی ہیں اور ہر ایک
اُن میں سے کچھ وقت تک بحال رہی ہے لیکن جب اُن کی شرارت نہایت ہی زیادہ ہو گئی ہے
جناب باری نے اُنھیں سطح زمین سے مٹا دیا ہے * قوموں کو اُس وقت بد و شریر کہتے ہیں جب
حاکم و رعایا دونوں خدا کو بھول جاتے و مغرور ہو جاتے اور اپنے درمیان راستی و عدل کا پاس نہیں
رکھتے اور کمزور قوموں کو ستاتے اور وے تمام گناہ کرتے جو مفرد لوگوں کے اعمال کے بیان میں مذکور ہوئے
ہیں * قادر مطلق نے بہت سی زبردست قوموں کو اُن کی شرارت کے باعث غارت کر دیا ہے چنانچہ اُن
میں سے بعضوں کے نام یہہ ہیں یعنے بابلی اسوری قدیم ایرانی یونانی و فرنگستان
کے رومی * یہہ بہت بڑی قومیں تھیں اور سب اپنے اپنے زمانے میں ایسی زبردست کہ دنیا کی اور

تمام قومیں اُن سے بہت ڈرتی تھیں اُنھیں مانتی تھیں بلکہ اکثر اُن میں سے خراج بھی دیتی تھیں ✤ جب تک اِن قوموں کے درمیان نیکی کا کچھ بھی پاس رہا وے بحال رہیں لیکن جب اُن کی شرارت بہت زیادہ ہوئی اور حد درجہ کو پہنچی خدا نے اُنھیں بالکل غارت کر دیا اور اب صرف اُن کا نام ہی نام رہ گیا ہی ✤ اِن قوموں کی تواریخ کا مطالعہ بہت ہی مفید ہی اُس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہی کہ حق تعالیٰ تمام قوموں پر حکومت کرتا ہی اور اُن کے اعمال کے موافق اُن سے سلوک کرتا ہی ✤

جب کوئی قوم شریر و بد ہو جاتی ہی تب ضرور اپنے اعمال کا بدلہ پاتی ہی قادرِ مطلق کے قبضہ سے چھوٹنا ناممکن ہی ✤ خدا شریر قوموں کی سزا کئی طرح سے کرتا ہی پر اکثر وبا و قحط و لڑائی بھیجتا ہی ✤ یہہ تینوں بڑی آفتیں ہیں اور اِن سے بڑی بڑی زبردست قومیں بھی جلد پست ہو جاتی ہیں اور جب یہہ لوگوں پر آتی ہیں بادشاہوں سے لے فقیروں تک سب اُن سے سزا پاتے ہیں ✤ چنانچہ جب کسی طرح کی وبا آتی ہی کیسا جلد لوگوں کو ہلاک کرتی ہی ✤ مثلاً جب کسی ملک میں ہیضہ پھوٹ نکلتا ہی تو سب کے دلوں میں کیسا خوف بیٹھ جاتا ہی ہزاروں مر جاتے ہیں اور تمام انسانی تدبیریں اُس کے روکنے کے باب میں بیفایدہ جان پڑتی ہیں ہر شہر و بستی میں گھبراہٹ پڑ جاتی ہی اور بادشاہ و حاکم بھی اُس وقت اپنی ملکی تدبیریں بھول جاتے ہیں اور ہر کوئی اپنے بچاؤ کے لئے کوشش کرتا ہی ساری قوم کا تمام غرور بھی بھاگ جاتا اور وہ بالکل پست و کمزور ہو جاتی ہی ✤ سوا ہیضہ کے اور بھی بہت سی بلائیں ہیں جن سے قوموں کا یہہ حال ہو جاتا ہی مثلاً چیچک و کسی طرح کی تپ و جسم پر پھوڑوں کا پھوٹ نکلنا وغیرہ ✤

بعضی دفعہ کسی قوم کا یہہ حال عین اُس وقت ہوتا ہی جب وہ کسی دوسری قوم کے ساتھ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ظاہر ہوتا ہے اور اُس سے صاف ظاہر ہوتا کہ اُس کی شرارت حد درجہ تک پہنچی ہے اور خدا نے اپنا غضب اُس پر نازل کیا ہے ÷ ایسے وقت وہ بہت کمزور بھی ہو جاتی ہے اور جب کہ اِس حالت میں ہے اگر کوئی دوسری قوم اُس پر حملہ کرے تو وہ کیا مقابلہ کر سکے ÷ اگر کسی شخص نے دس بارہ فاقے کئے ہوں اور اُس میں صرف چمڑا اور ہڈیاں رہ گئی ہوں اور آنکھیں بالکل بیٹھ گئی ہوں اور اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہی ہو اور اُسے کوئی مارنے کو آوے تو وہ اپنا کیا بچاؤ کر سکے ÷ کچھ بھی نہیں ÷ چنانچہ یہی حال اُس قوم کا ہو جاتا ہے جس پر سخت قحط بھیجا جاتا ہے اگر اُس وقت کوئی دوسری قوم اُس پر حملہ کرے تو وہ اُس سے اپنا بچاؤ نہ کر سکے ÷

جناب باری نے اِس ملک کی قوم کو اکثر قحط سے سزا دی ہے ایسے وقتوں میں ہزاروں انسان مر گئے ہیں اور اُس کا بُرا حال ہوا ہے کال کے کئی دفعہ پڑنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا اِس ملک کے لوگوں سے اُن کی شرارت کے باعث بہت بیزار ہے ÷

غرض لڑائی بھی ایک اور وسیلہ ہے جس سے حق تعالیٰ بد و شریر قوموں کی سزا کرتا ہے اور یہہ بھی ایک بڑی بلا ہے ہزاروں لوگ بد طرح طرح کی تکلیفوں کے میدانِ جنگ پر گھاس کی طرح کٹ جاتے ہیں اور اُن کی عورتیں اور لڑکے بیوہ و یتیم ہو کر مدت تک مصیبت اُٹھاتے ہیں اور تمام ملک میں رنج و غم چھا جاتا ہے ÷ لڑائی میں حق تعالیٰ ایک قوم کی معرفت دوسری قوم کو سزا پہنچاتا ہے ÷ غالب و مغلوب دونوں میں سے کسی کو یہہ خبر نہیں رہتی کہ ہم خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں اور کہ وہی ایک کو شکست دیتا اور دوسرے کو فتحیاب کرتا ہے اور یہہ بھی نہیں جانتے کہ جس نے شکست کھائی اور دوسرے کی تابعدار ہوئی سو اپنی شرارت کے باعث ہوئی ہے ÷ گفتگو میں لوگ کہتے ہیں کہ فلانی

قوم کی فوج بڑی تھی یا سپاہ زبردست تھی یا اُس کے سردار عاقل و ہوشیار تھے اِسی واسطے اُس نے فتح پائی + چنانچہ ایسی ایسی وجہوں کا ذکر کرتے ہیں اور لڑائی کے اصل کے باب میں بھی یوں ہی گفتگو کرتے + کہتے ہیں کہ دونوں قوموں کے درمیان یہہ نااتفاقی ہوئی یا فلانی قوم کو اور ملکوں کے فتح کرنے کی بڑی حرص ہی اِسی واسطے یہہ لڑائی ہوئی لیکن لڑائی کی اصل اور فتح و شکست کے باعثوں کے بیان میں کوئی اُس کا ذکر نہیں کرتا جو تمام قوموں کا حاکم ہی اور اُن کے درمیان اپنی مرضی پوری کرتا ہی + لڑائی کے شروع کا وسیلہ قوموں ہی کے درمیان پایا جاتا ہی بعضی دفعہ نااتفاقی ہوتی ہی اور بعضی دفعہ اندھیر و حرص + بہرحال وہ قوم جو شکست کھاتی ہی اپنی شرارت کے باعث شکست کھاتی ہی اور اُس سے سزا کو پہنچتی ہی اور جو فتح پاتی ہی اُس کی بھی کچھ سزا ہوتی ہی کیونکہ اُس کے بھی تو ہزاروں آدمی مارے جاتے ہیں اور اُن مقتولوں کے گھر میں رونا پیٹنا مچتا ہی + غرض لڑائی ہر صورت سے بڑی آفت ہی اور اُس سے غالب و مغلوب دونوں پر بڑی مصیبت پڑتی ہی +

چنانچہ جب دو یا زیادہ قوموں کے درمیان لڑائی ہوتی ہی ہمیں چاہئے کہ صرف اِنسانی باعثوں کو نہ دیکھیں پر اُس واجب الوجود کو بھی یاد کریں جو سب قوموں کا حاکم ہی اور اُن کی شرارت کے لئے اُن پر سزا پہنچاتا ہی + اُس سے کچھ چھپ نہیں سکتا پر وہ اُن کے سب اعمال کو دیکھتا ہی اور اُن کے اعمال کے موافق اُن سے سلوک کرتا ہی + جب کوئی مجرم گرفتار ہو کر حاکم کے حکم سے قید میں پڑتا ہی تو لوگ یہہ نہیں کہتے کہ وہ کسی اتفاق سے قید میں پڑ گیا ہی پر یہہ جانتے ہیں کہ اُس نے قانون کے برخلاف کوئی کام کیا ہی اِسی واسطے اِس حالت کو پہنچا ہی + اِسی طرح جب قوموں کے درمیان لڑائی ہوتی ہی اور ہزاروں دونوں طرف سے مقتول ہوتے ہیں اور اُن کے یگانوں اور عزیزوں کو

رنج و غم ہوتا ہے یہہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ سب اتفاقاً وقوع میں آتا ہے پر یاد کیا چاہئے کہ خدا جو خلقت کا حاکم ہے قوموں کو اُن کی شرارت کے باعث سزا دے رہا ہے + جناب باری کوئی آواز سنا کر کسی قوم کو حکم نہیں کرتا کہ جا کر کسی سے لڑے تو بھی بوسیلہ جنگ و جدل کے سزا وہی پہنچاتا ہے + پر اس کے ساتھ اس بات کو بھی خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اُن قوموں کو جو بے انصافی سے کسی سے لڑتی و ظلم کرتی ہیں خدا کے حضور جوابدہی کرنی ہوگی اور اُن کی سزا ہوگی کیونکہ وے تو صرف طمع و حرص و آز ایسے ایسے بُرے مقصدوں سے لڑتی ہیں +

غرض ہندوستان کا مُلک قدیم زمانے سے اکثر لڑائیوں کے وسیلے سزا پا رہا ہے + جب مُلک راجاؤں کے تحت میں تھا وے آپس میں لڑا کرتے تھے اور اس طرح خدا اُن کو اور اُن کی رعایا کو شرارت کے باعث سزا پہنچاتا تھا + چنانچہ وے لڑائیاں جو رام و راون اور یودھشٹر و دریودھن کے درمیان ہوئیں ایسی تھیں کہ اُن کی معرفت قادر مطلق نے قوم ہنود پر اُن کی شرارت کے باعث سخت سزا پہنچائی ہزاروں دونوں طرف سے مقتول ہوئے اور تمام مُلک میں رنج و غم چھا رہا + خدا نے اس مُلک کے لوگوں کو اکثر مسلمانوں کے حملوں سے بھی سزا پہنچائی ہے + کئی محمدی بادشاہوں نے ہندوستان پر چڑھائی کی ہے اور اُس کے باشندوں پر ایسی آفت لائے ہیں کہ اُس کا بیان نہیں ہو سکتا +

چنانچہ محمود غزنوی نے ہندوؤں کو بہت ستایا تھا اُس نے بارہ مرتبہ ہندوستان پر حملہ کیا اور سارے مُلک نے اُس سے نقصان اُٹھایا لاہور بھٹنیر اُجین گوالیر کالنجر قنوج دہلی اجمیر نگرکوٹ تھانیسر میرٹھ بندرابن متھرا اور سومناتھ سب کے لئے وہ آفت کا باعث تھا اُس نے تمام

ملک کو ایسا لوٹا اور غارت کیا جیسے کوئی تُند وحشی جانور ہو اور ابھی کٹہرے سے نکل بھاگا ہو ۔
اُس نے ہندوؤں کی کئی بڑی بڑی فوجوں کو شکست دیا اور کوئی اُس کے سامنے ٹھہر نہ سکتا تھا ۔
کہتے ہیں کہ قنوج کے راجہ کے پاس اتنی فوج تھی کہ جب تک پچھاڑی کی فوج ڈیرا اُکھاڑ پاتی تھی ہراول کی
فوج منزل پر پہنچکر ڈیرا ڈال دیتی تھی بقول بعضے مورخوں کے اُس کی سپاہ چھ لاکھ سے بھی زیادہ تھی
ہر چند کہ فوج اتنی بڑی تھی تو بھی قنوج کے راجہ نے اُس کا مقابلہ کرنا مناسب نہ جانا پر چپ چاپ
اُس کا تابعدار ہو گیا ۔ اِس سے ظاہر ہے کہ وہ بڑا زبردست غنیم تھا ۔ ایک دفعہ اُس کے مقابلہ
کے واسطے سات راجاؤں نے اپنی اپنی فوجیں اکٹھی کیں اور سب لوگ اپنے بچاؤ کے حق میں ایسے متفق
اور سرگرم تھے کہ عورتوں نے لڑائی کے خرچ کے واسطے اپنے زیور بھی اُتار دیئے ۔ چنانچہ مسلمانوں اور
ہندوؤں کی فوجوں کے درمیان ایک سخت لڑائی ہوئی دونوں طرف کی سپاہ نے بڑی جوانمردی
کی اور خوب لڑی اور کچھ عرصہ تک معلوم نہ ہوا کہ کون فتحیاب ہوگا اور کون شکست کھائیگا لیکن
آخرکار ہندو سپہ سالار کا ہاتھی بھڑکا اور مع سالار کے لڑائی سے بھاگا ہندوؤں نے سمجھا کہ ہمارا
سردار بھاگا جاتا ہے پس وے بھی بھاگے ۔ اُن کی طرف کے بیس ہزار آدمی لڑائی میں مارے
گئے ۔ اِس لڑائی میں مسلمان بھی بہت مارے گئے پر یہ خاصکر ہندوؤں کی سزا کے واسطے تھی پس
حق تعالیٰ نے بعد کئی گھنٹے کے جنگ و جدل کے اُس ہاتھی کو جس پر ہندوؤں کا سپہ سالار سوار
تھا کسی طرح بھڑکا دیا اور اِس وسیلے ہندوؤں کو شکست دی ۔ جب محمود نے تھنیسر
کو لیا تو دو لاکھ ہندوؤں کو اپنے وطن غزنی کو پکڑ لیگیا اور جب قنوج کو قبضہ میں لایا تب
بھی اتنے لیگیا کہ ایک ایک ہندو دو دو روپے سے بھی کم کو بکا ۔ چنانچہ اُس سے ہندوؤں

پر ایسی آفت آئی کہ اُس کا بیان کرنا ناممکن ہے ✦
عالمگیر نے بھی ہندوؤں کو بہت ستایا ہزاروں کو جبراً مسلمان کر ڈالا اور جو نہ ہوئے اُنھیں قتل کیا پس اُس سے بھی تمام قوم نے بڑی مصیبت اُٹھائی ✦

غرض یہہ تمام عذاب خدا نے اُن پر اُن کی شرارت کے واسطے بھیجا ✦ جب کوئی شخص مجرموں کو قید دیکھتا ہے تو یہہ نہیں سمجھتا کہ وے کسی اتفاق سے قیدخانے کو پہنچ گئے ہیں پر وہ جانتا ہے کہ ان لوگوں نے جرم کئے ہیں اور اُنھیں کے باعث اِس نوبت کو پہنچے ہیں اسی طرح یہہ آفت ہندوؤں پر اتفاقاً نہیں آئی تھی پر خدا نے اُن کے گناہوں کے باعث اُن پر بھیجی تھی اور بلا بھی قیدیوں کی سزا سے کہیں زیادہ تھی ✦

ہم یہہ نہیں کہتے کہ صرف ہندو ہی بدی و گناہ کرتے ہیں اور کہ خدا نے صرف اُنھیں کی سزا کی ہے ✦ دُنیا کی تمام قومیں گناہ کرتی ہیں اور خدا نے بار بار سب کی سزا کی ہے ایسی بلائیں اور آفتیں جو ابھی مذکور ہوئیں سب پر پڑ چکی ہیں ایک بھی نہیں بچی اور بچتی کیونکہ سب گناہ کرتی ہیں اور خلقت کا حاکم اپنے عدل سے سب کی سزا کرتا ہے ✦ اور قوموں کے حق میں مثالیں اِس باعث سے نہیں دیں کہ پڑھنیوالا اُن کی تواریخ سے واقف نہیں ہے ✦

بعضی دفعہ خدا کسی مُلک کے یا صرف ایک حصّے کو کسی آدمی کی معرفت سزا پہنچاتا ہے ✦ مثلاً اُس نے ایک دفعہ سراج الدولہ کے ظلموں کے وسیلے بنگالہ کی تنبیہہ کی تھی اور ایکبار دکھن کی حیدرعلی و ٹیپو سلطان کے وسیلے اور دہلی اور اُس کے پچھم کے ضلعوں کی نادرشاہ کی معرفت سزا کی تھی ✦ یہہ چاروں اِن جگہوں کے باشندوں کے لئے بڑی آفت کے باعث ہوئے تھے ✦

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ں تھی باپ کے مرنے کے بعد اُس نے بارہ برس سلطنت کی اور جب تک جیا ہمیشہ لڑتا ہی رہا اور خدا نے اُس کے وسیلے بہت قوموں کی سزا کی کوئی اُس کا مقابلہ نہ کرسکا پر جن سے وہ لڑا سب پر فتحیاب ہوا اور دنیا کی تمام قومیں جو اُس کے حال سے واقف تھیں اُس سے ڈرتی تھیں + سکندر کی مانند ایک اور شخص بھی ہو گیا ہے اُس کا نام نیپولیئن تھا وہ فرنگستان میں پیدا ہوا اور اصل میں غریب تھا پر خدا نے اُسے فہم کی بڑی تیزی بخشی تھی اِسی سے وہ رفتہ رفتہ بڑھا اور آخرکار ایک زبردست فوج کا سردار ہوا وہ عزم و صورت میں شیر کی طرح تُند تھا اور اپنے کسی ارادہ و تدبیر سے کیسی ہی مشکل اور خطرناک کیوں نہ ہو باز نہ رہتا تھا + اُس نے ارادہ کیا تھا کہ تمام فرنگستان کو کہ جس میں بہت سی ولایتیں شامل ہیں فتح کروں + جب فوج لیکر ادھر اُدھر پھرتا تھا تمام فرنگستان اُس کے سامنے تھرتھراتا تھا کیونکہ معلوم نہ تھا کدھر کو جھک پڑے + وہ کئی ملکوں کو خراب کرچکا تھا اور ارادہ رکھتا تھا کہ یہی حال سب کا کرے آخرکار اُس کے مقابلہ کے واسطے کئی قوموں نے اپنی فوجیں اکٹھی کیں ان قوموں کی طرف انگلستان کا ایک بڑا سردار تھا سب اپنی جان و مال و ملک کی حفاظت کے واسطے خوب لڑے دن بھر سخت لڑائی اور بڑی خونریزی ہوئی آخر کو اُنھوں نے نیپولیئن کی فوج کو شکست دی اور اُسے قید کرلیا + خدا نے اِس شخص کو اِسی واسطے پیدا کیا تھا کہ اُس کی معرفت بہت قوموں کو سزا دے + چنانچہ اُس نے کئی قوموں کو مغلوب کیا اور ستایا اور کئی ایک کی سزا لڑائی میں ہو گئی اُن کی فوجوں کو اُس سے مقابلہ کرنا پڑا اور ہر ایک قوم کے ہزاروں آدمی قتل ہوئے اور اُن کے تمام ملک میں بڑا رنج و غم ہوا پھر سب ملک اُس کے باعث بڑے خوف و خطر اور گھبراہٹ میں پڑے یہ بھی ایک بڑی سزا تھی + اُس بڑے سپہ سالار کو جو اِن سب قوموں کی طرف تھا مرے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

غرض اِس بیان سے جو نیک و بد اعمال کے بدلہ کی بابت ہوا ہی ظاہر و آشکار ہی کہ خدا ہر شخص اور ہر قوم کی چال چلن اور سب باتوں کو دیکھتا ہی اور گو اگرچہ روز آخر میں سب کا پورا انصاف ہوگا پر وہ یہاں بھی نیکوں کو تھوڑا بہت اجر دیتا اور بدوں کی کچھ سزا کرتا ہی ✦ نیکی و بدی و خیر و شر خیالی نہیں پر حقیقی باتیں ہیں اور حق تعالیٰ سب کچھ دیکھتا اور جانتا ہی اور ہر ایک کی ضرور اُس کے اعمال کے موافق عدالت کریگا ✦ پس ہمیں چاہئے کہ اُس سے ڈریں اور اُس کے حضور میں چوکس اور ہوشیار رہیں ✦

نواں باب

اُس نسبت کا بیان جو خدا اور انسان کے درمیان ہی ✦ اور اُن فرضوں کا بیان بھی جو اِس نسبت کے باعث اِنسان پر واجب ہیں

حق تعالیٰ ہمارا خالق ہی ✦ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم موجود نہ تھے اُسی کے حکم سے موجود ہوئے وہ ہمارے جسم و روح و عقل سب کا خالق ہی اور اُسی کی قدرت سے ہم ہر دم جیتے اور چلتے پھرتے ہیں ✦ اِن باتوں کا بیان پیچھے ہو چکا ہی چنانچہ اُن کا یہاں دُہرانا کچھ ضرور نہیں ✦

غرض خدا ہمارا باپ بھی ہی اور ہم اُس کے فرزند ہیں جیسا کہ اِنسانی باپ اپنے لڑکوں کے ساتھ پیش آتا ہی اُسی طرح خدا ہمارے ساتھ پیش آتا ہی یعنے وہ ہمیں پیار کرتا اور ہماری پرورش و خبرداری کرتا ہی ✦ اگر چھوٹے بچے اکیلے چھوڑ دئے جائیں تو مر جائیں کیونکہ

اپنی پرورش اور خبرداری نہ کر سکیں + اسی طرح انسان اپنی خبرداری نہیں کر سکتے کیونکہ اُن میں کچھ قُدرت نہیں تمام قُدرت خدا ہی میں ہے اور وہ اپنی قُدرت سے باپ کی طرح اُن کے ساتھ پیش آتا ہے اور اُنھیں پیار کرتا اور اُن کی پرورش اور خبرداری کرتا ہے + انسانی باپ اپنے لڑکوں پر مہربان رہتا ہے اور مقدور بھر اُن کی بہتری کیا چاہتا ہے اسی طرح ہمارا آسمانی باپ سب انسانوں پر مہربان رہتا ہے اور سب کی بہتری کرتا اور نہیں چاہتا کہ کوئی اُس کا فرزند تکلیف پاوے اُسی نے ہم کو پیدا کیا ہے اور اُسی کی خبرداری اور پرورش سے ہم جیتے ہیں وہی روزمرہ ہمیں خوراک و پوشاک اور تندرستی دیتا ہے اور ہزاروں خطرے سے بچاتا ہے + چونکہ اُس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے پیدایش کے باب میں سب اُس کے فرزند ہیں اور وہ ایک دم بھی کسی کو نہیں بھولتا + اگرچہ جہان میں کروڑوں انسان ہیں وہ سب کی پرورش اور خبرداری کرتا ہے + ہمارے آسمانی باپ کی محبت کی نسبت انسانی باپ کے پیار کی کچھ حقیقت نہیں + جب کسی کے گھرانے میں چھوٹے بڑے پندرہ یا بیس آدمی ہو جاتے ہیں تو وہ ہر دم ہر ایک کو اپنے خیال میں نہیں رکھ سکتا اور اکثر سب کی پرورش بھی نہیں کر سکتا پر ہمارا آسمانی باپ اپنی قُدرتِ کاملہ سے ہر دم اپنے سب فرزندوں کو یاد رکھتا ہے اور سب کی پرورش اور خبرداری کرتا ہے +

پھر حق تعالیٰ ہمارا بادشاہ ہے اور ہم اُس کی رعایا ہیں + اچھا بادشاہ عدل سے اپنی رعایا پر حکومت کرتا اُنھیں دشمنوں سے بچاتا اور آرام سے رکھتا ہے چنانچہ خدا سب انسانوں پر عدل کے ساتھ حکومت کرتا اور اُنھیں دشمنوں سے بھی بچاتا اور آرام سے رکھتا ہے بشرطیکہ اُن کی روش اچھی رعایا کی سی ہو + خدا کی بادشاہت جو وہ انسان پر کرتا ہے ہر طرح سے

اچھی ہی ایسا کہ اُس کی خوبی بے پایان ہی۔ سب انسانی بادشاہ اچھے نہیں ہوتے اکثر اُن میں سے
اپنے ہی نفع کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے خزانوں کو بھرا رکھنا اور آپ شان وشوکت اور
عیش وعشرت میں رہنا چاہتے ہیں اور رعایا کی بہتری کے لئے بہت سعی وکوشش نہیں کرتے۔
پر ہمارا آسمانی بادشاہ ایسا نہیں ہی وہ ہر طرح سے اپنی رعایا کی بہتری کرتا ہی اُس کی سعادت کچھ
رعایا کی کوشش اور محنت پر منحصر نہیں پر وہ اپنی ذات میں کامل سعادت رکھتا ہی اور وہ اپنے جلال
اور بزرگی کے واسطے ہرگز ایسا کام نہیں کرتا جس سے اُس کی رعایا کو نقصان ہو۔ پھر ہمارا آسمانی
بادشاہ قادر مطلق ہی اور ہمیں سب طرح کے دشمنوں سے بچا سکتا ہی۔ دُنیوی بادشاہ اپنی رعایا کو
ہمیشہ دشمنوں سے بچا نہیں سکتے جب اُن سے بھی کوئی زبردست آجاتا ہی تو اُس سے ہار جاتے ہیں
اور تب غنیم سے رعایا کو بڑی مصیبت ہوتی ہی۔ لیکن ہمارا آسمانی بادشاہ زمین وآسمان کا خالق و
مالک ہی اور کوئی دشمن اُس کی بے حد قدرت کے سامھنے ٹھہر نہیں سکتا پس وہ ہمیں سب طرح کے دشمنوں
سے بچا سکتا ہی۔ پھر جب دُنیوی بادشاہ اپنی رعایا کو دشمن سے بچاتے ہیں تو اُنھیں میں سے
ہزاروں کو دشمن کے مقابلہ کے واسطے لیجاتے ہیں پر ہمارا آسمانی بادشاہ اپنی بے حد قدرت سے اپنی
رعایا کو بچا سکتا ہی اور اُن کی مدد کی کچھ ضرورت نہیں رکھتا۔ جو اچھے رعایا کی طرح زندگی گذرانتے
اور اپنے سب فرضوں کو ادا کرتے ہیں وہ اُنھیں ہر طرح کے دشمنوں سے بچاتا ہی۔ بد آدمی اُس
کی وے رعایا ہیں جنھوں نے اُس سے سرکشی کی ہی اور پھر گئے ہیں چنانچہ اِن سے اُنھیں محفوظ
رکھتا ہی اور شیطانوں سے بھی جو انسانوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ اِن سب دشمنوں کی
اُس کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں۔

چونکہ خدا ہمارا خالق و باپ اور بادشاہ ہے اُس کی نسبت ہم پر چند فرض واجب ہیں یعنے ہمیں چاہئے کہ بدل ہمیشہ اُس سے پوری محبت رکھیں اور ڈریں اور اُس کی بزرگی و فرمانبرداری کریں ✦ ہر انسان کو ضرور ہے کہ ان فرضوں کو ادا کرے ✦

غرض اچھے رعایا نیک بادشاہ کی نسبت کس طرح پیش آتے ہیں ✦ وے اُس سے ڈرتے اور بدل اُس کی تعظیم کرتے اور اُس کے قانون کو مانتے اور ہر طرح سے اُس کی رضامندی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اُس کے ہر حکم کے بجا لانے پر مستعد رہتے ہیں بلکہ اگر وہ اُنھیں اندھیری رات میں کسی بڑے دریا کے پار ہونے اور دشمن سے لڑنے کو فرما دے تو اُس حکم کو بھی مانیں ✦ قصہ کوتاہ وے ہر طرح سے اُس کی مرضی کے موافق کرنے کو طیار رہتے ہیں اور ایسی فرمانبرداری سے وہ تعظیم اور محبت جو اُس کی نسبت رکھتے ظاہر کرتے ہیں ✦ چنانچہ سب انسانوں پر فرض ہے کہ حق تعالیٰ کو جو اُن کا آسمانی بادشاہ ہے دل سے پیار کریں اور اُس کی تعظیم کریں اور ہر صورت سے اُس کی فرمانبرداری پر مستعد رہیں یہہ بادشاہ تمام خوبی کا چشمہ ہے اِس واسطے اور بھی چاہئے کہ ان فرضوں کو ادا کریں ✦ اُس کے تمام حکم واجب اور آسان ہیں اور اُن کے بجا لانے سے سعادت حاصل ہوتی ہے اِس واسطے چاہئے کہ اور بھی خوشی سے اُنھیں مانیں ✦ اُس کے سب حکموں کا خلاصہ یہی ہے کہ ہم اُسے یعنے خدا کو اپنے تمام دل سے پیار کریں اور سب انسانوں کو جیسا اپنے تئیں کرتے ہیں ✦ پس یہہ حکم بہت واجب ہیں اور اُن میں کچھ مشکل نہیں اور سب کو ضرور ہے کہ اُنھیں بجا لاویں ✦

پھر چونکہ حق تعالیٰ ہمارا باپ ہے اِس باعث بھی ہمیں فرض ہے کہ اُس سے محبت رکھیں اُس کی تعظیم کریں اور اُس کے حکموں کو بجا لاویں ✦ اچھے لڑکے اپنے والدین کی نسبت اِسی طرح پیش آتے ہیں

اور ہر طرح سے اُن کی رضامندی چاہتے ہیں اور اِسی صورت سے اُس تعظیم او محبت کو جو والدین کی نسبت رکھتے ظاہر کرتے ہیں ٭ ایسا ہی ضرور ہی کہ سب اِنسان اپنے آسمانی باپ سے بدل وجان محبت رکھیں و اُس کی تعظیم کریں اور اُس کے حکموں کو بجا لاویں بلکہ نہایت ضرور ہی کہ انسانی باپ کی نسبت اُسے ہر طرح سے زیادہ مانیں ٭ اُس کے حکم وہی ہیں جن کا ابھی ذکر کیا ہی ہم ہر دم اُس سے نعمتیں پاتے ہیں ٭ پس نہایت ضرور ہی کہ اُس کی فرمانبرداری کریں ٭ دُنیا میں دیکھتے ہیں کہ جو لڑکا نیک اور مہربان باپ کے کہے پر نہیں چلتا بدنام اور خراب ہوتا ہی اِسی طرح جو اِنسان اپنے آسمانی باپ کی نافرمانی کریگا ہمیشہ کے واسطے خراب ہوگا یعنے جہنم کے عذاب میں پڑیگا ٭

پھر حق تعالیٰ ہمارا خالق ہی اور اِس باعث بھی ہمیں نہایت واجب ہی کہ اُس سے محبت رکھیں اور اُس کی تعظیم و فرمانبرداری کریں ٭ ہم پیچھے کہہ آئے ہیں کہ اُسی نے ہمیں پیدا کیا ہی اور جسم و روح و زندگی و تندرستی و عقل عنایت کی ہی اور خاص اِسی واسطے عنایت کی ہی کہ اُس کی عبادت کریں ٭ ہم اِسی واسطے خلق نہیں ہوئے کہ اِس دُنیا میں محنت کریں کھائیں پئیں سوویں اور مر جائیں جیسا کہ حیوانوں کا حال ہی جو اپنے خالق کو نہیں پہچانتے نہ اَور کسی بات کے لئے پیدا ہوئے ہیں پر خاص اِسی لئے کہ اُس کی عبادت کریں چنانچہ اِسی واسطے اُس نے ہمیں عقل عنایت کی ہی اگر انسان خدا کی عبادت کے واسطے پیدا نہ ہوتے تو اُنھیں عقل عنایت نہ ہوتی کیونکہ تب اُس کی ضرورت نہ ہوتی ٭ خدا کی حکمت کامل ہی اور اُس نے کسی مخلوق کو ایسی کوئی چیز نہیں دی جو کچھ کام نہ آوے ٭ اگر بدن کے اعضا کے باب میں نہایت ہی بیوقوف سے پوچھئے تو بتلاویگا کہ کون کس کام کے لئے مقرر ہوا ہی مثلاً کہہ دیگا کہ آنکھیں دیکھنے کو ہیں کان سُننے کو ناک سونگھنے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گھوڑے کتے اور اَور سب گھریلے جانور اپنے مالکوں کو پہچانتے اور اُن کی خدمت کرتے ہیں اور اُن کی سنگت سے بھی خوش رہتے ہیں اگر حیوان اپنے مالکوں کی نسبت ایسا کرتے ہیں تو کتنا زیادہ چاہئے کہ انسان اپنے خالق کو پہچانیں اور اُسے پا کر ہمیشہ اُس کی عبادت میں مشغول رہیں ✦

ہمیں حکم ہے کہ ہمیشہ اُس کی عبادت اور محبت میں مشغول رہیں ہم ہر دم اُس کے مخلوق ہیں اور ہر ساعت اُسی کی قدرت سے برقرار رہتے ہیں پس چاہئے کہ ہر دم اُس کی اطاعت میں رہا کریں ✦ نوکر کو چاہئے کہ جب تک تنخواہ پاتا ہے اپنے مالک کی خدمت کرے چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ جب تک حق تعالیٰ سے تنخواہ پاتے یعنے اُس کی قدرت سے برقرار رہتے ہیں اُس کی عبادت و اطاعت کریں اور اُس کی قدرت سے برقرار موجود تو ہمیشہ رہینگے پس ہمیشہ ہم پر واجب اور فرض رہیگا کہ اُس پر دل لگاویں اور اُس کی عبادت کریں ✦ اِسی واسطے اُس نے ہمیں پیدا کیا اور غیر فانی روحیں دی ہیں ✦ تھوڑے دنوں میں تو ہمارے بدن سڑ گل کے مٹی ہو جائینگے لیکن ہماری روحیں تب بھی جیتی رہینگی اور روحوں پر تب بھی فرض رہیگا کہ اپنے خالق کی عبادت و اطاعت کریں ✦ اِس مثل میں اِتنا فرق ہے کہ نوکر جب چاہے اپنے مالک کی خدمت چھوڑ دے مالک اُسے جبراً اپنی نوکری میں رکھ نہیں سکتا کیونکہ اُس کا خالق نہیں ✦ لیکن خدا ہمارے جسم و روح کا خالق اور پروردگار ہے اور ہمیں ہر طرح کی نعمتیں دیتا ہے پس ہم کبھی اُس کی خدمت ترک نہیں کر سکتے ✦ غرض ہم پر واجب اور فرض ہے کہ ہمیشہ اُس کی عبادت اور اطاعت میں مشغول رہیں ✦

عبادت و اطاعت میں ہمیشہ مشغول رہنے سے کچھ یہہ مراد نہیں کہ دن بھر گھٹنے ہی ٹیکے رہیں یا کہ آنکھیں بند کئے دھیان کرتے رہیں ✦ روزمرہ اپنی اور لڑکے بالوں کی پرورش کے واسطے اور

محتاجوں و مفلسوں کی مدد کے لئے کچھ دُنیوی کام کرنا ہوگا ❊ دُنیوی کام بھی جب کہ اُسے واجب
ارادے اور نیک نیت سے کرتے ہیں خدا کی عبادت میں شمار ہے ❊ ہمیشہ عبادت اور اطاعت میں
مشغول رہنے کے یہہ معنے ہیں کہ ہم روز روز معین وقتوں پر اُس کی بندگی کریں اور دن بھر اُسے حاضر
ناظر جانکر اُسی کے خوف میں رہیں اور تمام دن ایسی باتوں اور ایسے کاموں میں مشغول رہیں جو اُس
کی مرضی کے موافق ہیں اور اُسے پسند آتے ہیں اور جب کہ دُنیوی کام میں مشغول ہیں تب بھی اپنا دل اُس پر
لگائے رہیں اور بار بار اُس کی بابت خیال کریں ❊ جب کہ کوئی ہاتھوں سے کام کرتا ہے تب دل اُس کا
بہت سی باتوں کے حق میں خیال کیا کرتا ہے چنانچہ لڑکے بالے و اور عزیز اور یگانے ملکر دے بھی جو کہیں وہ ہیں اور
طرح کی گفتگو جو کسی سے ہوئی ہے اور ماجرے جو کہیں وقوع میں آئے ہیں اور اپنے پیشہ کا نفع اور کوئی کام جو وہ
آگے کو کیا چاہتا ہے و اور یہی طرح کی باتیں سب اُس کے خیال میں گذرتی ہیں ❊ اگر دُنیوی کام کے
وقت یہہ سب باتیں خیال میں آسکتی ہیں تو خدا بھی آسکتا ہے ❊ پس اگر محبت اور پاک
خوف اور اُسی کی مرضی بجا لانے کی آرزو رکھکے دُنیوی کام کے وقت اُس کو یاد کرینگے تو یہہ بھی اُس
کی عبادت ہوگی اور خدا اِس عبادت کو بھی قبول کریگا ❊ ہر انسان کو چاہئے کہ روز مرہ
خلوت میں تنہا دو دفعہ جناب باری کی پرستش کرے اور خلوت کی عبادت کے لئے صبح و شام
بہت اچھے وقت ہیں کیونکہ اِن وقتوں میں لوگ فارغ ہوتے ہیں اور اگر دو دفعہ سے زیادہ ہو سکے
تو اور بھی بہتر ❊ پھر ہر شخص کو چاہئے کہ دو دفعہ اپنے لڑکے بالوں کے ساتھ بھی پرستش کرے ❊
اور سوا اِن دو عبادتوں کے چاہئے کہ ہفتہ کا ایک روز یعنے سبت کا تمام دن یادِ خدا میں صرف ہو
اُس روز سب دُنیوی کام منع ہیں اور حکم ہے کہ سوا خلوت و لڑکے بالوں کے ساتھ کی عبادت کے

سب لوگ ایک جگہہ جمع ہوں اور ملکر خالقِ پاک کی عبادت کریں + ہر طرح کی عبادت میں خدا کا کلام پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں + خلوت کی عبادت میں کلامِ الٰہی سے پر آپ سے غور کرتے ہیں اور مجلسی عبادت میں اُس کلام کے وعظ سنا کرتے اور اُس کی حمد و ثنا کے لئے گیت بھی گاتے ہیں +

غرض ہر انسان پر فرض ہے کہ روز بروز دن بھر خدا کی عبادت میں رہے اور یہہ بات بخوبی ہو بھی سکتی ہے + ہر نیک کام جو کوئی خدا کی محبت اور خوف سے کریگا اُس کی عبادت میں شمار ہوگا + چاہئے کہ جو ہم کرتے ہیں سب اُس کی پاک مرضی کے موافق ہووے یہی اُس کی عبادت ہے اور ضرور ہے کہ ہر کام و کلام اور خیال میں بھی اُن باتوں سے پرہیز کریں جو اُس کی پاک مرضی کے برخلاف ہیں کیونکہ اگر پرہیز نہ کرینگے تو گناہ صادر ہوگا + جب کوئی لڑکا ہمیشہ اُن باتوں سے دور رہتا ہے جن سے اُس کا باپ بیزار ہوتا ہے اور وہ کام کرتا ہے جو اُسے پسند آتے ہیں تو اُس سے باپ دریافت کرتا ہے کہ یہہ لڑکا مجھے بہت چاہتا ہے + اِسی طرح جب ہم ہر طرح کے گناہ سے پرہیز کرینگے اور وہی کام کرینگے جو خدا کی مرضی کے موافق ہیں تو اپنی چال چلن سے ظاہر و ثابت کرینگے کہ ہم اُس سے محبت رکھتے اور اُسے مانتے ہیں +

چنانچہ جب ہم صبح کو اُٹھتے اور کام میں مشغول ہوتے اور جب کھاتے پیتے اور اِدھر اُدھر چلتے پھرتے اور کسی سے باتیں کرتے اور جب رات کو لیٹتے اور اُس وقت بھی جب کہ آدھی رات کو کبھی کبھی نیند ٹوٹ جاتی ہے ہر دم چاہئے کہ پاک خوف اور محبت سے اُس کو یاد کریں اور اُسی کی مرضی کے بجا لانے کی آرزو رکھیں اور چاہئے کہ یہہ تمام باتیں نہایت خوشی سے کریں یہہ سب اُس کی عبادت میں شمار ہے +

جب ہمارا کوئی بڑا عزیز ہم سے کہیں دور ہوتا ہے تو ہمارا دل اُسی پر لگا رہتا ہے یا جب کہ ہمارے لئے تھوڑے دنوں میں کوئی بہت عمدہ بات ہونیوالی ہوتی ہے تب بھی ہمارے خیال اُسی پر لگے رہتے ہیں + چاہئے کہ اسی طرح ہمارے دل اور خیال ہر دم خدا پر لگے رہیں + پھر جب کہ لوگ کسی بڑی آفت و جان کنی میں پڑتے ہیں تو ہر ساعت خدا کو یاد کرتے اور اُس سے بار بار فریاد بھی کرتے ہیں + چاہئے کہ اسی طرح خدا ہمیشہ یاد رہے +

غرض اِس بیان سے جو ہو چکا ظاہر و آشکار ہے کہ ہر انسان پر فرض ہے کہ ہمیشہ دل و جان خدا سے محبت رکھے اور ڈرے اور اُس کی عبادت و فرمانبرداری کرے + یہہ فرائض ہر دم واجب ہیں اور ذری دیر کے لئے بھی موقوف نہیں ہو سکتے وہ ہمارا خالق و پروردگار ہے اور سدا ہماری بہتری کرتا ہے اور اُس نے عقل ہمیں اسی واسطے عنایت کی ہے کہ ان فرضوں کو ادا کریں +

سب انسان اقرار کرتے ہیں کہ یہہ فرائض بہت واجب و مناسب اور ضرور ہیں سب کی ضمیر اِس بات پر گواہی دیتی ہے + سب جانتے ہیں کہ ایک خالق ہے جس نے تمام انسانوں اور اِس دُنیا اور سورج و چاند اور ستاروں کو پیدا کیا ہے اگرچہ اُسے نہیں دیکھ سکتے پر اُس کی خلقت کو دیکھتے ہیں اور خلقت کو دیکھکر دریافت کرتے ہیں کہ خدا موجود ہے اور سب کو اپنی قدرت سے قایم رکھتا ہے سب یہہ بھی جانتے ہیں کہ وہ سب انسانوں کی پرورش اور خبرداری کرتا ہے اور اُن کی ضمیر یہہ گواہی دیتی ہے کہ ہر انسان کو چاہئے کہ اُس سے محبت رکھیں اور اُس کی عبادت و اطاعت کریں + ضمیر کی یہہ گواہی اور اِس باب میں انسان کا اقرار اِس سے بہت ہی صاف صاف ظاہر ہے کہ سب کے درمیان کسی نہ کسی طرح کا مذہب رایج ہے + دُنیا میں سیکڑوں قومیں ہیں کوئی تو میدانوں

میں رہتی ہیں اور کوئی پہاڑوں پر کوئی تو نہایت سرد ملکوں میں ہیں اور کوئی نہایت گرم میں کوئی تو بہت علم اور تربیت رکھتی ہیں اور کوئی ایسی جاہل اور وحشی ہیں کہ انسانوں کو بھی کھاتی ہیں کوئی آباد شہروں میں رہتی ہیں اور کوئی جنگلوں میں کوئی تو ستھری پوشاکیں پہنتی ہیں اور کوئی اس باب میں ایسی رہتی ہیں کہ انھیں ننگا کہا چاہئے یہہ سب تمام جہان میں پھیلی ہیں اور ایک دوسرے سے نہایت متفرق ہیں تو بھی ان میں سے ہر ایک کسی نہ کسی طرح کا مذہب رکھتی ہے + کوئی بھی بے مذہب نہیں کیونکہ بے مذہب بنے سے لوگوں کو کچھ خوف سا معلوم ہوتا ہے + مذہب کے رکھنے سے سب قومیں اپنے اس یقین و ایمان کو ظاہر کرتی ہیں کہ ایک خالق ہے اور کہ اس کی عبادت و اطاعت کرنا سب پر فرض ہے + سب لوگ چاہیں روزمرہ عبادت نہ کریں پر ہر انسان زندگی بھر میں کئی دفعہ اپنے سے ایک بڑے وجود کی عبادت کرتا ہے + اس ملک میں اتر سے دکھن تک پورب سے پچھم تک بہت قومیں پائی جاتی ہیں پر بے مذہب کوئی نہیں + چنانچہ عیسائی و ہندو و مسلمان سب اپنا اپنا مذہب رکھتے ہیں اور سوا ان کے اسی ملک میں اور بھی بہت سے عقیدے ہیں + وے لوگ جن کے درمیان علم و تربیت ہے البتہ کسی نہ کسی طرح کا مذہب رکھتے ہی ہیں پر مذہب کا ہونا انھیں میں قید نہیں ہے وہ نہایت وحشی قوموں میں بھی پایا جاتا ہے چنانچہ راج محل کے پہاڑی و اور جنگلی لوگ بھی کسی نہ کسی طرح کی پرستش کیا کرتے ہیں + ایک ملک میں ایک ایسی وحشی اور تند قوم ہے کہ اس کے لوگ خاصکر انسان کے قتل کرنے پر مستعد رہتے ہیں اور جنھیں قتل کرتے ان کی کھوپڑیاں اپنے پاس رکھتے ہیں ان کے درمیان وہی جوانمرد و شجاع گنا جاتا ہے جس نے بہت سے آدمیوں کو مارا ہو اور جس کے پاس بہت سی کھوپڑیاں ہوں + ان کے یہاں جب کوئی لڑ

کسی مرد سے شادی کیا چاہتی ہے تو پہلے اُس سے دریافت کر لیتی ہے کہ تم نے کتنے آدمی مارے ہیں
اور تمھارے پاس کتنی کھوپڑیاں ہیں ۔ اِس سے وہ معلوم کرتی کہ یہہ شخص شجاع ہے کہ نہیں اور
جن کے پاس کھوپڑیاں نہیں ہوتیں اُس کی شادی کو مشکل ہوتی ہے ۔ پر یہہ لوگ بھی حالانکہ
ایسے نہایت وحشی ہیں اپنے سے ایک بڑے وجود کی پرستش کرتے جسے روح اکبر کہتے ہیں اور یقین
کرتے ہیں کہ اُسی نے سب کچھہ پیدا کیا ہے ۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ ان وحشی قوموں کا مذہب درست
ہے خود ہندوؤں کا مذہب جو اپنے درمیان اتنا علم رکھتے ہیں درست نہیں ہے اسی طرح اور بھی
[illegible] علم و تربیت والی قومیں ہیں کہ اُن کا بھی مذہب حق نہیں ہے پر یہاں مذہب کے درست یا نادرست
اور سچے یا جھوٹے ہونے کی گفتگو نہیں کرتے یہاں تو صرف یہی کہتے ہیں کہ دُنیا کی سب قومیں کسی نہ کسی
طرح کا مذہب رکھتی ہیں اور مذہب کے رکھنے سے اپنا یہہ یقین و ایمان ظاہر کرتی ہیں کہ ایک خالق و
مالک ہے اور کہ اُس کی پرستش و عبادت ہم پر فرض ہے ۔

غرض یہہ دُنیا چار بڑے حصوں میں تقسیم ہے اِس حصہ کو جس میں ہم رہتے ہیں ایشیا کہتے ہیں
اُس کے تمام ملکوں یعنے روم و ایران و عرب و تاتار و چین و برماہ و سیام و جاپان
وغیرہ سب کے باشندے کوئی نہ کوئی مذہب رکھتے ہیں اِسی طرح اور حصوں یعنے فرنگستان و امریکہ
اور افریقہ و تمام ٹاپوؤں کے لوگ بھی جن میں بہت سی وحشی قومیں بھی ہیں سب کسی نہ کسی طرح کا
دین و ایمان رکھتے اور یقین کرتے ہیں کہ ہم پر ایک خالق کی عبادت اور اطاعت واجب و فرض ہے
حق تعالیٰ نے یہہ بات سب انسانوں کے دل پر نقش کر دی ہے اور ہر ایک کی ضمیر اِس پر
گواہی دیتی ہے ۔

چونکہ ہم پر فرض ہے کہ خدا کو اپنے تمام دل و جان سے پیار کریں + چند باتیں ہیں جو کہ خالق پاک کی اس محبت کے برخلاف ہیں اور ہم کو منع ہیں +

پہلی بات یہہ کہ ہمیں اپنے ماں باپ لڑکے بالوں بھائی بہنوں اور یگانوں کو اتنا پیار کرنا چاہئے کہ اُس سے خدا کی محبت میں فرق آوے البتہ حکم ہے کہ ان عزیزوں کو پیار کریں پر خدا سے کم + اگر یہہ یگانے کوئی گناہ کروایا چاہیں تو اُن کی بات ہرگز نہ ماننا چاہئے اور اگر وے خدا کی عبادت یا اور کسی نیک کام کو منع کریں تو بھی اُن کی نہیں سننا چاہئے +

دوسری بات یہہ کہ انسان کے خوف کے سبب ہمیں کبھی خدا کی عبادت و محبت در خوف چھوڑنا نہ چاہئے + اگر ماں باپ یا زبردست دشمن یا حاکم ہم سے کوئی بیجا کام کروایا چاہیں اور کہیں کہ خدا کی محبت اور عبادت کو چھوڑ دو تو اُن کی ہرگز سننا نہ چاہئے خدا کے نزدیک انسان کی کچھہ حقیقت نہیں وہ قادر مطلق ہے پس ہمیشہ اُس سے ڈرنا چاہئے +

تیسری بات یہہ کہ انسان یا اور کسی مخلوق کی پرستش کرنا مناسب نہیں + عبادت خدا ہی کا حق ہے اور کسی مخلوق کا نہیں + کسی مخلوق کی پرستش کرنا نہایت بڑا گناہ ہے + صرف خدا ہی ہمارا خالق و پروردگار اور بھلا کرنیوالا ہے اس لئے اُسی کی عبادت کی چاہئے انسان ہمارے واسطے کچھہ نہیں کر سکتا تو پھر اُس کی عبادت کیوں کریں + اس ملک میں برہمن پرستش کا دعویٰ رکھتے اور اپنے تئیں ہندوؤں سے پجواتے ہیں لیکن وے بڑے احمق ہیں اور اس دعویٰ میں بڑے گنہگار ٹھہرتے ہیں + وے جھوٹھہ بولتے چوری کرتے فریب دیتے خون و زنا کرتے اور گنہگار ہونے کے باعث بیمار پڑتے و مر جاتے اور اُن کے بدن مٹی ہو کے مٹی میں مل جاتے اور تھوڑے دنوں

نشان اُن کا کچھہ ذکر بھی نہیں رہتا تو کیا ایسے لوگوں کی عبادت و پرستش کی چاہئے ÷ وے جو پرستش کا دعویٰ کرتے ہیں اور وے جو اُنھیں پوجتے اور سجدہ کرتے ہیں دونوں دیوانے ہیں کیونکہ اِس بات کی کوئی لائق وجہ نہیں بتلا سکتے ÷ اگر برہمنوں کو اپنے تئیں پجوانے اور سجدہ کروانے کی بڑی خواہش ہے تو اُنھیں چاہئے کہ کوئی خلقت معہ ذی عقل مخلوقوں کے پیدا کریں تو اُن کا دعویٰ اچھا بھی گنے ÷ برہمنوں سے اُس وقت کیسا بڑا کفر ہوتا ہے جب کوئی اُن کے پانو پڑتا اور اُنھیں سجدہ کرتا ہے اور وے بڑے مزے میں چپ چاپ کھڑے رہتے ہیں اور سجدہ کرواتے ہیں گویا وہی خالق ہیں ایسے کفر سے ذرہ بھی نہیں ڈرتے اور ایک قدم بھی پیچھے کو نہیں ہٹتے اور لوگوں کو ایسے بڑے گناہ سے ذرہ بھی نہیں باز رکھتے ÷ وے لوگوں کے سجدہ سے بہت خوش ہوتے اور جب کوئی اُن کے پانو پڑتا ہے تو اپنے تئیں دیوتا سمجھتے ہیں لیکن اُنھیں خوب یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بغیر توبہ کے مر جائیں تو اِس گناہ اور سب گناہوں کے واسطے جہنم کے عذاب میں پڑینگے اُس وقت از حد تکلیف میں کچھہ مزہ اور خوشی نہیں معلوم ہوگی اور اُن کا تمام دیوتاپن بھاگ جائیگا ÷ سب اِنسان خدا ہی کے مخلوق ہیں اور صرف اُسی کی بندگی اور عبادت کرنا ہے خود برہمنوں پر بھی یہی فرض ہے اور اگر وے اُسے ادا نہ کرینگے تو اُن کی سخت سزا ہوگی ÷ اِسی طرح بڑے بڑے راجاؤں اور مہابیروں کی جو آگے ہو گئے ہیں اور جن میں سے بعضوں کو لوگ دیوتا اور پرمیشور کا اوتار سمجھتے ہیں عبادت کرنی نہیں چاہئے ÷ شاید یہہ لوگ بڑے جوانمرد ہو گئے ہیں و بہت سے ملکوں کو فتح کیا ہے اور بڑی خونریزی کی ہے پر صرف مخلوق تھے اور کچھہ ہمارے خالق و پروردگار نہیں پس کبھی اُن کی پرستش نہ کی چاہئے ÷ یونہی حیوانوں مثلاً گائے ہاتھی وغیرہ کو ماننا مناسب نہیں ÷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتے ہیں سواے اُن کے ہزار اور موقعوں پر خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں + اِس سے ظاہر ہی کہ وے بغیر وسیلے بتوں کے خدا سے دعا مانگ سکتے اور اُس کی عبادت کر سکتے ہیں + اگر ایسی بات کبھی کبھی کر سکتے تو ہمیشہ بھی کر سکتے ہیں + پس خدا کی عبادت میں بتوں کی کچھ ضرورت نہیں جب کوئی شخص بت کے آگے سجدہ کرتا ہی تو اُس کا دل بت پر لگا رہتا ہی اور خدا پر نہیں یہہ گناہ ہی اور خدا اُس کے باعث بہت بیزار ہوتا ہی + بہت قومیں بغیر وسیلے بتوں کے خدا کی پرستش کرتی ہیں پس ہندو بھی اگر دل سے اُسے چاہیں یوں ہی کر سکتے ہیں + ذرہ عقل کو بھی کام میں لایا چاہئے اور دیکھا چاہئے کہ گونگی مورتوں اور خداے بزرگ کے درمیان جو کہ آسمان و زمین کا خالق ہی کونسی نسبت ہی + اگر کوئی شخص دو چار برس کے لئے کہیں باہر جائے اور اُس کا بیٹا [illegible] باپ کی صورت بنا کر گھر میں رکھے اور روزمرہ اپنے باپ کو اُس صورت کے وسیلے یاد کرے بلکہ اُسے باپ بھی کہے تو اُس کا باپ جب گھر آوے اور یہہ حال معلوم کرے یہہ ایسی حرکت کے واسطے کیا کہے + البتہ یہہ سمجھے کہ میرے بیٹے نے دیوانے کا سا کام کیا ہی اور اُس سے بہت بیزار رہے اور تاکید سے فرماوے کہ ایسا پھر کبھی مت کرنا + چنانچہ یوں ہی خدا نہیں چاہتا کہ کوئی بتوں کے وسیلے اُس کی پرستش کرے + اُسے بت پرستی سے نہایت نفرت ہی اور اُس نے تاکید سے اُسے منع فرمایا ہی +

دسواں باب

اِنسان کے گنہگار ہونے کا بیان

پچھلے باب میں یہہ بیان ہوا ہی کہ ہم پر واجب ہی کہ حق تعالیٰ کو اپنے تمام دل سے پیار

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور عذاب ہی ۔ سب اِنسان تکلیف و عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں کوئی بھی نہیں بچتا ۔ پس سب
اِنسان گنہگار ہیں ۔ یہہ دلیل بہت صاف ہی اور ہر کوئی اِسے سمجھ سکتا ہی ۔ اگر کوئی شخص
جرم ثابت ہو کے وقید میں پڑ کے اور بیڑیاں پہن کے اپنی شرافت و بھلمنسی پر فخر کرے تو ہر کوئی
اُس پر ہنسیگا بیڑیوں سے تو صاف ظاہر ہی کہ اُس نے کوئی جرم کیا ہی اور قید میں پڑا اور بے عزت
ہوا ہی تو پھر شرافت اور بھلمنسی کے فخر کی جگہہ کہاں رہی ۔ پس وہ تکلیف اور عذاب جس میں
انسان گرفتار ہوتا ہی مثل بیڑیوں کے ہی اور اُس سے صاف ظاہر ہی کہ اُس نے کوئی جرم کیا ہی
اور جرم یہی ہی کہ خدا کی محبت اور عبادت سے اِنکار کیا ہی اور جب تک کہ تکلیف و عذاب کی یہہ
بیڑیاں پہنے ہی یہہ فخر نہیں کر سکتا کہ میں پاک ہوں ۔ خدا کی کامل محبت اور عبادت و اطاعت
کو پاکیزگی کہتے ہیں اور چونکہ اِنسان نے یہہ فرض کامل طور سے ادا نہیں کئے وہ پاک بھی نہیں ۔
جو شخص سمجھتا ہی کہ میں نے خدا سے کامل محبت رکھی ہی اور اُس کی پوری فرمانبرداری کی
ہی بڑی بھول میں ہی ۔ اگر یہہ فرض ادا کرتا تو بیڑیاں کیوں پہنتا ۔ سب اِنسانوں کو
دُکھ درد ہوتا ہی پس ظاہر ہی کہ کسی نے اِن فرضوں کو ادا نہیں کیا ۔ موت بھی گناہ کا ایک پھل
ہی چنانچہ اگر جہان میں ایسا کوئی اِنسان دیکھنے میں آتا جس کو کبھی کچھ دُکھ درد نہیں ہوا اور
جو کبھی نہیں مرا تو البتہ معلوم ہوتا کہ اُس نے جیسی چاہئے تھی خدا سے محبت رکھی ہی اور اُس کی
عبادت و اطاعت کی ہی اور کسی طرح کا گناہ نہیں کیا ۔ اندیشہ و فکر اور دُکھ درد اور بیماری اور
غم اور رنج اور مر جانا سب گناہ کے پھل اور انجام ہیں اور اِن سب کو عذاب کہتے ہیں ۔ اور
چونکہ کسی نے خدا کی محبت اور عبادت کے فرضوں کو ادا نہیں کیا سب اُس میں گرفتار ہوتے ہیں ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ضعیف ہوا اور کچھ کر نہیں سکتا تو گذری زندگی کے احوال پر غور کیا کرتا ہے اگر اقبالمند ہوا ہو تو اُس کے باعث خوشی کرتا ہے اور اگر نقصان اُٹھایا ہو تو رنج کھاتا ہے ÷ اگرچہ اِس عمر میں ایسا ضعیف ہوتا کہ کوئی دُنیوی کام کر نہیں سکتا پر اب بھی اُس کا دل روپئے پیسے اور دُنیا کی اور چیزوں پر ایسا لگا رہتا ہے کہ گویا اب بھی اُس کے کاروبار اور فکروں میں ڈوبا ہوا ہے اگرچہ قبر میں پانوں لٹکا چکا ہے پر اب بھی اپنے خالق کو جس کی محبت و عبادت سے زندگی بھر غافل رہا ہے اور جس کو اب حساب دینے جاتا ہے یاد نہیں کرتا ÷ سچ ہے جب لوگ نہایت بوڑھے ہوتے خدا کا یا کسی کا جسے وے اوتار سمجھتے ہیں زبان سے نام لینے لگتے ہیں اور اِس کو عبادت کہتے ہیں پر یہہ کونسی عبادت ہے ÷ اُس عبادت کے جو خدا چاہتا ہے اور اِس طرح نام لینے کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے اور خدا اُسے منظور نہیں کرتا ÷ سچ تو یوں ہے کہ اگر اُن میں جسم و عقل کی طاقت ہوتی تو اب بھی دُنیا کے کاموں اور فکروں میں ڈوبے رہتے ÷

غرض ظاہر ہے کہ انسان نے خدا کی محبت اور عبادت سے انکار کیا اور اُسے بالکُل ترک کیا ہے ÷ اُس نے وے فرض ادا نہیں کئے جن کے لئے پیدا ہوا ہے اور اِسی باعث خدا کے حضور محض گنہگار ہے اور اُس کے خوفناک غضب کا سزاوار ہے ÷ اُس کے تمام خیال اپنے ہی اوپر لگے رہتے ہیں اور زندگی بھر جو کرتا ہے اپنے ہی لئے کرتا ہے اور خدا کی عبادت کے واسطے کچھ بھی نہیں ÷ اُس کے سب خیالوں اور باتوں اور کاموں سے جناب باری بہت بیزار رہتا ہے کیونکہ وے اُس کی عبادت کے لئے نہیں ہوتے ÷ یہہ بات خوب ظاہر ہے چنانچہ انسان کی روزمرہ کی چال چلن کو دیکھو اور صاف صاف معلوم ہو جائیگا کہ جو کرتا ہے اپنے واسطے کرتا ہے اور خالق کی عبادت کے واسطے کچھ بھی

خیال پھر دُنیا کی چیزوں پر لگے رہتے ہیں اور خدا پر ذرہ بھی نہیں ✦ ایسا کرنے سے گویا وہ یہہ یقین کرتا ہی کہ کوئی خالق و مالک نہیں ہی اور مجھے کسی کے حضور جوابدہی نہیں کرنا ہی میں اسی دُنیا کا ہوں اور مرتے وقت جسم و روح دونوں مٹ جائینگے اور میں باقی نہ رہونگا ✦ جب دن کے وقت کسی سے گفتگو کرتا تو اپنے یا اَور کسی کے کاروبار یا اَور کسی بات کے حق میں گفتگو کرتا ہی پر خدا کے بابمیں نہیں ✦ سچ تو یوں ہی کہ اُس کے حق میں گفتگو کرتے اُس کو شرم آتی ہی ✦ حیوان خدا کے بابمیں بول نہیں سکتے چنانچہ وہ خدا کی بابت حیوانوں کی طرح گونگا رہتا ہی ✦ اگرچہ خدا نے اُسے اپنی حمد و ثنا اور گفتگو کے لئے زبان عنایت کی ہی تو بھی وہ اِس مقدمہ میں گونگا رہتا ہی پر روپئے پیسے اور دُنیوی باتوں اور کاروبار کے حق میں دن بھر بلکہ آدھی رات تک بھی باتیں کرتا رہتا ہی اور یہہ کچھ دو ہی چار مہینے یا برس نہیں پر زندگی بھر اور بیماری کے وقت بھی اُس سے باز نہیں آتا ✦ جب شام کو کام سے فرصت پاکر گھر آتا ہی تو گھر کی بہت سی باتوں میں خیال لگ جاتا وہ لڑکوں کے ساتھ باتیں کرتا اور اُنھیں کھلاتا ہی پر خدا کو جو لڑکوں اور سب نعمتوں کا دینیوالا ہی یاد نہیں کرتا ✦ رات کو پھر کھانے پر بیٹھتا ہی پر خدا کا جس نے اُس کے لئے پھر خوراک پہنچائی ہی خیال نہیں کرتا ✦ کھانے کے بعد کچھ عرصہ میں آرام کی تدبیر کرتا ہی اور پھر خیال نہیں کرتا کہ مجھہ پر فرض ہی کہ لڑکے بالوں کے ساتھ خدا کی عبادت کروں اور دن بھر کی رحمتوں اور حفاظت کے لئے اُس کا شکر ادا کروں اور رات کو اپنے تئیں اور لڑکے بالوں کو اُسی کے سپرد کروں ✦ تھکا ماندہ بستر پر لیٹ جاتا ہی اُس وقت بھی خدا پر جس کی حمد و ثنا و بزرگی کے لئے وہ پیدا ہوا ہی دھیان نہیں کرتا اور اُس سے دعا نہیں مانگتا اور عاقبت کی کچھ فکر نہیں کرتا اُسے ہوش نہیں کہ زندگی کا کیا ٹھکانا رات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لیا ہے ✦ ذکر ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک دفعہ لڑائی میں کئی دشمنوں کو جنھوں نے اُس کا بڑا مقابلہ کیا تھا گرفتار کیا ✦ گرفتار کر کے اُن پر بڑی مہربانی کرنے اور کھانے کپڑے اور سب باتوں کے حق میں اُنھیں بڑے آرام سے رکھنے لگا ✦ بادشاہ کے لوگوں نے اِس بات پر بڑا تعجب کیا اور کہا حضور یہہ کیا کرتے ہیں یہہ تو دشمن ہیں انھیں قتل کیوں نہیں کر ڈالتے ✦ بادشاہ نے جواب دیا دشمنوں کو قتل تو کر رہا ہوں یعنے اُن کی دشمنی مٹا کے اُنھیں دوست بنائے لیتا ہوں ✦ پس مہربانی اور نیک سلوک محبت اور دوستی اور احسانمندی کے پیدا کرنے کے لئے بڑی تاثیر رکھتے ہیں ✦ لیکن بڑی عجیب بات ہے کہ خدا کی مہربانی اور رحمت کے باعث ہمارے دل میں اُس کی نسبت محبت و شکر گذاری پیدا نہیں ہوتی ✦ اُسی کی مہربانی سے ہماری زندگی اور دم قایم ہے اور ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں وہی روز روز ہمیں خوراک و پوشاک دیتا اور ہزاروں آفتوں سے بچاتا ہے تو بھی اتنی مہربانی اور رحمت [illegible] ہمارے پتھر کے دل نہیں پگھلتے اور ہم اُس کی محبت و خوف اور فرماں برداری کی طرف متوجہ نہیں ہوتے ✦ اگر وہ ہم پر رحم نہ کرے تو ایک دم بھی نہ جی سکیں تو بھی خیال نہیں کرتے کہ اُس نے ہمیں کس لئے پیدا کیا ہے اور کیوں ہماری زندگی کو قایم رکھتا ہے اور محبت و خوف و شکر گذاری اور فرماں برداری کے فرض جو اُس کی نسبت ہم پر واجب ہیں ادا نہیں کرتے ✦

سب اِنسانوں نے تو خدا کو چھوڑ ہی دیا ہے اور اپنا دل اِس دُنیا کی بیفایدہ چیزوں پر لگایا ہے اور حق تعالیٰ کے حضور محض گنہگار ہو گئے ہیں پر سوا اِس کے بعضی قوموں نے اپنے لئے اور طرح کے معبود بھی نکالے ہیں اُنہیں کی پرستش کرتے اور سمجھتے ہیں کہ خدا سے بزرگ اور خالقِ پاک

ہو مگر انھیں سے کام نکل سکتا ہے چنانچہ وے سورج و چاند و ستاروں و دریاؤں و گنگا و انسانوں و گائے و ہاتھی و بندر و سانپ و پیپل و تلسی اور پتھر و دھاتوں کی مورتوں اور ایسی ہی ہزاروں اور چیزوں کو پوجتے اور مانتے ہیں کہاں تک بیان کریں + جب کہ انسان نے خدا کو چھوڑ دیا تو وہ روشنی جو اس میں تھی بہت دھندھلی ہو گئی وہ اندھیرے میں ٹٹولنے اور عنقریب ہر چیز کو خدا اور معبود سمجھنے اور اس کی پرستش کرنے لگا اور اب اپنے تئیں ایسا ذلیل کیا ہے کہ کیڑے مکوڑوں کو بھی یعنی بھوڑا پر انھیں بھی معبود سمجھا اور پوجا ہے + البتہ انسان عقل رکھتا ہے اور اگر وہ اس کی ہدایت کو قبول کرتا تو عقل اسے بتلا دیتی کہ ایسی چیزوں کی پرستش کرنا نہ چاہئے پر اس نے اس کی بات نہ سنی + عقل نے اسے بتلایا کہ سورج و چاند و ستاروں نے آپ اپنے تئیں پیدا نہیں کیا پر ان کا ایک خالق بزرگ ہے + عقل نے یہہ بھی اسے بتلایا کہ اگر تمام انسان و ہاتھی و گائے و بندر و سانپ اور یے سب چیزیں جنھیں وے معبود سمجھتے ہیں اکٹھے ہو کر سورج و چاند و ستاروں کی مانند کچھ پیدا کیا چاہیں تو ہرگز نہ کر سکیں پر اس نے عقل کی نہ سنی اور مانند ایک شریر اور بگڑے لڑکے کے دل کی تاریکی میں اپنی ہی راہ پر چلا اور مخلوق کو وہ تعظیم اور عبادت دی جو صرف خالق ہی کا حق ہے +

جیسا کہ ہم نے خدا سے محبت نہیں کی ویسا انسان سے بھی نہیں کی + جیسا خدا کی محبت کی نسبت گنہگار ہیں ویسا انسان کے پیار کے حق میں بھی قصوروار ہیں + ہمیں حکم ہوا تھا کہ اپنی ہم جنس کو اپنی طرح پیار کریں + اس حکم سے صرف یہی مراد نہ تھی کہ کسی کا نقصان نہ کریں بلکہ یہہ بھی کہ مقدور بھر ہر ایک کی بہتری کریں یہاں تک کہ اپنے جانی دشمنوں تک کا بھی نقصان نہ کریں پر ان کی بھی بھلائی کریں + کوئی اپنے سے کبھی عداوت نہیں کرتا اور اپنا نقصان نہیں چاہتا پر ہمیشہ

ہر صورت سے اپنی بہتری کیا چاہتا ہے + چنانچہ ہمیں حکم تھا کہ اسی طرح سب کی بہتری چاہیں اور مقدور بھر کریں بھی + یہہ حکم اور طرح سے بھی بیان کیا گیا ہے یعنے جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں تم بھی اُن سے ویسا ہی کرو + ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ کوئی ہم سے عداوت رکھے اور ہمارا کچھ نقصان کرے بلکہ ہمیشہ یہی چاہتے ہیں کہ لوگ ہماری بہتری کریں + پس جیسا اپنی نسبت چاہتے ہیں ویسا ہمیں مناسب و لازم ہے کہ اَوروں کے ساتھ بھی مہربانی سے پیش آویں + تمام فرض جو انسان کی نسبت ہم پر واجب ہیں اِسی حکم میں مندرج ہیں + اُس کے یہہ معنی ہیں کہ ہم اپنے ماباپ کی اور اَوروں کی جن کا حق ہے تعظیم کریں اور سب کے ساتھ خاطرداری و مُروت سے پیش آویں کسی سے بےسبب بیزار نہ ہوں نہ کسی کو قتل کریں نہ زنا کریں نہ کسی عورت کو بُری نگاہ سے دیکھیں نہ چوری کریں نہ کسی کا حق مار رکھیں نہ جھوٹھ بولیں نہ سچ کو چھپاویں جب کہ اُس کا ظاہر کرنا ہم پر فرض ہے اور کسی کے مال یا اَور کوئی چیز کا لالچ نہ کریں + یہہ سب حکم اُس محبت میں مندرج ہیں جو ہم پر انسان کی نسبت واجب ہے + پس اگر ہم سب کو دل و راستی سے پیار کریں تو مناسب ہے کہ اُن کا نقصان ہرگز نہ چاہیں پر ہر صورت سے اُن کی بہتری کریں + اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو حقیقتاً پیار کرتا تو کبھی اُسے بدنام نہ کرتا نہ اُسے قتل کرتا نہ اُس کی چوری کرتا نہ اُس کی کسی چیز کی لالچ کرتا نہ اُس کے حق میں جھوٹھ بولتا پر برعکس اِس کے ہر طرح سے اُس کی بہتری کرتا + اسی طرح اگر انسان سب کو بدل پیار کرتا تو ہرگز کسی کا نقصان نہ کرتا پر مقدور بھر سب کی بہتری کرتا +

غرض ہم نے اِس حکم کو بھی توڑ دیا ہے اور اُس کے حق میں بھی گنہگار ہوئے ہیں + ہم نے اپنی ہمجنس سے محبت نہیں کی اور اُن کی کچھ بہتری نہیں کی پر برعکس اُس کے اُن کا بڑا نقصان

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہیں ۔ فعل سے گناہ کرنے کا ہمیں موقع نہ ملا ہوگا لیکن جب دل میں اُس کی خواہش رکھی تو اُنھ
کر چکے ۔ مثلاً جب کسی نے سُنا کہ فلانے کے گھر میں بہت سا روپیہ گڑا ہی اور چاہا کہ اُسے چُرا لیں بلکہ
اُس قصد سے رات کو نکلا بھی لیکن اُس شخص کے گھر میں بڑی مضبوطی و ہوشیاری پائی یا کہ گشت
والے پھر رہے تھے اور اُسے چوری کا موقع نہ ملا اور وہ چُرا نہ سکا تو بھی وہ چوری کے حق میں گنہگار
ہو چکا کیونکہ اُس نے چوری کی خواہش رکھی ۔ خدا کے نزدیک خواہش ظاہری اعمال کے برابر ہے
چنانچہ انسان بھی لوگوں کی بدخواہشوں اور ارادوں کو جب کہ اُنھیں معلوم ہوتے ہیں گناہ میں
شمار کرتے ہیں ۔ مثلاً اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ فلانہ شخص مجھے فلانے دن و فلانی جگہہ قتل
کرنے کا قصد کیے تھا پر اُس جب کہ اُس وقت میرے ساتھ اتفاقاً چند دوست تھے قتل نہ
کر سکا تو اُس وقت سے وہ آدمی اُس شخص کو اگرچہ اُس نے حملہ بھی کر پایا اپنا قاتل و خون
کرنیوالا سمجھیگا اور کہیگا کہ اِس نے مارنے میں کچھ قصور تو نہ کیا تھا مار ہی چکا تھا پر خدا نے بچا لیا ۔
پس دُنیوی حاکم بھی جو عادل ہوتے اِسی طرح کرتے ہیں اور مقدموں میں اِنسان کی بدخواہشوں
اور قصدوں کو جب کہ اُنھیں معلوم ہوتے ہیں جُرم میں شمار کرتے ہیں ۔ مثلاً جب کوئی
عداوت سے کسی کو مار ڈالتا ہی پھانسی پاتا ہی کیونکہ یہہ کام اُس نے قصداً کیا ہی لیکن جب
کوئی اتفاقاً کسی کے ہاتھ سے مارا جاتا ہی تو وہ شخص جس کے ہاتھ سے مارا گیا پھانسی نہیں
پاتا کیونکہ اُس نے مارنے کا قصد نہیں کیا تھا یہہ بات اتفاقاً ہو گئی ۔ پس وہ یا تو چُھٹ
جاتا ہی یا غفلت کے واسطے تھوڑی سی سزا پاتا ہی ۔ غرض سب اِنسان خدا کے سب حکموں
کے باب میں اُس کے حضور گنہگار ہیں ۔ سب لڑکے اور نوجوان لاکھوں دفعہ ماں باپ کی

نافرمانی کرتے اور اِس بات کو بھول جاتے پر خدا انہیں بھولتا اور اِس نافرمانی کے واسطے
انہیں گنہگار سمجھتا ہے + یہہ نافرمانی خاصکر اُس عمر میں زیادہ ہوتی جب لڑکے نوجوانی
کے قریب پہنچتے ہیں تب سمجھتے ہیں کہ اب تو ہم کو بھی ہوش و شعور رہا ہے اب ماباپ کے قید میں
رہنا کیا ضرور + پھر لوگ سب حق داروں کی اُن کے حق کے موافق تعظیم نہیں کرتے اور
سب کے ساتھ مہربانی اور مروت سے پیش نہیں آتے + اور خون و قتل کے باب میں
گنہگار اُس وقت ہوتے ہیں جب کسی سے ناحق خفا ہوتے اور اُس سے بغض رکھتے ہیں +
اگر حاکم نہ ہوں اور چوکیدار روکنیوالے بھی نہ ہوں تو لوگ غصہ و عداوت سے قتل و خون بھی
کرڈالیں + جب کوئی کچھ بُرا کام کرتا ہے تو چاہئے کہ اُس بُرے کام کے باعث اُس سے
بیزار ہوں پر اُس سے بغض رکھنا نہ چاہئے بلکہ مناسب ہے کہ اُسے سمجھاویں اور راہ حق پر
اُس کی ہدایت کریں + زنا اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی بُری نگاہ سے کسی عورت کو
دیکھتا ہے یہہ بات خوب ظاہر ہے اِسی واسطے کہاوت مشہور ہے کہ کسی کی بیٹی بہو کو بدنظر سے
دیکھنا نہ چاہئے + چوری اُس وقت صادر ہوتی ہے جب کوئی چاہتا ہے کہ فلانے کی فلانی
چیز مجھے کسی صورت سے مل سکتی تو اچھا ہوتا + لوگ جھوٹھ اُس وقت بولتے ہیں جب
کہ کسی سچ بات کو جس کا ظاہر کرنا اُن پر فرض ہے چھپایا چاہتے ہیں یا چھپا بھی دیتے ہیں
اور جب کہ صرف آدھی بات بتلاتے اور کہتے ہیں کہ ہم نے سب بتلادی ہے اور جب کہ سچ کے
ساتھ کچھ اپنی طرف سے بھی بناکر ملا دیتے ہیں اور اِسی طرح اور کئی صورت سے بھی جھوٹھ صادر
ہوتا ہے + اور لالچ اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی اپنے حال سے ناراض ہوتا ہے اور اَوروں

کے حال کو اشتیاق سے دیکھتا اور چاہتا ہے کہ میرا حال اُن کا سا ہوتا تو اچھا ہوتا ✦ یہہ سب باتیں دل ہی میں واقع ہوتی ہیں اور آج تک کوئی ایسا انسان نہیں ہوا جس کے دل میں یہہ گناہ نہ ہوئے ہوں ✦ ہم لوگ پیدایش ہی سے گنہگار ہیں اور جب سے چلنے پھرنے اور بولنے چالنے لگتے ہیں تب ہی سے گناہ ظہور میں آنے لگتا ہے ✦ ہر طرح کی کشمکشی اور شرارت جو لڑکے کرتے ہیں گناہ ہی ہیں اور اُس کی [illegible] اُن کے گنہگار دل میں پائی جاتی ہے ✦ یہہ بات اِس مُلک کے لوگوں پر خوب ظاہر ہے اِسی واسطے کہتے ہیں کہ یہہ کلجگ ہے ✦ سوا اِن گناہوں کے جو ہماری ہمجنس کی نسبت دل میں واقع ہوتے ہیں اور بھی ہیں جو ظاہر میں بھی صادر ہوتے ہیں ✦ چنانچہ جہان گالی گفتہ اور کوسنے اور بدگوئی سے معمور ہے خاصکر بدگوئی کے حق میں ایسا کوئی نہیں جو اپنے تئیں بیگناہ کہہ سکے سب نے ہزاروں دفعہ اَوروں کی بدگوئی کی ہے جب کہ دو چار لوگ اکٹھے ہوتے ہیں تب اکثر یہہ کرتے ہیں اور خاصکر اُس وقت جب کچھ کام نہیں ہوتا ✦ پھر لوگ اکثر ظاہری کاموں سے بھی اپنی ہمجنس کی نسبت گناہ کرتے ہیں مثلاً زنا و چوری و خون اور سیکڑوں اَور باتیں کرتے ہیں جن کا بیان کرنا کچھ ضرور نہیں ✦ پس ہم خیال و کلام و فعل ہر طرح سے اپنی ہمجنس کی نسبت گنہگار ہیں ✦

اگر کوئی شخص راستی سے کہہ بھی سکے کہ میں نے ظاہر میں بعضے گناہ کبھی نہیں کئے مثلاً کسی کو مار نہیں نہ قتل کیا نہ چوری کی نہ ایسا اور کوئی کام کیا تو اِس باعث اپنی تعریف نہ کرے اُس کے لئے تعریف کی کچھہ جگہہ نہیں جیسا کہ اُس نے دل میں ہر ایک گناہ کیا ہے اُسی طرح ظاہر میں بھی کرتا اگر کرنے کا موقع پاتا ✦ مثلاً جب کوئی کسی سے لڑا ہے اور اُس سے بہت غصہ ہوا ہے اور اُس کی نسبت زبردست بھی تھا تو اگر اُسے حاکم کا خوف نہ ہوتا تو بیشک اُسے مار ڈالتا ✦ خدا کے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جہاں تک اُن کا کام نکلتا ہے ۔ جب یگانوں کی خودغرضی کا ذکر آپڑتا ہے تب لوگ یہہ مثل کہا کرتے ہیں کہ کوئی کسی کا نہیں ہوتا ۔ یہہ سچ ہے اور بعضی دفعہ یہہ بے محبتی ایسی ظہور میں آتی اور خودغرضی ایسی غالب ہوتی ہے کہ عزیز و یگانے بھی آپس میں جانی دشمن ہو جاتے اور ایک دوسرے کو قتل بھی کرتے ہیں ۔ چنانچہ تجارت و کاشتکاری اور خاصکر زمینداری میں باپ لڑکے کا جانی دشمن ہو جاتا ہے اور لڑکا باپ کا اور بھائی بھائی کا ۔ کبھی کبھی باپ لڑکے کو یا تو خود مار ڈالتا یا اوروں سے مروا ڈالتا ہے اور کبھی کبھی لڑکا کسی نہ کسی طرح سے باپ کی جان لے لیتا ہے اور بھائی بھائی تو اکثر آپس میں ایک دوسرے کو مار ڈالتے ہیں ۔ یہہ بات خوب ظاہر ہے اور شاید پڑھنے والے کو بھی کوئی ایسے ماجرے یاد ہونگے ۔

غرض دنیا میں حقیقی محبت نہیں یہہ بات سب پر روشن ہے پس اس کا اور بیان کرنا کیا ضرور خدا نے ہمیں دو بڑے حکم دئے تھے پہلا تو یہہ تھا کہ ہم اپنے تمام دل سے خدا سے محبت رکھیں اور اُس کی عبادت کریں ۔ اور دوسرا یہہ کہ سب انسانوں کو اپنی طرح پیار کریں ۔ چنانچہ ہم نے دونوں کو عدول کیا ہے نہ خدا کو پیار کیا ہے نہ انسان کو اور اس طرح حق تعالیٰ کے حضور محض گنہگار ہو گئے ہیں ۔

گیارھواں باب

انسان کے گنہگار ہونے کا بیان چلا جاتا ہے

سب انسان خدا کی محبت اور عبادت ترک کر کے اپنے ہی دل کی خواہشوں پر چلتے ہیں مانند

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی پیروی تو کرتے ہیں بعضوں کو ملتی ہیں اور بعضوں کو نہیں ✤ اُن لوگوں کی سوچوں کو
جو انھیں پانے بھی ہیں ذرہ بھی آسودگی حاصل نہیں ہوتی وے اور بھی مانگتے رہتے ہیں اور آخر
کار اسی حرص میں مر جاتے ہیں ✤ پہلے دنیوی مرتبہ کے باب میں کچھہ ذکر کرینگے ✤
چنانچہ انسان بذات ہی مغرور ہی اور ایسا مغرور کہ دنیا میں سب سے بلند جگہہ چاہتا ہی
لوگ مرتبہ اور عزت کے بھوکھے رہتے بڑے بڑے عہدوں کی خواہش رکھتے اور چاہتے ہیں کہ اور
لوگ ہمیں بڑا آدمی کہیں اور بڑے بڑے خطاب دیں ✤ جب یہہ مقصد پورا ہوتا تو پھول
جاتے اور بڑے خوش ہوتے پر یہہ خوشی صرف تھوڑی ہی دیر کی ہی اور اُس میں کچھہ حقیقی سعادت
پائی نہیں جاتی ✤ اُن لوگوں کو جو مرتبہ اور عزت کے بھوکھے ہیں جب تک دو چار یا دس
ہیں کے اوپر تقسہ ر نہ ہو لیں کچھہ آرام و چین نہیں ملتا ایسے لوگوں کو جب کہ کچھہ بھی کام مل
جاتا تو بڑے خوش ہوتے ✤ مثلاً جب کوئی پولس میں سرکار کا نوکر ہو کر کسی گانوں میں مقرر
ہو جاتا ہی تو کیسا مغرور ہوتا ہی یہاں تک کہ لوگ اُسے سلام کرتے اور راہ میں اُس کے باعث ذرہ
ایک بغل ہو جاتے اور اُسے صاحب اور غریب پرور کہتے ہیں اِس سے وہ خوب پھول جاتا اور
سمجھتا ہی کہ اب میں بھی کچھہ ہوں ✤ مثلاً برقندازوں کو دیکھے جن کا سرکاری نوکروں
کے درمیان نہایت چھوٹا درجہ ہی ✤ یہہ لوگ اکثر گانوں میں خبرداری کے واسطے مقرر ہوا
کرتے ہیں اُن کا درجہ اوروں کی بہ نسبت جو اُن کے اوپر ہیں کچھہ بھی نہیں اور طلب بھی جس سے
اکثر عہدہ بڑا چھوٹا معلوم ہوتا ہی کچھہ نہیں تو بھی یہہ لوگ کیسے مغرور ہوا کرتے ہیں اور چوکیوں و
محلوں میں بیٹھے ہوئے اِس طرح حکم نکالتے ہیں گویا یہی تمام صوبے کے مالک ہیں ✤ ذرہ چپڑاسی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[redacted]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو لوگ اِس مرتبہ سے آسودہ ہوئے ہو تو صاف کہہ دینگے کہ نہیں اِس سے بھی عالی درجہ ہو تو بہتر ہو ✦ اِس مرتبہ سے اِنھیں بھی کچھ سچی سعادت حاصل نہیں ہوتی پر سعادت کے عوض اپنے جبر و ظلم اور بے انصافیوں سے اپنے لئے غضب جمع کر رہے ہیں وے بہت مجرموں کو چھوڑ دیتے اور قصداً اپنے قصوروں پر اذیت پہنچاتے ہیں رشوت کے واسطے خونیوں کو بھی چھوڑ دیتے اور جان بوجھکر بے گناہوں کو پھانسی دلوا دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کے واسطے سوا غضب اور آتشِ جہنم کے اور کیا ہے ✦

پھر بعضے لوگ کئی صوبوں کے مالک ہوتے اور بڑا اختیار رکھتے اور راجہ و نواب کہلاتے ہیں ✦ لاکھوں انسان اُن کی تحت میں رہتے اور اُن کے آگے جھکتے ہیں اُن کے رہنے کے واسطے بڑے بڑے محل ہوتے اور وے بڑی شان و شوکت میں رہتے ہیں اور اُن کی سلامی کے واسطے توپیں وغا کرتی ہیں ✦ پر اِس مرتبہ سے بھی تو یہہ لوگ آسودہ نہیں ہوتے پر جہاں کہ اِنھیں ممکن سمجھ پڑتا ہے بادشاہی درجہ و خطاب کی آرزو رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر بادشاہی درجہ تک پہنچیں تو آسودہ ہوں چنانچہ مرتبہ سے اِنھیں بھی حقیقی سعادت حاصل نہیں ہوتی ✦

پھر اِن کے بعد بڑے بڑے ملکوں کے بادشاہ بھی ہیں وے اِن سے بڑا مرتبہ رکھتے اور زیادہ شان و شوکت میں رہتے ہیں اور لوگ اُنھیں ہر طرح کا خطاب دیتے ہیں بلکہ اِن خطابوں میں سے بعضوں کو کفر میں شمار کیا چاہئے مثلاً لوگ اُنھیں جہان پناہ کہتے ہیں مگر سوا خدا کے جہان کو پناہ کون دے سکتا ہے ✦ اِسی طرح ایک شخص نے ایک تصنیف میں ایک انگریزی نواب یعنے گورنر کی تعریف میں لکھا ہے کہ اگر چونٹی پر نگاہ کریں تو آفتاب ہو جائے یہہ محض کفر ہے ایسے ایسے سیکڑوں کلمے امیروں اور بادشاہوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں ✦ تمام ملکوں کے

باشندے بادشاہوں کی فرماں برداری کے واسطے تیار رہتے ہیں اور لاکھوں اُن کے حضور میں
ہزاروں ہاتھی اور لاکھوں گھوڑے بھی اُن کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں جب حکم دیتے تو ہزاروں
توپوں کی گرج سے زمین لرزجاتی ہی اور ایسی شان وشوکت میں رہتے کہ انسانوں سے کچھ بڑھ کے
معلوم ہوتے ہیں + اگرچہ یہہ سب شان وشوکت وعالی درجہ ومرتبہ ہی تو بھی کیا اُن کی روح
آسودہ ہوتی ہی + نہیں آسودہ نہیں ہوتی + اِس پر بھی وے اَور کے بھوکھے رہتے ہیں
اور اَور بادشاہوں کے مُلکوں کے لینے کی خواہش رکھتے ہیں + قدیم زمانہ میں کہیں کہیں دستور
تھا کہ جب کوئی بادشاہ کسی اَور بادشاہ کو زیر کرکے گرفتار کرتا تھا تو اپنے پانوں اُس کی گردن
پر رکھکر گھوڑے یا گاڑی پہ سوار ہوتا تھا تاکہ بادشاہ مغلوب خوب پست ہو اور غالب اِس
میں اپنی بڑی عزت سمجھتا تھا + تواریخ میں مذکور ہی کہ بہت سلاطین نے اپنے مُلک پر قناعت
نہ کرکے حرص کے مارے اَور ولایتوں کو فتح کیا ہی اور اَور بادشاہوں کو قید کرکے اُن کا مُلک
وماں اپنے تصرف میں لائے ہیں اور شاہنشاہ یعنے بادشاہوں کے بادشاہ کہلائے ہیں پر
اِس پر بھی آسودہ نہیں ہوئے لیکن اَور حاصل کرنے کی خواہش رکھتے رہے ہیں + حقیقت
میں اِنسان کی حرص کو حد نہیں اگر اُس سے ہوسکے تو فوج لیکر آسمان پر بھی حملہ کرے +
جب اِنسان بہت بڑھ جاتا ہی تو اُس کے ہوش ٹھکانے نہیں رہتے + جب کوئی بڑی بلندی
پر چڑھتا ہی تو اُس کا سر گھومنے لگتا ہی اِسی طرح جب کوئی نہایت عالی درجہ کو پہنچتا ہی تب
اُس کا سر گویا گھومنے سا لگتا ہی اُس کا ہوش ٹھیک نہیں رہتا اور وہ یاد نہیں رکھتا کہ
میں صرف اَوروں کے درمیان سے بڑھایا گیا ہوں اور کہ اب بھی اَور اِنسانوں کی طرح لاچار

دیکھیں جس اور کہ ایک قادر مطلق ہے جس کی تعظیم کو عبادت اور اطاعت کرنی ہے + کہیں
میں ہیرودہ نامے ایک مغرور بادشاہ تھا + وہ ایک دفعہ کسی جگہ کے لوگوں سے بہت ناراض
ہوا وے اُس کے ایک عالی درجہ کے نوکر کو درمیانی بناکر اُس سے معافی مانگنے آئے + ہیرودہ
اُس وقت نہایت بھڑکیلی پوشاک پہنکر تخت پر بیٹھا اور اُن لوگوں سے کچھ بولا + اُن کی
گفتگو سنکر لوگ مارے خوشامد کے ایک ساتھ چلا اُٹھے کہ یہہ تو خدا کی آواز ہے انسان کی نہیں +
اُنھیں ایسا کہنا نہ چاہئے تھا ہیرودہ بھی یہہ بات سنکر خوش ہوا اور اُنھیں منع نہ کیا اور اِس گناہ
کے باب میں اُنھیں نصیحت نہ کی اور ایسی تعظیم سے انکار کرکے خدا کی حمد وثنا نہ کی اِس باعث
خدا اُس سے بہت بیزار ہوا اور اُس کی سزا کے واسطے ایک فرشتے کو بھیجا فرشتے نے اُسے ایسے
ایک عارضہ سے مارا کہ اُس کا تمام بدن جیتے جی سڑ گیا اور اُس میں کیڑے پڑ گئے + جب کہ کسی
کا ذرہ ہی سا زخم سڑ جاتا اور اُس سے بدبو آتی ہے اور اُس میں کیڑے بلبلاتے پھرتے نظر آتے ہیں
تو اُس سے کیسی تکلیف ہوتی اور کیسی کراہیت معلوم ہوتی ہے تو ہیرودہ کا جس کا تمام جسم سڑ گیا
اور کیڑوں سے بھر گیا تھا اور بھی کیسا بُرا حال ہوا ہوگا + غرض اِسی عارضہ سے وہ مر گیا +
ہیرودہ کے احوال سے حاکموں کو چاہئے کہ نصیحت حاصل کریں اور لوگوں کو کفر سے باز رکھیں +
اِس ملک میں چاپلوسی وخوشامد کا بڑا دستور ہے اور لوگ حاکموں کی رضامندی اور نیک مرضی
حاصل کرنے کو اُنھیں ہر طرح کے کفر آمیز خطاب دیتے ہیں + صاف صاف خدا تو نہیں کہتے پر اُن
کے واسطے ایسے کلمے مستعمل کرتے ہیں جو خاص حق تعالیٰ ہی کے لئے واجب ہیں + جناب باری
اُن گناہوں کو یاد رکھتا ہے اور ایک دن چلا آتا ہے کہ اُن کے لئے سزا دیگا + اگر کسی شخص

تو

کے جو نوکر چاکر رکھتا ہو لڑکے اپنے باپ کی محبت و تعظیم اور فرماں برداری کو ترک کریں اور
خود باپ ہی کے سامھنے کسی نوکر کو باپ کہنے اور اُس کی تعظیم کرنے لگیں اور اُس سے کہیں کہ
تمھیں ہمیں کھانا کپڑا دیتے ہو اور تمھیں سے ہمارا بھلا ہوتا ہی تو کیا باپ اُن لڑکوں سے بیزار
نہ ہوگا اور اُنھیں ایسی حرکت سے منع نہ کریگا البتہ بیزار ہوگا اور منع کریگا بلکہ سمجھیگا کہ لڑکے دیوانے
ہو گئے ہیں اور اگر وہ نوکر اُن کی حرکت سے خوش ہو اور اُنھیں باز رکھنے کی کوشش نہ کرے
تو اُس سے بھی غصہ ہو اور اُس کی بھی سزا کرے ÷ اسی طرح خدا اُن لوگوں سے بیزار ہوتا
ہی جو اُس تعظیم کو جو اُسی کا حق ہی انسان کو دیتے ہیں ÷ بادشاہوں اور امیروں کے درباروں
میں بڑی چاپلوسی ہوا کرتی ہی اور یہہ بڑے لوگ اگر اُن کی خوشامد نہ ہو جیسی ہمیشہ ہوتی رہی ہی تو
ناراض بھی ہوں لیکن اگر یہہ بات موقوف ہو جائے تو خوشامد کے کرنیوالوں اور سُننیوالوں دونوں
کے حق میں اچھا ہو کیونکہ اُس سے دونوں پر گناہ لدتا ہی ÷ ذکر ہی کہ کسی زمانے میں انگلستان
کے تخت پر کوئی نیک بادشاہ تھا اُس کے خادموں اور درباریوں کو خوشامد کی بُری عادت
تھی اور وے بادشاہ کے لئے ایسے کلمے مستعمل کرتے تھے جو خدا ہی کے واسطے واجب ہیں ÷ اُن لوگوں
کو جو سمندر سے دور رہتے ہیں معلوم کیا چاہئے کہ سمندر کے کناروں پر جوار بھاٹا ہوا کرتا ہی
جوار کے وقت پانی کئی گھنٹے کے عرصے میں رفتہ رفتہ معمولی حد سے آگے کو بڑھ آتا ہی اور بھاٹے کے
وقت اُسی طرح رفتہ رفتہ کئی گھنٹے کے عرصے میں ہٹکر اپنی معمولی حد کے اندر پہنچ جاتا ہی ÷ یہہ
روز مرہ چوبیس گھنٹے کے درمیان دو دفعہ واقع ہوتا ہی ÷ غرض اُس بادشاہ کے درباریوں نے اُس
سے کہا کہ حضور میں ایسی قدرت ہی کہ اگر جوار کے وقت پانی کو رُک جانے کو فرمائیں تو فوراً ٹھہر جائے

اور آگے کو نہ بڑھے ✦ بادشاہ کے ہوش ٹھکانے تھے جیسا کہ عالی مرتبہ سے لوگ کچھ دیوانے سے ہو جاتے ہیں وہ نہ ہوا تھا چنانچہ اُس نے اُن کی بات کو یقین نہ کیا اور یہہ بھی نہ چاہا کہ بار بار ایسا کفر بکا کریں ✦ پس انھیں ایسی بیہودہ خوشامد اور دروغ گوئی کے لئے شرمندہ کرنے کو اُس نے حکم کیا کہ ایک کرسی سمندر کے کنارے پر جو قریب ہی تھا رکھی جائے اور آپ معہ درباریوں کے وہاں گیا اور اُس پر بیٹھا چونکہ یہہ جوار کا وقت تھا پانی رفتہ رفتہ آگے کو بڑھنے لگا بادشاہ نے با آواز بلند بڑے اختیار سے پانی کو کہا میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ آگے کو مت بڑھ اور اِس بادشاہی کرسی کے قریب نہ آ اور میرے پیر مت بھگا ✦ پانی کب مانتا تھا وہ آگے کو بڑھا چلا آیا اور اُس کے پیروں کو بھگا دیا ✦ تب بادشاہ درباریوں کی طرف متوجہ ہوا اور اُن سے بولا تم لوگ بڑے چاپلوس اور جھوٹھے ہو وے لوگ نہایت شرمندہ ہوئے اور آئندہ کو اُس کی خوشامد نہ کی ✦ اِسی طرح اگر دُنیا کے تمام حاکم اور امیر خوشامد نہ سُنا کریں تو اتنی نہ ہوا کرے ✦ خاصکر ہندوستانیوں کو خوشامد کا سُننا بہت پسند آتا ہے اگرچہ جانتے ہیں کہ جو باتیں خوشامد میں کہی جاتی ہیں اُن کی ایک چوتھائی بھی سچ نہیں تو بھی انھیں سُنکر بھول جاتے ہیں گویا سب سچ ہیں ✦ جس کی کچھ بھی حشمت ہوتی ہے لوگ اُسے سلیمان کی مثل بتلاتے ہیں جو امیر کچھ بھی جوانمرد ہوتا اُسے سکندر ذوالقرنین کی مانند ٹھہراتے ہیں اور عدل کے باب میں حاکموں کو نوشیروان کی مثل بتلاتے ہیں اِن خوشامدوں میں سراسر جھوٹھ پایا جاتا ہے ✦ جب کوئی کسی راجہ یا نواب کو عرضی لکھتا ہے تو ایک صفحہ خطابوں ہی سے بھر دیتا ہے اور خطاب بھی بڑے بڑے دئے جاتے ہیں چنانچہ وہ شخص نہایت عادل و نہایت دانا و نہایت مہربان اور خلق اللہ کا بھلا کرنیوالا کہلاتا ہے قدیم زمانے کے بہت سے مشہور لوگ

مذکور ہوتے اور وہ راجہ یا نواب اُن سب کی مانند شمار کیا جاتا ہی جانتا ہی کہ یہہ سب جھوٹھہ ہی تو بھی اس خوشامد سے بہت خوش ہوتا ہی ✦ ہندوستانیوں کی یہہ آرزو ناموری کی اُس بات سے بہت ظاہر ہی کہ جب کہیں جاتے آتے تو بڑی دھوم دھام سے نکلتے ہیں راجاؤں اور نوابوں کے ساتھہ جب کہ کہیں تھوڑی دور بھی جاتے ہیں سیکڑوں آدمی اور ہاتھی گھوڑے نکلتے اور آگے آگے نقارہ بجتا جاتا ہی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ فلانے راجہ یا نواب آتے ہیں پر سوا اُن کے اور لوگ بھی جن کی اِن کے نسبت کچھہ حقیقت نہیں ذرہ سے مرتبہ یا دولت کے باعث جب کہیں نکلتے ہیں گھوڑے یا پالکی کے آگے پیچھے دو چار آدمی دوڑاتے ہیں یہہ ایک نہایت بیہودہ دستور ہی خاصکر جب خیال کرتے ہیں کہ انگریز کیسے ہی عالی درجہ کے کیوں نہ ہوں سوا ایک سائیس کے اپنے ساتھہ اور کسی کو نہیں لیجاتے ✦

غرض دُنیوی مرتبہ کے وسیلے بہت لوگ سعادت کی تلاش کرتے ہیں پر سعادت اُس میں پائی نہیں جاتی ✦ قدیم زمانوں سے ہندوستان میں بہت راجہ اور بادشاہ ہو گئے ہیں اور بڑا مرتبہ اور حشمت رکھگئے ہیں پر اُن کی روحیں کبھی آسودہ نہیں ہوئیں اور انہیں سچی سعادت حاصل نہیں ہوئی ✦ جب ہندوؤں کی عملداری تھی راجاؤں کے پاس بڑا ملک تھا ہزاروں ہاتھی گھوڑے اور لاکھوں سپاہ اُن کی فوج میں تھی کروڑہا رعایا کی جان و مال کے وہی مالک تھے دولت بھی بڑی رکھتے اور نہایت شان و شوکت میں رہتے تھے چنانچہ قنوج و گوالیر و اجمیر و لاہور و دہلی و گجرات و میواڑ اور بہت سی اور جگہوں کے راجاؤں کا یہی حال تھا تو بھی وے آسودہ نہ ہوئے اور انھیں حقیقی نیکبختی حاصل نہ ہوئی ✦

پھر بعد ان کے محمد ہی بادشاہ ہوئے وے ان سے بھی زیادہ مرتبہ اور حشمت رکھتے تھے + ان کا ملک بہیں بڑا تھا فوج و دولت و رعایا بھی بہت زیادہ تھی + بڑے بڑے راجہ و نواب ان کے حضور خدمتگاروں کی طرح کھڑے رہتے تھے + یہہ بادشاہ بڑی شان و شوکت اور حشمت میں رہتے تھے دیکھنیوالوں کو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا یہہ انسان نہیں ہیں بلکہ انسانوں سے کچھ زیادہ ہیں حقیقت میں ان لوگوں کا دنیوی مرتبہ و درجہ نہایت ہی بڑا تھا + ان بادشاہوں میں سے بعضوں کے نام یہہ تھے یعنے محمود غزنوی شیرشاہ اکبرشاہ جہانگیر شاہ اورنگ زیب اور شاہ عالم + باوجودیکہ یہہ لوگ ایسے مرتبہ اور حشمت کے رکھنیوالے تھے تو بھی ان کو سچی سعادت حاصل نہ ہوئی بلکہ ان میں سے ایک یعنے اورنگ زیب اس بات کو لکھکر بھی ثابت کر گیا ہے + ان زبانوں میں سے جو اس نے اپنے پوتے کو لکھے تھے دو کو یہاں درج کرتے ہیں یعنے سلام تم پر اور ان پر جو تمھارے پاس ہیں بڑھاپا آ پہنچا اعضا ضعیف ہوئے قوت جسم سے جاتی رہی یگانہ آیا بیگانہ چلا میں نہیں جانتا کہ کیا ہوں جو دم بے یاد الٰہی کے گیا افسوس اس کا باقی رہا ملک داری اور رعیت پروری کچھ بھی مجھ سے نہ ہوئی عمر عزیز رائگان گئی خدا خانہ دل میں موجود ہی پر روشنائی اس کی بے بصیرتی سے معلوم نہ ہوئی زندگی چند روزہ ہی اور دم رفتہ سے کوئی نشان ظاہر نہیں اور استقبال کے حق میں بھی کچھ امید نہیں تپ جاتی رہی استخوان و پوست باقی ہی میں اس جہان میں کچھ ساتھ نہ لایا پر ثمرہ گناہوں کا لئے جاتا ہوں نہیں معلوم کس عذاب میں مبتلا ہوونگا ہرچند کہ خدا کے رحم و کرم پر امید قوی ہی لیکن بنظر اعمال و افعال کے فکر نہیں چھوڑتی ہرچہ باداباد ما کشتی در آب انداختیم +

پھر دوسرے رقعہ میں لکھا ہی کہ فرزند جگر بند میرے بالفعل سب سے بیگانہ جاتا ہوں عذاب و گناہ جو کچھ کئے ثمرہ اُن کا ساتھ لئے جاتا ہوں عجیب قدرت ہی کہ آیا تنہا اور چلا ساتھ ایک قافلہ کے وہ تپ جو بارہ دن سے رفیق تھی چلی گئی جدھر آنکھ اُٹھاتا ہوں خدا ہی نظر آتا ہی وہ دم کہ جو مجھ میں تھا چل بسا اب جگہہ اُمید کی نہیں ہی میں نے ازحد گناہ کئے اور قدم نافرمانی کی راہ میں رکھے نہیں معلوم انجام کیا ہوگا اور کس عذاب میں مبتلا ہونگا +

غرض ان خطوں سے صاف صاف ظاہر ہی کہ شاہ اورنگزیب کو ہرچند کہ ایسا بڑا مرتبہ رکھتا اور اتنی حشمت میں رہتا تھا سچی سعادت حاصل نہ ہوئی تھی اسی طرح اوروں کو بھی نہیں ہوئی + اگر دُنیوی مرتبہ اور حشمت سے نیکبختی مل سکتی تو ان بادشاہوں کو ملتی چونکہ نہیں ملی ظاہر ہی کہ مرتبہ و حشمت سے سعادت کا حاصل ہونا ناممکن ہی + اگر وے لوگ جو اس وسیلے سے نیکبختی کی تلاش کرتے ہیں اس بات کی پیروی نہ کریں پر اس کے عوض خدا پر دل لگاویں تو انھیں البتہ سعادت حاصل ہو اور مرتے وقت ایسی بیقراری نہ ہو جیسی شاہ اورنگ زیب کو ہوئی تھی +

نبوخودنصر نامے ایک بادشاہ کا ذکر ہی کہ وہ بھی بڑی شان و شوکت اور حشمت کو پہنچا تھا اُس کی ایسی بڑی سلطنت تھی کہ ویسی دُنیا میں بہت کم ہوئی ہیں اُس کا دارالسلطنت شہر بابل بھی بڑا عالیشان تھا اس میں اُس کے بڑے بڑے محل تھے اور ان محلوں میں ٹنگے ہوئے ایسے باغچے تھے جو زمین سے اوپر ہوا میں لٹکتے تھے اُن کے بنانے میں بڑی محنت اور دولت خرچ ہوئی تھی ان باغچوں میں وہ نہایت خوشی سے سیر کیا کرتا تھا + سیر تو زمین پر کے باغوں میں بھی کر سکتا تھا پر اُس نے سمجھا کہ یہہ تو سب کے پاس ہوتا ہی اِس قسم کی ایسی کوئی چیز نکالا چاہئے جو نئی ہو

جس سے بیری شہرت ہوا اور عالی درجہ اور بھی ظاہر ہو + غرض وہ بڑے مرتبہ کو پہنچا تھا
اُس کی سلطنت بہت بڑی تھی اور اُس میں بہت بڑے بڑے صوبے تھے + لیکن اگرچہ اتنا
دُنیوی مرتبہ اور اتنی حشمت رکھتا تھا تو بھی اُسے سعادت حاصل نہ ہوئی پر برعکس اِس کے اُس
پر عذاب آیا کیونکہ اِس مرتبہ اور حشمت کے باعث وہ خدا کو بھول گیا + ایک روز جب
باغیچہ میں سیر کر رہا تھا اُسے دیکھکر اور اپنے محل اور عالی شان شہر پہ نگاہ کر کے اُس کا دل آگے
کی نسبت اور بھی پھول گیا اور وہ خود بخود بول اُٹھا کیا یہہ وہ بڑی بابل نہیں جسے میں نے اپنی
دار السلطنت کے لئے اور اپنے جلال کی حرمت کی خاطر اپنی قوت کے زور سے بنائی + یہہ
بادشاہ خدا کو بھول گیا اور سمجھا کہ میں نے خود اپنے تئیں اور اِس شہر کو اِس شان و حشمت تک
پہنچایا ہے + حق تعالیٰ اُس کی اِس بات سے نہایت بیزار ہوا اور اُس کی سزا اور
نصیحت کے لئے اُسے دیوانہ کر دیا چنانچہ وہ اپنے لوگوں کے درمیان سے نکالا اور جنگل کو بھگایا
گیا اور وہاں حیوان کی طرح رہنے لگا دن کو دھوپ اور رات کو شبنم سے اُسے تکلیف ہونے
لگی اور جب بارش ہوتی سو اور درختوں اور حیوانوں کی بھاٹھیوں کے اُس کے لئے اور کوئی
پناہ نہ تھی اور زندگی کے واسطے بیل کی طرح گھاس کھایا کرتا تھا + غرض سات برس اُس
کی یہی نوبت رہی اُس کے بال اُس پر بڑے بڑے ہو گئے اور اُس کے ناخون بھی بڑھکر
حیوانوں کے پنجوں کی طرح ہو گئے + غور کیا چاہئے کہ اُس کی یہہ حالت اگلی حالت
کیسا فرق رکھتی تھی + تب تو رہنے کو عالی شان محل تھا اب دھوپ و سردی سے بچنے کو
ایک جھونپڑا بھی نہیں تھی + تب تو غسل کے واسطے اچھے اچھے حمام تھے اور پہننے کو عمدہ پوشاکیں

اب تو تمام جسم میں مٹی لدی رہتی تھی اور بدن پر ایک لتا بھی نہ تھا ۔ تب تو ہر طرح کے
مزیدار کھانے کھاتا تھا اور اب تو سوا گھاس کے اور کچھ نہ ملتا تھا جیسے نہایت غریب آدمی بھی
نہ کھاے ۔ تب تو ہزاروں لاکھوں گھوڑے و اور طرح کے جانور اُس کی خدمت کے واسطے
حاضر رہتے تھے پر اب تو ایک کُتّا بھی سنگت کے لئے نہ تھا ۔ تب لاکھوں آدمی تعظیم اور اطاعت
کے واسطے تھے پر اب تو کوئی فقیر بھی اُس کی بات نہ پوچھتا تھا ۔ اگر دُنیوی مرتبہ اور حشمت سے
سعادت حاصل ہو سکتی ہے تو یہہ سب آفتیں اُس پر کیوں آئیں حقیقت حال یہہ ہے کہ اُس
سے حقیقی نیکبختی نہیں مل سکتی اور وے لوگ جو اِس راہ سے اُس کی تلاش کرتے ہیں بڑے احمق
ہیں ۔ غرض شاہ بنوخودنضر اِس حالت میں سات برس رہا بعد اِس کے خدا نے اُسے عقل
پھر عنایت کی اور سلطنت پر پھر بحال کیا ۔ جب اُس کو عقل پھر ہوئی اُس نے اقرار کیا
کہ دُنیوی مرتبہ سے سچّی سعادت حاصل نہیں ہوتی بلکہ سب کو چاہئے کہ خداے بزرگ کی عبادت و
اطاعت کریں جس نے آسمان و زمین کو خلق کیا ہے اور جہان کے تمام شاہنشاہوں کا حاکم ہے اور
اُن میں سے بڑے زبردستوں اور مغروروں کو بھی پست کر سکتا ہے ۔

مرتبہ اور حشمت کے باب میں انسان کی حرص کبھی نہیں مٹتی اور وہ ہرگز آسودہ نہیں ہوتا ۔

قدیم زمانے میں زرکسیز نامے ایک شاہنشاہ تھا اُس کی سلطنت ایسی بڑی تھی کہ اُس
زمانہ میں لاثانی تھی اور اِس وسعت کے سبب اُس کا بندوبست بھی بخوبی نہ کر سکتا تھا بہت
سی قومیں اُس کی تابعدار اور خراج گذار تھیں کروڑہا لوگ اُس کی رعایا بے شمار اور اُس کی
فرماں برداری میں حاضر تھے اور اُس کی دولت بھی بے حساب تھی تو بھی یہہ شاہنشاہ اِتنی بڑی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ یہی حقیقت سکندر ذوالقرنین کے حوال سے بھی ظاہر ہے وہ بڑا زبردست غنیم اور فتح کرنے
والا تھا اِس ملک کے لوگوں نے اُس کا کچھ حال سُنا ہے اور اُس کے باب میں کئی عجیب ماجرے
بیان کرتے ہیں ✦ وہ دُنیوی مرتبہ اور جنگی ناموری میں شاہ زرکسیز سے بھی بڑھ کے تھا ✦
بیس برس کی عمر میں ملک مقدونیہ کے تخت پر بیٹھا اِس عمر میں بھی اُس نے بڑی دانائی دکھلائی
اور جنگی ناموری کا اشتیاق ظاہر کیا ✦ تخت پر بیٹھتے ہی وہ چوگرد کی قوموں سے لڑنے لگا
جلوس کے بعد بارہ برس جیا اور برابر لڑتا رہا اِس عرصہ میں اُس نے بہت سے ملکوں کو اپنا تابعدار
کیا زرکسیز کے ملک کو بھی فتح کیا اُس کی دولت کو اپنے تصرف میں لایا اور اُس کی سلطنت بھی اپنے
قبضہ میں رکھی ✦ اُس وقت تک کوئی غنیم اور جنگی سردار اُس کے برابر دُنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا
وہ ملکوں کو عجب آسانی سے فتح کرتا تھا اُس نے اُن ملکوں کو بھی زیر کیا جو اور کسی بادشاہ سے
مغلوب نہ ہوئے تھے ✦ بڑے بڑے بادشاہ بھی اکثر ایک بڑی لڑائی کو دو تین برس میں تمام
کر پاتے ہیں پر وہ دو تین بڑی لڑائیوں کو ایک برس میں ختم کیا کرتا تھا ✦ وہ ہندوستان کو
بھی آیا اور پچھم کی طرف تھوڑا سا ملک فتح کیا پر برسات کا موسم تھا اور اُس کی فوج کئی برس
سے برابر لڑتے لڑتے تھک گئی تھی چنانچہ آگے نہ بڑھی اُس نے کتنا ہی سمجھایا اور عاجزی کی اور
دھمکایا بھی پر سپاہ نے ہرگز نہ مانا ✦ پس وہ مجبوری کے باعث نہایت افسوس و رنج کے ساتھ
وہیں سے لوٹ گیا ✦ اگرچہ اُس نے اتنے ملک فتح کئے تھے اور اِتنی حشمت اور ناموری حاصل
کی تھی تو بھی اب تک آسودہ نہ ہوا تھا اور بھی ملک لینے چاہتا تھا اور اگر اُس کی فوج آگے
کو بڑھتی تو غالب تھا کہ ہندوستان و برہما و چین اور تمام ملکوں کو جہاں تک پہنچتا

فتح کر لیتا اور تب بھی آسودہ نہ ہوتا ٭ اِس سے ظاہر ہی کہ دُنیوی مرتبہ اور حشمت سے سعادت
حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر ہو سکتی تو سکندر کو ملتی جو اِتنے مرتبہ اور حشمت کا رکھنے والا تھا ٭
چنانچہ یہہ حقیقت بہ خود فغفر و زرکسیز و سکندر تینوں کے حال سے ظاہر ہی ٭ ہر روز
روزمرہ اِسی راہ سے سعادت کی تلاش کرتے ہیں لیکن جب کہ اُنھیں نہیں ملی جو ایسے مرتبہ کو
پہنچے تھے تو اَوروں کو کیونکر ملیگی ٭ روح کو آسودگی اور سچّی سعادت صرف خدا ہی سے
حاصل ہو سکتی ہی کیونکہ وہ اُس کا خالق ہی ٭ پس جب لوگ خدا کو چھوڑ کر دُنیوی مرتبہ
اور حشمت سے سعادت کی تلاش کرتے ہیں تو دیوانوں کا سا کام کرتے ہیں بلکہ سچ پوچھو تو اکثر
دیوانے بھی ہو جاتے ہیں مثلاً جب زرکسیز نے حکم کیا کہ سمندر کو کوڑے لگیں تو یہہ دیوانے کا سا
کام نہ تھا تو کیا تھا کوئی ڈانڈی مانجھی بھی طوفان کے وقت دریا کو کوڑے لگاتے ہیں ٭
نہیں کیونکہ وے اپنے ہوش میں ہیں ٭ پھر زرکسیز اور سکندر کی لڑائیاں اکثر غیر واجب
اور ناحق تھیں اُنھوں نے ایسی قوموں پر حملہ کیا جن سے اُنھیں کچھ کام نہ تھا اور جنھوں
نے کبھی اُن کا نقصان نہ کیا تھا ٭ جس وقت کہ تم راہ میں کہیں چلے جاتے ہو اور اگر کوئی
اجنبی جس سے تمھیں کچھ سروکار نہیں تمھیں ناحق گالی دینے اور مارنے لگے تو ایسے شخص کو کیا
کہو گے یہی نہ کہ دیوانہ ہی اور اگر تم سے ہو سکے تو پاگل خانہ بھی بھیجوا دوگے چنانچہ اِسی طرح سکندر
و زرکسیز بہت قوموں سے پیش آئے اور اپنی دیوانگی ظاہر کی ٭ ذکر ہی کہ ایک دفعہ کوئی
بڑا ڈاکو سکندر کے آگے پکڑا آیا ٭ سکندر نے اُس سے پوچھا کہ تو کیوں مُلک میں ڈاکہ ڈالتا
اور سب کو ستاتا پھرتا ہی ٭ اُس نے پوچھا کہ تم کیوں مُلک فتح کرتے اور سب کو اذیت دیتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہمیں اور اُسی کی عبادت اور اطاعت میں سعادت کی تلاش کریں تو اُنھیں ہمیشہ اطمینان خاطر رہے اور خدا ہر رنج و مصیبت میں اُنھیں سنبھالے اور آخر کو دے دلی آرام و چین سے رہیں اور بہشت کو پہنچیں +

سعادت اور نیکبختی کی تلاش کرنیوالی تو روح ہے جسم کچھ نہیں خدا ہی روح کا خالق ہے اور صرف اُسی سے سعادت حاصل ہو سکتی ہے جس طرح کہ اِس دُنیا کے لئے آفتاب روشنی کا چشمہ ہے اُسی طرح روح کے حق میں خدا سعادت اور نیکبختی کا چشمہ ہے جو شخص کہ دُنیوی مرتبہ سے روح کو آسودہ کیا چاہتا ہے اُس کی مانند ہے جو ہوا کھا کر جیا چاہے کیا کوئی ہوا کھا کر بھی جی سکتا ہے + ہرگز نہیں + اِسی طرح ممکن نہیں کہ روح دُنیوی مرتبہ سے آسودہ ہو اور سعادت حاصل کرے + غرض یہی سعادت اور نیکبختی کی یہی راہ ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور خدا کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے تئیں اُس کے حضور خوب پست کریں اور اُسی پر دل لگاویں اور راستی سے اُس کی عبادت و اطاعت کریں سوا اِس کے نیکبختی کی اور کوئی راہ نہیں ہے + ممکن نہیں کہ کوئی فرزند ساتھ اپنے باپ کے گھر کو چھوڑ کر گلیوں میں لاچار و بیکس پھرے اور اِس طرح خوشی حاصل کرے یوں ہی ہو نہیں سکتا کہ ہم خدا سے دور رہکر سعادت حاصل کریں پر ضرور ہے کہ اُس کے ساتھ رہیں یعنے اُس پر دل لگاویں اور اُس کی عبادت اور فرمانبرداری کریں +

بارھواں باب

اِنسان کے گنہگار ہونے کا بیان چلا جاتا ہے

غرض بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر دولت کے وسیلے سعادت کی تلاش

کرتے ہیں ÷ وے سمجھتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس بہت سے روپئے ہوں تو ہم خوشی و آسودگی
اور سعادت حاصل کرینگے اِس لئے اُسے پانے کو مقدور بھر کوشش کرتے ہیں اور خالق کو ترک کرکے
دولت کو اپنا معبود بناتے ہیں اور اُسی کی عبادت میں دن رات مشغول رہتے ہیں ÷ اپنی اور اپنے
بالوں کی پرورش اور آرام کے لئے محنت و مشقت کرنا فرد و فرض ہے اور محنت جب تک کہ دم ہے
کرنی چاہیئے یہہ خدا کا حکم ہے اور اِس میں گناہ نہیں ہے ÷ لیکن گناہ اُس وقت ہوتا ہے
جب روپئے پیسے یا دولت پر دل لگاتے اور سخت محنت اِسی واسطے کرتے کہ دولت پیدا ہو جائے
اور اِسی فکر میں ڈوبے رہتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ جب تک کچھہ بھی دولت مِل نہ جاے آرام و
چین نہیں لینگے ÷ خدا نے اِنسان کا دل اپنے ہی واسطے بنایا ہے پس جب کہ دل دولت پر
لگ جاتا ہے تو دولت خدا کی جگہہ آجاتی ہے اور اِنسان دولت کی پرستش کرتا ہے ÷ یہہ گناہ
جہان میں بہت پایا جاتا ہے اور کسی شاعر کی یہہ باتیں سچ ہیں کہ —

نکھہ بِن کٹّا دیکھے سیس بھاری جٹّا دیکھے جوگی کن پھٹّا دیکھے چھار لائے تن میں
منی انبول دیکھے سیورا سر پھول دیکھے کرت کلول دیکھے بن کھنڈی بن میں
بیر دیکھے سور دیکھے سب گنی اور کوڑھ دیکھے مایا کے پور دیکھے بھول رہے دھن میں
آد انت سکھی دیکھے جنم ہی کے دُکھی دیکھے پر وے نہ دیکھے جن کے لوبھہ ناہیں من میں

چنانچہ سب دولت کو چاہتے ہیں اور بہت لوگ ایسے نہایت اشتیاق سے چاہتے ہیں کہ
جب تک حتی المقدور اُس کے لئے محنت میں مشغول نہ رہیں جی نہیں سلتے ÷ اِسی واسطے بڑے تڑکے
اُٹھتے دن بھر از حد فکر کے ساتھہ محنت کرتے رات کو اِسی باعث دیر کو سوتے اور بستر پر پڑے پڑے بھی

اُسی فکر میں رہتے ہیں ✤ دن رات سوتے جاگتے چلتے پھرتے بیٹھتے اُٹھتے اُن کے خیال اُسی
پر لگے رہتے ہیں اور وے ہمیشہ سوچا کرتے ہیں کہ ایسی کونسی تدبیر کریں جس سے بہت سی دولت
پیدا ہو جائے ✤ جب لوگوں کا دل اِس قدر دولت کے حاصل کرنے پر لگا رہتا ہے تو
وسیلوں اور راہوں و تدبیروں کے واجب یا غیر واجب ہونے پر کچھ خیال نہیں کرتے تدبیریں
خواہ واجب ہوں یا غیر واجب اُنھیں دولت پیدا کرنے سے کام ہے اور اگر یہہ مقصد پورا ہوتا
ہو تو اُن کے نزدیک سب واجب ہے ✤ اِسی واسطے اپنے کاروبار و لین دین میں سب طرح کا
فریب کرتے اور اگر فریب سے کچھ مل سکتا ہو تو کیسا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو اُسے نہیں چھوڑتے اور
اِس فریب کو کچھ گناہ بھی نہیں سمجھتے کہتے ہیں کہ یہہ تو ہمارا پیشہ ہے یہہ تو مدت سے ہوتا چلا آیا ہے
ایسا نہ کریں تو کھائیں کہاں سے ✤ اور یہہ طمع و حرص صرف بنئے بقالوں و ساہوکاروں
اور سوداگروں ہی میں نہیں پر ہر ذات و پیشے کے لوگوں میں پائی جاتی ہے ✤ وے جو غریب ہیں
یہہ نہ سمجھیں کہ ہم تو غریب ہیں اور ہم میں یہہ حرص نہیں ہے ✤ وے چاہے ایسے مفلس ہوں کہ سوا
کھانے کپڑے کے اُن کے پاس اور کچھ نہ ہو تو بھی اگر وے روپئے پیسے کے حاصل کرنے کو اِس قدر خواہش
رکھتے ہیں کہ اُس کے مارے خدا پر دل لگا نہیں سکتے تو وے لوگ بھی اِس باب میں گنہگار ہیں
اور روپئے پیسے کو اپنا معبود بناتے ہیں ✤ وے لوگ جو دولت یا روپئے پیسے کی خواہش رکھتے
ہیں پر اُنھیں نہیں ملتا ایسے لڑکے کی مانند ہیں جو اپنے باپ کی محبت و تعظیم چھوڑ دے اور اَور
کسی کی محبت اور تعظیم و اطاعت کیا چاہے پر وہ اُسے منظور نہ کرے اور اپنے یہاں سے نکال
دے ✤ ہر چند کہ وہ لڑکا وہاں سے نکالا گیا اُس کا وہ گناہ دفع نہیں ہوا جو اُس نے باپ

کی محبت و تعظیم اور اطاعت کے حق میں کیا ہی + یہی حال اُن لوگوں کا ہی جو روپے پیسے
کے حاصل کرنے کی ایسی فکر میں رہتے ہیں کہ اِس فکر کے باعث خدا کو یاد نہیں کر سکتے اور اُس
پر دل لگا نہیں سکتے دولت حاصل نہ ہوئی تو کیا ہوا محنت اور فکر و کوشش تو حتی المقدور
کی اور خدا کو بھول گئے اور اِس بھولنے کے باعث گنہگار ہوئے + اگر کوئی شخص جو غریب ہی
ایک کھیت اور ایک جوڑی بیل رکھتا ہو اور اُنمیں بآرام اپنے اور لڑکے بالوں کی پرورش کر
لیتا ہو ایک اَور کھیت اور ایک اَور جوڑی بیل لیا چاہے اور اِس کی فکر میں خدا کو بھول جاے
تو وہ دوسرے کھیت اور دوسری جوڑی بیل کے حاصل کرنے کی کوشش میں گناہ کرتا ہی +
اگر بغیر خدا کو بھولے اور اُس کی محبت اور عبادت سے غافل رہے یہہ چیزیں مل نہیں سکتیں تو
اُسے ضرور ہی کہ جو اُس کے پاس پیشتر سے ہی اُسی پر قناعت کرے + لیکن اگر بغیر خدا کو بھولے
اور اُس کی محبت و عبادت ترک کیے وہ جب فکر و محنت سے دوسرا کھیت و دوسری جوڑی بیل یا روپیہ
پیسا یا اَور کوئی چیز مل سکتی ہو تو اُس کے حاصل کرنے میں گناہ نہیں ہی + یہہ مثل ایک غریب
آدمی کے حق میں دی ہی پر وہ ہر حالت و درجہ کے لوگوں کے باب میں راست ہو سکتی ہی + جہان
میں بعضے لوگوں کو کچھہ دولت حاصل ہو جاتی ہی بلکہ بعضوں کو بہت حاصل ہو جاتی ہی پر اِس سے
بھی روح آسودہ و سعادتمند نہیں ہوتی اِس باب میں دو چار مثلیں لکھتے ہیں +

چنانچہ بڑے بڑے زمینداروں اور تعلقہ داروں کو دیکھو اُن کو حقیقت میں بڑی دولت پیدا ہوتی ہی اور
لوگ اُنھیں خوشحال سمجھتے ہیں پر کیا اُن کی روحیں بھی خوشحال اور آسودہ ہیں ہرگز نہیں + جس کے پاس ایک
گانوں ہی وہ چاہتا ہی کہ ایک اَور ہو جائے تو اچھا ہو جس کے پاس دو ہیں وہ کہتا ہی کہ چار ہوں تو بہتر ہو اسی طرح جب

پاس چار ہیں وہ بھی اور مانگتا ہے ٭ چاہے لاکھوں روپئے بھی ان لوگوں کے گھروں میں
اکٹھے ہوں تو بھی آسودہ نہیں ہوتے پر اور مانگتے جاتے ہیں ٭ اگر ایک بھی اچھا گانوں
ہو تو اُس کے فایدہ سے زندگی بآرام بسر ہو سکتی ہے اور خدا کی عبادت اور اطاعت ہو سکتی ہے
پر خدا کو کون پوچھتا ہے دل تو دولت پر لگا ہے خدا کو چھوڑ کے لوگ دولت ہی سے سعادت کی اُمید
رکھتے ہیں پر اُس سے کبھی حاصل نہیں ہونے کی ٭ زمینداروں اور تعلقہ داروں کو ہر چند
کہ بہت دولت رکھتے ہیں کبھی آسودگی اور سعادت حاصل نہیں ہوتی اور انھیں کبھی آرام
و چین نہیں ملتا ٭ آرام و چین کے حق میں تو اُن کے آسامی اُن سے کہیں بہتر ہیں زمینداروں کو
ہمیشہ اندیشہ و فکر رہتی ہے وے بڑے لڑنے اور جھگڑنے والے ہوتے ہیں اُن کے کوئی نہ کوئی
مقدمہ ہمیشہ کچہریوں میں بنے رہتے ہیں اور انھیں مقدموں میں بہت اُن کا روپیہ بھی صرف
ہوتا ہے ٭ کبھی کبھی اُن کی لڑائی اور عداوت اِس قدر بڑھ جاتی ہے کہ آپس میں
تلوار بھی چلاتے اور خون کرتے ہیں پس قید ہوتے بیڑیاں پہنتے اور مٹی کاٹتے بلکہ پھانسی بھی
پاتے ہیں ٭ دولت کی پیروی تو انھوں نے سعادت اور نیکبختی کی اُمید سے کی تھی پر یہ
کیسی سعادت اور نیکبختی ہے ٭

پھر بہت لوگ ہیں جو کچہریوں و اور جگہوں میں بھی جبر و ظلم اور ہر طرح کی بے ایمانی
سے دولت پیدا کرتے ہیں ٭ سب کو معلوم ہے کہ اُن کے اوپر خدا کی لعنت ہے تو اُن
کا بیان کرنا کیا ضرور وے تو کھلی کھلا جہنم کو دوڑے چلے جاتے ہیں اُن کے حق میں سعادت
کا کیا ذکر ٭

غرض ساہوکاروں کے احوال پر غور کرنے سے بھی ظاہر ہی کہ دولت سے حقیقی خوشحالی
اور زندگی کا پانا ناممکن ہی * یہہ لوگ گویا دولت ہی میں ڈوبے رہتے ہیں جابجا کوٹھیاں
رکھتے اور دن رات اُسی کے پیدا کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور پیدا بھی خوب کرتے ہیں *
اُن کے بڑے بڑے محل ہیں ان میں لاکھوں کروڑوں روپئے رکھتے اور بڑا لین دین کرتے ہیں اور
دولت کے واسطے خوب مشہور بھی ہیں تو بھی یہہ لوگ آسودہ نہیں ہوتے پر اَور مانگتے رہتے ہیں *
خوب جانتے ہیں کہ کتنا ہی عیش و آرام سے رہیں جو دولت جمع کی ہی زندگی بھر میں اُس کی
چوتھائی بھی نہ خرچ کر پاوینگے اور دیکھتے ہیں کہ ہزاروں روزمرہ مرتے چلے جاتے ہیں اور ایک کوڑی
بھی ساتھہ نہیں لیجاتے اور خوب جانتے ہیں کہ چند روز میں ہم کو بھی مرنا اور سب کچھہ چھوڑ جانا
ہی تو بھی جو جمع کرلی ہی اُس سے آسودہ نہیں ہوتے پر اَور کے بھوکھے رہتے ہیں اور خوب یقین
ہی کہ اگر کوئی تمام دنیا کو بھی حاصل کرلے تو بھی آسودہ نہ ہوا اور اُسے کچھہ سعادت نہ ملے اس بات
کا دولت سے حاصل ہونا ناممکن ہی پر برعکس اس کے فکر و اندیشہ رہتا ہی * جب کہ کوئی
خدا کو چھوڑ کر دولت پر دل لگاتا ہی تو اپنے تئیں حیوانوں سے بھی پست کر دیتا ہی چنانچہ اگر کسی
کُتّے یا گائے بیل یا گھوڑے یا بکری یا اَور کسی جانور کو ایسی کوئی چیز دیجئے جو اُس کے کھانے کے
قابل ہی تو اُسے پیٹ بھر کے کھائیگا بعد اس کے اُس کی کچھہ پرواہ نہ کریگا * آدمی کو حکم
ہی کہ خوراک و پوشاک اور آرام کے لئے محنت کرے پر اس کے ساتھہ یہہ اجازت نہیں ہی کہ خدا کو
بھول جاے اور دولت کو اپنا معبود بناوے * پس جب لوگ خوراک و پوشاک اور آرام
کی چیزیں پاکر اس پہ قناعت نہیں کرتے اور خدا کا شکر نہیں بجالاتے پر خالق کو بھولکر حرص

سے دولت کی پیروی اور عبادت میں مشغول ہوتے ہیں تو اپنے تئیں حیوانوں سے بھی ذلیل
کر دیتے ہیں ✤ دولت کی محبت حقیقت میں روح کو نہایت ذلیل کر دیتی ہی اِس کے باعث
انسان بھول جاتا ہی کہ میں کس سے پیدا کیا گیا و کون ہوں اور کس مقصد سے خلق ہوا ہوں
جو لوگ اِس بات کا یقین نہیں کرتے سو شوموں کا حال دیکھ لیویں ✤ بعضے لوگ جو شوم
کہلاتے ہیں دولت سے اِس قدر محبت رکھتے کہ اُسے اپنی جان سے عزیز سمجھتے ہیں اور اُسے خرچ
کرتے ایسا معلوم ہوتا ہی گویا اُن کی جان نکلتی ہو اُنھیں مرجانا منظور ہی پر کچھ اپنی دولت
یا روپی پیسے میں سے خرچ کرنا منظور نہیں ہر ایک پیسا بڑی احتیاط سے جوڑتے جاتے ہیں اور
کھانے کپڑے اور ہر بات کے حق میں اپنے اوپر بڑی تکلیف اُٹھاتے ہیں تا کہ کچھ اَور جمع ہو ✤
ایسوں کو سب کوئی بُرا کہتا ہی جب لوگ کسی شوم کو دیکھتے تو کہتے ہیں کہ اِس کے پاس اِتنا
روپیہ ہی پر ایک پیسا خرچ نہیں کرتا کچھ کھایا پیا نہیں جاتا اور غریبوں کو ایک کوڑی بھی
نہیں دیتا ایسا شوم ہی ✤ پر صرف شوم ہی نہیں بُرے ہوتے بلکہ اُن کی طرح وے سب
لوگ بھی بُرے ہیں جو دولت پر دل لگاتے اور اُس کے لئے بیجا فکر و اندیشہ اور دوڑ دھوپ
میں پڑتے اور اِس کے باعث خدا کو بھول جاتے ہیں یہہ لوگ بھی حقیقتاً شوموں کی برابر ہیں
اور اُنھیں کی طرح بُرے ہیں کیونکہ وے لوگ خدا کو جو تمام سعادت کا چشمہ ہی چھوڑ کر دولت
پر دل لگاتے اور اُس سے سعادت کی اُمید رکھتے ہیں ✤ خوراک و پوشاک اور بڑے
بڑے محلوں کے بنانے میں شوموں کی مانند معلوم نہیں ہوتے پر اِس سے کچھ نیک نہیں ٹھہرتے
تو بھی شوموں کی طرح ہیں یہاں تو دل کا ذکر ہوتا ہی اور چونکہ یہہ لوگ خدا کو چھوڑ کر دولت پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کتابیں لکھی ہیں اور ایک میں صاف صاف اقرار کیا ہی کہ دولت سے کبھی سعادت حاصل
نہیں ہو سکتی ÷ چنانچہ اُس کے دو چار قول یہہ ہیں کہ میں نے سونا اور روپا اور بادشاہوں
اور صوبوں کا خزانہ اپنے لئے جمع کیا سو میں بزرگ ہوا اور سبھوں سے جو اورشلیم میں میرے
آگے تھے بڑھ گیا اور میں نے اپنے سارے کاموں پر جو میرے ہاتھوں نے کئے تھے اور اُس محنت
پر جو میں نے بنانے کمانے کے لئے کھینچی تھی نظر کی اور دیکھا کہ سب بطلان اور ہوا کی چران ہی اور
آسمان کے نیچے کچھ فایدہ نہیں ÷ دوست زر سے آسودہ نہیں ہوتا اور جو دولت چاہتا ہی اُس کی آمدنی
سیر نہ ہوگا یہہ بھی بطلان ہی ÷ یہی سلیمان کے قول ہیں اور چونکہ اُس کے پاس ایسی دولت
تھی کہ ویسی نہ کبھی کسی کے پاس ہوئی ہی نہ ہوگی اُس کی باتوں کو سند سمجھنا چاہئے ÷ اور
پھر یہہ حقیقت لوگوں کو تجربہ سے بھی معلوم ہی اور کیونکر ہو سکتا ہی کہ دولت روح کو آسودہ اور
سعادتمند کرے دولت اور روح کے درمیان کیا نسبت روح ایسی ایک شی ہی جو جسمانی نہیں
پر دولت جسمانی ہی ÷ چنانچہ اُن کی ذات میں زمین و آسمان کا فرق ہی تو دولت روح کو آسودہ
اور سعادتمند کیسے کر سکے ÷ جو شخص دولت کے وسیلے روح کی نیکبختی حاصل کیا چاہتا ہی ایسے
آدمی کی مانند ہی جو اپنے بچے کو مٹی کھلا کر پالا چاہے اگر کسی کو ایسا کرتے دیکھو تو کیا اُسے دیوانہ نہ
سمجھو گے اور بچے کو اُس کے ہاتھ سے بچانے کی کوشش نہ کرو گے البتہ کرو گے ÷ یوں ہی دولت
اور روح کی ذات کے درمیان بے نہایت فرق ہی اور دولت سے روح کو ہرگز سعادت حاصل نہیں ہو سکتی ÷
پھر دولت کے زندگی بھر ساتھ رہنے کا کچھ ٹھکانا نہیں وہ اکثر دیکھا ایک چلی بھی جاتی ہی اور
یہہ بات سب پر خوب ظاہر ہی ممکن ہی کہ جو شخص آج لکھپتی ہی کل نہایت بیکس فقیر ہو جائے ÷

اگرچہ لوگ حتی المقدور دولت کی خبرداری کرتے ہیں تو بھی وہ اکثر چلی جاتی ہے اور اُس کے چلے جانے کی راہیں بھی بہت ہیں + کسی دولتمند کے دل میں آوے وہ اپنی تمام دولت خرچ کر کے ایک یا دو کشتیوں میں سوداگری کا کوئی مال لاوے شاید دریا پر بھاری طوفان چلے اور کشتیوں کو ڈبا دے اور یوں اُس کی تمام دولت جاتی رہے یا شاید کوئی نفع کے لئے کوئی مال خریدے اور تھوڑے دنوں میں اُس مال کی قیمت کم ہو جائے اور اُتنے کو نہ بک سکے جتنے کو وہ سمجھا تھا اور شاید مال خراب ہو جائے اِس طرح بھی اُس کا بڑا نقصان ہو یا شاید کوئی مقدمہ آپڑے اور اُس میں تمام دولت صرف کرنا ہو یا شاید ڈاکہ پڑے اِس طرح بھی دولت جاتی رہے + قصہ کوتاہ دولت کے چلے جانے کی سیکڑوں راہیں ہیں کہاں تک بیان کریں اور لوگ اِس حقیقت کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھتے ہیں + جب دولت چلی جاتی ہے لوگ بڑا رنج و غم کھاتے بلکہ کوئی کوئی دیوانے بھی ہو جاتے ہیں اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کا تمام دل دولت ہی پر لگا تھا کہ اُسی سے سعادت کی اُمید رکھتے تھے اور اُسی کو معبود سمجھتے تھے اور خدا کو نہیں + اگر خدا پر دل لگاتے تو دولت کے چلے جانے سے اِتنا غم نہ ہوتا + اگر دولت کے چلے جانے کے پیشتر ایسے لوگوں سے پوچھئے کہ تمہارا دل کس پر لگا ہے تو جھٹ جواب دینگے خدا پر + لیکن اُن کے از حد غم اور کبھی کبھی دیوانے بھی ہو جانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جھوٹے ہیں اور خدا پر اُن کا دل نہیں ہے پر دولت پر +

دولت کے باعث کچھ روح کو آرام و چین نہیں ملتا + برعکس اِس کے اُس سے اندیشہ فکر پیدا ہوتی ہے اور جسم و روح دونوں کو خطرہ رہتا ہے + دولتوالے اِس جہان کے دُکھ درد سے نہیں بچتے

مفلسوں و غریبوں کی طرح اُن پر بھی ہر طرح کی بیماری مثلاً بخار ہیضہ وغیرہ آتے ہیں + اُن کے بال بچوں کو بھی ہر طرح کے دُکھ درد ہوتے ہیں اور وے مر بھی جاتے ہیں اس سے بھی دولتمندوں کو غریبوں کی طرح نہایت رنج و غم ہوتا ہے پھر دولت موت سے بھی نہیں بچا سکتی دولتوالوں کو بھی مرنا اور سب کچھ یہیں چھوڑ جانا ہے دیکھتے ہو کہ ہزاروں دولتمند مرتے چلے جاتے ہیں اور اُس دولت میں سے جس کے لئے اتنی محنت و مشقت اور دوڑ دھوپ کی تھی ایک کوڑی بھی ساتھ نہیں لیجاتے ہیں چنانچہ اس باب میں انسان کی نسبت یہہ مثل بھی مشہور ہے کہ مٹھی باندھے آتا ہے ہاتھ پسارے جاتا ہے + مرتے وقت دولت کو چھوڑتے لوگوں کو بڑا درد معلوم ہوتا ہے وے اس بات سے بڑا غم کرتے ہیں کہ زندگی کچھ اور دراز نہیں ہو سکتی کہ کچھ دن اور دولت کے ساتھ رہ لیں اور کہ دولت اپنے ساتھ لے نہیں جا سکتے + اس مقدمہ میں ایک شخص کا یہاں ذکر کرتے ہیں + محمود غزنوی نے جس کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے اور جس نے ہندوستان کو کئی دفعہ لوٹا تھا بڑی دولت جمع کی تھی اور اُسے اپنے تمام دل سے پیار کرتا تھا اور مرتے وقت بھی اُسی پر اُس کا دل لگا تھا + اُسے معلوم تھا کہ موت قریب ہے اور کہ اب مجھے تمام دولت یہیں چھوڑنی پڑیگی اس بات سے نہایت رنجیدہ ہوا مرنے کے دو روز پیشتر نوکروں کو حکم کیا کہ تمام سونا و چاندی و جواہرات جو میں ہندوستان سے لایا ہوں لا کر میرے سامھنے رکھو تا کہ میں مرنے کے پیشتر ایک دفعہ اُنھیں جی بھر کے دیکھہ لوں نوکروں نے اُس کے حکم کے موافق کیا چنانچہ وہ کچھہ دیر اس دولت کو بڑے غور سے دیکھتا رہا تب اس خیال سے کہ یہہ سب مجھہ کو جلد چھوڑ جانا پڑیگا پھوٹ کر رونے لگا + دولت اُس کو ایسی عزیز تھی کہ مرتے وقت بھی اُس میں سے کچھہ خیرات نہ

کرواتی ۔ دوسرے دن تمام فوج معہ پیدل کے سپاہیوں و رسالوں و ہاتھیوں کے اُنکے سامنے کھڑا کر کے دکھائی اُنھیں دیکھکر پھر پھوٹ کے رویا کہ اب یہ سب چھوٹے جاتے ہیں ۔ اس سے کیسا صاف صاف ظاہر ہی کہ دولت سے سعادت حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اگر یہ شخص دولت کو اپنا معبود نہ بناتا پر خدا پر دل لگاتا اور اُسی کی عبادت اور اطاعت کرتا تو دولت کے چھوڑتے وقت اُسے یہہ رنج نہ ہوتا غرض مرتے وقت یہی حال اُن سب کا ہی جو دولت کو معبود بناتے ہیں دولت ہی پر اُن کے خیال لگے رہتے ہیں اور یہہ نہیں سوچتے کہ اب تو ہم مرتے ہیں عاقبت میں ہمارا کیا حال ہوگا ۔ شاید پڑھنیوالے نے بھی ایسے لوگوں کو دیکھا ہوگا ۔ دولت کا کیا ذکر خود یہہ جسم بھی تو جس کو ایسی خبرداری سے پالتے پوستے ہیں ساتھ نہیں جاتا پر یہہ بھی مٹی میں مل جاتا ہی روح کو تنہا خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہی کے لئے حاضر ہونا پڑتا ہی ۔

گناہ کے باعث بیماری و دُکھ و درد و غم اور موت سب انسانوں پر آتی ہی پر خوب معلوم کیا اور یاد رکھا چاہئے کہ اگر کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور بدل و جان خدا کی طرف متوجہ ہو تو خدا اُسے ہر تکلیف میں سنبھالے اور دل کا آرام و چین بخشے ۔ جو اُس کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں اور اُس پر اعتقاد رکھتے ہیں وہ اُنھیں نہایت ہی سخت بیماریوں و دُکھ درد و غم اور موت کے وقت بھی سنبھالتا اور دلی آرام و چین دیتا ہی اور بعد مرنے کے بہشت میں پہنچاتا ہی پر دولت سے یہہ نہیں ہو سکتا وہ بیماری و دُکھ درد و غم و موت کے وقت کچھ بھی تسلی و خاطر جمعی نہیں دیتی اور بعد مرنے کے جہنم سے بھی نہیں بچا سکتی ۔

غرض حقیقت حال تو یہہ ہی کہ دولت بڑی خطرناک ہوتی ہی اُس سے انسان خدا کو بھول

جاتا اور سمجھتا ہی کہ دولت ہی سے مجھے سعادت حاصل ہوگی ✦ پس اُسی پر بھروسا رکھتا ہی گذرے
زمانوں میں ہزاروں لاکھوں ایسے لوگ ہوگئے ہیں اور ہزاروں لاکھوں اب بھی موجود ہیں اِسی لئے
قدیم زمانے کے ایک نیک آدمی نے حق تعالیٰ سے یہہ دعا مانگی تھی کہ تو مجھے نہ مفلسی دے نہ دولت پر
صرف میری پرورش کے لایق خوراک و پوشاک دے مفلس ہونگا تو فریاد کرتا رہونگا اور چوری بھی
کرونگا اور دولتمند ہونگا تو تجھے بھول جاؤنگا ✦ چنانچہ جب دولت سے انسان خدا کو بھول
جاتا اور اُس سے دور ہوجاتا ہی تو اُس سے یعنے دولت سے سعادت کیونکر حاصل ہوسکتی ہی یہہ
ناممکن ہی ✦

پھر بہت لوگ طرح طرح کی نفسانی لذتوں و عیش و عشرت مثلاً مزیدار خوراک و عمدہ پوشاک
و شراب و گانے و بجانے و چرس و افیون و ناچ رنگ و رنڈیوں کے وسیلے نیکبختی و خوشحالی کی تلاش
کرتے ہیں ✦ پر یہہ لذتیں تو بذات ہی ایسی پوچ و حقیر ہیں کہ انسان کی روح ان سے کب آسودہ
و نیکبخت ہوسکتی ہی ✦ نیکبختی کا کیا ذکر یہہ تو اور بھی جلد روح و جسم دونوں کو برباد کرتی ہیں ✦
غرض بعضے لوگ سمجھتے ہیں کہ عمدہ پوشاکوں اور مزیدار کھانوں سے خوشحالی اور سعادت حاصل
ہوسکتی ہی پر یہہ اُن کی بڑی بھول ہی ✦ جب کوئی شخص جسے پوشاک کا شوق ہی کسی بھڑکیلے
رنگ کا باریک کپڑا اور گوٹہ دار ٹوپی یا پگڑی پہنتا ہی تو البتہ اُس وقت کچھ خوش ہوتا ہی جیسے
کوئی ننھا سا بچہ کسی لال کھلونے یا کپڑے سے خوش ہوجاے وہ سمجھتا ہی کہ میں اِن کپڑوں
کے پہننے سے بہت اچھا معلوم ہوتا ہوں اور ہر کسی کی نگاہ میری ہی طرف پھری رہتی ہوگی
پر یہہ خوشی کتنی دیر رہتی ہی ذرسی ہی دیر میں چلی جاتی ہی اور کون ایسا ہی کہ ایک شی قطع روز

نکالے اور پوشاک سے روزمرہ نئی خوشی حاصل کرے ✦ نہایت ہی عمدہ پوشاک سے بھی تو تھوڑی دیر میں جی بھر جاتا ہی اور یہہ اُس حال میں جب کہ نئی بھی ہی پُرانی کا ذکر نہیں کرتا جب اُس سے جی بھر جاتا ہی تب دل کوئی نئی قسم کی مانگتا ہی لیکن وہ نئی قسم آوے کہاں سے قطع وہی ہی اور بازار میں کپڑے وہی ہیں جو آگے پہن چکا ہی دُنیا میں اِتنے قسم کے کپڑے تو نہیں کہ ایک نئی طرح کی پوشاک روز نکلے ✦ پر وہ خوشی بھی جو پوشاک سے ہوتی ہی کتنی دیر کے لئے ہی ذرسی ہی دیر میں چلی جاتی ہی اور پھر وہ جو تھوڑی بہت ہوتی بھی ہی حقیقی نہیں پہننے والا یہہ نہیں کہتا کہ اِس سے میں ایسا نہایت خوش ہوا ہوں کہ ہمیشہ اِسی طرح کی پوشاک پہنونگا اور اَور نہیں مانگتا نہیں بلکہ اُس کا ارادہ ہی کہ چند روز اِس کو پہن کے پھر اَور کوئی پوشاک پہنونگا پر اُس دوسری پوشاک سے بھی سعادت حاصل نہ ہوگی ✦ پوشاک کچھ کچھ مانند پھول کے ہی جب پھول مرجھا جاتا ہی اُس سے کچھ خوشی حاصل نہیں ہوتی اِسی طرح جب کوئی کسی پوشاک کو چند روز پہن لیتا ہی تب اُس سے کچھ خوشی پیدا نہیں ہوتی اور جب پُرانی پڑ جاتی ہی تب تو اُس کے پہننے کو بھی دل نہیں چاہتا ✦ پھر سوا اِس کے جسم ہرچند کہ بہت اچھی طرح ملبس ہو تکلیف سے نہیں بچتا کچھ روح تو لباس نہیں پہنتی جسم ہی پہنتا ہی ✦ پس اگر خوش لباسی سے سعادت حاصل ہو سکتی ہی تو چاہئے کہ عمدہ پوشاک کے پہننے والوں کے جسم دُکھہ درد اور ہر طرح کی تکلیف سے محفوظ رہیں پر ایسا حال تو دیکھنے میں نہیں آتا بادشاہوں اور شاہنشاہوں سے بڑھ کے تو کوئی عمدہ پوشاک نہ پہنتا ہوگا پر جیسا کملی کے اوڑھنے والے فقیروں کو اُسی طرح شاہنشاہوں کو بھی دُکھہ درد اور بیماری ہوتی ہی خوش لباسی سے اُن کے جسم کچھ بچتے نہیں اور پھر یہہ جسم بھی

چند روز میں مر کے مٹی میں مل جاتے ہیں چنانچہ آخر کو جسم و پوشاک دونوں کا ایک ہی حال ہوتا ہی اور دونوں ایک ہی جگہہ کو پہنچتے ہیں + سعادت کی تلاش کرنیوالی روح ہی اور اچھے لباس اِس اُمید سے پہننا کہ اُس سے روح کو نیکبختی حاصل ہوگی کیسی حماقت ہی جو شخص خوش لباسی سے یہہ اُمید رکھتا ہی اُس کی مانند ہی جو اپنے گھر کو طرح طرح کے رنگوں و ہاروں اور جالیوں سے آراستہ کرے اور سمجھے کہ اِنھیں کو دیکھکر میری بھوکھ پیاس مٹ جائگی اور مجھے کھانا کھانے اور پانی پینے نہ پڑیگا یا کہ بیماری کی حالت میں سمجھے کہ اِنھیں کو دیکھکر صحت پاجاؤنگا اور مجھے علاج کرنے نہ پڑیگی + بدن تو اِس جہان میں صرف روح کا گھر ہی جب روح سے علیحدہ ہوتا ہی تو سوا ایسی مٹی کے جس پر ہم روزمرہ چلتے ہیں اور کچھ نہیں + سعادت کی پانیوالی روح ہی روح بدن سے بے نہایت افضل ہی دونوں کی ذات میں کچھ نسبت نہیں تو پھر بدن کا آراستہ کرنا روح کو کیونکر سعادت اور نیکبختی دے سکتا ہی + کیا ممکن ہی کہ کوئی کسی چڑیا کو پنجڑے میں بند کرے اور اُسے دانہ پانی نہ دے مگر پنجڑے کو خوب آراستہ کرے اور ایک قیمتی اور خوشنما غلاف اُس پر ڈال دے اور چڑیا پنجڑے کی آراستگی اور غلاف کو دیکھکر جیئے اور خوش رہے اور خوب بولا کرے + نہیں یہہ ممکن نہیں اِسی طرح ہرگز ہو نہیں سکتا کہ جسم کی آراستگی اور خوش لباسی سے روح کو سعادت حاصل ہو +

پھر بعضے لوگ مزیدار کھانوں کے وسیلے سعادت کی اُمید رکھتے ہیں ایسے لوگوں کی حماقت بھی از خود ظاہر ہی + خوراک تو صرف بدن کی پرورش کے واسطے ہی اُس سے روح کیونکر آسودہ ہو سکتی ہی کھاتے وقت البتہ زبان کو خوش مزہ معلوم ہوتا ہی اور اُس سے بدن بھی کچھ موٹا ہو سکتا ہی پر اِس سے زیادہ اُس سے اَور کونسا فایدہ ہوتا ہی + اُس سے کچھ حقیقی خوشی

حاصل نہیں ہوتی پر برعکس اس کے اکثر تکلیف آتی ہی ایسا کھانا جس میں گھی وغیرہ بہت
خرچ ہوتا ہی ہمیشہ کھانے سے معدہ بگڑجاتا ہی اور ہاضمہ کی قوت جاتی رہتی ہی اور اسی باعث
بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہی سبب ہی کہ دولت والوں کی نسبت جو چکنا کھانا کھاتے ہیں
غریب لوگ زیادہ تندرست رہتے ہیں بیچارے کسان جو موٹا کھانا کھاتے اور خوب محنت کرتے ہیں
گھی کے کھانیوالے موٹے ساہوکاروں سے کہیں زیادہ تندرست رہتے ہیں ✦ غرض مزیدار
خوراک سے کچھ سعادت حاصل نہیں ہوتی پر برعکس اس کے اکثر بیماری اور تکلیف آتی ہی ✦
جو خدا کو بھولکر عیش کے ساتھ کھانے میں مشغول رہتا ہی اُس حیوان کی مانند ہی جسے قصاب
ذبح کے واسطے تیار کرتا ہی اور پھر اُس کی مانند بھی جو کسی سخت عارضہ میں گرفتار ہوکر اپنے گھر کو
آراستہ کرتا ہی اس اُمید سے کہ اسے دیکھکر میں بغیر علاج کے صحت پاجاؤنگا ✦ ایسے
لوگوں کی جو مزیدار کھانوں سے روح کی سعادت تلاش کرتے ہیں حماقت ایسی ظاہر ہی کہ اُس کا
اور کچھ ذکر کرنا کچھ ضرور نہیں ✦

پھر ہزاروں لوگ ایسے ہیں کہ شراب و گانجہ و بھانگ و چرس و افیون و نشہ کی اور
چیزوں سے نیکبختی کی اُمید رکھتے ہیں ✦ جب کوئی شراب پیتا ہی تو تھوڑی دیر کے لیے ایک
طرح کا جوش اُس میں پیدا ہوتا ہی ✦ پس یہی نفسانی خوشی اُس سے ہوتی ہی اس سے زیادہ
اور کچھ نہیں اُس سے سعادت حاصل نہیں ہوتی پر برعکس اس کے بڑا عذاب آتا ہی اور یہہ
بات خوب ظاہر ہی ✦ بڑے تعجب کی بات ہی کہ شراب کے وسیلے سعادت تلاش کرنے کا خیال
انسان کے دل میں آیا اور اس سے بھی بڑا تعجب اس میں ہی کہ اگرچہ اب بخوبی آشکار ہوا ہی

اُس سے کچھہ سعادت حاصل نہیں ہوتی بلکہ برعکس اِس کے جسم و روح دونوں بڑی تکلیف
و عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں تو بھی لوگ اُس کا استعمال نہیں چھوڑتے + جب کوئی عیش کے لئے
شراب پیتا ہی تو تھوڑے عرصے میں حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہی اُس کی عقل جاتی رہتی ہی اور وہ
واہیات بکنے لگتا ہی چلتے ہوئے اپنے تئیں سنبھال نہیں سکتا پر اَور لوگوں کو اُسے سنبھالنا پڑتا ہی
اور گلیوں بلکہ اکثر نابدانوں اور موریوں میں بیہوش گر پڑتا ہی اور اُس حالت میں جو چاہے اُسے لات مارے
اور نہایت ہی محتاج فقیر بھی اُس حال میں اُسے دیکھکر سمجھتے ہیں کہ یہہ کیسا کمبخت ہی اُس کے آگے
اپنا دُکھہ بھول جاتے ہیں ایسی ہی خوشحالی شراب سے پیدا ہوتی ہی پر ابھی تو ایک چوتھائی بھی
نہیں بیان ہوئی + غرض شرابی کی عقل بھی ضایع ہوتی ہی اُس کے ہوش ٹھیک نہیں رہتے
اور وہ کسی کام کو اچھی طرح نہیں کر سکتا یہہ کیسا بیقیاس نقصان ہی پھر اُس کا جسم بھی برباد
ہوتا ہی معدہ خراب ہوتا اور طاقت جاتی رہتی ہی اور پھر اُس کے باعث روح بھی جہنم میں پڑتی
ہی + چنانچہ اُس سے ہر طرح کا نقصان ہی جسم و عقل و روح سب ہی تباہ ہوتے ہیں +
پھر شرابی کے لڑکے بالوں پر بھی بڑی تکلیف آتی ہی اور اُن کو بڑا رنج بھی رہتا ہی اگر وہ مر جائے تو
اِتنا رنج نہ ہو کیونکہ تب تو یہہ کہہ سکیں کہ خدا کی مرضی یوں ہی ہوئی اُس نے ہمارے مالک کو لے لیا
لیکن جب کہ اُس کے متوالپن سے کھانے کپڑے کے حق میں تنگی میں پڑتے اور رنج اُٹھاتے تو یہہ
کہنے کی جگہہ نہیں ہوتی + چنانچہ جب شراب سے اِنسان کی عقل جاتی رہتی اور وہ حیوان
سے بدتر ہو جاتا ہی اور گلیوں میں لوٹتا پھرتا ہی اور معہ لڑکے بالوں کے بھیکھہ مانگنے کی نوبت
تک پہنچتا ہی تو کیا اُس سے کچھہ خوشحالی اور سعادت حاصل ہو سکتی ہی + ہرگز نہیں [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جب طبیب علاج کے طور پر بتلاتے ہیں تو شراب کے لینے میں کچھ گناہ نہیں ۔
شادی کے وقت اور اور وقتوں میں بھی جب بہت آدمی جمع ہوتے لوگ شراب منگوایا کرتے
ہیں یہہ بہت بیجا ہے انھیں چاہئے کہ شیرینی یا اور ایسی کوئی چیز منگواویں جس سے لوگوں کی عقل جاتی
نہ رہے شراب پیکر لوگ مدہوش ہوتے دیکھتے ہیں تو اس میں کونسا مزہ معلوم ہوتا ہے چاہئے کہ ایسے
بیجا دستور کو موقوف کریں ۔

غرض شرابیوں کے گناہ میں شراب کے بیچنیوالے بھی شامل ہیں وے شراب کو اپنے نفع کے واسطے
بناتے اور بیچتے ہیں لیکن وے اپنے ہمجنسوں کے جسم و عقل و روح کو برباد و خوار کرتے ہیں اور اس میں ان
کا بڑا گناہ پایا جاتا ہے پرورش کی سیکڑوں اور راہیں ہیں اور انھیں چاہئے کہ اور کوئی پیشہ اختیار
کریں جس سے کسی کا نقصان نہ ہو جب تک کہ اس پیشہ میں رہینگے شیطان اُن کا مالک اور سردار ہے
اور روز عدالت میں اُن کی بڑی سزا ہوگی ۔ یہہ لوگ ڈاکوؤں سے بھی بدتر ہیں ڈاکو تو صرف
جسم کو ہلاک کرتے پر یہہ لوگ جسم و عقل و روح سب کو برباد کرتے ہیں ۔

یوں ہی گانجہ بھانگ چرس و افیون جن کے استعمال میں بہت لوگ رہتے ہیں روح کو
آسودگی اور سعادت نہیں دے سکتیں ان سب سے تو عقل ضایع ہوتی ہے ۔ پس جب عقل ہی ضایع
ہوئی جس سے سب باتیں معلوم ہوتی ہیں اور فایدہ اور نقصان دریافت کیا جاتا ہے تو سعادت
کیونکر حاصل ہوگی ۔ صاف صاف ظاہر ہے کہ ان چیزوں کی تاثیر بد ہے اسی باعث وے لوگ
جو ان کا استعمال رکھتے بدنام رہتے ہیں اور گنجیڑی و بھنگیڑی و افیونی کہلاتے ہیں ۔

پھر بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ ناچ رنگ سے سعادت حاصل ہوسکتی ہے پس لئے اس جگہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سعادت کا کیا ذکر اُس سے تو اَور بھی عذاب پیدا ہوتا ہی ÷ چنانچہ اُس سے جسم برباد ہوتا
عقل ضایع ہوتی اور روح آتشِ جہنم میں پڑتی ہی ÷ جو لوگ کسبیوں سے صحبت رکھتے بڑے گندے
اور ناپاک ہوتے ہیں اور اِس جہان میں بھی اکثر اپنے تئیں تباہ کرتے ہیں وے نفسانیت میں
اپنا تمام روپیہ پیسا خرچ کرتے بدنام ہوتے اور اپنے جسم و عقل و روح کو خوار کرتے ہیں اُن کو مکروہ عارضے
ہوتے اور آخر کو اُنہی سے مر جاتے ہیں ÷ نیک لوگ اُن کی صحبت پسند نہیں کرتے اور جب اُن
کا سب روپیہ پیسا خرچ ہو چکتا ہی تو بھیکھ مانگنے کی نوبت تک پہنچتے ہیں شہدے لُچے ایسے
کمبخت ہوتے کہ وے خود اپنی ہی نظر میں مکروہ معلوم ہوتے ہیں وے خود جانتے ہیں کہ ہم نہایت
ہی گنہگار ہوئے ہیں اور اُن کو ایسا رنج ہوتا کہ جینے سے مرنا زیادہ پسند کرتے ہیں ÷ جب کہ شہدوں
کا یہہ سب حال ہی تو کسبی بازی میں کونسی سعادت پائی جاتی ہی ÷

بعضے لوگوں کے دل شہدہ پن اور زنا کاری سے ایسے ناپاک اور تاریک ہو گئے ہیں کہ کہتے
ہیں کہ کسبیوں سے صحبت رکھنے میں کچھ گناہ نہیں اور اِس کی یہہ وجہہ بتلاتے ہیں کہ کسبیاں کسی کی
جورواں نہیں ہیں پر وے اِسی کام کے لئے ہیں اور اِسی سے اُن کی گذران ہوتی ہی ÷ پر اِس گمان کی
غلطی کئی دلیلوں سے خوب آشکارا ہی ÷

پہلی دلیل یہہ کہ جب خدا نے اِنسان کو پیدا کیا تو ایک مرد کو خلق کیا اور اُس مرد کے
واسطے ایک ہی عورت پیدا کی ایک مرد کے لئے دو تین جورواں یا ایک جورو اور دو تین کسبیاں
پیدا نہیں کیں اِس سے ظاہر ہی کہ ایک مرد کے واسطے صرف ایک ہی عورت مقرر ہی ÷ پس سے
لوگ جو سوا جورو کے اَور کسی عورت سے کام رکھتے ہیں بڑا گناہ کرتے ہیں ÷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سے کام رکھتے ہیں بڑا گناہ کرتے ہیں ✦ اگر یہہ لوگ اپنے بچاؤ کے واسطے کہیں کہ ہم اُن سے زبردستی نہیں کرتے پردے آپ اِس کام پر مستعد ہیں اور ہم اُنھیں خرچی دیتے ہیں تو یہہ عذر نہیں چلیگا کیونکہ ابھی ہم کہہ چکے ہیں کہ کسی عورت کو اپنے جسم کے حق میں یہہ اختیار نہیں کہ اُسے زنا کے لئے مقرر کرے ✦ حقیقت میں وے لوگ جو کسبی بازی کرتے ہیں اِس مقدمہ میں دُگنا گناہ کرتے ہیں پہلے تو آپ ہی خدا کی حکم عدولی کرتے دوسرے اَوروں یعنے کسبیوں کو اِس امر میں تقویت دیتے ہیں ✦ اگر کوئی خود چوری نہ کرے پر چوروں کو اپنے یہاں چھپا دے تو وہ بھی مجرم شمار کیا جاتا ہے سب کی عقل اِس بات پر گواہی دیتی ہے ✦ اسی طرح وے لوگ جو کسبیوں سے کام رکھتے ہیں اُن کی طرح بد ہیں اور اُن کے گناہ میں شامل ہیں ✦ کسبیوں کو سب کوئی بد ہی کہتا ہے پس یہہ لوگ بھی بد ہیں ✦

تیسری یہہ کہ کسبیوں کو سب کوئی بُرا کہتا ہے ✦ نفسانیت کے باعث لُچے شہدے اُن کی صحبت کا اشتیاق رکھتے ہیں پر دل میں وے بھی اُنھیں بُرا سمجھتے ہیں اور حقیر جانتے ہیں کون ایسا ہے جو کسی کسبی کو اپنی جورو یا بہن یا بیٹی کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے دے ✦ جو نہایت ہی لُچے شہدے ہیں سو بھی تو ایسا نہیں کرینگے ✦ اِس سے ظاہر ہے کہ وے کسبیوں کو اپنے دل میں بُرا سمجھتے ہیں اگر کسبیاں بد ہیں تو اُن کی صحبت کے رکھنیوالے بھی بد ہیں ✦ زناکاری کا بد ہونا اِس سے بھی ظاہر ہے کہ اِن لوگوں کو جب کہ اِن کی بدچالی اُن کے نیک عزیزوں اور یگانوں کو معلوم ہو جاتی ہے بڑی شرم آتی ہے ✦

چوتھی دلیل یہہ کہ کسبی بازی کے باعث بڑے خراب عارضے پیدا ہوتے ہیں یہہ عارضے خدا کے غضب کی نشانیاں ہیں تو کوئی کیونکر کہہ سکتا ہے کہ کسبی بازی میں گناہ نہیں ✦ پس کئی طرح سے صاف صاف ظاہر ہے کہ زناکاری میں بڑا گناہ ہے اور وے لوگ جو کسبیوں سے کام

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور دُکھ درد اور رنج وغم ہوتا ہی اور سب مرتے بھی ہیں * اگر ہم نے گناہ نہ کیا ہوتا تو خدا کا قہر ہم
پر نہ ہوتا اور ہمیں کُچھ تکلیف بھی نہ ہوتی جب اِنسان نے گناہ نہ کیا تھا تب پوری سعادت رکھتا
تھا * چنانچہ اِس مُلک کے لوگ بھی یہی مانتے اور کہتے ہیں کہ ست جُگ میں کسی کو دُکھ درد
نہ ہوتا تھا * لیکن اب تو کلجُگ ہی اِسی باعث خدا کا غضب ہم پر جھوم رہا ہی اور ہمیں
ہر طرح کی تکلیف ہوتی ہی * پر یہاں کی تکلیف عاقبت کے عذاب کی نسبت کُچھ نہیں *
اُس جگہہ کو جہاں مرنے کے بعد گنہگاروں کی سزا ہوتی ہی دوزخ یا جہنم کہتے ہیں اور وہاں کا عذاب
ایسا بے نہایت ہی کہ اِنسان کا کیا ذکر فرشتے بھی اُس کا بیان نہیں کر سکتے اِس عذاب میں روح
و بدن دونوں ہمیشہ مبتلا رہینگے * اگرچہ ابھی جسم مٹّی میں مِل جاتا ہی لیکن قیامت میں پھر
اُٹھایا اور روح کے ساتھہ مِلایا جائیگا اور دونوں جہنم کے عذاب میں پڑینگے اور اِس طرح بدن
کے وسیلے روح کی اَور بھی سزا ہوگی * سب اِنسان جہنم کے عذاب کے سزاوار ہیں اور اِس میں
وے لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے تئیں بہت پاک سمجھتے اور جنہیں اَور لوگ بھی نیک جانتے ہیں *
اِنسان کی نظر میں چاہیں نیک معلوم ہوں پر خدا کے حضور کوئی نیک و پاک نہیں ہی *
یہہ لوگ جو اپنی اور اَوروں کی نظر میں نیک و پاک معلوم ہوتے ہیں اِس جہان میں تکلیف اُٹھاتے
ہیں یہہ تکلیف گناہ کے باعث ہی اِس سے ظاہر ہی کہ وے پاک نہیں ہیں * چنانچہ اگر گناہ
کے باعث یہاں تکلیف اُٹھاتے ہیں تو اگر توبہ نہ کرینگے اور خدا کی طرف نہ پھرینگے تو عاقبت
میں بھی تکلیف اُٹھاوینگے * اِس سے ہماری مراد یہہ ہی کہ کوئی اِنسان بذات ہی اِس
لایق نہیں کہ خدا کے غضب اور جہنم کے عذاب سے بچ جائے *

غرض ظاہر ہی کہ انسان کی حالت گناہ کے باعث نہایت ہی کمبخت ہی وہ خود بخود ایسی کوئی راہ نکال نہیں سکتا جس سے قہر الٰہی اور دوزخ کی تکلیف سے بچے ✦ خدا اپنی شریعت کی پوری فرماں برداری چاہتا ہی اُس میں ذرہ بھی قصور نہ چاہئے مگر چونکہ اب انسان کا دل بہت بگڑ گیا ہی اور وہ محض گنہگار ہو گیا ہی اُس سے یہہ اطاعت ادا نہیں ہو سکتی اسی باعث وہ اپنے تئیں بچا بھی نہیں سکتا اور اور کوئی تدبیر نکال نہیں سکتا جس سے خدا کے قہر سے چھوٹے ✦

ممکن ہی کہ وہ شخص جو کسی مضبوط قلعہ میں قید ہو اور جس کی نگہبانی کے واسطے چوگرد ہزاروں آدمی موجود ہوں بھاگ جاوے پر کسی گنہگار کا خدا کے غضب سے بھاگ جانا ممکن نہیں ✦ اس دنیا میں مجرم اکثر حاکموں کے ہاتھ سے بچ جاتے ہیں حاکم اور اُن کے تابعدار بڑی جستجو کرتے اور حکمتیں چلاتے ہیں پر اُنھیں گرفتار نہیں کر پاتے مجرم کسی مکان یا گھنے جنگل یا اور پوشیدہ جگہہ میں چھپ رہتے اور کبھی کبھی اور کسی بادشاہ کے مُلک کو بھی بھاگ جاتے ہیں اور بعضے ایسے زبردست ہو جاتے ہیں کہ حاکم سے برابر لڑتے ہیں ✦ پر ان تدبیروں میں سے کسی سے کوئی گنہگار خدا کے غضب سے بھاگ نہیں سکتا ✦ کوئی اپنے تئیں اُس سے چھپا نہیں سکتا وہ سب باتوں کو خواہ بادشاہوں کے محلوں یا فقیروں کی جھونپڑیوں میں ہوتی ہوں جانتا ہی اگرچہ اُس کی سلطنت ایسی وسیع ہی کہ اِس دُنیا کے تمام مُلک اور آفتاب و ماہتاب اور اور سب عالم اُس میں شامل ہیں تو بھی وہ ساری خلقت کے ہر ذرے کو جانتا ہی اُس کے نزدیک کوئی جگہہ ایسی پوشیدہ نہیں جہاں کوئی گنہگار اپنے تئیں چھپا سکے اگر ممکن ہو کہ کوئی گنہگار آفتاب یا ماہتاب کو بھی اُڑ جائے تو وہاں بھی خدا کی نظر سے غایب نہ ہو سکے سُنسان غاریں گھنے جنگل اور تاریک رات مجرموں کو ڈھونڈ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چال چلن پر غور کرے اور اپنے گناہوں سے پچھتاوے اور انھیں چھوڑ دے اور آگے کو خدا کی پوری فرماں برداری کرے تو بھی پچھلے گناہوں کے واسطے کیا کریگا + بچپن میں اُسے نیک و بد کی تمیز نہ تھی چنانچہ اُس وقت کے پانچ یا چھہ برس چھوڑ دو تو بھی اُسے چوتیس برس کے گناہوں کا حساب دینا ہے + ایک ہی گھنٹے بلکہ آدھی ہی گھڑی کے گناہوں کے باعث انسان ابدی عذاب کا سزاوار ہو جاتا ہے تو پھر چونتیس برس میں تو دو لاکھ ستانوے ہزار آٹھ سو چالیس گھنٹے ہوتے ہیں اِن کے گناہوں کے واسطے جو کہ حقیقت میں ایک نہایت ہی بھاری بوجھ کی مانند ہیں کیا کریگا + جو شخص کہ اپنے سب خیالوں اور باتوں اور کاموں پر غور کیا کرتا ہے اُسے خوب معلوم ہوگا کہ میرے گناہ شمار سے باہر ہیں اور وہ اُن سے گھبرا جائیگا اور اقرار کریگا کہ میں اُن کے باب میں خدا ے پاک کو ہرگز راضی نہیں کر سکتا + اگر کوئی کچھہ دنوں کے لئے سو روپئے تم سے قرض لے اور جب کہ ادا کرنے کا وقت پہنچے اگر تم سے کہے کہ مجھہ سے روپیہ ادا نہیں ہو سکتا مہربانی کر کے معاف کر دو اور میں قول کرتا ہوں کہ پھر کبھی قرض نہ لونگا + کیا تم اُس کی اِس بات سے راضی ہو جاؤگے + ہرگز نہیں + بلکہ اُسے بڑا احمق کہوگے کہ ایسی بات بنا کر لایا ہے + اور اگر وہ روپئہ لینے کے بعد ہر طرح سے تمھاری بدی کرتا رہے اور ایسی کوئی تدبیر کام میں نہ لاوے جس سے روپیہ ادا ہو تو اَور بھی قصوروار ٹھہرے + ایسا شخص معافی کے واسطے اِسی قول کے بھروسے آوے کہ میں پھر کبھی قرض نہ لونگا پر اِس قول سے قرض کچھہ ادا نہ ہو جائے اور اُس کا بوجھ اُس پر سے اُتر نہ جائے اور قرض کا دینیوالا بھی کچھہ راضی نہ ہو + اِسی طرح اگر کوئی اِنسان کسی وقت سے خدا سے

بیقراری سے اور کبھی اپنے تابعداروں کی ضد اور نافرمانی سے پر خدا ان باعثوں میں سے کسی سے
اپنی بات نہیں بدلتا اور وہ اپنے عدل کو برقرار رکھیگا ۔ پس اُن لوگوں کو جو اپنی زندگی
کے کسی وقت سے گناہوں کو چھوڑنا اور پاکیزگی کی راہ میں چلنا چاہتے ہیں ضرور ہی کہ اپنے
پچھلے گناہوں کے واسطے حق تعالیٰ کو راضی کریں ۔ انسان تو ایک ہی گناہ کے باعث
جہنم کے لایق ٹھہرتا ہی پھر اُنھیں تو لاکھوں و کروڑوں بلکہ بیشمار گناہوں کا جواب دینا ہی
اُن کا یہہ قول کہ ہم اب سے آیندہ کو کوئی گناہ نہ کرینگے کچھہ کام نہ آویگا ۔ جب خدا نے اپنے
حکم انسان کو سُنائے اور اُن کی عدولی کی سزا فرمائی تو یہہ نہیں کہا کہ اگر تم اُنھیں توڑ دوگے
اور یہہ قول کروگے کہ اب آیندہ کو اُنھیں عدول نہ کرینگے تو میں راضی ہو جاؤنگا اور تمھیں چھوڑ
دونگا ۔ پس خدا کا عدل ضرور برقرار رہیگا اور گناہوں کی سزا بیشک ہوگی ۔ اِس
لئے اُنھیں جو اپنی راستبازی اور صوابوں سے بہشت کو پہنچنا چاہتے ہیں ضرور ہی کہ پہلے جہنم
کو جائیں اور وہاں اپنے پچھلے گناہوں کی سزا اُٹھاویں ۔ لیکن اِس کے ساتھہ یہہ بھی
معلوم کیا چاہئے کہ جب وہاں ایک دفعہ پہنچے تو پھر وہاں سے نکلنا نہیں ہی جو وہاں پڑتے
ہیں ہمیشہ عذاب میں رہا کرتے ہیں وہ ایسا قیدخانہ ہی کہ وہاں سے کوئی نہیں چھوٹتا ۔
یہہ سزا حکم عدولی کی خدا نے انسان کو پہلے سے سُنا دی تھی اور چونکہ انسان نے گناہ کو اختیار
کیا ضرور ہی کہ اُس کی سزا بھی اُٹھاوے خدا کا قانون یہی [illegible] ہی اور بدل نہیں سکتا ۔ پس
یہہ بات کہ انسان پہلے جہنم کو جاکر اپنے پچھلے گناہوں کی سزا بھگتے اور تب وہاں سے نکلکر
راستبازی اور صواب کے کام کرے اور اُن سے بہشت کو پہنچے ناممکن ہی ۔ اُس کے

جہنم میں پڑنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد یہہ دنیا غارت ہو جائیگی اور پھر وہ وہاں سے نکل بھی نہ سکیگا ٭

لوگ بڑھاپے میں اکثر دینداری کی ایک صورت بنا لیتے ہیں کہتے ہیں کہ اب تو بوڑھے ہوئے اب عاقبت کی تیاری کرنا مناسب ہی اور سمجھتے ہیں کہ اگر صورت سنجیدہ رکھیں اور اپنے مذہب کی دو چار رسم ماننے لگیں تو عاقبت بخیر ہوگی ٭ اسی لئے مسلمان بڑھاپے میں اکثر پانچ دفعہ نماز پڑھنے لگتے ہیں اور اگر آپ پڑھ نہیں جانتے تو اَور کسی کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں رمضان میں روزہ بھی رکھتے تسبیح کرتے اور بار بار خدا تعالیٰ و محمد کا نام لیتے ہیں یوں ہی ہندو بھی اپنے مذہب کی دو چار رسم سرگرمی سے ماننے لگتے ہیں اگر دریا نزدیک ہو تو روزمرہ اُس میں نہاتے اور بڑے تڑکے کسی شخص کا جسے اَوتار سمجھتے ہیں نام لیتے پوجا پاٹ میں شامل ہوتے اور راستی اور نیکی کا چرچا بھی کچھ کرتے ٭ اِن باتوں کے کرنے میں ہندو و مسلمان دونوں سمجھتے کہ اب ہم بہشت کی تیاری کر رہے ہیں اور ضرور وہاں پہنچینگے ٭ پر وے بڑی بھول میں ہیں وے سمجھتے ہیں کہ ہم نیک ہیں اور صواب کے کام کر رہے ہیں اور اسی پر تکیہ کرتے ہیں لیکن نیکی اور صواب کے کام ہیں کہاں ٭ جب بوڑھے لوگ کسی شخص کا جسے پیغمبر یا اَوتار سمجھتے نام لینے لگتے ہیں یا جب کہ خدا تعالیٰ کا بھی نام لیتے اور دو چار رسم ماننے لگتے ہیں تو اس میں کونسی نیکی اور صواب پایا جاتا ہی جس سے بہشت کو پہنچا چاہتے ہیں ٭ اگر اسی طرح بہشت حاصل ہو سکتی ہی تو وہاں پہنچنا نہایت ہی آسان ہی ٭ پر ایسی بات نہیں ہی جو جو وے کرتے ہیں اُس میں ذرہ بھی صواب پایا نہیں جاتا اور اُس سے وے ہرگز بہشت کو پہنچ

نہیں سکتے ❊ سوا اِس کے اُن گناہوں کے واسطے کیا کرینگے جنھیں زندگی بھر کرتے رہے ہیں
اِس کا ذکر ابھی ہو چکا ہے ❊ اور اگرچہ بقول اپنے اب بہشت کی تیاری کر رہے ہیں پر اب بھی
وہ روزمرہ ہزاروں گناہ کرتے ہیں تو پھر اُن کی نیکی اور عبادت اور بہشت کی تیاری کہاں رہی ❊
حقیقت حال تو یہہ ہے کہ اِن میں خداپرستی کا کہیں نام و نشان بھی نہیں اب بوڑھے اور ضعیف ہو گئے ہیں
اور نفسانی مزوں اور دُنیوی کاروبار کی طاقت نہیں رہی ❊ پس جب کچھ کر نہیں سکتے تو
کیا کریں دینداری کا بھیس کر لیا ہے ❊ ہر کسی پر جو اپنی عقل ذرہ بھی کام میں لاوے ظاہر ہوگا کہ
اِس میں اُن کی تعریف نہیں ❊ جب کسی سانپ کے دانت ٹوٹ جاتے ہیں اور وہ لوگوں کو کاٹ
نہیں سکتا تو کوئی اُس کے حق میں یہہ نہیں کہتا کہ یہہ سانپ بہت سیدھا ہو گیا ہے اور کسی کو نقصان
نہیں پہنچاتا اِس کی ذات بدل گئی ہے ❊ وے لوگ جو اپنی خیالی نیکی اور صوابوں پر تکیہ کرکے بڑھاپے
میں عاقبت کی تیاری کرنے لگتے ہیں اُس سانپ کی مانند ہیں جس کے دانت ٹوٹ گئے ہوں ❊ اگر
اُن کے جسم میں طاقت ہوتی تو اب بھی نفسانیت اور دُنیوی فکروں میں ڈوبے رہتے اگر جوانی
میں خدا کی محبت اور عبادت کو اختیار کرتے تو البتہ بخوبی ظاہر ہوتا کہ سچے ہیں پر بڑھاپے
میں وے یہہ ثبوت نہیں رکھتے ❊ ضعیفی کے مارے شیطان کے کام کے نہیں رہے ❊
پس اُس نے نکال دیا ہے اور جب اُس کے کام کے نہیں رہے تو کہتے ہیں کہ اب ہم خدا پاس آئے
ہیں اور اُسے نذر کرنے کو اُن کے پاس کچھ نہیں ❊ وے لوگ جو بڑھاپے میں اپنی نیکی اور صوابوں
پر تکیہ کرکے دینداری کرنے لگتے ہیں اُس کی مانند ہیں جو کسی خوشبودار پھول کو جب تک کہ تازہ رہے
آپ سونگھے اور جب مُرجھا اور سوکھ جائے کسی حاکم کو دے جس نے اُس کے ساتھ بڑی بھلائی کی ہو ❊

ہوائی تو شیطان کی خدمت میں کاٹی اور جب کسی کام کے نہیں رہے تو خدا پاس آئے ہیں ۞
ان باتوں سے کچھہ ہماری یہہ مراد نہیں کہ وے لوگ جو بوڑھے ہو گئے ہیں خدا پاس نہ
آویں ۞ برعکس اس کے جب انھیں اپنے گناہوں کا بوجھہ معلوم ہو اور یہہ بھی جانیں
کہ ہم پر غضب الٰہی جھوم رہا ہے تو انھیں فوراً خدا کی طرف رجوع ہونا چاہئے پر ضرور ہے کہ اس کے
پاس اسی راہ سے آویں جو اس نے خود مقرر کی ہے ۞ نجات کے لئے اپنی نیکی اور صوابوں پر
بھروسا رکھنا نہ چاہئے کیونکہ ان میں کوئی بھی نیکی اور کچھہ بھی صواب پایا نہیں جاتا چنانچہ
اسی بات کا ابھی ذکر کرتے رہے ہیں ۞ روزہ نماز پوجا پاٹ نہانے دھونے نیکی اور دینداری
کے چرچا کرنے اور کسی شخص کے جیسے وے پیغمبر یا اوتار سمجھتے نام لینے بلکہ خدا تعالیٰ کے بھی صرف نام لینے
سے نجات نہیں ہوگی ۞ ان میں کچھہ بھی صواب نہیں جیسا کہ لوگ صواب کے معنے سمجھتے
ہیں یعنے ان کے باعث کوئی بہشت کا دعویٰ نہیں کر سکتا ۞ گنہگاروں کو چاہئے کہ جب
خدا کے پاس آویں تو صرف اس کے رحم و کرم پر بھروسا رکھکر آویں ۞ جس کی نجات
ہوگی فقط اس کے رحم و کرم سے ہوگی اور کچھہ نیکی اور صواب کے باعث نہیں انسان سے
آپ سے آپ کچھہ نیکی اور صواب ہو نہیں سکتا ۞ تو بھی خدا کے فضل کے لئے دعا مانگ کے ویسے نیک
کام جو اس نے فرمائے ہیں ہمیشہ کرنے ہونگے ۞ خدا کے رحم اور اس راہ کا بیان جو اس نے انسان کی
نجات کے واسطے مقرر کی ہے آگے ہوگا ۞

بعضے لوگ کہتے ہیں کہ اگرچہ ہم نے بیشمار گناہ کئے ہیں تو بھی اگر ان سے توبہ کریں تو معاف
ہو جائینگے چنانچہ ہزاروں نجات کے لئے توبہ ہی پر بھروسا رکھتے ہیں پر یہہ بھی بڑی غلطی ہے

معلوم کیا چاہئے کہ توبہ کرنا بہت واجب ہے جب کوئی اپنے گناہوں سے واقف ہوتا اور یہ جانتا ہے کہ میں نے اپنے خالق خدائے پاک کو بیزار کیا ہے اور اُس کے لئے پچھتاتا ہے تو بہت اچھا کرتا ہے ✦ توبہ کرنا ہر گنہگار پر فرض ہے اور جو نجات کے خواہان ہیں اُن کے لئے یہہ بہت ضروری ہے پر خوب یاد رکھنا چاہئے کہ توبہ سے کسی کی نجات نہیں ہو جائیگی اِس کے باعث کچھہ نجات اور مغفرت کا دعویٰ نہیں ہو سکتا اُس سے خدا کے وے حکم جو ہم زندگی بھر عدول کرتے رہے ہیں اور اب بھی عدول کرنے میں پورے نہیں ہو سکتے ✦ توبہ گناہ کے پچھتاوے کو کہتے ہیں اور اِس پچھتاوے سے خالق کی عبادت اور اطاعت کا وہ فرض جو ہم پر ہے ادا نہیں ہو سکتا ہم پر نہایت فرض تھا کہ ہر دم اُس سے محبت رکھتے اور اُس کی خدمت میں حاضر رہتے لیکن ہم نے کبھی یہہ فرض ادا نہیں کئے پر برعکس اِس کے ہمیشہ اُس کے مخالف رہے ہیں ✦ پس ہمارے اوپر یہہ بڑا قرض ہے اور پچھتاوے سے وہ ہرگز ادا نہیں ہو سکتا ✦ جب خدا نے اِنسان کو پیدا کیا اور اُسے اپنے حکم فرمائے تو یہہ نہیں کہا کہ اگر اِنھیں عدول کروگے اور پھر توبہ کروگے تو میں تمھیں معاف کرونگا نہیں بلکہ یہہ صاف صاف فرمایا کہ جس روز اِنھیں عدول کروگے میرے غضب میں پڑوگے اور بڑے عذاب کے سزاوار ہوگے ✦ پس جو خدا نے فرمایا ہے وہی کریگا اور اپنے عدل کو بحال رکھیگا تو پھر نجات اور معافی کے لئے لوگ توبہ پر کیونکر تکیہ کر سکتے ہیں ✦ اگر کوئی تم سے سو روپیہ قرض لیوے اور تھوڑے دن بعد آکر کہے کہ میں اِس قرض کو ادا تو نہیں کرونگا پر اِس کے باعث پچھتاتا ہوں سو مہربانی کرکے معاف کردو تو کیا اِس عذر سے تم راضی ہو جاؤگے بلکہ کیا اُس شخص کو ایسی بات کے لئے دیوانہ نہ کہوگے ✦ کوئی قرض خواہ ایسے عذر سے راضی نہ ہوگا اور کوئی قرضدار بھی ایسا دیوانہ نہ ہوگا

کہ ایسی بات پیش کرے اور اسی پر قرض کی معافی کا بھروسا رکھے * یہاں قرضدار کے مقدور کا ذکر نہیں کرتے پر صرف اُس کے پچھتاوے کا جس کے باعث وہ معافی کا بھروسا رکھے * کوئی قرض خواہ قرضدار کے پچھتاوے سے راضی نہ ہوگا پر نقد کے عوض نقد مانگیگا اسی طرح خدا اُس قرض کے بدلے جو ہم پر ہے توبہ منظور نہ کریگا * قرض خواہ تو قرضدار کو معاف بھی کر سکتا ہے پر خدا اپنے عدل کے باعث بغیر اپنے حکموں کو پورا کروائے کسی گنہگار کو چھوڑ نہیں سکتا * اُس نے ہمیں اپنی حمد و ثنا کے لئے پیدا کیا ہے اور ہماری پرورش و حفاظت کرتا ہے اس مہربانی کے عوض ہم پر اُس کی محبت و عبادت واجب ہے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا اور اب پچھتاوے سے یہ قرض ادا نہیں ہو سکتا * ہر گنہگار کو جو گناہوں کو چھوڑنا اور خدا کی طرف متوجہ ہونا چاہتا ہے توبہ کرنا بہت ضرور ہے اُسے چاہئے کہ جو بدی و گناہ کئے ہیں اُن کے لئے بدل و جان پچھتاوے * جب انسان گنہگار ہو گیا تو خدا نے اُسے توبہ کا حکم کیا پر یہ نہیں کہا کہ توبہ سے میرے حکم جو تم نے عدول کئے ہیں پورے ہو جاینگے اور تم بہشت کو پہنچ جاوگے * جب کوئی کچھ قصور کرتا ہے بہت واجب ہے کہ اُس قصور کے واسطے پچھتاوے پر اس پچھتانے کے باعث وہ کسی بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا * غرض وے لوگ جو نجات کے لئے توبہ پر بھروسا رکھتے ہیں بڑی بھول میں ہیں * جب کوئی مجرم حاکم کے سامھنے لایا جاتا ہے اور وہ اُس پر سزا کا حکم کرتا ہے تو مجرم اپنے کئے سے پچھتاتا ہے پر کیا حاکم اس پچھتاوے کے باعث اُسے چھوڑ دیتا ہے * ہرگز نہیں * اگر اس باعث مجرموں کو چھوڑ دیا کرے تو اُس کا عدل کہاں رہے * خدا کا

عدل بے پایان ہے اور وہ گنہگاروں کو بے سزا چھوڑ نہیں سکتا ضرور ہے کہ یہہ سزا یا گنہگار خود اُٹھاویں یا اور کوئی اُن کے عوض اُٹھاوے +

چنانچہ ظاہر ہے کہ اگر ممکن بھی ہو کہ کوئی انسان کسی وقت سے تمام گناہوں کو چھوڑ دے اور آیندہ کو کامل پاکیزگی اور نیکی سے چلے تو بھی پچھلے گناہوں کے باب میں خدا کو کسی طرح راضی نہیں کر سکتا + نہ یہہ قول کہ میں آیندہ کو پوری فرمانبرداری کرونگا اور نہ توبہ اُس کے کچھہ کام آتا ہے وہ کسی صورت سے خدا کے غضب سے چھوٹ نہیں سکتا +

پر یہہ محض ناممکن ہے کہ کوئی انسان کسی وقت سے تمام گناہوں کو چھوڑ دے اور آیندہ کو کامل نیکی اور پاکیزگی سے چلے + انسان کا دل اب ایسا بالکل بگڑا ہوا ہے کہ اُس سے از خود کوئی بھی نیک کام و نیک بات و نیک خیال ہو نہیں سکتا + جب کہ دل ایسا بالکل بگڑا ہوا ہے تو اُس سے کوئی نیک بات کیونکر ہو سکتی ہے + انسان کا دل مثل نیم کے درخت کے ہے سب کوئی جانتا ہے کہ اس درخت کی جڑ و چھال و ڈالیاں و پتّے اور سب کچھہ کڑوا ہی ہوتا ہے اُسے کوئی دودھ و شربت سے کتنا ہی سینچے اُس میں ہرگز آم یا انگور یا اور میٹھا میوہ نہ لگیگا صرف قادر مطلق ہی اُس کی ذات کو بدل سکتا ہے اور جب تک اُس کی ذات نہ بدلی جائے تب تک اُس میں سب کچھہ کڑوا ہی رہیگا + اسی طرح انسان کا دل بالکل بگڑا اور خراب ہے اور جو اُس سے ہوتا ہے گناہ سے خالی نہیں ہے + دل سب اعمال کی جڑ ہے اور جب جڑ ہی بگڑی ہے تو اعمال تو آپ ہی خراب ہونگے + خوب معلوم کیا اور یاد رکھا چاہئے کہ جب تک انسان گنہگار حالت یعنے خدا کی فراموشی میں رہتا ہے اور جناب

[illegible] فضل اُس کے دل کو تبدیل نہیں کرتا تب تک اُس سے ذرہ بھی نیکی نہیں ہو سکتی یہہ
[illegible] ناممکن ہے + کیا تم نے کسی نیب میں ایک آنب بھی لگتے دیکھا ہے + ہرگز نہیں +
اور اِس کا باعث کیا ہے + یہی کہ یہہ بات اُس کی ذات سے ناممکن ہے + یوں ہی
اِنسان کے بگڑے دل سے ایک بھی نیک اور پاک کام نہیں ہو سکتا + اِس مقدمہ میں ایک
اور [illegible] سنو + کہیں کہیں کھاری پانی کے کوئیں بھی ہوتے ہیں اور لوگ اُن کا پانی
نہیں پیتے اُن کے پانی کے کھاری ہونے کا سبب کیا ہے + یہی کہ سوت جہاں سے کوئے
میں پانی آتا ہے کھاری ہے + کیا کوئی کوئے کے کھاری پانی کو میٹھا کر سکتا ہے + نہیں
کیونکہ اُس کے سوت کو کوئی بدل نہیں سکتا سوت ہی تو خاص بات ہے اور جب تک وہی
نہ بدلا جائیگا پانی آپ کھاری رہیگا چاہے ہزاروں من چینی کوئے میں ڈالو تو بھی کچھ فایدہ نہیں
سوت کا پانی تو بھی کھاری ہی نکلیگا + کوئے کے پانی کے میٹھے کرنے کے لئے ضرور ہے کہ سوت
بدلا جائے اور جب تک وہی نہ بدلا جائے تب تک کوئے کا پانی ہرگز میٹھا نہ ہوگا + چنانچہ
اِنسان کا دل مانند کھاری پانی کے سوت کے ہے اور اُس سے کوئی نیک اور پاک کام نہیں
ہو سکتا + لوگوں کے بعضے کام مثلاً فایدہ عام کے لئے پکے کوؤں اور دھرم سالوں کا بنوانا
خیرات دینا پیاسوں کو پانی پلوانا وغیرہ بہت نیک اور پاک شمار کئے جاتے ہیں + اگر صرف
کاموں کو دیکھئے تو البتہ کام بہت اچھے ہیں لیکن چونکہ درست مقصد سے نہیں ہوتے خدا کو منظور
نہیں ہیں + لوگ اُنھیں اِس لئے کرتے ہیں کہ یا تو ناموری حاصل کریں یا بہشت کے واسطے
ایک دعویٰ پیدا کریں یعنے خود غرضی سے کرتے ہیں + ناموری اور نجات کے لئے اپنے کاموں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اگلے سب گناہ دفع ہوں اور وے اُن کے انجام سے بچیں + چنانچہ کوئی ہزار مشکل خطروں
و محنت سے دور دور تیرتھ کو جاتے کوئی اُردہ بانہہ ہو جاتے کوئی اپنے تئیں الٹا لٹکاتے کوئی
آگ کے دایروں کے درمیان بیٹھکر اپنے تئیں تکلیف دیتے کوئی اپنے تئیں دریاؤں میں گرا
دیتے کوئی جگناتھ کے رتھ تلے دب مرتے کوئی بہت خیرات کرتے کوئی جنگلوں میں جا بیٹھتے
اور لاکھوں لوگ دریاؤں میں جنھیں پاک سمجھتے نہاتے ہیں اور ہزاروں اور ایسی تدبیریں لوگوں
نے نکالی ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان سے پچھلے گناہ بھی دفع ہو جاینگے اور ابدی سعادت کے واسطے
آگے کو دل بھی پاک ہوگا + پر ان میں سے کسی سے ہرگز یہ مقصد پورے نہ ہونگے +

غرض تیرتھ کی جگہوں میں ہزاروں لاکھوں مرد و عورت جمع ہوتے ہیں + یہاں
لوگ گناہوں سے چھوٹنے آتے ہیں پر سچ پوچھو تو یہیں گناہ خوب کثرت سے ہوتے ہیں + بز
عورتیں یہاں اور بھی بدچالی پہ مستعد رہتی ہیں + کیونکہ ان کے گھر کے لوگ انھیں ہر وقت
دیکھ نہیں سکتے اور بہت عورتیں جو گھر سے نیک بھی چلی تھیں اتنے مردوں کے درمیان امتحان
میں پڑکر خراب ہو جاتی ہیں اور اکثر بیگانے مردوں کے ساتھ بھاگ بھی جاتی ہیں + ان
میں سے بہت شاید گھر سے نیک نیت اور اچھے ارادے سے چلی ہونگی کہ وہاں گناہ دفع ہو جاینگے
پر یہاں آکر پاک دامنی بھی کھو چلیں جو عورت کے حق میں ایسا بیش قیمت جوہر ہے کہ ایک دفعہ گم ہوا
پھر ہرگز مل نہیں سکتا گناہ چھوڑانے کے لئے تیرتھ کرنے آئی تھیں پر ایک اور بھاری گناہ لادے
چلیں + یہاں لچے شہدے بھی اپنے مقصد خوب پورے کرتے ہیں اور بہت لوگ اور بھی جو نیک
ارادے کے ساتھ گھر سے نکلے تھے اُسی گناہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں + یہاں چوروں کا بازار بھی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے تئیں اُلٹا لٹکانا آگ کے درمیان بیٹھنا جنگلوں میں رہنا ہاتھ کو سکھا دینا سیکڑوں
کوس گھٹنوں کے بل زمین ناپکر چلنا اور اَور طرح سے اپنے تئیں اذیت دینا ہرگز دل کو پاک نہیں
کر سکتا ✤ وے لوگ جو ایسا کیا کرتے ہیں اکثر کسی طرح کے فقیر ہوتے ہیں اور اس بات کی کہ
ان اذیتوں سے اُن کے دل نہیں بدلتے اور پاک صاف نہیں ہوتے ایک نہایت قوی دلیل
یہہ ہی کہ وے بڑے مغرور ہوا کرتے ہیں ✤ وے اپنے تئیں بہت بڑا جانتے اور سمجھتے ہیں کہ
ہم ایک نہایت عجیب بات کر رہے ہیں اور بہت پاک اور نیک ہیں اور اَور لوگوں کو جو اس
دُنیا کے کاروبار میں مشغول ہیں بڑا حقیر جانتے ہیں اگر کوئی بغیر اُنھیں سجدہ کئے ان سے بولے تو
اچھی طرح جواب بھی نہیں دیتے بلکہ اکثر بالکل بولتے ہی نہیں ✤ کیا اسی کو نیکی اور پاکیزگی
کہتے ہیں ✤ سچ تو یوں ہی کہ یہہ فقیر اور اَور لوگ جو انھیں نیک اور پاک سمجھتے ہیں حقیقی نیکی
اور پاکیزگی کی کیفیت نہیں جانتے ✤ غرور بہت ہی بڑا گناہ ہی خدا اُس سے بڑی نفرت
رکھتا ہی اور مغروروں سے بہت بیزار رہتا ہی ✤ اُس کے پاک کلام میں لکھا ہی کہ وہ مغروروں
کو کبھی اپنے نزدیک آنے نہیں دیتا اور اُن کی دعاؤں کو نہیں سنتا ✤ شیطان جو کہ شروع
میں بڑا فرشتہ تھا غرور ہی کے باعث بہشت سے راندہ گیا اور اپنے اوپر بے نہایت عذاب لایا
تو فقیروں کو جو کہ غرور سے ایسے پھولے رہتے ہیں ہم کیونکر پاک کہہ سکیں ✤ جب فضل الٰہی سے
کسی گنہگار کا دل بدل جاتا ہی تو حلم و فروتنی اُس میں ایک خاص بات ہوتی ہی ✤ وہ اپنے
تئیں خوب پست رکھتا ہی کیونکہ جانتا ہی کہ مجھہ میں کچھہ بھی فخر کا باعث نہیں ہی خدا کی
پاکیزگی بے نہایت ہی اور اُس کی بزرگی اور شان بھی بے پایان ہی پر آپ کمبخت بلکہ گنہگار

ہے تو پھر خدا کے حضور کیا غرور کرے ✥ اگر کوئی بیکس بھوکھا فقیر گندے چیتھڑے پہنے ہوئے بادشاہی دربار میں پہنچایا جاوے تو وہاں کی شان وشوکت کی نسبت اُس میں غرور وفخر کی کونسی جگہہ رہے ✥ اِسی طرح بیکس لاچار گنہگاروں کو خدا ے پاک کے حضور غرور کی کونسی وجہہ ہے ✥ غرض اُن لوگوں کے دل جو طرح طرح سے اپنے جسم کو ایذا دیتے ہیں نہ پاک ہیں نہ کبھی ان تدبیروں سے پاک ہوسکتے ہیں ✥ سوا اُن کے غرور کے اِس باب میں اور بھی دلیلیں لاسکتے ہیں پر کچھ ضرور نہیں ✥

پھر بہت لوگ خیرات پر بھروسا رکھتے ہیں اور خیرات اِس اُمید سے دیتے ہیں کہ اُس سے پچھلے گناہ مٹیں۔ اپنے دل پاک ہوگا اور آگے کو بہشت کے واسطے راہ کھلیگی پر اس پر بھی بھروسا رکھنا بڑی بھول ہے ✥ معلوم کیا چاہئے کہ خیرات دینا بہت اچھی بات ہے اور جو لوگ کہ اپنی ناموری کے لئے نہیں پر صرف مفلسوں کی احتیاج کے رفع کے لئے با خوشی خیرات کرتے ہیں خدا کے حکم کے بموجب کرتے ہیں اور اِس سے ایک فرض ادا ہوتا ہے پر کسی طرح کا حق پیدا نہیں ہوتا ✥ جب کوئی کسی کو خیرات دیتا ہے تو اُسی میں سے دیتا ہے جو خدا نے اُس کے سپرد کیا ہے انسان کے پاس اپنا کچھ نہیں سب خالق ہی کا ہے ✥ پس جب کہ سب خدا ہی کا ہے اور انسان کا کچھ نہیں تو خیرات دینے سے کونسا حق پیدا ہوسکتا ہے کہ اُس سے پچھلے گناہ مٹیں اور آیندہ کو نیکی سے چلنے کو دل پاک ہو ✥ لوگوں کو تو ویسے بھی خیرات دینا فرض ہے اور اگر نہ دینگے تو سزا اُٹھاوینگے ✥ جب کوئی امیر اپنے دیوان کو حکم کرتا ہے کہ فلانے فقیر کو کچھ دے اور وہ دیتا ہے تو کیا لوگ اِس بات کے لئے دیوان کی تعریف

…رتے ہیں + ہرگز نہیں + کیونکہ جانتے ہیں کہ اُس نے کچھ اپنا نہیں دیا پر اپنے مالک کا اور مالک
کا حکم ہے + بلکہ اگر مالک کے حکم سے بخوشی نہ دے تو لوگ اُسے بُرا بھی کہتے ہیں چنانچہ مثل مشہور
ہے کہ داتا دے بھنڈاری کا پیٹ پھوٹے + سب لوگ جو کچھ بھی خیرات دے سکتے ہیں
اور صاحبِ دولت وے حق تعالیٰ کے دیوان ہیں اور اُنھیں حکم ہے کہ مفلسوں کی مدد کریں اور جب
وے اپنی ناموری اور سعادت کے دعوے کے لئے نہیں پر صرف مفلسوں کی بہتری اور اُن کی
احتیاج کے رفع کے لئے خیرات دیتے ہیں تو ایک فرض ادا کرتے ہیں + لیکن جب ناموری یا
گناہوں کی معافی اور دل کی پاکیزگی اور بہشت کی اُمید سے خیرات کرتے ہیں تو واجب مقصد سے
نہیں کرتے اور خدا ایسی خیرات کو منظور نہیں کرتا + خدا نے ہرگز نہیں فرمایا کہ خیرات سے ان
باتوں کی اُمید رکھو اور وے لوگ جو اسی مطلب سے خیرات کرتے ہیں بڑی بھول میں ہیں +
اُس سے نہ پچھلے گناہ مٹ سکتے ہیں نہ آگے کو کچھ حق پیدا ہوتا ہے اور نہ دل پاک ہو سکتا ہے +
سو اِن کے نہانے دھونے پوجا پاٹ و قربانیوں اور روزے نماز سے بھی دل پاک نہیں ہوتا
روزہ نماز اگر واجب طور پر کیجئے تو بہت اچھی بات ہے پر یہ بھی از خود دل کو پاک نہیں کر سکتے +
اگر وے لوگ جو اِن میں بہت مشغول رہتے ہیں گناہ سے باز رہتے تو معلوم ہوتا کہ ہاں اِن سے اُن
کا دل پاک ہو گیا ہے پر ایسی بات تو دیکھنے میں نہیں آتی + چنانچہ ظاہر ہے کہ اِن سے دل کی پاکیزگی
حاصل نہیں ہو سکتی + نیب کے درخت کو جب کہ چھوٹا بھی ہو کتنا ہی دودھ و شربت سے
سینچئے اُس کی ذات ہرگز نہ بدلیگی اور کڑواہٹ نہ جائیگی اگر ذات بدل جاوے تو البتہ کڑواہٹ بھی
چلی جاوے + چنانچہ یہی نسبت انسان کے دل اور اُس کی چال چلن کے درمیان پائی

باقی ہی ÷ گناہ کی ذات مانند کوڑھ کے ہی کوڑھ کسی اِنسانی حکمت سے دفع نہیں ہو سکتا اِسی طرح گناہ بھی کسی اِنسانی حکمت سے دور نہیں ہو سکتا ÷ کوئی اِنسان چاہے سارے جہان کا مالک بھی ہو اور گناہ سے چھوٹنے کے واسطے دُنیا کی تمام دولت خرچ کرے تو بھی گناہ اور اُس کا انجام اُس سے نہ چھوٹیگا ÷ اگر کوئی کوڑھی تمام دُنیا کا مالک ہو اور کوڑھ کے رفع کے واسطے جہان بھر کی دولت صرف کرے تو بھی اُس سے نہ بچے یہی حال گناہ کے باعث گنہگار کا ہی ÷

غرض اِنسان اپنے تئیں پاک نہیں کر سکتا یہی اِن سب باتوں کا خلاصہ ہی جو ابھی ہم کہتے رہے ہیں ÷ اور چونکہ پاک نہیں ہو سکتا اپنے تئیں غضب الٰہی اور جہنم سے بچا بھی نہیں سکتا ÷ جو تدبیر چاہے سو کرے گناہ اُس سے ہرگز نہ چھوٹیگا اور آخر کو اُسے ابدی عذاب میں پہنچاویگا ÷ خدا اپنے حکموں کی کامل اور پوری اطاعت اور فرماں برداری چاہتا ہی اور یہہ اِنسان سے ہو نہیں سکتا ÷ وہ نہ اپنے پچھلے گناہوں کے باب میں خدا کو کسی طرح راضی کر سکتا ہی نہ آیندہ کو کامل پاکیزگی اور فرماں برداری سے چل سکتا ہی ÷ بہشت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے یہہ دونوں باتیں نہایت ضرور ہیں پر اُس سے کوئی بھی نہیں ہو سکتی ÷ پس وہ بالکل بیکس و کمبخت ہی ÷

اِنسانوں کے گناہ کی سزا ایسی زیادہ ہی کہ اُن سے عالی درجہ کے مخلوق بھی اُن کی نجات نہیں کر سکتے ÷ اگرچہ فرشتے پاک ہیں اور خدا نے اُنھیں بڑی طاقت دی ہی تو بھی اگر تمام فرشتے چاہیں کہ ملکر ایک گنہگار کو بھی بچاویں تو بچا نہ سکیں ÷ اِنسان کی طرح وے بھی خدا کے مخلوق ہیں اور اُن پر بھی فرض ہی کہ ہر دم اُس کی محبت اور عبادت و اطاعت میں مشغول

ہیں اِن فرضوں کو ایک دم کے واسطے بھی موقوف کرنے کی اجازت نہیں ہے اور وہ اگر ایک دم بھی موقوف کریں تو گنہگار ہو جائیں اور سزا کے لائق ٹھہریں ✦ چنانچہ اگر فرشتے انسانوں پر ترس کھائیں اور اِن کے عوض ابدی عذاب اُٹھایا چاہیں اور ایک ایک فرشتہ ایک ایک گنہگار کے بدلے دُکھ اُٹھانا شروع کرے تو جس دم خالق کی عبادت و اطاعت موقوف کریں اور دُکھ اُٹھانے لگیں اُسی دم گنہگار ہو جائیں اور اپنے گناہ کے باعث ابدی عذاب کے سزاوار ہوں اور نہیں انسان کی سزا نہ اُٹھا سکیں پر اپنی سزا اُٹھانا پڑے ✦ اگر کوئی حاکم اپنے روز ینہ دار نوکروں کو ایک مہینے بھر کے لئے کوئی ایسا نہایت سخت کام بتلا دے کہ اُس سے اُنھیں ذرہ بھی فرصت نہ ملے اور اُس کے انجام کے قصور کے لئے قید بطور سزا مقرر کرے ✦ اگر اِن میں سے ایک اُس کام پر جو مستعد ہے پر دوسرا دو چار روز کر کے غفلت کرنے لگے اور حاکم اُسی وقت اُس کی قید کا حکم کرے تو کیا دوسرا شخص اُس کی عوض سزا اُٹھا سکتا ہے ✦ ہرگز نہیں ✦ کیونکہ اگر وہ اُس کی عوض قید ہونے جائے تو خود اُسی کا کام بند ہو جائے اور اُسے اپنے ہی لئے سزا اُٹھانا پڑے ✦ یہہ مثل اُس علاقہ کی نسبت جو خالق و مخلوق کے درمیان پایا جاتا ہے ہر بات میں ٹھیک نہیں بیٹھتی پر اِس سے کُچھ کُچھ معلوم ہو سکتا ہے کہ فرشتے ہر چند کہ وے چاہیں بھی انسان کی سزا اپنے اوپر اُٹھا نہیں سکتے ✦ کیونکہ وے بھی تو خدا کے مخلوق ہیں اور اُس کی محبت و عبادت اور اطاعت اُن پر بھی سر فرض ہے اور اِن فرضوں کو ایک دم بھر کے لئے بھی موقوف نہیں کر سکتے ✦

غرض نہ انسان اپنے تئیں بچا سکتا ہے نہ فرشتے اُس کی نجات کر سکتے ہیں اُس کا حال

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

خواب دیکھتے ہیں جن میں گناہ پایا جاتا ہے + اس سے ظاہر ہے کہ صرف معافی سے کام نہیں نکلتا بلکہ ضرور ہے کہ ہم گناہ کے اختیار اور اُس کی عادت سے بھی چُھڑائے جاویں + اگر خدا صرف ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہمیں اُن کے اختیار سے رہائی نہ دے اور اُن کی عادت نہ مٹاوے تو مغفرت کے سُنتے ہی ہم سے پھر گناہ ہونے لگیگا کیونکہ ہم ذرہ دیر بھی تو گناہ سے باز نہیں رہ سکتے چنانچہ جب گناہ کرنے لگینگے تو پھر جیسے کے تیسے ہو جاوینگے اور غضب الٰہی کے سزاوار ہونگے + اگر کوئی کہے کہ مغفرت کے باعث ہمارے دل پگھل جائینگے اور ہم خدا سے محبت رکھنے لگینگے اور گناہ نہ کرینگے تو یہ بھی ایک بڑی بھول ہے + خالقِ پاک تو پیدایش ہی سے ہماری پرورش اور حفاظت کرتا آیا ہے اور روزمرہ ہزار طرح سے مہربانی کرتا ہے تو بھی ہمارے دل پتھر کے پتھر رہتے ہیں اور ذرہ بھی اُس کی محبت اور فرماں برداری کی طرف رجوع نہیں ہوتے + پس ہم مغفرت کے باعث گناہ سے باز نہ رہینگے ہم اپنے اختیار میں نہیں ہیں کہ ایسا کہہ سکیں ہم ایک ظالم کے ہاتھ میں ہیں اور وہ گویا کوڑے مار کے ہم سے گناہ کراویگا اور ذرہ بھی آرام لینے نہ دیگا + اگر کوئی کسی دریا تے فا ہر کو بہنے سے باز رکھ سکے تو شاید گناہ کی عادت کو بھی مٹا سکے + جب کسی شرابی کو کچھ عرصہ تک شراب نہیں ملتی تو کیسا بے چین ہوتا ہے اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا جان نکلی جاتی ہے اور شراب کے لئے سب کچھ خرچ کرنے پر موجود ہی جانتا ہے کہ اس سے جسم و عقل و روح سب برباد ہوتی ہیں تو بھی عادت اُس پر ایسی غالب ہے کہ اُس سے باز نہیں رہتا اسی طرح ہر گنہگار کی عادت گناہ کے باب میں نہایت زبردست ہے یعنے جو اُس سے ہوتا ہے سب بُرا ہی ہوتا ہے کچھ نیک نہیں ہو سکتا بلکہ شرابی سے شراب کا چھوٹ جانا تو ممکن بھی ہے گنہگار

سے کسی انسانی حکمت کی باعث گناہ کا چھوٹنا ممکن نہیں جانا جاتا ہے کہ اس کا انجام عذاب ہے تو بھی عادت اُس پر ایسی غالب ہے کہ اُسے چھوڑ نہیں سکتا + پھر افیمیوں و گنجیڑیوں و بھنگیڑیوں اور ہر نشہ کے کھانیوالوں کو دیکھو اُن کی بھی عادت ان پر ایسی غالب رہتی ہے کہ جب یہہ نشے انھیں نہیں ملتے تو بڑے بے آرام ہوتے ہیں پر ان کی عادت ان نشوں کے باب میں نہیں چھوٹ سکتی ہے لیکن ہر گنہگار کی عادت خدا کی فراموشی اور ہر طرح کی بدی کی بابت چھوٹ نہیں سکتی + مغفرت بہت اچھی اور دلپسند بات ہے اور اُس سے خدا کا بڑا رحم و کرم ظاہر ہوتا ہے + پر گنہگاروں کی سعادت اور نیکبختی کے لئے صرف یہی کافی نہیں ضرور ہے کہ وے گناہ کی محبت و عادت اور اختیار سے رہائی پاویں + کیونکہ مغفرت کے بعد پھر گناہ کرنے لگینگے اور پھر جیسے کے تیسے عذاب کے سزاوار ہو جاینگے + شاید کوئی کہے کہ اگر خدا گنہگاروں کو زندگی بھر یوں ہی رہنے دے اور عین مرنے کے وقت اُن کے گناہ بخشے تو مرنے کے بعد پھر گناہ نہ کرینگے اور بہشت میں ہمیشہ آرام سے رہینگے + پر یہہ بھی ایک خیال خام ہے + معلوم کیا چاہئے کہ سعادت حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ ہماری ذات بدل جاے ضرور ہے کہ روح جس سے بدن جیتا اور چلتا پھرتا ہے گناہ سے پاکیزگی اور نیکی کی طرف مایل کیجاے اور جب تک یہہ نہ ہو باوجودیکہ بہشت کو بھی پہنچائی جائے اُسے سعادت حاصل نہیں ہو سکتی + جسم تو آپ سے کچھ نہیں + روح ہی گناہ کرتی ہے اور وہی گنہگار ہے اور جب تک اس کی ذات بدل نہ جاے جہاں رہیگی گناہ کریگی + جب کوئی بغیر اس تبدیل کے مرجاتا ہے تو صرف اُس کا جسم روح سے جدا ہو جاتا ہے پر گناہ اور گناہ کی عادت نہیں یہہ تو ساتھ ہی ساتھ

چلے جاتے ہیں + چونکہ جسم روح سے جدا ہو کے مٹی میں مل جاتا ہے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ گناہ
اور اُس کی عادت بھی روح سے جدے ہو کے مٹی میں مل جاتے ہیں اور روح پاک ہو کر خدا کے
حضور پہنچتی ہے حقیقت حال یہہ ہے کہ جو شخص گنہگار ہے مع گناہوں کے چلی جاتی ہے اور صرف
اُس کا پنجرہ یہاں رہ جاتا ہے + یہہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ جب روح تنہا اور بدن سے باہر
ہوتی ہے گناہ نہیں کر سکتی + وہ اُس کے باہر بھی گناہ کر سکتی ہے + ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ جسم
صرف روح کا گھر ہے جیسا کہ مٹی یا اینٹوں یا پتھر کا مکان انسان کے لئے گھر ہوتا ہے + اور چونکہ
انسان جیسا گھر کے اندر ویسا گھر کے باہر بھی کام کر سکتا ہے ویسا ہی روح جیسا بدن کے اندر ویسا ہی اُس
کے باہر بھی گناہ کر سکتی ہے + اگر کوئی کہے کہ انسان صرف گھر کے اندر کام کر سکتا ہے اور باہر نہیں
تو لوگ اُسے دیوانہ کہینگے + چنانچہ اِسی طرح اُسے بھی دیوانہ سمجھا چاہئے جو کہے کہ روح صرف جسم کے
اندر گناہ کر سکتی ہے اور باہر نہیں + فرشتے روح ہیں اُن کے جسم نہیں تو بھی اُن میں سے بہتوں
نے گناہ کیا ہے اور اب بھی کرتے ہیں اور گناہ ہی کے باعث شیطان کہلاتے ہیں + پس یہہ نہ
سمجھنا چاہئے کہ اگر خدا عین مرنے کے وقت انسان کے گناہ معاف کرے اور اُنھیں بہشت میں
پہنچا دے تو پھر گناہ نہ کرینگے اور ہمیشہ سعادتمند رہینگے + اگر روح بغیر تبدیل کے بہشت کو پہنچائی
جائے تو وہاں بھی گناہ کریگی اور گناہ کے باعث کمبخت رہیگی +

جب تک کہ روح کی ذات بدل نہیں جاتی اور وہ گناہ کی طرف سے پاکیزگی اور نیکی کی طرف
مایل نہیں کی جاتی اُس کا بہشت میں پہنچنا محض ناممکن ہے + بہشت پاک جگہہ ہے اور خدا جو
ایک خاص طور پر اپنی شان وہاں ظاہر کرتا ہے پاک ہے فرشتے بھی جو وہاں ہیں پاک ہیں اور کوئی

ناپاک چیزیں وہاں ہرگز پہنچ نہیں سکتی تو کوئی روح معہ گناہوں کے وہاں کیونکر داخل ہو سکیگی *
ممکن ہے کہ کوئی سور میلے سے بھرا ہوا کسی شاہنشاہ کے مسند اور بستر پر لوٹے پر یہہ نہیں ہو سکتا کہ
کوئی روح معہ گناہوں کے بہشت میں داخل ہو *

لیکن اگر فرض بھی کریں کہ خدا کسی روح کو معہ گناہوں کے بہشت میں داخل ہونے دے تو
بھی تو وہاں کی پاکیزگی کے باعث اُسے کچھہ سعادت حاصل نہ ہوگی * اگر کوئی سور کسی شاہنشاہ
[illegible] میں مخمل کے بستر پر درباریوں کے درمیان رکھا جائے تو کیا اس سے اُس کی ذات بدل
جائیگی * ہرگز نہیں * جب موقع پاویگا میلا کھائیگا اور غلیظ میں لوٹیگا اسی طرح اگر کوئی
روح بغیر تبدیل کے بہشت کو پہنچے تو وہاں بھی گناہ کی طرف مائل رہیگی * اگر کوئی پوچھے کہ
وہاں ایسی چیزیں تو نہیں ہیں روح گناہ کیونکر کر سکتی ہے تو اس کا جواب یہہ ہے کہ جیسا لوگ
یہاں خیال اور دل میں گناہ کرتے ہیں ویسا ہی روح بھی وہاں کر سکتی ہے * گنہگار روحیں
وہاں شراب نہ پی سکینگی کیونکہ بہشت میں شراب نہیں ہے اور زنا بھی نہ کر سکینگی کیونکہ وہاں
عورتیں نہیں ہیں خدا پرست عورتیں بیشک بہشت کو پہنچینگی لیکن یہہ جسم وہاں نہ ہونگے اور
وہاں عورتیں نہیں پر روح کہلاوینگی * گنہگار روحیں ایک دوسرے کو قتل نہ کر سکینگی کیونکہ
روحیں مقتول نہیں ہو سکتیں اور کچھہ چوری بھی نہ کر سکینگی کیونکہ وہاں سے کچھہ چوری نہیں ہو
سکتا * لیکن ان تمام گناہوں کے کرنے کی وے خواہش رکھینگی * پس خواہش کے
باعث گنہگار ٹھہرینگی اور وہاں سے نکالی جائینگی * شیطان بھی خواہش ہی کے باعث
وہاں سے راندہ گیا تھا * پر ایسی روحوں کا سب سے بڑا گناہ تو یہہ ہوگا کہ وے خدا سے محبت

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم لوگ اپنے تئیں گناہ کے قابو اور اختیار سے چھڑا نہیں سکتے ۔ لوگ جب نجات کی کچھ گفتگو کرتے
تو صرف مغفرت کا ذکر کرتے ہیں اور گناہ کی عادت اور اختیار سے رہائی پانے کا نہیں اس سے ظاہر
ہے کہ اس بات کو ذرہ بھی نہیں سمجھتے پر معلوم کیا چاہئے کہ گناہ کی عادت اور اختیار سے رہائی پانا
نہایت ضرور ہے ایسا کہ بغیر اس کے سعادتمند اور نیکبخت ہونا محض ناممکن ہے ۔ پر انسان اپنے
تئیں گناہ سے رہائی نہیں دے سکتا یہہ بات اُس کی قدرت کے باہر ہے انسانی حکمت اور
جسمانی طاقت یہاں کام نہیں کرتی شاہنشاہ بھی اپنی زبردست فوجوں و عالی مرتبہ اور
بڑے اختیار سے اپنے تئیں گناہ کے قابو سے چھڑا نہیں سکتے ۔ کوئی انسانی تدبیر دل تک
نہیں پہنچتی ۔ شاید کوئی سمجھے کہ علم سے گناہ کا اختیار مٹ سکتا ہے پر یہہ بھی خیال خام ہے
دُنیوی علم سے دُنیوی جہالت دفع ہوتی ہے پر اُس سے دل پر کچھ اثر نہیں ہوتا اور گناہ کا
اختیار نہیں مٹتا ۔ بعضے لوگ ایسے ہوگئے ہیں کہ دُنیا بھر کا تمام علم سیکھ لیا ہے تو بھی گناہ کی
غلامی میں رہے ہیں ۔ اُس علم سے جو خدا سے نسبت رکھتا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم بڑے گنہگار
اور گناہ کے اختیار میں ہیں پر گناہ کی غلامی سے وہ بھی نہیں چھڑاتا ۔ پھر وے تدبیریں بھی مثلاً تیرتھ
اشنان قربانیاں خیرات روزہ نماز صحرانشینی وغیرہ جنھیں لوگ عمل میں لاتے ہیں گناہ کے اختیار اور زور کو
مٹا نہیں سکتیں کیونکہ اگر مٹا سکتیں تو وے لوگ جو انھیں عمل میں لاتے ہیں روز بروز کم گناہ کرتے جاتے ۔ پھر
اگر کوئی اپنے دل میں قوی ارادہ کرکے کہ اب میں گناہ نہ کرونگا تو اس سے بھی گناہ کا زور نہیں مٹتا اور کچھ فایدہ نہیں
ہوتا ۔ اگر کوئی یہہ بات کہے کہ میں قوی ارادے سے اپنے تئیں گناہ سے باز رکھہ سکتا ہوں تو اِس سے معلوم ہوتا کہ
وہ اپنے دل کے بُرے حال اور گناہ کے زور سے محض ناواقف ہے ۔ ممکن ہے کہ کوئی وبا میں مبتلا آدمی جب کہ شیر کے تلے دبا پڑا ہو

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تاکہ لوگوں کو کچھ عذر نہ رہے اور اُن کو یہہ کہنے کی جگہ نہ ہو کہ ہم نے آپ سے گناہ نہیں کئے شیطان
نے کروائے ہیں یہاں یہہ کہنا ضرور ہی اور اِسے خوب یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کسی سے جبراً گناہ نہیں
کروا سکتا اُسے یہہ مقدور نہیں ہی صرف اِنسان سے کہتا ہی کہ تو یہہ کر آگے اِنسان کو اختیار ہی
چاہے اُس کی بات مانے یا نہ مانے + سوا شیطانوں کے دُنیا کے امتحان یعنے دُنیوی عزت دولت
اور طرح طرح کے نفسانی مزے مثلاً شراب اور اَور نشے اور رنڈیاں اور ناچ رنگ وغیرہ بھی روحانی
دشمن ہیں + یہہ امتحان جب کہ خدا پرست کی نظر کے سامنے پڑتے تو اُس کے دل پر بڑی تاثیر
کرتے اور اُس کا بڑا نقصان کرتے ہیں وہ گناہ جو دل میں باقی ہی اور شیطان بھی دونوں طرح
حکمتوں سے بہکاتے اور کہتے ہیں کہ اِن مزوں کو کیوں جانے دیتے ہو لے لو + چنانچہ خدا پرست
چوگرد دشمنوں سے گھرا ہوا ہی اور وے بہت زبردست ہیں پر آپ نہایت کمزور اور ذرہ بھی اُن
کا مقابلہ نہیں کر سکتا وہ مانند ایک ذرہ سے بچے کے ہی جو چوگرد تند بھیڑیوں اور شیروں سے گھرا
ہو + وہ آپ سے ایک قدم بھی نیکی اور پاکیزگی کی راہ میں چل نہیں سکتا اُس کا بُرا دل اور
شیطان اور دُنیا کے امتحان ہر دم اُس کے مقابلہ کے واسطے مستعد رہتے ہیں تو پھر سعادت کی
راہ پر کیونکر چلے اور اِس کی کیا تدبیر کرے + اُسے نہایت ضرور ہی کہ خدا تعالیٰ سے دستگیری اور
پناہ کے لئے دعا مانگے اِس کی یہی صورت ہی + جیسا کہ خدا گناہ بخشتا اور گناہ کے اختیار اور زور
سے رہائی دیتا ویسا ہی ضرور ہی کہ وہ ہمیں اپنی دستگیری اور پناہ بھی بخشے اور اِس کے ہم ہر دم
حاجتمند ہیں + اگر خدا ایک دم بھی اُسے موقوف کرے تو ہم فوراً دشمنوں کے قبضہ میں پڑ جائینگے
اور گناہ کرینگے + جب خدا پاکیزگی کا کام کسی کے دل میں شروع کرتا ہی تو وہ پاکیزگی مانند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ޚުޠުބާ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یعنے اُن سب کی جو میری معرفت نجات قبول کرینگے سزا اپنے اوپر اُٹھا سکتا ہوں یا نہیں ◆
غرض سوا ایسے وجود کے جو قادر مطلق ہی کوئی اِنسان کی سزا اُٹھا نہیں سکتا ◆ اگر ایک ہی
اِنسان کے گناہوں پر خیال کرو تو کیسا بھاری بوجھ ہی اور جب کہ ایک گھر کے سب لوگوں کے
گناہ دیکھو تو اُس سے بھی بھاری ہیں پھر ایک چھوٹی بستی پھر بڑے گانوں پھر ایک بڑے
شہر کے سب بشندوں کے تمام گناہوں پر غور کرو کیسے بے نہایت ہیں ◆ بڑے بڑے شہروں
میں ہر دم کیسے بے شمار گناہ ہوتے ہیں ◆ اگر ایک ہی مُلک کے باشندوں کے گناہوں پر خیال
کرو تو عقل حقیقت میں حیران ہو جاتی ہی پھر دنیا میں تو بہت سے مُلک ہیں اور اُن میں کروڑہا
باشندے ہیں ایسے باشندوں کی ہزاروں پشتیں شروع سے دُنیا میں ہو گئی ہیں اور ہزاروں
آیندہ کو ہونگی اِن سب اِنسانوں کے گناہوں کا بوجھ ایسا بھاری ہی کہ کسی مخلوق کی کیسے
ہی عالی درجہ کا کیوں نہ ہو مجال نہیں کہ اُسے دریافت کرے یا گناہوں کا شمار کرے صرف حق
تعالیٰ ہی اُن کا حساب جانتا ہی ◆ چنانچہ ہندو بھی اِس بات کا یقین کرتے ہیں اِسی لئے
کہتے ہیں کہ جب دھرتی نئے نئے پاپوں سے بڑی بھاری ہو جاتی ہی تو گؤ جو اُسے سادھے ہی تھک
جاتی ہی اور جب اُسے ایک سینگھ سے دوسرے سینگھ پر رکھتی ہی تب بھونچال ہوتا ہی ◆ ضرور
ہی کہ اِنسانوں کا نجات دہندہ سب کی سزا اپنے اوپر اُٹھا دے اِس لئے چاہئے کہ وہ قادر مطلق ہو
کیونکہ اگر قادر مطلق نہ ہو تو سب کی سزا نہ اُٹھا سکے اور اگر سب کی سزا نہ اُٹھا سکے تو نجات بھی
نہ دے سکے ◆ ظاہر ہی کہ کوئی مخلوق کیسا ہی عالی درجہ کا کیوں نہ ہو نجات دہندہ نہیں ہو
سکتا کیونکہ کوئی مخلوق قادر مطلق نہیں ہی یعنے کسی کی طاقت بے حد نہیں ہی ◆ اِسی

باعث بڑے بڑے فرشتے بھی نجات دہندہ نہیں ہو سکتے اگرچہ پاک ہیں پر قادر مطلق نہیں ہیں
اُن کی طاقت بے حد نہیں ہی + باوجودیکہ اُن میں سے ہر ایک ایسی طاقت رکھتا ہی کہ ہمارے
سے ہزاروں عالموں کو ہلاک کر سکتا ہی تو بھی وے قادر مطلق نہیں ہیں جو طاقت وے رکھتے
ہیں خدا ہی کی دی ہوئی ہی اور وہ بے حد قدرت کی بہ نسبت جو گنہگاروں کی سزا اُٹھانے
کے لئے ضرور ہی کچھ نہیں + چنانچہ اگر خدا اُنھیں یہہ اجازت بھی دیوے کہ چاہو تو میری عبادت
و اطاعت چھوڑ دو اور جا کر گنہگاروں کی نجات کرو تو وے ہرگز نہ کر سکیں + کسی چونٹی کی
مجال نہیں کہ ایک پہاڑ کو اُٹھا لے اِسی طرح فرشتوں کی مجال نہیں کہ گنہگاروں کی سزا
اُٹھاویں اور اُن کی نجات کریں اُن کے واسطے بے حد قدرت کا نجات دہندہ ضرور ہی +

تیسری بات نجات دہندہ میں یہہ چاہئے کہ وہ حقیقتاً سب گنہگاروں کی سزا اپنے اوپر
اُٹھاوے + خدا کا عدل ایک خیالی بات نہیں ہی اور اُس نے سزا کا ذکر صرف لوگوں
کے ڈرانے کے واسطے نہیں کیا پر جو وہ کہتا ہی اُسے کرتا ہی + پس نجات دہندہ کو ضرور ہی کہ
گنہگاروں کی سزا اپنے اوپر اُٹھاوے +

چوتھی بات یہہ کہ نجات دہندہ گنہگاروں کے عوض خدا کے سب حکموں کو جو اُنھوں نے
عدول کئے ہیں بجا لاوے یہہ بھی نہایت ضرور ہی اور بغیر اِس کے کوئی گنہگار بہشت کو پہنچ نہیں
سکتا + فرض کرو کہ کسی بادشاہ کا کوئی نوکر کسی عالی درجہ پر مقرر ہو اور بادشاہ اُسے محبت
چاہتا ہو اور کہ وہ کوئی ایسا بھاری جُرم کرے جس کے باعث قتل کے لائق ہو اگر اُس کا کوئی
شفیق اُس کے عوض جان دینا منظور کرے تو اِس سے وہ نوکر البتہ قتل سے بچ جائیگا پر اُس عالی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جناب باری نے گنہگاروں سے ایسی محبت کی کہ اپنے بیٹے کو بھی باز نہ رکھا پر اسے بھی اُن کے عوض تکلیف اُٹھانے کو دے دیا اِس محبت کو کوئی مخلوق دریافت نہیں کر سکتا +

جب کہ ہم خدا کے بیٹے کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے ایسا رشتہ نہ سمجھنا چاہئے جیسا دُنیا میں باپ بیٹے کے درمیان ہوتا ہے + یہہ بات خدا کی ذات سے تعلق رکھتی ہے اور چونکہ ہم اُس کی ذات نہیں سمجھتے اِس بات کو بھی دریافت نہیں کر سکتے + اِنسانوں کا کیا ذکر خود فرشتے بھی تو خدا کی ذات کو نہیں سمجھتے + ہم اپنی ہی ذات کو دریافت نہیں کر سکتے اور نہیں جانتے کہ جسم روح کے ساتھ کس طرح ملا ہے اور روح کیا شے ہے اور ایسی ایسی سیکڑوں باتیں ہیں جنھیں نہیں سمجھتے تو حق تعالیٰ کی ذات کو جس کی شان و بزرگی بے حد و بے پایان ہے کیا سمجھینگے + اسی خلقت کی جسے روزمرہ دیکھتے ہیں کسی بات کو دریافت نہیں کر سکتے مثلاً نہیں جانتے کہ ہوا اصل میں کیا شے ہے بیج کس طرح اُگتے اور درخت کیسے بڑھتے ہیں روشنی کیا شے ہے اور گرمی کیا شے ہے غرض کسی چیز کی ذات کو ہم دریافت نہیں کر سکتے + پس اگر مخلوق کی ذات کو نہیں سمجھتے تو خالق کی ذات کو کیا سمجھینگے + حق تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں سمجھایا ہے کہ میں جو خدا ئے واحد و برحق ہوں باپ بیٹا روح قدس ہوں چنانچہ اِس کا صرف یقین کر لینا ہم پر واجب اور فرض ہے +

خدا کے بیٹے میں بے نہایت محبت اور رحم پایا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ مصیبت زدوں پر ترس کھاتا ہے + اُس نے ہماری کمبخت حالت دیکھی کہ عذاب ابدی کے سزاوار ہیں اور بچنے کی کوئی صورت نہیں + پس اُس نے ہم پر ترس کھایا اور ہمارے عوض غضب الٰہی اُٹھانے

اور احکام ربّانی کے پورا کرنے کا ذمہ لیا تاکہ ہم جہنم کی تکلیف سے بچکر بہشت کی سعادت میں پہنچیں
خدا کے بیٹے کی محبت جو اُس نے گنہگاروں کے لئے ظاہر کی ہی شاید اِس مثل سے کچھ کچھ سمجھ میں
آجائے ✦ اگر کسی بادشاہ کے چند نوکروں نے کوئی ایسا جرم کیا ہو جس کے باعث قتل کے
لایق ہوں بلکہ قتل کا حکم بھی ہو چکا ہو اور اُس وقت بادشاہ کا کوئی بیٹا سب کے سامنے آکر اپنے باپ
سے کہے اور عاجزی کے ساتھ کہے کہ بابا جان اِن بیچاروں کو چھوڑ دو میں اِن کے عوض اپنی جان
دینے کو تیار ہوں مجھے قتل کرو ✦ تو کیا بیٹے کی ایسی بات سے یہہ ظاہر نہ ہوگا کہ وہ اُن مجرموں
کا بڑا خیرخواہ ہی اور اُن پہ نہایت ترس کھاتا ہی بیشک یہی آشکار ہوگا اور ہر کوئی یہہ ماجرا سُنکر
دنگ ہو جائیگا ✦ پر معلوم کیا چاہئے کہ وہ محبت جو خدا کے بیٹے نے گنہگاروں کے حق میں ظاہر کی
ایسی محبت سے بے نہایت زیادہ ہی ✦ پہلے تو وہ ذاتِ الٰہی رکھتا ہی انسان کی اور اُس کی ذات
میں کچھ نسبت نہیں اور پھر وہ آسمان سے ایسے لوگوں کو بچانے آیا جو اُس کے سخت دشمن تھے ✦
اگر وہ چاہتا تو اِن سب دشمنوں کو دم بھر میں ہلاک کر دیتا لیکن اُس نے رحم کیا اور اُن کی خاطر
بہشت کو جہاں کہ کامل سعادت رکھتا تھا چھوڑ دیا اور اپنے نور کو جو کہ آفتاب کے نور سے بے حد و حساب
زیادہ تھا ترک کیا اور اِس جہان میں آکر تینتیس برس گنہگاروں کے درمیان رہا اور اُن کی نجات
کے کام پورے کئے ✦ مگر افسوس کہ کمبخت گنہگاروں نے جن کی خاطر اُس نے بہشت کو چھوڑا اور
یہاں تکلیف اُٹھانے آیا اُس کا ذرہ بھی احسان نہ مانا بلکہ جب تک وہ اِس جہان میں رہا اُسے
حتی المقدور ستاتے رہے اور آخر کو قتل بھی کیا ✦ چنانچہ ایسی عجیب محبت خدا نے گنہگاروں کے

لئے ظاہر کی اور اپنا عزیز بیٹا بھی اُن سے باز نہ رکھا اور بیٹا بھی جبراً اِس کام پر نہ آیا پر نہایت خوشی اور رحم و محبت سے +

چونکہ انسان نے جسم کے ساتھ گناہ کیا تھا سزا بھی اُس کے لئے جسم ہی کے ساتھ مقرر کی گئی پر اِس باعث کہ خدا کا بیٹا ذات الٰہی رکھتا ہے اور ذات الٰہی کا تکلیف اُٹھانا ناممکن ہے ضرور تھا کہ وہ بھی اپنے اوپر جسم لے + پس وہ ایک غریب آدمی کے گھر میں پیدا ہوا + چونکہ وہ قادر مطلق ہے چاہتا تو کسی شاہنشاہ کے یہاں پیدا ہوتا پر وہ تو یہاں دُکھ اُٹھانے کو آیا تھا اور شان و شوکت میں رہنے کو نہیں اگر شان و شوکت میں رہا چاہتا تو بہشت کو کیوں چھوڑتا + یہاں آنے میں اُس کا یہی مقصد تھا کہ گنہگاروں کے بدلے ہر طرح کا دُکھ اُٹھاوے اور آخر کار جان بھی دے مفلسی اور احتیاج بھی گناہ کی سزا ہیں پس اُسے ضرور تھا کہ اُنھیں بھی برداشت کرے اِسی لئے وہ ایک غریب آدمی کے گھر میں پیدا ہوا + چنانچہ کھانے کپڑے کے حق میں اُسے تکلیف رہتی تھی اور مکان کے نہ رکھنے کے باب میں اُس نے ایک دفعہ خود فرمایا تھا کہ حیوان و پرندے بھی آرام سے رہنے کی کوئی جگہ رکھتے ہیں پر میرے واسطے کوئی مکان نہیں جہاں رہوں + اِس سے ظاہر ہے کہ وہ بہت ہی مفلس اور محتاج تھا اور اُسے ضرور تھا کہ اِس حالت میں رہے کیونکہ یہہ بھی گناہ کی سزا ہے + اگر کسی شاہنشاہ کے یہاں پیدا ہوتا تو یہہ تکلیف نہ اُٹھا سکتا کیونکہ تب تو اچھی خوراک و پوشاک موجود رہتی رہنے کو ایک بڑا محل ہوتا اور ہزاروں نوکر خدمت کے واسطے حاضر رہتے +

اگرچہ خدا کے بیٹے نے ہمارا سا جسم لیا تو بھی وہ ایک نہایت عجیب طور یعنے کرامات سے پیدا ہوا اور اَور انسانوں کی طرح نہیں + وہ بن باپ ایک پارسا کنواری سے پیدا ہوا اگرچہ وہ کنواری

سے پیدا نہ ہوتا اور اُس کے باپ ہوتا تو آدم زاد انسانوں کی طرح گنہگار ہوتا اور ہمارا نجات دہندہ نہ ہو سکتا ۔ اگرچہ ہمارا جسم اپنے اوپر لیا پر اِس کے ساتھ کچھ گناہ نہ لیا لیکن بیگناہ اور بالکل پاک تھا ۔ جب یہاں جہان میں آیا اُس نے اپنے تئیں عیسیٰ مسیح کہا اور سوا اور ناموں کے جو حق تعالیٰ کے لئے مستعمل ہیں وہ ان ناموں سے بھی کہلاتا ہے ۔ عیسیٰ کے معنے ہیں نجات دہندہ اور اُس کا یہہ نام اِس باعث ہے کہ وہ اُن لوگوں کو جو اُس پر بھروسا رکھتے اور اُس کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں نجات و سعادت بخشتا ہے ۔ نام مسیح کے خاص معنے ہیں تیل سے ملا ہوا اور اِس سے مراد ہے مقرر کیا ہوا ۔ قوم یہود کا جن کے درمیان خداوند عیسیٰ ظاہر ہوا یہہ دستور تھا کہ جب کوئی کسی عہدے پہ مقرر ہوتا تھا اُس کے سر پر خوشبودار تیل ملتے تھے ۔ پس جب کہ اُس نے اپنے تئیں انسان کا نجات دہندہ ہونے کو پیش کیا اور خدا باپ نے اُسے اِس کام پر مقرر فرمایا تو اُس کا نام مسیح بھی ہوا ۔ کلام الٰہی میں جو اُس نے ہماری ہدایت کے واسطے دیا ہے اُس نے اپنے تئیں ابن آدم یعنے آدمی کا بیٹا بھی کہا ہے کیونکہ اُس نے آدمی کا جسم اپنے اوپر لیا ۔

نجات دہندہ کا وعدہ انسان کو اُسی وقت سے ہوا جب سے اُس نے گناہ کیا ۔ خدا کے پیغمبر پیشتر اُس کے آنے کے ہر زمانے میں لوگوں کو اُس کی خبر دیتے رہے ۔ چنانچہ وے اُن سے کہتے رہے کہ جناب باری نے اپنے بڑے رحم و کرم سے تمہارے واسطے ایک نجات دہندہ مقرر کیا ہے اور کہ وہ اُس عین وقت پر جو اُس نے خود ٹھہرایا ہے دُنیا میں آویگا اور سبھوں کو جو گناہوں سے بچنے اور سعادت حاصل کرنے چاہتے ہیں ضرور ہے کہ اُس پر اعتقاد اور بھروسا رکھیں ۔ سوا اِس کے اُنہوں نے نجات دہندہ کی پیدایش اور زندگی کے ماجروں اور مرنے کے باب میں بہت پیشین گوئیاں کیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کی نہایت نافرمانی کرتے ہیں عیش وعشرت کے پیچھے لگے رہتے اور جسم کی طاقت کے باعث بڑے مغرور
ہوتے ہیں ٭ لیکن خداوند نے اِس عمر میں بھی ہرگز ایسا نہ کیا ٭ اُس نے وے سب فرض
جو انسانی ذات کی نسبت اُس پر واجب تھے ادا کئے وہ کبھی اپنی جوانی اور جسم کی طاقت کے باعث
مغرور نہ ہوا اور کبھی ماباپ ۔ بزرگوں اور بڑوں کی نافرمانی نہ کی کبھی عیش کے پیچھے نہ پڑا اور اپنی
ضد پر نہ چلا کبھی لڑکوں و نوجوانوں کی طرح چنچل مزاج اور شریر نہ ہوا پر ہمیشہ سنجیدہ و نیک اور ہر ایک
پر مہربان تھا ٭ اور جب پورا جوان ہوا تب بھی وے کام نہ کئے جو دُنیا کے لوگ کرتے ہیں یعنے مرتبہ و دولت
اور عیش و عشرت کی تلاش میں نہ پڑا پر خدا کے حکموں کے جنھیں انسان نے عدول کیا تھا بجا لانے اور
انسان کی خیرخواہی اور بہتری کرنے میں ہمیشہ بدل و جان مشغول رہا ٭ شیطان نے چاہا کہ
اِس سے گناہ کراوے پر اُس سے کسی طرح کا ذرہ بھی گناہ کرا نہ سکا ٭ اگرچہ خوراک و پوشاک
اور مکان کے باب میں بہت تنگ رہتا تھا تو بھی ذرہ بھی فریاد نہ کی اور اُس حالت سے ناراض
نہ ہوا ٭ جب لوگ ایسی تکلیف میں پڑتے ہیں تو صبح سے شام تک گڑگڑاتے ہی رہتے ہیں اور دل میں
خدا کو بُرا کہتے ہیں اور اُس کے حق میں سمجھتے ہیں کہ وہ کچھ بھی رحم نہیں کرتا لیکن خداوند نہ گڑگڑایا پر
نہایت صبوری سے احتیاج اور مفلسی کو برداشت کرتا رہا ٭ اگرچہ خداوند کے دشمن اُسے ہمیشہ
ستاتے تھے اور اُس کے قتل کے درپے رہتے تھے تو بھی اُس نے اُنھیں گالی نہ دی اور کبھی اُن
کا بُرا نہ چاہا ٭ لوگ ناحق اُس سے عداوت رکھتے تھے اور ہر طرح سے اُس کی بدی کرتے تھے بلکہ
یہاں تک کہتے تھے کہ اُس میں شیطان ہے پر خداوند کو ایسے سلوک سے بسبب ذاتِ انسانی کے
بڑا رنج ہوا پر عداوت کے بدلے اُن سے ہرگز عداوت نہ کی بلکہ اُنھیں ہر طرح سے سمجھایا اور

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور اُن میں فتور نہیں پایا جاتا ✦ پس خداوند نے اُنھیں فرمایا کہ اِن کی مانند فروتن اور بے قصور بنو ✦ ہر ایک کلام جو خداوند بولتا تھا اور ہر ایک کام جو وہ کرتا تھا اِسی لئے تھا کہ گناہ کو مٹا دے ✦ وہ زندگی بھر پاکیزگی کے کاموں میں مشغول رہا اور اُس سے خیال یا کلام یا فعل میں ذرہ بھی گناہ کبھی صادر نہ ہوا جو اُس سے ہوتا تھا پاک ہی ہوتا تھا ✦ غرض اُس کی پاکیزگی بے نہایت ہے اور ہماری دریافت میں آ نہیں سکتی ✦ چونکہ اُس کی پاکیزگی کامل ہے وہ ہمارا نجات دہندہ ہو سکتا ہے ✦

دوسرے نجات دہندہ کو چاہئیے کہ قادرِ مطلق ہو تا کہ سب گنہگاروں کی سزا اُٹھا سکے ✦ چنانچہ خداوند عیسیٰ مسیح قادرِ مطلق بھی ہے ✦ خدا قادرِ مطلق ہے اور چونکہ مسیح خدا ہے وہ قادرِ مطلق ہے اُسی نے آفتاب و ماہتاب و ستاروں اور اِس دُنیا کو مع سمندروں دریاؤں و پہاڑوں اور سب چیزوں کے بنایا ہے اور اُس کو ان چیزوں کے خلق کرنے میں کچھ مشکل نہ ہوئی پر اُس نے صرف اپنے کلام سے ساری خلقت کو پیدا کیا اُس کے حکم کرتے ہی سب چیزیں موجود ہو گئیں ✦ خدا کی بے حد قدرت کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے خدا اور مسیح ایک ہی ہے خدا باپ نے خدا بیٹے کی معرفت خلقت کو پیدا کیا ✦ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئیے کہ باپ بیٹا اور روح قدس ایک ہی خدا ہے ✦ چنانچہ خداوند عیسیٰ مسیح قادرِ مطلق ہے اور اِس باعث بھی گنہگاروں کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے ✦

خداوند جب اِس جہان میں آیا اور مجسم ہوا تب بھی قادرِ مطلق بنا رہا اور اپنی قدرت کا ملہ کو ہزاروں طرح سے ظاہر کیا جو لوگ اُس کی ذاتِ الٰہی سے واقف نہ تھے اُس کی قدرت پر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ کس طرح کا انسان ہے کہ ایسے عجیب کام کرتا ہے ✦ اُس نے ہزارہا کرامات کیں یہہ سب اِنسان کی بہتری کے واسطے تھیں کیونکہ اُن سے اُن کی احتیاجیں رفع ہوئیں

بیماریاں دفع ہوتی تھیں ٭ گنہگاروں سے محبت کرکے اِس جہان میں آیا اور اُن کے درمیان
اِس محبت کو ظاہر اور اپنی بےحد قدرت کو آشکارا کیا رہا اُس کی قدرت پر اُس کے سخت دشمن
بھی تعجب کرتے تھے ٭ ایک دفعہ ایک کوڑھی نے آکر خداوند سے یوں عرض کی کہ ای خداوند
اگر تو چاہے تو مجھے پاک صاف کر سکتا ہے ٭ خداوند نے صرف اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا
ہوں تو پاک صاف ہو جا اور اُس کا کوڑھ فوراً جاتا رہا ٭ ہر کوئی جانتا ہے کہ کوڑھ ایسی
بیماری ہے کہ اِنسانی حکمت سے ہرگز دفع نہیں ہو سکتی پر مسیح نے اُسے صرف اپنے حکم سے چنگا
کیا اُس نے صرف چاہا کہ آدمی چنگا ہو جائے اور وہ چنگا ہو گیا اُس نے اُس شخص سے یہہ نہیں
کہا کہ فلانی طرح کی علاج کر اور فلانے قسم کا کھانا کھا جیسا طبیب مریضوں سے کہتے ہیں پر اُس نے
صرف اُسے چھوا اور کہا میں چاہتا ہوں تو پاک صاف ہو جا ٭ میں چاہتا ہوں کے الفاظ کے
جو خداوند نے فرمائے بڑے معنے ہیں اُن سے یہہ مراد ہے کہ میں جو ہزارہا عالموں اور فرشتوں و
اِنسانوں کا خالق و مالک و حافظ ہوں چاہتا ہوں کہ یہہ بات ہو جائے اور میرا چاہنا ہی کافی
ہے چنانچہ یوں ہی ہوا وہ کوڑھی فوراً چنگا ہو گیا ٭ اگر خداوند مسیح فرماوے تو اُس کے
بات کہتے ہی لکھوکھہا اور عالم پیدا ہو جائیں اور اگر نیست ہونے کا حکم کرے تو وے سب جو اب
موجود ہیں فوراً مٹ جائیں ٭ مریض اُس کی قدرتِ کاملہ پر اعتقاد کرکے اکثر صرف اُس
کی پوشاک کا دامن چھوتے تھے اور صحت پاجاتے تھے ٭ لوگ بارہا بڑے فاصلہ سے آتے تھے اور
اُن کے عزیز اور یگانے ایسے بیمار ہوتے تھے کہ اُنھیں ساتھ لا نہ سکتے تھے ٭ پس خداوند سے منت
کرتے تھے کہ وہیں جاکر اُنھیں چنگا کرے خداوند اکثر اُسی فاصلہ سے حکم کرتا اور عرض رساں سے

کہہ دیتا تھا کہ جا تیرا عزیز جیتا ہے چنانچہ وہ مریض بیمار گھر کو پہنچکر اُسے بھلا چنگا پاتا تھا ٭

خداوند عیسیٰ مسیح لوگوں کے گناہ بھی بخشا کرتا تھا چونکہ وہ خدا تھا اُسے یہہ اختیار تھا ٭ انسان لوگوں کے ایسے گناہ معاف کر سکتے ہیں جو خاص اُنہیں کے حق میں ہیں لیکن اِس معلمی کا ذکر یہاں نہیں کرتے خداوند ایسے گناہوں کو بھی معاف کرتا تھا جو لوگ اُس کے حق میں بھی نہ کرتے تھے اور سوا اِس کے وہ خیالوں کے گناہ بھی معاف کیا کرتا تھا ٭ اگر کوئی کسی سے کہے کہ میں تمہارے سب گناہ بخشے دیتا ہوں اور تم اب سعادتمند و نیکبخت ہو تو کیا بڑا کافر ٹھہرے اور لوگ اُسے دیوانہ نہ کہیں بیشک کافر ٹھہرے اور دیوانہ کہلاوے پر چونکہ مسیح خدا ہے ہر مسیح کا گناہ اُس کے حکموں کی نافرمانی میں شمار ہے چنانچہ اُسے گناہ بخشنے کا اختیار تھا اور اِس طرح بھی اُس نے اپنا قادر مطلق ہونا ظاہر کیا ٭

پھر خداوند عیسیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ مُردوں کے زندہ کرنے سے بھی آشکارا کی کسی انسان سے یہہ کام نہیں ہو سکتا لیکن خداوند نے اپنے نام سے مُردوں کو زندہ کیا اور پھر بڑے اختیار سے اُن کے زندہ ہونے کا حکم کیا اُن سے کہا کرتا تھا میں تجھہ سے کہتا ہوں اُٹھہ ٭ ایک دفعہ اُس نے لعازر نامے چار دن کے مُردے کو جلایا تھا اُس وقت اُس کی قبر پر کھڑے ہو کر یہہ حکم کیا تھا کہ لعازر باہر نکل آ چنانچہ وہ فوراً زندہ ہوا اور باہر نکل آیا ٭ اِس شخص کے دو بہنیں تھیں جو پیشتر اُس کے جی اُٹھنے کے نالہ و زاری کر رہی تھیں ٭ خداوند نے اُن سے فرمایا کہ قیامت اور زندگی میں ہی ہوں ٭ اِس کے یہہ معنے تھے کہ جسم و روح دونوں میری ہی قدرت سے جیتے ہیں کہ میں جسم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اُس کے اِنسان شیطانوں سے بہت ڈرتے ہیں اور طرح طرح سے اُن کی خدمت کرتے ہیں ✣ لیکن خداوند عیسیٰ اُن پر پورا اختیار رکھتا تھا اور اُن پر ایسا حکم کرتا تھا جیسا کوئی اپنے غلام پر کرے جب کسی شیطان کو اِنسان سے نکالتا تھا تو اُسے فرماتا تھا کہ اُس سے نکل آ اور پھر اُس میں داخل نہ ہو شیطان فوراً اُس کی بات مانتا تھا اور اُس آدمی سے نکل آتا تھا ✣ شیطان خداوند عیسیٰ مسیح کو بخوبی جانتے ہیں اِنسان کی طرح وے بھی اُس کی ذات الٰہی سے ناواقف نہیں ہیں پر وے جانتے ہیں کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور کہ اُسے اُن کی سزا کا اختیار ہے اِسی واسطے ایک دفعہ اُن میں سے دو اُس کے حضور چلّا اُٹھے تھے کہ اے عیسیٰ خدا کے بیٹے ہم سے تجھ سے کیا کام کیا تو آیا ہے کہ وقت سے پیشتر ہمیں عذاب میں پہنچاوے ✣ اِس کلام سے اُن کی یہہ مراد تھی کہ ہم جانتے ہیں کہ تو روز عدالت میں ہماری سزا کریگا پر کیا اُس وقت کے پیشتر بھی ہمیں جہنم کو پہنچاویگا ✣ پھر ایک دفعہ اور جب کہ خداوند نے ایک شیطان کے نکلنے کا حکم کیا وہ بول اُٹھا میں جانتا ہوں تو کون ہے تو خدا کا قدّوس ہے ✣ ہم لوگ ابھی اِن جسموں میں ہیں اور روحوں کا حال دریافت نہیں کر سکتے لیکن شیطان روح ہیں اِن کے جسم نہیں اور وے روحوں کا حال دریافت کر سکتے ہیں چنانچہ وے جانتے ہیں کہ خداوند عیسیٰ مسیح کون ہے ✣ جب اُنھوں نے گناہ کیا تو اُسی نے تو اُنھیں بہشت سے نکال دیا اور جب کہ وہ اِس جہان میں آیا وے اُس سے بہت ڈرتے رہتے تھے اور جب وہ اُنھیں کسی سے نکل جانے کا حکم کرتا تھا فوراً اُس کا حکم مانتے تھے ✣ پس اِس سے بھی ظاہر ہے کہ وہ قادر مطلق ہے اور گنہگاروں کو نجات دے سکتا ہے ✣

خداوند مسیح کا قادر مطلق ہونا اِس سے بھی ظاہر ہے کہ اُس نے سب کرامات اپنے ہی نام

سے کیں + بیماروں سے کہتا تھا کہ میں چاہتا ہوں تو چنگا ہو جا مُردوں کو فرماتا تھا میں
تجھ سے کہتا ہوں اُٹھ اور شیطانوں سے کہتا تھا کہ فلانے شخص سے نکل جا + ہدایت و تعلیم
بھی اسی طرح فرماتا تھا یعنے میں کہتا یا چاہتا ہوں کہ تم ایسا یا ویسا کرو + لیکن پیغمبر و
حواری کرامات و تعلیم کے باب میں ایسا نہیں کرتے تھے + کرامات خدا کی قدرت اور نام سے کرتے تھے
اور ہدایت و تعلیم دیتے وقت یہہ کہتے تھے کہ خداوند یوں فرماتا ہے اور فرشتے بھی خدا کے حکم اسی طرح سنایا
کرتے تھے + اگر کوئی انسان اپنے نام سے کوئی کرامت کیا چاہے تو بڑا کافر ٹھہرے اور کرامت ہرگز وقوع
میں نہ آوے + لیکن خداوند عیسی المسیح نے سب کرامات اپنے ہی نام سے کیں اور یوں ظاہر کیا کہ
میں قادر مطلق ہوں اور اُن سب کو جو مجھ پر اعتقاد اور بھروسا رکھیں نجات دے سکتا ہوں +

پھر اُس نے اپنے تئیں قادر مطلق اور حق تعالی ہونا یوں آشکار کیا کہ دنیا میں رہتے ہوئے
لوگوں کی عبادت کو قبول کیا + پیغمبروں اور رسولوں اور خداپرستوں نے کبھی لوگوں کی
عبادت قبول نہ کی کیونکہ جانتے تھے کہ ہم صرف مخلوق اور محض گنہگار ہیں اور اُس کے حق دار نہیں
بعضی دفعہ جب وے کوئی کرامت کرتے تھے اور لوگ اُن کی پرستش کیا چاہتے تھے تو وے خوف خدا
رکھکر فوراً اُنھیں منع کرتے تھے + لوگ اِس بات کو تو جلد اقرار کرینگے کہ مسیح پیغمبر تھا لیکن
اگر صرف پیغمبر تھا تو لوگوں کی عبادت قبول کیوں کی رسول و پیغمبر تو ایسا کبھی نہ کرتے تھے بر اُس سے
ہمیشہ بدل و جان پرہیز کرتے تھے بلکہ فرشتے بھی ایسی بات سے ڈرتے تھے + ایک دفعہ ایک فرشتہ
خدا کے حکم سے کسی حواری کو دکھلائی دیا کہ اُس پر کئی ماجروں کو جو آئندہ کو ہونیوالے تھے ظاہر کرے وہ
حواری اُس کے نور اور نشان سے ایسا حیران ہوا کہ گویا بے خود ہو گیا اور پرستش کے لئے اُس کے سامنے

کرے ۔ فرشتے نے فوراً اُسے منع کیا اور کہا خبردار ایسا نہ کر کیونکہ میں تیرا اور نبیوں کا جو تیرے بھائی ہیں اور اُن کا جو اِس کتاب کی باتیں مانتے ہیں ہم خدمت ہوں خدا کو سجدہ کر ۔ عبادت و پرستش صرف خدا ہی کا حق ہے اور مسیح نے لوگوں کی عبادت قبول کی پس وہ خدا تعالیٰ و قادرِ مطلق ہے اور انسان کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے ۔

خداوند عیسیٰ مسیح کا قادرِ مطلق ہونا اِس سے بھی آشکارا ہے کہ اُس نے فرمایا ہے کہ میں روزِ آخر میں سب کی عدالت کرونگا ۔ کوئی انسان اِس اختیار کا دعویٰ نہیں کر سکتا پر مسیح نے یہہ دعویٰ کیا کیونکہ وہ خدا ہے ۔ اپنے کلام میں اُس نے بارہا صاف صاف فرمایا ہے کہ اگر لوگ صرف زبان سے مجھے خداوند خداوند کہیں تو اُنھیں کچھ فایدہ نہ ہوگا پر ضرور ہے کہ دل و جان سے میری عبادت و اطاعت کریں ۔ بدکاروں کے حق میں اُس نے فرمایا ہے کہ روزِ عدالت میں میں اُن سے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا ای بدکارو میرے پاس سے دور ہو ۔ کیا کوئی انسان یا فرشتہ ایسے اختیار کا دعویٰ کر سکتا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ روزِ عدالت میں تو سب کوئی آپ ہی پناہ اور گناہوں کی معافی مانگینگے اوروں کی عدالت کیا کرینگے ۔ مسیح نے یہہ اِس لئے فرمایا کہ وہ قادرِ مطلق ہے ۔

جب قربان ہونے کا عین وقت آیا اُس نے اپنے تئیں دشمنوں کے حوالہ کر دیا ۔ اِس واجب الوجود کے قربان ہونے کے وقت بہت سے نہایت عجیب ماجرے واقع ہوئے اُن کے بیان کی یہاں گنجایش نہیں ۔ قصہ کوتاہ اُس نے جان دی اور مدفون ہوا اور اپنی قدرت سے تیسرے دن پھر اُٹھا ۔ وہ قبر جس میں وہ رکھا گیا تھا پتھر میں کھودی ہوئی تھی اور اُس میں مٹی نہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خداوند نے اِس جہان میں گنہگاروں کے عوض سب طرح کی تکلیف اُٹھائی ۔ گناہ ہی سب عذاب کا باعث ہے چنانچہ جو عذاب اُس نے اُٹھائے گنہگاروں کے عوض برداشت کئے کیونکہ وہ تو خود پاک تھا اور اُس میں ایسی کوئی بات نہ تھی جس کے باعث اُس پر تکلیف آتی ۔ وہ اِس جہان میں اِسی واسطے آیا کہ گنہگاروں کے بدلہ سزا اُٹھاوے اور اُن کے عوض اُن حکموں کو جو اُنھوں نے عدول کئے پورا کرے ۔

چنانچہ خداوند پیدایش ہی سے تکلیف اُٹھانے لگا ۔ جہان کے سب شاہنشاہ اُسی کے خادم ہیں اور اگر وہ چاہتا تو اُنھیں میں سے کسی کے یہاں پیدا ہوتا پر تا کہ افلاس اور احتیاج کے باعث بھی تکلیف اُٹھاوے وہ ایک غریب آدمی کے گھر پیدا ہوا ۔ اگر انسان گناہ نہ کرتا تو ہرگز مفلس اور محتاج نہ ہوتا ۔ مفلسی اور احتیاج بھی گناہ کا انجام ہے ۔ پس خداوند کو ضرور تھا کہ گنہگاروں کے عوض اُنھیں بھی برداشت کرے ۔ اگر کسی بادشاہ کا لڑکا کسی مجرم کی عوض سزا اُٹھایا چاہے تو اُسے ضرور ہو کہ اپنی شان و شوکت اور عیش و آرام کو ترک کرے اور ہر طرح سے مجرم کی حالت میں آوے اور قانون کے موافق اُس کی سزا اُٹھاوے چنانچہ مسیح نے یوں ہی کیا اور گناہ کو چھوڑ ہر صورت سے گنہگاروں کی طرح بنا ۔ خداوند غریب کے گھر میں پیدا ہونے کے سوا ایک گوسالہ میں پیدا ہوا اِس سے بہتر اور کوئی جگہہ نہ ملی اور خاص کر کے اُسے پیدایش ہی سے ایسی زیادہ تکلیف ہوئی ۔ مسیح ملک یہودیہ کے شہر بیت الحم میں پیدا ہوا اُس کی ماں اور یوسف نامے وہ شخص جس سے اُس کی ماں کی شادی ہوئی اور جسے خداوند کا شرعی باپ کہا چاہئے بیت الحم کے رہنیوالے تھے پر اُن دنوں ایک ایسا باعث ہوا کہ ہزاروں لوگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اپنے ملک میں اُس کی بڑی تلاش کی پر وہ وہاں تھا کہاں جو اُسے پاتا ۔ خداوند نے گنہگاروں کی سزا کا ذمہ لیا تھا چنانچہ بچپن ہی سے اُن کے عوض دکھ اُٹھانے لگا اور پھر ایسا دکھ اور ستایا جاتا کہ لوگ ابھی سے اُس کی جان کے خواہان ہوئے ۔ ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ جہان میں جتنی تکلیف ہے گناہ ہی کے باعث ہے اور پیشتر اُس کے کہ خداوند کی ذاتِ انسانی کو ہوش ہو وہ گنہگاروں کے عذاب اُٹھانے لگا ۔

غرض بھوکھ پیاس کی تکلیف بھی گناہ کے باعث ہوئی اور خداوند نے اُسے بھی برداشت کیا اگرچہ وہ دُنیا کی تمام دولت کا مالک ہے تو بھی جب یہاں آیا اپنی پرورش کے واسطے کچھ نہ رکھتا تھا ۔ جب تک کہ اپنے تئیں نجات دہندہ مشہور نہ کیا بہت برسوں تک اپنی پرورش کے واسطے اپنے ہاتھوں سے سخت محنت کی یہ بھی گناہ کی ایک سزا تھی ۔ جب اپنے تئیں نجات دہندہ ظاہر کیا اور خلق اللہ کو تعلیم کرنے اور نجات کی راہ بتلانے لگا تب پرورش کے لئے محنت کی فرصت نہ رہی اِس حالت میں جو کچھ اوروں سے ملتا کھا لیتا تھا اور جب کچھ نہ ملتا ویسے ہی رہتا تھا ۔ لوگوں کی بہتری کے لئے ہمیشہ اِدھر اُدھر سفر کیا کرتا تھا تب اُسے پیاس لگتی تھی پر پاس کچھ کھینچنے کو نہ تھا اِس طرح پیاس سے بھی اکثر تکلیف ہوا کرتی تھی ۔ چنانچہ بھوکھ و پیاس دونوں سے اُس نے دکھ اُٹھایا ۔ وہ اپنی قدرتِ الٰہی سے سب احتیاجیں رفع کر سکتا تھا لیکن قدرت کو کام میں نہ لایا کیونکہ اگر قدرت کو کام میں لاتا اور اپنے آرام کے لئے سب چیزیں موجود کرتا تو گناہ کی سزا کیونکر اُٹھاتا ۔ اگر خوراک و پوشاک کے لئے قدرت کو ظاہر کرتا تو اِس طرح دشمنوں کے باب میں بھی اُسے کام میں لاتا اور حکم سے اُنھیں فنا کر ڈالتا لیکن اگر اِس طرح ہر بات میں قدرت

ظاہر کرنے لگتا تو گنہگاروں کی سزا کیونکر اُٹھاتا ✤ اُس نے ہزاروں کو معجزہ سے کھلایا اور آسودہ کیا پر اپنے واسطے کبھی کرامت نہ کی اِس جہان کے غریبوں کے حال سے بھی اُس کی حالت بدتر تھی ✤ اَوروں کا دیکھا نا ایسی بات ہے کہ اُس سے دل کو نہایت چوٹ لگتی ہے اور جن لوگوں کی زندگی اِس طرح بسر ہوتی ہے اُن کے کھانے دانے کا آیندہ کے لئے کچھ ٹھکانہ کبھی نہیں رہتا آج یہاں ملا ہے کل معلوم نہیں کہاں ملے یا ملے کہ نہ ملے ✤ پس خداوند نے اِس باب میں ہر صورت سے ہمارے لئے تکلیف اُٹھائی ✤

تھکائی اور ماندگی بھی انسان کے لئے ایک بڑی تکلیف ہے اور خداوند نے اِس کو بھی برداشت کیا وہ پا پیادہ لوگوں کی بہتری اور تعلیم کے لئے اِدھر اُدھر چلا پھرا کرتا تھا کیونکہ لا یحتاج تھا کہ خوراک و پوشاک تو ملتی ہی نہیں تھی سواری کہاں سے آتی چنانچہ وہ اِن سفروں میں بہت تھکا ماندہ بھی ہوا کرتا تھا ✤

پھر خداوند کے رہنے کو کوئی مکان بھی نہ تھا اِس سے بھی اُس کو نہایت تکلیف ہوئی ✤ ہر کسی کو معلوم ہے کہ وے لوگ جن کے گھر مکان اور رہنے کا کہیں ٹھکانہ نہیں ہوتا کیسے تنگ حال اور مصیبت زدہ ہوتے ہیں ✤ یہی حال خداوند کا تھا ✤ جب تک اپنے تئیں نجات دہندہ مشہور نہ کیا ماباپ کے ساتھ رہا لیکن جب سے نجات دہندہ ہونا ظاہر کیا اور لوگوں کی تعلیم و ہدایت کے واسطے اِدھر اُدھر پھرنے لگا تب سے اُس کے لئے کوئی گھر و مکان نہ رہا جو کوئی اُسے مہربانی کر کے اپنے یہاں رکھ لیتا اُسی کے گھر تک رہتا تھا ✤ اِس تکلیف کے باب میں اُس

نے فرمایا ہی کہ لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوا کے پرندوں کے لئے گھونسلے ہیں پر ابنِ آدم یعنے مسیح کو سر دھرنے کی جگہہ نہیں +

پھر رنج و غم خداوند کی بڑی تکلیفوں میں شمار ہیں + رنج و غم کی تاثیر نہایت خراب ہوتی ہی اُس سے جسم سوکھہ جاتا ہی + اس جہان میں رنج و غم سب کو ہوتا ہی بادشاہوں سے لے فقیروں تک سب اُس میں گرفتار ہیں کوئی بھی نہیں بچتا یہہ بھی گناہ کا انجام ہی + پس خداوند عیسیٰ المسیح نے اِسے بھی برداشت کیا بلکہ حقیقت حال تو یہہ ہی کہ اُس کے برابر رنج و غم اور کسی پہ نہیں پڑا اِسی لئے اُس نے کلام پاک میں اپنے تیئں مرد الم آشنا سے آزار کہا ہی + رنج و غم اُسے یہہ دیکھکر ہوتا تھا کہ لوگ قصداً گناہ کرتے اور جہنم کی راہ میں دوڑتے چلے جاتے ہیں اور پھر اِس باعث بھی کہ لوگ ناحق اُس سے عداوت رکھتے اور حتی المقدور اُسے ستاتے تھے + جب کوئی کسی سے ناحق عداوت رکھتا ہی اور اُس کا نقصان کیا چاہتا ہی تو اُس شخص کو بڑا رنج و غم ہوتا ہی چنانچہ یہی حال خداوند کا تھا + اُس نے کبھی کسی کا ذرہ بھی نقصان نہ کیا تھا اور لوگوں کو اُس سے عداوت کرنے اور ستانے کی کچھہ بھی وجہہ نہ تھی + برعکس اِس کے اُنھیں فرض تھا کہ بدل و جان اُس سے محبت کرتے کیونکہ وہ ہر صورت سے خلق اللہ کی بہتری میں مشغول رہتا تھا چنانچہ اُس نے اندھوں کو آنکھیں لنگڑوں کو پانوں ٹنڈوں کو ہاتھہ بیماروں کو شفا بھوکھوں کو روٹی اور مُردوں کو زندگی دی اور سب کو نجات کی ہدایت کی + وہ بہشت کے آرام اور شان کو چھوڑکر اِس جہان میں گنہگاروں کے بدلے دُکھہ اُٹھانے اور اُنھیں سعادت بخشنے کو آیا تو بھی اُنھوں نے اُس کا احسان نہ مانا پر اُس سے عداوت کی اور زندگی بھر اُسے ایسا ستاتے رہے

[illegible]

[illegible]

وقت بھی کرامت کے دیکھنے سے اُن لوگوں کے سخت دل نرم نہ ہوئے ✤ پس اُنھوں نے اُسے باندھا اور یہودیوں کے دینی سرداروں پاس لے چلے ✤ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند بالکل پاک تھا اُس میں ذرہ بھی گناہ نہ تھا اور یہہ عذاب جو اُس نے برداشت کئے اپنے لئے نہیں پر گنہگاروں کے عوض اُٹھائے ✤ اگرچہ رات تھی یہودیوں کے رئیسوں نے آرام کی کچھ پرواہ نہ کی پر جمع ہو کر اُس گروہ کے منتظر بیٹھے تھے اور سوچ رہے تھے کہ وے لوگ عیسیٰ کو لاسکینگے یا نہیں چنانچہ جب اُنھوں نے دیکھا کہ پکڑ لائے ہیں تو نہایت خوش ہوئے اور دل میں کہنے لگے کہ اب تو ہمارے اختیار میں ہے جو چاہیں سو کریں ✤ تمام عذاب جو اُس نے اِس وقت اور وے بھی جو بعد اس کے اُٹھائے کلام پاک میں لکھے ہیں ✤ رئیسوں نے برائے نام اُس کی تحقیقات کی اور جب اُس نے ایک معقول جواب دیا ایک نوکر نے اُسے تھپڑ مارا ✤ بہت جھوٹھے گواہ گواہی دینے آئے پر کسی کی گواہی متفق نہ ہوئی ✤ اِس جھوٹھی تحقیقات میں اُنھوں نے ساری رات اُسے دق کیا اور ستایا اور نوکروں نے اُس کی آنکھیں باندھیں اور اُسے مارا اور اُس پہ تھوکا اور ہر طرح سے اُس کو اذیت دی ✤ زمین و آسمان کا خالق و مالک گنہگاروں کے بچانے کو آیا پر اُنھوں نے اُس کے ساتھ ایسا سلوک کیا ✤ یہہ سب عذاب اُن کے گنہگاروں کے عوض اُٹھایا ✤

یہودی اِس زمانے میں ایک دوسری قوم کے تحت میں تھے چنانچہ اِس جھوٹھی تحقیقات کے بعد اُنھوں نے اُسے پیلاطس نامے مُلک کے حاکم پاس بھیجا اُس نے اُس کے مقدمہ کی تحقیق کی پر اُس کا کچھ قصور نہ پایا ✤ جب پیلاطس نے سُنا کہ عیسیٰ نے گلیل میں بھی جو کہ قریب کا ایک مُلک تھا کرامات کی ہیں تو اُسے ہیرودو نامے اُس مُلک کے حاکم پاس بھیجا جو کہ اُس وقت اورشلیم

میں موجود تھا اُس نے بھی اُس کی بابت دریافت کیا پر ذرہ بھی قصور نہ پایا لیکن اپنی شرارت سے
اور یہودیوں کو خوش کرنے کے لئے اُس نے بھی اُسے ستایا اور اِس باعث کہ خداوند نے کہا تھا کہ
میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں اُسے بھڑکیلی پوشاک پہنا کر پیلاطؔ پاس پھر بھیجا ۔ پیلاطؔ نے
پھر اُس کی بابت تحقیق کی پر ذرہ بھی قصور نہ پایا اور چاہا کہ اُسے چھوڑ دے لیکن یہودی اِس
بات پر راضی نہ ہوئے ۔ معلوم کیا چاہئے کہ پیلاطؔ یہودیہ کا صرف نواب تھا اور اُس کے
بندوبست و انتظام کے لئے فرنگستان کے رومی شاہنشاہ کی طرف سے مقرر ہوا تھا اور جب کبھی
اُس کے ملک میں بلوہ و فساد ہوتا تھا اُسے شاہنشاہ کے حضور جوابدہی کرنی پڑتی تھی اور اُس
کو ڈر لگا ہوتا تھا پس وہ ڈرتا تھا کہ اگر میں عیسیٰ کو چھوڑ دونگا تو تمام یہودی ملکر بلوہ کرینگے اور شاہنشاہ
کی طرف سے میرے سر پر آفت پڑیگی چنانچہ اُس نے خوف سے یہودیوں کی مرضی کے موافق کیا ۔

غرض پیلاطؔ نے خداوند کے کوڑے مروائے اور بعد اِس کے سپاہیوں کے حوالہ کیا کہ اُسے
صلیب پر ماریں ۔ صلیب پر مارنے کے پیشتر سپاہیوں نے اُس کے لئے کانٹوں کا ایک تاج
بنایا اور کانٹوں کی نوکیں اندر کو رکھیں اِس کے پہننے سے خداوند کو نہایت ایذا ہوئی اور ٹھٹھے
کے لئے اُنھوں نے اُسے ایک بینگنی پوشاک پہنائی کیونکہ اُس ملک کے بادشاہ دربار میں اِسی
رنگ کی پوشاک پہنتے تھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک سینٹھا بھی پکڑایا جو اُس عصائے شاہی
کا نشان تھا جسے بادشاہ اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے ۔ سپاہیوں نے بھی اُسے مارا اور اُس
پر تھوکا اور ہر طرح سے اُسے ستایا ۔ جب یہہ سب کر چکے تو صلیب پر مارنے کو لے چلے ۔
صلیب پر مارنے میں ایسی تکلیف پائی جاتی تھی کہ اُس کا بیان نہیں ہوسکتا ۔ صلیب

دو لکڑیوں کا بنتا تھا ایک لمبی اور دوسری اُس سے کچھ چھوٹی ۔ چھوٹی لکڑی لمبی لکڑی کے ایک سرے پر بینڈی ٹھونکی جاتی تھی اور لمبی لکڑی کا دوسرا سرا زمین میں گڑتا تھا اسی کو صلیب کہتے تھے اور جس شخص کے صلیب پر مارنے کا حکم ہوتا تھا بڑی بڑی کیلوں سے اسی پر ٹھونکا جاتا تھا دھڑ اور ٹانگیں لمبی لکڑی پر رہتے تھے اور ہاتھ چھوٹی لکڑی کے دونوں سروں پر پھیلے رہتے تھے ہاتھ پانوں میں لمبی اور موٹی کیلیں گڑتی تھیں اور انھیں سے جسم صلیب پر سدھا رہتا تھا جو شخص مصلوب ہوتا تھا از حد درد کے باعث مرتا تھا اور پھر اس طرح کے مرنے میں یہہ بھی خرابی تھی کہ جلد نہیں پر بڑے عرصہ میں مرتا تھا ۔ کیلوں سے بڑے بڑے زخم ہو جاتے تھے اور ان زخموں سے شدت کا بخار پیدا ہوتا تھا اور بخار سے بڑی پیاس لگتی تھی اور اس طرح بھی از حد تکلیف ہوتی تھی ۔ غرض اس طرح کے مرنے میں نہایت درد اور تکلیف پائی جاتی تھی ۔ سوا اس کے صلیب پر مارے جانے میں بہت ہی شرم و بدنامی تھی ایسا کہ کوئی رومی جو اُن دنوں بڑے زبردست اور کئی ولایتوں کے مالک تھے اس طرح مارا نہ جاتا تھا اور قوموں کے بڑے بھاری مجرم اس طرح مقتول ہوتے تھے ۔ پس خداوند نے ایسے درد اور بدنامی کی موت سے گنہگاروں کی خاطر اپنے تئیں قربان کیا ۔

حاکم کے سپاہی خداوند کو صلیب پر مارنے کے لئے شہر کے باہر لے چلے ۔ صلیب بھاری ہوا کرتا تھا اور انھوں نے خداوند کو مجبور کیا کہ اپنا صلیب آپ اُٹھاوے چنانچہ وہ کچھ دور تک اُسے لیگیا پر جب کمزوری کے مارے آگے کو بڑھ نہ سکا تو سپاہیوں نے ایک اَور شخص کو پکڑا اور اسی پر صلیب رکھا ۔ آخر کار اُس جگہہ کو جہاں جاتے تھے پہنچکر انھوں نے خداوند کو

صلیب پر ٹھونکا اور وہ تمام درد اور اذیت جس کا ابھی ذکر کر چکے ہیں اُس پر آئی ۔ انسان کے گناہوں کے واسطے وہ زمین و آسمان کے درمیان لٹکایا گیا اُس کا جسم بڑی بڑی کیلوں سے چھید گیا اِس سے شدت کا بخار پیدا ہوا اور مارے پیاس کے اُس کا حلق سوکھنے لگا پر ایک بوند پانی بھی نہ ملا ۔ تاکہ اُس کی زیادہ بدنامی ہو اُنھوں نے اُسے دو چوروں کے درمیان صلیب پر مارا اور جب کہ صلیب پر بے حد اذیت کھینچ رہا تھا تب بھی جب تک کہ اُس میں دم رہا لوگ اُس سے ٹھٹھا کرتے اور بُرا کہتے رہے ۔

اگرچہ خداوند نے جسم میں بے نہایت اذیت اُٹھائی پر کچھ خاص اُسی سے انسان کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہوا اگرچہ بدن کا دُکھ بہت تھا پر ایسا نہ تھا کہ ویسا اَور کسی کو نہ ہوا ہو جسم کی اذیت تو اُن چوروں کو بھی ویسی ہی ہوئی تھی ۔ خاص عذاب جس سے انسان کے گناہوں کا کفارہ ہوا دلی و روحانی رنج تھا ۔ اُس وقت حق تعالیٰ کا بے نہایت غضب اُس پر نازل ہوا اور ایک پہاڑ کی طرح اُسے دبایا حقیقت میں اُس کی جان کنی اِس وقت ایسی تھی کہ کوئی مخلوق اُسے دریافت نہیں کر سکتا اور اِس کی نسبت اُس کے جسم کی اذیت کچھ بھی نہ تھی ۔ چونکہ اِس وقت انسانوں کے عوض خاص سزا اُٹھا رہا تھا خدا باپ نے اپنے تئیں اُس سے چھپایا اور عذاب کی شدت سے خداوند ذات انسانی میں پکار اُٹھا اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں ترک کیا ہے ۔ اگر صرف جسم کی اذیت ہوتی تو اِس طرح ہرگز نہ چلاتا اور اگر اِس جان کنی اور روحانی عذاب کو برداشت نہ کرتا تو کسی گنہگار کی نجات بھی نہ ہو سکتی ۔ اُس نے گنہگاروں کی نجات کا ذمہ لیا اور شریعت الٰہی کے موافق اُن کی

سزا اُٹھائی ÷ چونکہ خداوند عیسیٰ مسیح کا درجہ بے نہایت بڑا ہے یعنے وہ خدا کا بیٹا ہے
اُس کا کفارہ بھی بڑا ہے اور اُس سے خدا کا عدل بخوبی پورا ہوا ہے ÷ شاہنشاہ کے ایک
لڑکے کا درجہ ہزار ہا فقیروں کے درجے سے بڑا ہوتا ہے ÷ اگر دو بادشاہوں میں لڑائی ہو اور
ایک بادشاہ دوسرے کی رعایا میں سے دس ہزار فقیروں و بھکاریوں و اور غریب آدمیوں
کو پکڑ پاوے تو اُس سے اِتنا خوش نہ ہو جتنا کہ اُس بادشاہ کے ایک لڑکے کے پکڑ پانے سے
خوش ہو اور اگر ہزار ہا رعایا کے بدلے اُس کا ایک لڑکا ملے تو فوراً سب کو چھوڑ دے کیونکہ بادشاہ
کے ایک لڑکے کا بھی درجہ ہزار ہا رعایا کے درجہ سے بڑا ہوتا ہے ÷ اِس مثل سے یہہ مراد ہے
کہ جو اذیت اور عذاب خداوند نے اُٹھائے ہیں اُن میں بے حد صواب ہے ÷ بادشاہ کے
لڑکے اور رعایا میں تو نسبت ہے اُن کے درمیان بے نہایت فرق نہیں ہے کیونکہ دونوں
اِنسان ہیں اور جو فرق ہے بھی سو چند روزہ اور صرف اِسی جہان کا ہے لیکن خداوند عیسیٰ
مسیح اور تمام اِنسانوں کے درمیان ایسا فرق ہے کہ اُس کی کچھ انتہا نہیں وہ حق تعالیٰ کا
بیٹا اور یہہ صرف اِنسان ہیں وہ خالق ہے اور یہہ اُس کے مخلوق پس اُس کے کفارہ اور قربان
میں بڑا صواب ہے اور اُس کے باعث جہان بھر کے سب گنہگار بچ سکتے ہیں بشرطیکہ اُس کی ہدایت
کے موافق اُس پر اعتقاد رکھیں ÷ عذاب تو اُس نے صرف ذات اِنسانی میں اُٹھائے ہیں
چونکہ اُس میں ذات اِلٰہی اور ذات اِنسانی دونوں ملی ہیں اُس کے قربان کو بے حد قدر ہے
اور اُس کا کفارہ سب کی نجات کے لئے کافی ہے ÷

غرض خداوند کئی گھنٹے صلیب پر رہا بعد اِس کے جاں بحق ہوا ÷ خدا کا عدل یہہ

بھی چاہتا تھا کہ وہ کچھ عرصہ تک موت کے قبضہ میں رہے چنانچہ اُس کا جسم تیسرے دن تک قبر میں رہا ۔ تیسرے روز بڑے جلال کے ساتھ زندہ ہوا اور بار ہا شاگردوں کو دکھلائی دیا پھر بعد چند روز کے آسمان کو چڑھ گیا اور اب وہاں اُن گنہگاروں کے لئے جو اُس پر اعتقاد رکھتے ہیں اور اُس کی اطاعت کرتے ہیں سفارش کرتا ہے ۔

پس خداوند نے گنہگاروں کی سزا اپنے اوپر اُٹھائی ہے اور خدا کے عدل کو بخوبی پورا کر دیا ہے چنانچہ اِس طرح بھی نجات دہندہ ہونے کے قابل ہے ۔ اب اُن چار باتوں میں سے جو نجات دہندہ میں چاہئے تین تو خداوند میں دیکھ لی ہیں یعنے پہلے وہ پاک ہے دوسرے قادر مطلق ہے تیسرے گنہگاروں کی سزا اُٹھائی ہے ۔ اب چوتھے اِس کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ خدا کے سب حکموں کو جو ہم نے عدول کئے تھے بجا لایا ہے اور اپنی نیکی اور ثواب سے ہمارے لئے بہشت کی راہ کھولی ہے ۔

غرض چوتھے خداوند مسیح نے گنہگاروں کے عوض شریعت الٰہی کی اطاعت کی ہے اور اِس کے باعث وے جو اُس پر اعتقاد رکھتے ہیں بہشت کی سعادتِ ابدی کو پہنچ سکتے ہیں ۔ معلوم کیا چاہئے کہ خداوند نے ذاتِ الٰہی میں شریعت کی اطاعت نہیں کی کیونکہ وہ تو خود حق تعالیٰ اور شریعت کا دینیوالا ہے اور ذاتِ الٰہی میں فرمانبرداری کرنا ناممکن ہے لیکن وہ ذاتِ انسانی میں شریعت کو ہر طرح سے بجا لایا ہے ایسا کہ کچھ باقی نہیں رہا ۔ اُس کی فرمانبرداری کا بیان وہاں ہو چکا ہے جہاں ہم نے پیچھے اُس کی پاکیزگی کا ذکر کیا ہے ۔ خداوند سب کے پاک ہے اور چونکہ وہ خدا ہے ذاتِ الٰہی میں تو پاک ہی ہے پر ذاتِ انسانی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کی راہ بتلاتا تھا ÷ وہ اُنھیں بتلاتا تھا کہ تم لوگ خدا سے گمراہ ہو گئے ہو اور محض گنہگار اور
غضب الٰہی کے سزاوار ہو اور ضرور ہی کہ گناہوں سے توبہ کرو اور اُس کی طرف متوجہ ہو
اور اُس نجات دہندہ پر جسے اُس نے تمھارے لئے تیار کیا ہی اعتقاد اور بھروسا رکھو ÷
سوا اسکے کی بہتیری کے وہ انسان کے جسم کو بھی آرام بخشتا تھا چنانچہ اُن کی بیماریوں کو چنگا
کرتا اندھوں کو آنکھیں اور لنگڑوں کو پانوں دیتا اور بھوکھوں کو کھلاتا تھا ÷ خدا کا
حکم ہی کہ اپنے جانی دشمنوں کو بھی پیار کرو غرض خداوند شریعت الٰہی کو اسی تاکید سے بجا لایا
کہ اپنے قاتلوں کو بھی پیار کیا اور جب کہ صلیب پر بے نہایت اذیت و جان کنی میں تھا تب
بھی اُن کے حق میں یہہ دعا مانگی کہ اے باپ اُنھیں معاف کر کیونکہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں ÷
اُس نے کبھی کسی کا ذرہ بھی نقصان نہ کیا پر ہمیشہ سب کا بھلا کیا ÷ جب تک لڑکا رہا اور ماں باپ کے
تحت میں رہا اُن کی فرماں برداری کرتا رہا اور اور لڑکوں کی طرح نافرمانی نہ کی اور جب بالغ ہوا
پیغمبری کے کام پر داخل ہونے تک اپنی پرورش کے واسطے سخت محنت کی ÷ وہ یہودیوں کے
درمیان پیدا ہوا تھا اور لڑکپن ہی سے اُس شریعت کے بجا لانے میں مشغول رہا جو خدا نے خاص
یہودیوں کی ہدایت کے واسطے دی تھی ÷ قصہ کوتاہ اُس نے سب حکم جو خدا نے انسان
کو دئے تھے پورے کئے اور کسی میں ذرہ بھی قصور نہ کیا جو انسان سے نہ ہو سکا وہ اُس کے عوض
بجا لایا اور اب اپنی نیکی اور ثواب کے باعث اُن سب کو جو اُس پر اعتقاد رکھتے اور اُس کی اطاعت
کرتے ہیں بہشت کو پہنچا سکتا ہی ÷

غرض خداوند عیسیٰ مسیح ہر طرح سے نجات دہندہ ہونے کے قابل ہی یعنے وہ بالکل پاک

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اُسی کا بیٹا اُسے عدول کرے تو البتہ موافق قانون کے قتل کے لایق ہو لیکن اگر بادشاہ اُسے پھر
قتل کا حکم نہ کرے تو عادل اور راست نہ ٹھہرے اور جب کہ عادل اور راست نہ ٹھہرے اُس کی
پاکیزگی میں فرق آوے لیکن اگر موافق قانون کے قتل کا حکم کرے تو عادل و راست ہو اور
اُس کی پاکیزگی میں فرق نہ آوے ٭ بیٹے کے قتل کے باعث کوئی اُسے برا بھی نہ کہے بلکہ
عدل کے سبب وہ آیندہ زمانوں میں بھی مشہور و نامور رہے ٭ چنانچہ اسی طرح خدا نے بھی
اپنی پاکیزگی ظاہر کی ہے جب خداوند مسیح نے اپنے تئیں پیش کیا کہ میں گنہگاروں کا نجات دہندہ
ہونگا تو اُسے بھی نہ چھوڑا پر گنہگاروں کے عوض اُس پر سزا پہنچائی ٭

پھر خداوند عیسیٰ مسیح کے عذاب اُٹھانے سے یہ بھی آشکارا ہے کہ گناہ بڑی بری شے ہے اُسے
کوئی ہلکی بات نہ سمجھے اُس کی ذات و تاثیر آگ کی سی ہے بہت سی آگ کی طرح ذرہ سی آگ بھی تمام
دنیا کو پھونک سکتی ہے اسی طرح ہر گناہ کے لئے لوگ اُسے کیسا ہی چھوٹا کیوں نہ سمجھیں انسان
عذاب ابدی کا سزاوار ہو جاتا ہے ٭ گناہ کے سبب اس جہان میں بے نہایت تکلیف آئی ہے
اور اسی سے خداوند نے اتنا عذاب اُٹھایا ٭ لوگ گناہ کو بڑی ہلکی بات سمجھتے ہیں اسی لئے
اُس سے پرہیز کرنے کی کچھ بھی کوشش نہیں کرتے اُنہیں لازم ہے کہ اُس کی تاثیر کو یاد رکھیں
اور ہمیشہ اُس سے ڈرتے رہیں ٭

خداوند کے عذاب اُٹھانے سے خدا کا بے پایان رحم بھی ظاہر ہے ٭ گناہ کرنے سے ہم تو خدا
کے دشمن ہو گئے ہیں اُس نے ہمیں اپنی محبت اور عبادت کے لئے پیدا کیا تھا پر ہم اُس سے برگشتہ
ہو گئے اور زندگی بھر وہی کام کرتے ہیں جو اُس کی پاک مرضی کے برخلاف ہیں وہ روزمرہ

ہماری پرورش وحفاظت کرتا ہے تو بھی ہمارے سخت دل نرم نہیں ہوتے ✣ پر ایسی سرکشی کی حالت میں بھی اُس نے ہم پر ترس کھایا دیکھا کہ گنہگار عذاب ابدی کی راہ میں دوڑتے چلے جاتے ہیں پس اپنے بیٹے کو ہماری نجات کے لئے بخش دیا ✣ حقیقت میں خدا نے گنہگاروں کی بڑی خبر لی ہے اگر وہ سب کو جہنم میں ڈال دیتا تو اُس کا کیا نقصان ہوتا ہماری نجات سے اُس کو کچھ غرض نہ تھی اُس کی سعادت کچھ ہماری نجات پر موقوف نہ تھی وہ تو خود بخود اپنی ذات میں کامل و بے پایان سعادت رکھتا ہے اور اگر تمام جہان کے باشندے دوزخ میں پڑیں تو بھی اُس کی سعادت میں کچھ فرق نہ آوے حق تعالیٰ ایسا اکبر اور انسان ایسا پوچ ہے کہ دونوں کی ذات میں کچھ نسبت نہیں پر دونوں کے درمیان ایسا فرق پایا جاتا ہے جو لا انتہا ہے پس جب کہ خدا نے گنہگاروں پر رحمت کی نظر کی تو اُن کی بڑی خبر لی ✣ ایک مثل سنو اگر کسی ویران ٹاپو میں جو سمندر کے درمیان واقع ہو کوئی چونٹی ہو اور بھوکھ سے مرنے پر ہو اور کوئی شاہنشاہ اُس کا حال معلوم کرکے اُسے اُس آفت سے چھڑانے اور اپنے ملک میں منگوانے اور آرام سے رکھنے کا قصد کرے پر اُس ٹاپو تک پہنچنا طوفانوں کے سبب نہایت ہی خطرناک ہو ایسا کہ جو وہاں جائے جان ہتھیلی پر رکھکر جاے اور اِسی باعث وہاں کا جانا کوئی قبول نہ کرے پر آخر کو شاہنشاہ کا بیٹا یہہ حال سُنکر اِس مہم پر راضی اور مستعد ہو اور شاہنشاہ بھی اُسے منظور کرے تو کیا یہہ عجیب ماجرا نہ ہوگا اور یہہ از حد مہربانی نہ ہوگی اور لوگ اُسے سُنکر حیران نہ ہونگے کہ اِتنا بڑا شاہنشاہ ایک ذرہ سی چونٹی کے واسطے اپنے پیارے لڑکے کو اِتنے خطروں کے درمیان بھیجتا ہے ✣ پر خدا کی رحمت اور مہربانی اِس سے بے حد درجہ زیادہ ہے شاہنشاہوں اور چونٹیوں میں تو ایک طرح کی نسبت ہے

کیونکہ دونوں مخلوق ہیں لیکن خدا اور انسان کے درمیان جو فرق ہی اُس کی انتہا نہیں ⁘ خدا کا اپنے بیٹے کو گنہگاروں کی خاطر دیدینا ایسا نہایت عجیب ماجرا ہی کہ فرشتے بھی اِس سے حیران ہیں اور کوئی مخلوق اِس مقدمہ کو دریافت نہیں کر سکتا اگر حق تعالیٰ خود اِس بات کو اپنے کلام میں ظاہر نہ کرتا تو کوئی اُسے یقین نہ کر سکتا ⁘ پس جناب باری نے گنہگاروں پر بڑا رحم و کرم کیا ہی ⁘

خدا نے نجات کی اِس راہ کو اپنے پاک کلام میں ظاہر کیا ہی اور وہ سب کو فرماتا ہی کہ اُسے قبول کرو اور میرے بیٹے کی معرفت بچ جاؤ ⁘ وہ سب کو حکم کرتا ہی کہ اپنے گناہوں سے بدل و جان توبہ کرو اور میری طرف متوجہ ہو اور مجھ سے فضل کے لئے دعا مانگو تاکہ آیندہ کو گناہوں سے بچے رہو ⁘ نجات کی صورت یہی ہی کہ صرف خداوند عیسی المسیح پر اعتقاد رکھیں ⁘ فقط اُسی پر بھروسا رکھنا چاہئے اور اپنی کسی بات پر نہیں ⁘ خدا کے فضل سے ہر طرح کے نیک اعمال تو کرنے ہیں پر نجات کے لئے اُن پر تکیہ کرنا منع ہی ⁘ توبہ کرنا اور گناہ سے پرہیز کرنا دونوں نہایت ضرور ہیں پر یہہ ہم صرف خدا کے فضل سے کر سکتے ہیں ⁘ پس ہمیں خدا سے دعا مانگنا ہی کہ وہ ہم کو اپنا فضل عنایت کرے تاکہ ہم بدل توبہ کریں اور گناہ سے پرہیز کر سکیں اور خداوند عیسی مسیح پر اعتقاد رکھیں ⁘ اِس تدبیر نجات میں سوا توبہ و دعا و پاکیزگی وا اور سب فرضوں کے خداوند مسیح پر اعتقاد رکھنا ایک خاص شی ہی جناب باری اپنے کلام پاک میں بار بار اِس کا حکم کرتا ہی اور عقل بھی اِس بات پر گواہی دیتی ہی ⁘ ہم بہت بیکس اور لاچار ہیں اور اپنے لئے کچھ کر نہیں سکتے ⁘ پس چاہئے کہ سلامتی اور سعادت کے لئے اپنا سارا بھروسا اُسی پر رکھیں ⁘

غرض ایسا نجات دہندہ اَور کہیں مل نہیں سکتا دُنیا میں بہت لوگ اپنے تئیں نجات دہندہ کہگئے ہیں لیکن اگر طرفداری چھوڑ کر دیکھو تو معلوم ہوجائیگا کہ وے نجات دہندہ نہیں ہو سکتے خدا نے تمھیں عقل اِسی لئے دی ہی کہ نیک و بد کے درمیان فرق معلوم کرو اور سعادت کی راہ پہچانو تو نجات کے مقدمہ میں اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے ٭ اگر کسی کے پاس دولت ہو اور وہ اُسے اپنی پرورش اور آرام کے لئے خرچ نہ کرے پر چیتھڑے لاے بھوکھوں مرتا پھرے تو ہر کوئی اُسے بڑا کمبخت کہے چنانچہ اِسی طرح وے لوگ بڑے کمبخت ہیں کہ عقل رکھکے جو روح کے حق میں ایک طرح سے دولت ہی سعادت کی راہ پہنچانے کے لئے اُسے کام میں نہیں لاتے حقیقت میں ایسے لوگ کلام پاک کے درمیان احمق کہلاتے ہیں ٭ روح کی نجات بڑی بات ہی پس چاہئے کہ جب تک فرصت ہی اُس کی فکر کریں ٭ نجات دہندہ کی وے چار لیاقتیں جن کا ذکر پیچھے ہوچکا ہی عقل کے برخلاف نہیں ہیں پر عقل بھی یہی کہتی ہی کہ ہاں نجات دہندہ میں یہہ چاروں باتیں ضرور چاہئے ٭ اگر طرفداری چھوڑ کر یہہ چاروں باتیں اُن میں جو اپنے تئیں نجات دہندہ کہگئے ہیں تلاش کرو تو سوا خداوند عیسیٰ مسیح کے اَور کسی میں نہ پاؤگے چاروں کا کیا ذکر کسی میں ایک بھی تو نہ پاؤگے اور یہہ حال تم پر اُنھیں کتابوں سے ظاہر ہوجائیگا جن میں اُن کا بیان اور اُن کی تعریف ہی ٭ ہم یہہ نہیں کہتے کہ تم ہماری بات بغیر ثبوت کے یقین کرلو بلکہ یہہ کہتے ہیں کہ اپنی ہی کتابیں دیکھو اور تمھیں معلوم ہوگا کہ وے لوگ جن پر تم نجات کے لئے تکیہ کرتے ہو نجات دہندہ کی ایک بھی صفت نہیں رکھتے چنانچہ وے نہ پاک تھے نہ قادر مطلق نہ اُنھوں نے اِنسانوں کی سزا اپنے اوپر اُٹھائی نہ اُن کے عوض خدا کے حکموں کو پورا کیا ٭

ہم تمھیں یہہ دوستانہ صلاح دیتے ہیں کہ اپنے دینی ہادیوں کی بات کو بن غور کے تقین نہ کرو ورنہ
تو وے خود تمھیں گمراہ کرینگے کیونکہ تمھاری گمراہی سے اُن کی روٹی چلتی ہی + وے تو تمھیں اپنے
قبضہ اور اختیار میں رکھا چاہتے ہیں اور اگر وے راہ حق جانتے بھی ہونگے تو بھی نہ بتلاوینگے
کیونکہ اگر تمھاری آنکھیں کھل جاینگی تو اُن کا نفع جاتا رہیگا + جو کچھ وے تمھیں سکھلاویں
سنو پر اُن کی تعلیم کو اپنی عقل سے دریافت کرو کہ سچ ہوسکتی ہی یا نہیں + یہہ نہ سمجھو کہ ہم
جاہل ہیں اور نجات کی راہ معلوم نہیں کرسکتے + نجات کی راہ کے معلوم کرنے کو علم درکار نہیں
خدا نے اِس راہ کو بہت صاف کر دیا ہی اور نہایت جاہل بھی اُسے سمجھ سکتے ہیں بشرطیکہ دل سے اُس
کی خواہش رکھیں + نجات کی سچی راہ کا ایک خاص نشان مختصر طور پر یہاں لکھتے ہیں یعنی وہ راہ جو
خدا کی بے حد پاکیزگی کو ظاہر نہیں کرتی اور انسان سے دلی اور ہر دم کی پاکیزگی نہیں چاہتی خدا کی
طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتی پر وہ راہ جو حق تعالیٰ کی پاکیزگی کو ظاہر کرتی اور انسان سے ہر صورت
سے پاکیزگی چاہتی ہی بیشک اُس کی طرف سے ہی + یہاں کے لوگ لفظ پاکیزگی سے صرف جسم
کا دھونا دھانا اور چند چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا سمجھتے ہیں پر ہماری مراد اِس سے نہیں ہماری
تو خیال و کلام و فعل کی پاکیزگی سے مراد ہی + پس اُسی راہ کو ڈھونڈھا چاہیئے جس میں یہہ
پاکیزگی پائی جاتی ہی کیونکہ نجات کی سچی راہ وہی ہی + جب دھیلے کی ہانڈی لینے جاتے ہو
تو خوب ٹھونک بجا کر لیتے ہو عقل کو کام میں لاتے ہو کہ کوڑیاں کہیں بے فایدہ نہ جائیں پھر روح
تو لاکھوں عالموں کی دولت سے بھی بے حد و بے حساب بیش قیمت ہی چنانچہ اُس کی نجات کے حق میں
تو عقل کو اَور بھی کام میں لایا چاہیئے + اِس دُنیا کے معاملوں کی بابت عقل کو استعمال

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

باپ دادے اس راہ پر چل گئے ہیں سو ہم بھی چلینگے ٭ وے لوگ جو بغیر دیکھے بھالے اوند
ھے بچے کسی راہ پر چلتے ہیں بڑے احمق ہیں اور ہندؤں کے درمیان بھی کوئی یہی بات کہہ
گیا ہے یعنے ایک لیک گاڑی چلے لیک ہی چلے کپوت ٭ لیک چھوڑ تینوں چلیں کب
اور سنگھ سپوت ٭ روزِ عدالت میں ہر کسی کو اپنا اپنا جواب دینا ہوگا باپ بیٹے کے
لئے اور استاد شاگرد کے لئے جواب نہ دیگا اور بیٹے کا یہہ عذر کہ میرا باپ فلانی راہ پر
چلتا تھا اسی لئے میں بھی چلا کچھہ کام نہ آویگا ٭ اس جہان کی عدالتوں میں کیا حال
دیکھتے ہو کیا باپ بیٹے کے واسطے جوابدہی کرتا اور اُس کی سزا اُٹھاتا ہے اور کیا بیٹا باپ
کے بھروسے جو جرم چاہتا کرتا ہے ٭ نہیں ہر کسی کو اپنا اپنا جواب دینا ہوتا ہے ٭
اس دُنیا کی عدالتوں میں کوئی بیٹا ایسا دیوانہ نہیں کہ اپنے بچاؤ کے لئے یہہ عذر پیش لاوے
کہ میرے باپ نے یہہ جرم کیا تھا اسی واسطے میں نے بھی کیا اور اگر لاوے بھی تو اُس
کی کون سُنے اسی طرح روزِ عدالت میں سب کو اپنا اپنا جواب دینا اور اپنی اپنی سزا
اُٹھانی ہوگی یہہ عذر کہ ہمارے باپ دادے فلانی راہ پر چلتے تھے اسی واسطے ہم بھی چلے خدا
کے حضور کچھہ کام نہ کریگا سوا اس کے جو راہِ حق سے آگاہ کئے جاتے ہیں اُن کی زیادہ سزا ہوگی ٭
کلام الٰہی فرماتا ہے کہ دھوکھا نہ کھاؤ خدا سے کوئی تماشہ نہیں کر سکتا جو کچھہ انسان بوتا ہے وہی
کاٹیگا یعنے جیسی راہ پر یہاں چلتا ہے ویسا اُس کا انجام ہوگا ٭ غرض ہر ایک
پر فرض ہے کہ اپنی عقل کو کام میں لاوے اور دریافت کرے کہ نجات کی سچی راہ کون
ہے ٭ اور اس کی فکر ابھی بلکہ اسی دم سے کرنی چاہئے کیونکہ موت دوڑی چلی آتی ہے

اور جب موت پہنچ جائیگی تب کچھ فکر ہو نہ سکیگی جس حالت میں انسان مرتا ہے اُسی میں ہمیشہ رہتا ہے ۔ عاقبت کی تیاری کے باب میں لوگ اکثر کہا کرتے ہیں کہ ابھی سے فکر کرنی کیا ضرور جب وہ وقت آویگا تب دیکھ لینگے پر اُن کی اِس بات میں بڑی حماقت پائی جاتی ہے تب کیا فکر و تدبیر کرینگے وہ وقت تو سزا اُٹھانے کا ہوگا اور نجات پانے کا نہیں ۔ خدا کا کلام فرماتا ہے کہ یہی قبولیت کا وقت اور نجات کا دن ہے وہ حکم کرتا ہے کہ ابھی نجات کی تلاش کرو بعد موت کے کچھ تیاری اور تبدیل نہیں ہو سکتی چنانچہ سلیمان نے جو انسانوں کے درمیان دانائی میں ثانی نہ تھا حق تعالیٰ کی ہدایت سے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ لگے اُسے اپنے مقدور بھر جلد کر کیونکہ پاتال میں جہاں تو جاتا ہے نہ کام نہ بناوٹ نہ دانائی نہ حکمت ہے ۔ پس جس کسی کو گناہوں کے انجام اور غضب الٰہی سے بچنا منظور ہو سو ابھی نجات کی فکر و تلاش کرے ۔ شاید لوگ اُن لڑکوں کی نجات کی بابت جو بچپن ہی میں مر جاتے ہیں غلط گمان کریں یہاں ذکر کرنا ضرور ہے کہ ذرہ ذرہ سے بچے بھی گنہگار ہیں اگرچہ جب تک بہت چھوٹے رہتے ہیں اُن سے فعل یا کلام یا خیال میں کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا تو بھی اُن کا شمار گنہگاروں میں ہے کیونکہ اُن کی ذات گنہگار ہے ۔ جیسی جس شے کی ذات ہوتی ہے اُس سے اُسی طرح کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں مثلاً سانپ کا بچہ سانپ ہی کی طرح اور بھیڑئے کا بچہ بھیڑئے ہی کی طرح ہوتا ہے اور پیڑوں کی ڈالیاں بھی درختوں کی ذات ہی کی طرح ہوتی ہیں اِسی طرح کوئے یا دھارے کا پانی بھی سوت کے پانی کے موافق ہوتا ہے غرض چونکہ ماں باپ گنہگار ہیں اُن کے بچوں کی بھی ذات ویسی ہوتی ہے بلکہ مثل بھی مشہور ہے کہ چوہے کا بچہ بِل ہی کھودتا ہے ۔ چنانچہ جب لڑکے چلنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

حق میں خیال کرتے ہیں اور اُس سے ہماری نجات نہیں ہو سکتی لیکن اگر نجات کی فکر کریں اور خدا سے ملنے چاہیں تو پہلے یہی بات ضرور ہی +

پھر چاہئے کہ یہہ توبہ جس کا حکم ہوا ہے سچی ہو جھوٹھی توبہ سے کام نہ نکلیگا خدا کسی جھوٹھی چیز کو نہیں چاہتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک نہایت مکروہ ہیں + اگر کوئی صرف زبان سے کہے کہ میں توبہ کرتا ہوں اور دل سے توبہ نہ کرے تو اس سے اُسے کچھہ فایدہ نہ ہوگا + زبانی جھوٹھی توبہ اس ملک کے لوگوں میں بہت رائج ہی جب اُن سے ایسا کوئی کام ہو جاتا ہی یا اُن کے منہہ سے ایسی کوئی بات نکل جاتی ہی جسے نہیں چاہتے تو ہندو کہتے ہیں رام رام رام اور مسلمان کہتے ہیں توبہ توبہ اور جب خدا کے حضور گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تب بھی اسی طرح کہتے ہیں + وے سمجھتے ہیں کہ یہہ توبہ ہی پر حقیقت میں یہہ کچھہ بھی توبہ نہیں اور خدا اسے منظور نہیں کرتا + جب کوئی اپنے گناہوں سے سچائی اور راستی کے ساتھہ توبہ کرتا ہی تو وہ اُن سے نفرت رکھتا اور اُنہیں پھر کرنے نہیں چاہتا دلی توبہ کا ایک خاص نشان ہی +

صرف جہنم کے ڈر کے باعث بھی توبہ کرنا نہ چاہئے + اگر کوئی صرف یہی سمجھکر توبہ کرے کہ اگر میں توبہ نہ کروں تو جہنم میں ڈالا جاؤنگا تو یہہ توبہ بھی درست نہیں + ہمیں مناسب ہی کہ خدا کی محبت پر جو اُس نے ہماری نسبت ظاہر کی ہی خیال کر کے اپنے گناہوں سے توبہ کریں چاہئے کہ اس لئے غم کریں کہ ہم نے اُس واجب الوجود کا گناہ کیا ہی جس نے ہمیں پیدا کیا اور پیدایش سے لیکر اب تک ہماری پرورش و حفاظت کی ہی اور اب بھی ہر دم ہر صورت سے ہم پر مہربانی اور رحمت کرتا ہی + جب کوئی لڑکا قصور کرتا اور سزا کے واسطے باپ یا اُستاد کے سامنے پکڑا آتا ہی تو پچھتاتا ہی لیکن

باپ یا اُستاد اِس پچھتاوے کو خیال میں نہیں لاتا کیونکہ جانتا ہی کہ صرف سزا کے خوف کے باعث ہی ✦ ایسا لڑکا جو صرف اِسی باعث پچھتاتا ہی جب سزا کا خوف نہ رہیگا پھر شرارت کریگا ✦ یہہ جھوٹھی توبہ شریر لڑکوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہی چنانچہ جب قصور کرتے اور سزا کے واسطے پکڑے آتے ہیں تو سر جھکا لیتے اور بہت غمگین معلوم ہوتے ہیں اور اگر اُن سے پوچھیئے کہ اپنے قصور کے لئے پچھتاتے ہو تو یہی کہتے ہیں کہ ہاں صاحب پچھتاتے ہیں اور ایسا کام اب کبھی نہ کرینگے اور اگر اِسی باعث چھٹ جائیں تو باہر جاکے ہمجولیوں کے درمیان ہنسنے اور کہتے ہیں کہ ہم کیسی چالاکی سے بچ آئے ✦ ایسے لڑکے قابو پاکر پھر شرارت کرتے ہیں غرض اُن کی توبہ جھوٹھی ہی ✦ یوں ہی اُن لوگوں کی توبہ بھی جھوٹھی ہی جو صرف جہنم کے خوف کے باعث گناہوں سے پچھتاتے ہیں خدا ایسی توبہ نہیں چاہتا بلکہ اُس سے نفرت رکھتا ہی یہہ لوگ شریر لڑکوں کی طرح ہیں جو صرف سزا کے خوف سے غمگین معلوم ہوتے ہیں اُن کو اگر جہنم کا خوف نہ ہو تو ہرگز توبہ نہ کریں ✦ ہمیں معلوم کیا چاہئے کہ ہم از خود راستی سے توبہ نہیں کر سکتے گنہگار کے دل میں حقیقی توبہ صرف خدا کی روح پاک سے پیدا ہوتی ہی ✦ پس ہمیں ضرور ہی کہ روح پاک کے لئے دعا مانگیں اُس نے سب سچے سائلوں کو روح پاک کے دینے کا وعدہ کیا ہی اور اگر ہم روح پاک کے لئے دعا نہ مانگینگے تو اِس میں بڑے گنہگار ٹھہرینگے ✦ روح پاک دل میں آکر خدا کی نسبت محبت پیدا کرتی ہی اور اِس محبت سے سچی توبہ پیدا ہوتی ہی ✦ جب کسی گنہگار کے دل میں روح پاک کی تاثیر ہوتی ہی تب وہ یوں سوچتا ہی کہ خدا نے مجھے پیدا کیا ہی اور پیدایش سے لیکر اب تک میری پرورش وحفاظت کرتا آیا ہی اور اب بھی روزمرہ ہزار طرح سے مجھ پر مہربانی اور رحمت کرتا ہی تو بھی میں



[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

اُن کی عوض عذاب اُٹھانے کو دیدیا اور اب گنہگاروں کو فرماتا ہی کہ اُسی پہ بھروسا رکھکے
گناہوں کے انجام سے بچیں + ہمیں یہہ حکم نہیں کہ کسی طرح اپنے بدن کو ایذا دیں یا کہ
دولت صرف کرکے نجات مول لیں ایسی کسی تدبیر سے نجات ہو نہیں سکتی اِس کا بیان پیچھے ہو چکا
ہی + مسیح نے ہمارے عوض عذاب اُٹھایا ہی اور ہمیں حکم ہی کہ نجات کے واسطے صرف اُسی پر
آسرا رکھیں + پیچھے ذکر ہو چکا ہی کہ ہم سب گنہگار اور اِس بات کے حاجتمند ہیں کہ ہمارے
گناہ معاف کئے جایئں اور ہم گناہوں کی غلامی سے چھُڑائے جایئں او فضلِ آلٰہی پاویں تا
کہ آیندہ کو گناہ سے پرہیز کریں اور پاکیزگی کی راہ میں چلیں + یہہ سب ہم کو خداوند مسیح سے
حاصل ہوگا بشرطیکہ ہم اُس پر دل اعتقاد رکھیں چنانچہ وہ ہمارے گناہ بخشیگا اور ہمیں گناہوں کی
غلامی سے چھُڑاویگا اور اپنی روح پاک دیگا کہ آگے کو پاکیزگی کے ساتھہ زندگی بسر کریں + انسان
بذاتہی مغرور ہوتا اور سمجھتا ہی کہ میں اپنی نجات کے واسطے بہت کُچھ کر سکتا ہوں اور دوسرے پر
آسرا رکھنا نہیں چاہتا لیکن ہمیں معلوم کیا اور یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اپنی نجات کے واسطے کُچھ
بھی نہیں کر سکتے اور وے جنھوں نے سچی توبہ کی ہی ذرہ بھی اپنے اوپر بھروسا نہیں رکھتے
پر جانتے ہیں کہ اگر خدا ہم کو چھوڑ دے تو ہم غضبِ الٰہی میں گرفتار ہو گئے اور آخر کو جہنم میں پڑینگے
اِسی لئے وے اپنا سارا بھروسا صرف خداوند عیسیٰ مسیح پر رکھتے ہیں + ضرور ہی کہ ہم اپنی
لاچاری اور بیکسی ہمیشہ یاد رکھیں اور خداوند پر تکیہ کئے رہیں کیونکہ اگر اِس کا خیال نہ رکھینگے
تو اپنے کاموں پر بھی کُچھ بھروسا کرنے لگینگے ہمارے دل بہت ہی خراب اور فریبی ہیں اور اگر
ہم ہوشیار نہ رہینگے تو وے ہمیں اِس پھندے میں پھنسا دینگے + اِن خراب دلوں کے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

شخص ہو جو نجات کے لئے مسیح پر کچھ آسرا رکھے پر اس کے ساتھ اپنے اعمال پر بھی تکیہ کرے اور سمجھے کہ یہہ بھی بہت کام کرینگے + یہاں اُن لوگوں کا ذکر نہیں کرتے جو بالکل اپنے اعمال ہی پر تکیہ کرتے ہیں اُن کی بابت پیچھے کہہ آئے ہیں یہاں صرف ایسے لوگوں سے مراد ہی جو مسیح اور اپنے اعمال دونوں پر تکیہ کرتے ہیں + ہم پیچھے کہہ چکے ہیں کہ کوئی انسان ازخود کسی نیک کام کو جس پر نجات کے لئے بھروسا رکھہ کر نہیں سکتا بڑے بڑے خداپرست بھی ازخود کسی نیک کام کو کر نہیں سکتے جس پر تکیہ کر سکیں + جو نیک اعمال اُن سے ہوتے ہیں خدا کے فضل سے ہوتے ہیں + پس نیک اعمال کے کرنیوالے وے نہیں بلکہ خدا کا فضل چنانچہ اس میں تعریف اُن کی نہیں پر خدا کی ہی + اس مقدمہ میں ایک مثل سنو جب بہت چھوٹے لڑکے گھر میں اپنے ماباپ کو کوئی بھاری چیز مثلاً پلنگ یا صندوق اُٹھاتے دیکھتے ہیں تو اُن چیزوں کے اُٹھانے کا اکثر اُن کو بھی شوق پیدا ہوتا ہی اور کبھی کبھی وے بھی ایک طرف برائے نام پکڑ لیتے ہیں حقیقت میں تو اُس شی کے اُٹھانیوالے ماباپ یا اور سیانے لوگ ہوتے ہیں لڑکا صرف اُسے پکڑے رہتا ہی اگر سیانے لوگ نہ اُٹھاویں تو لڑکا چاہے دن بھر پکڑے رہے تو بھی اُسے اُٹھا نہ سکے + اِسی طرح جو نیک اعمال خداپرستوں سے ہوتے ہیں صرف خدا کے فضل سے ہوتے ہیں اور خود نیک لوگوں سے نہیں + پس کسی انسان سے کوئی نیک کام نہیں ہو سکتا جس پر نجات کے لئے کچھ بھی تکیہ کر سکے جو شخص سوا مسیح کے اپنے اوپر بھی تکیہ کرتا ہی اُس دیوالیہ کی مانند ہی جس کا ذکر ابھی کر چکے ہیں + چاہئے کہ ہمارا اعتقاد مسیح پر کامل ہو + ذرہ سا بچہ اپنی ماں سے دور

اپنے تئیں سلامت نہیں سمجھتا اسی طرح جب تک کہ ہمارا پورا بھروسا خداوند پر نہ ہو ہمیں اپنے
تئیں سلامت نہ سمجھنا چاہئے *
غرض مسیح پر اعتقاد رکھنے میں پہلی بات یہہ ضرور ہے کہ ہم بدل وجان یقین کریں کہ وہ ہمیں
بچانے کی قدرت رکھتا ہے * سب سے پہلے یہی نہایت ضرور ہے کیونکہ اگر ہمیں یہی یقین نہ
ہوگا تو اُس پر سارے دل سے آسرا اور بھروسا کیونکر رکھہ سکینگے * اِس جہان میں دیکھتے ہیں
کہ وے لوگ جو کسی طرح کی مصیبت و تنگ حالی میں پڑتے ہیں مدد اور رہائی کے واسطے اُن لوگوں
پر آسرا نہیں کر سکتے جو اُنھیں کی طرح مصیبت زدہ اور تنگ حال ہیں * جن کا حال اُن کے
سے کچھہ بہتر ہو البتہ اُن سے کچھہ اُمید ہو سکتی ہے پر بخوبی اعتماد تو اُس پر ہو سکتا ہے جو دولت
و مرتبہ دونوں رکھتا ہو * اگر کسی فقیر کے صرف فقیر ہی دوست ہوں تو احتیاج کے رفع کے باب میں
اُسے اُن کی دوستی سے کچھہ بھی خاطر جمعی نہیں ہوتی * اگر ایسے لوگ جو کھانے کپڑے سے خوش ہوں
اُس پر مہربانی کی نظر رکھیں تو البتہ کچھہ خاطر جمعی ہو لیکن اگر کوئی بادشاہ اُس کا مربی ہو تو بیشک اُسے
پوری بے فکری اور کامل اطمینانِ خاطر ہو کیونکہ بادشاہوں کو سب طرح کا مقدور ہوتا ہے * چنانچہ
اگر ہم یقین کریں کہ مسیح صرف ہمیں کچھہ کچھہ بچا سکتا ہے اور اچھی طرح نجات نہیں دے سکتا تو تمام
دل سے اُس پر بھروسا نہ رکھہ سکینگے * پس ضرور ہے کہ اُس کے قادرِ مطلق ہونے کا یقین کریں اور کہ وہ
ہر گنہگار کو اُس کے گناہ کیسے ہی زیادہ کیوں نہ ہوئے ہوں بچا سکتا ہے * اگر مسیح کسی گنہگار
کو بچایا چاہے اور تمام انسان اور شیطان اُس کی ہلاکت پر کمر باندھے ہوں تو بھی اُسے ہلاک نہ
کر سکیں خداوند اپنی قدرتِ کاملہ سے اُسے بچالے * اگر مسیح کا قادرِ مطلق ہونا ہم یقین نہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے بہشت کو پہنچائے جائیں تو ہمیں وہاں کچھ بھی سعادت حاصل نہ ہو اور وہ جگہ ہمارے لئے
بہشت نہ ٹھہرے ✦ اگر کسی شرابی یا افیونی یا جواری یا زانی کو ایک ہفتہ کے لئے نیکوں کی
صحبت میں رکھیں جہاں اسے وہ چیز نہ ملے جس کی اُس کو عادت ہے تو وہ وہاں ہرگز خوش نہ ہوگا
بلکہ نہایت کمبخت رہیگا اور جب تک نیکوں کی صحبت میں رہیگا سمجھیگا کہ میں قیدخانہ میں پڑا
ہوں ✦ اُس کو تو کسی بُری شے کی عادت ہے اور وہ اُس کے قبضہ میں ہے اِسی لئے اُسے بغیر اُس
چیز کے آرام نہیں ملتا ✦ اِسی طرح اگر ہم گناہ کے قبضہ سے رہائی نہ پاویں لیکن مع گناہوں کے
بہشت کو پہنچائے جائیں تو وہاں ہمیں کچھ سعادت حاصل نہ ہوگی کیونکہ وہ پاک جگہ ہے اور خدا
جو خاص طور پر اپنی شان و حضوری وہاں ظاہر کرتا پاک ہے اور فرشتے بھی پاک ہیں اور ایسی کوئی
چیز وہاں نہیں مل سکتی جس سے اپنی نفسانی خواہشیں پوری کر سکیں اور اگر ہمیں کوئی بُری
عادتیں نہ بھی ہوں تو بھی بہت کمبخت رہیں کیونکہ ہر طرح کے بُرے خیال از خود ہمارے
دل میں پیدا ہوا کریں اور ہمیں ناپاک اور دق کیا کریں ✦ پس ضرور ہے کہ ہم گناہ کے قبضہ سے رہائی
پاویں ✦ غرض خداوند مسیح اپنی روح پاک سے ہمیں گناہ کے اختیار سے رہائی دیتا ہے اور ہمیں
اِس بات کے لئے اُس سے دعا مانگنا اور اُس پر بھروسا رکھنا ضرور ہے ✦ خداوند اُن کو جو اُس
پر بھروسا رکھتے ہیں اپنی روح پاک دیتا ہے چنانچہ روح پاک اُس کے دل میں بستی اور اُسے گناہ سے
پھراتی اور اُس کی نسبت نفرت و کراہیت پیدا کرتی اور دل کو خدا کی محبت و عبادت و مسیح
پر اعتقاد اور ہر نیک بات کی طرف رجوع کرتی ہے ✦ جو شخص مغفرت اور گناہوں سے رہائی
پانے کے لئے خداوند مسیح پر بھروسا رکھتا ہے سو مسیحی یا عیسائی کہلاتا ہے ✦ اُن لوگوں

کے درمیان جو مسیحی یا عیسائی کہلاتے ہیں ہزاروں جھوٹھے بھی ہیں یہاں صرف سچوں کا ذکر ہوتا ہے اِن مکاروں سے کچھ کام نہیں اِس کو ذرہ یاد رکھو + غرض کلام الٰہی فرماتا ہے کہ سچوں کا اِس جہان میں رہنا ہردم کا لڑنا ہے اور ہر مسیحی کو یہہ بات تجربہ سے بھی خوب معلوم ہے + جب تک اِس جہان میں رہتا ہے ہردم گناہ سے لڑتا ہے ایسا کہ اُسے ایک ساعت بھی آرام نہیں + وہ اُس مسافر کی مانند ہے جو کسی دشمن کے مُلک سے گذرتا ہو اور وہاں کے باشندے اُس کی ہلاکت پر مستعد ہوں اِس لئے اُسے ضرور ہو کہ ہردم ہوشیار اور ہتھیار بند رہے + شیطان اِس جہان میں بادشاہت کرتا ہے اور جب کوئی گناہ کو چھوڑنے اور خدا کی عبادت و اطاعت کرنے چاہتا ہے وہ بہت بیزار ہوتا اور ہزار طرح سے اُس کو گناہ میں پھنسانے اور اپنی تابعداری میں پھرلانے کے لئے سعی و کوشش کرتا ہے + جیسا کہ مچھوئے اور چڑی مار پھندوں اور جالوں سے مچھلیوں اور چڑیوں کو پکڑتے ہیں اِسی طرح شیطان دُنیوی مرتبہ و دولت و عیش و عشرت کو جال بناتا اور انھیں سے گنہگاروں کو پکڑ کے اپنی غلامی میں رکھا چاہتا ہے وہ ہمارے بُرے دلوں کے وسیلے ہماری روحوں پہ تاثیر کرتا اور اُنھیں اپنے قبضہ میں رکھا اور آخر کو ہلاک کیا چاہتا ہے + جب تک ہم اِس جہان میں ہیں ہمارے اندر بُرے دل رہتے ہیں اِسی باعث شیطان اور دُنیا کے امتحان ہمارے حق میں نہایت خطرناک ہیں + وہ نوکر یا لڑکا جو دل میں گھر کے لوگوں سے پھر گیا ہو اور اُن کا جانی دشمن ہوگیا ہو اور تو بھی اُن کے ساتھ رہتا ہو باہر کے دشمنوں کی نسبت جو کھلکر دشمن ہیں زیادہ خطرناک ہے + اِسی طرح اگر کوئی گھر ہتھیار بند دشمنوں سے گھرا ہو اور اگر اُن میں سے ایک کسی طرح گھر میں

گھس آوے تو لڑکے بالوں کے حق میں وہ ایک دشمن باہر کے بیس دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہے ✣ جب کوئی راستی کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا اور خدا کی محبت و عبادت کی طرف رجوع ہوتا اور مسیح پر اعتقاد رکھتا ہے تو اُس کے حق میں کہتے ہیں کہ اُس کا دل بدل گیا ہے وہ اب گناہ سے نفرت رکھتا اور پاکیزگی سے محبت کرتا ہے ✣ لیکن معلوم کیا چاہئے کہ اُس کا دل ایک دم سے پاکیزگی میں کامل نہیں ہو جاتا دل کی کامل پاکیزگی تو رفتہ رفتہ حاصل ہوتی ہے ✣ وہ گناہ جو دل کے اندر رہتا ہے اِنسان کا بڑا دشمن ہے اُس سے دل خراب رہتا ہے اِسی باعث اِنسان کا بُرا دل جو ہمیشہ اِنسان کے ساتھ رہتا ہے باہری دشمنوں کی نسبت زیادہ خطرناک ہے ✣ سچے خداپرست کو اِس گناہ سے جو دل کے اندر ہے روزمرہ لڑنا ہوتا ہے بلکہ یہہ لڑائی مرنے کے وقت تک موقوف نہیں ہوتی ✣ اُسے قتل کرنا ضرور ہے روزمرہ اُس کے زخم لگتے اور وہ کمزور ہوتا جاتا ہے پر قتل اُسی وقت ہوتا جب سچا مسیحی مرتا اور اِس دُنیا سے چلا جاتا ہے ✣ جو گناہ حقیقی خداپرست کے دل میں ہے اُس درندے کی مانند ہے جس کے بہت زخم لگے ہوں اور وہ کمزور ہو گیا ہو پر مرا نہ ہو ✣ اگر کوئی شیر مارا جائے اور اُس کے بیس زخم لگیں تو اِتنے زخموں کے دیکھتے ہی لوگ دریافت کرلیں کہ ایک زخم سے نہ مرا ہوگا اور مرنے کے پیشتر شکاری پر بڑی چوٹ چپیٹ کی ہو گی اور مشکل سے مارا گیا ہوگا ✣ پہلے زخم میں کچھ خون بہا ہوگا لیکن اُس سے شیر ایسا کمزور نہ ہوا ہوگا کہ شکاری پر چوٹ نہ کر سکے اور پہلا زخم لگا کر شکاری نے بھی ہتھیار نہ رکھ دئے ہونگے اور یہہ نہ سمجھا ہوگا کہ اب کچھ خطرہ نہیں ✣ دوسرے زخم کے لگنے پر اُس کے زیادہ خون بہا اور زیادہ درد ہوا ہوگا

پر اب بھی اُس کو اُتنی طاقت نہیں ہوگی کہ اگر شکاری کو پکڑ پاوے تو اُسے پھاڑ ڈالے اور وہ بیسے زخم پر بھی شکاری غافل نہوا ہوگا ۔ یوں ہی ہر ایک زخم پر شیر البتہ کمزور تو ہوتا گیا پر تو بھی شکاری کو خطرہ رہا اور جب اُنیسواں یا بیسواں زخم لگا اور شیر گر پڑا اور بالکل ناطاقت ہوگیا بلکہ جب دم نکل گیا تب ہی شکاری اپنے تئیں اُس سے سلامت سمجھا اور ہتھیاروں سے بے خبر ہوا ہوگا ۔ پس وہ گناہ جو حقیقی مسیحی کے دل میں رہتا ہے اُس درندے کی مانند ہے ۔ جب کوئی گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کرتا اور خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے تب اِس دشمن سے لڑنے لگتا ہے اور یہہ دشمن تب ہی مقتول ہوتا اور یہہ لڑائی تب ہی تمام ہوتی جب ایماندار اِس جہان سے کوچ کرتا ہے ۔ روز مرّہ اُس سے لڑتا اور خداوند مسیح کی طاقت سے اُس کے زخم لگاتا ہے تو بھی یہہ دشمن زندہ رہتا اور جب قابو پاتا اُس کا نقصان کیا چاہتا ہے ۔ کسی وقت اُس کی چالاکی کم معلوم ہوتی اور کسی وقت زیادہ پر جب تک کہ ایماندار کا جسم یہاں زندہ رہتا ہے وہ بھی زندہ رہتا ہے اور کبھی اُس سے علیحدہ نہیں ہوتا ۔ شیطان اور دُنیا کے نفسانی مزے اور عیش و عشرت بھی خداپرست کے بڑے دشمن ہیں لیکن لفظ گناہ میں یہہ بھی سب شمار ہیں ۔

گناہ نہایت زبردست دشمن ہے اور کوئی اِنسان اُس سے اپنی طاقت سے لڑ نہیں سکتا ۔ اُس آدمی کے لئے جو سو شیروں سے گھرا ہو بچ نکلنا ممکن ہے پر یہہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی اپنی طاقت سے اپنے تئیں گناہ کے قبضہ سے چھڑاوے ۔ اگر کوئی اپنی طاقت سے اُڑ کر آفتاب تک پہنچ سکے تو شاید اپنے تئیں گناہ سے بھی چھڑا سکے پر یہہ دونوں باتیں اِنسان سے ناممکن ہیں ۔ پس اِس کے واسطے بھی خداوند عیسیٰ مسیح پر اعتقاد اور بھروسا رکھنا ہے وہ ہمارے گناہ معاف

کرتا ہے اور گناہ پر فتح بھی بخشتا ہے ✦ اگرچہ گناہ ایسا زبردست ہے کہ تمام فرشتے مل کر ہمیں اُس کے اختیار اور قبضہ سے چھڑا نہیں سکتے لیکن اگر ہم مسیح پر بھروسا رکھیں تو وہ ہمیں اُس سے لڑنے کو طاقت عنایت کرتا ہے اور آخر کو اُس پر فتحمند بھی کرتا ہے ✦ اگر کوئی سمجھے کہ میں اپنی طاقت سے گناہ سے لڑ سکتا اور اُس پر فتح پا سکتا ہوں تو وہ بڑا نادان ہے اور اپنے دل کا حال اور گناہ کے غلبہ اور زور کو نہیں جانتا ✦ گناہ سے رہائی پانے کے لئے خداوند عیسیٰ مسیح پر بھروسا رکھنا ضرور ہے اور بغیر اُس کے ہرگز کچھ ہو نہ سکیگا اگر کوئی اپنی طاقت سے گناہ سے رہائی پایا چاہے تو زندگی بھر سر پٹک ماریگا پر کچھ فایدہ نہ ہوگا ✦

خداوند مسیح قادر مطلق ہے اور وہ ایک دم میں سب ایمانداروں کو گناہ کے قبضہ سے رہائی دے سکتا اور انھیں پاک کر سکتا ہے پر اُس کی مرضی یوں نہیں ہوئی ✦ وہ رنج جو گناہ کے قبضہ میں رہنے سے سچے مسیحیوں کو ہوتا ہے ایک بڑا رنج ہے ایسا کہ اُس کا بیان نہیں ہو سکتا اور خداوند انھیں اِس دُنیا میں اِس رنج میں رہنے دیتا ہے کہ یہہ رنج اُٹھا کر آخر کو انھیں کامل پاکیزگی اور بہشت کے آرام سے زیادہ خوشی حاصل ہو ✦ جو پیاسا نہیں ہے پانی کی قدر نہیں کرتا اور جو تھکا ماندہ نہیں ہے آرام کو بڑی بات نہیں سمجھتا لیکن پیاسے کو پانی اور تھکے ماندے کو آرام بڑی نعمت ہے اِسی طرح سچے ایمانداروں کو مدت تک گناہ سے دق ہونے کے بعد کامل پاکیزگی اور بہشت کا آرام ایک نہایت بڑی نعمت ہوگی اور وے اُس کی زیادہ قدر کرینگے ✦ اگر گناہ کے قبضہ اور اختیار سے اِتنا رنج نہ اُٹھاویں تو کامل پاکیزگی اور بہشت کے آرام کو اِتنی بڑی نعمت نہ سمجھیں ✦ چنانچہ ہمیں حال کے اور گذرے گناہوں کی معافی اور گناہ پر فتح پانے سب کے لئے خداوند عیسیٰ مسیح پر اعتقاد

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ پیدا کرتا ہے اُسی طرح اعتقاد بھی پیدا کرتا ہے اور ہمیں خداوند سے روزمرہ روح پاک کے لئے دعا
مانگنا چاہئے کہ وہ ہمارے دل میں اعتقاد پیدا کرے ٭

پھر ضرور ہے کہ وے لوگ جو مسیح سے نجات چاہتے ہیں اور اُس پر اعتقاد رکھتے ہیں سب کے
سامھنے اِس بات کو ظاہر کریں ٭ اِس ملک کے بہت لوگ خداوند عیسیٰ مسیح کو نہیں جانتے
اور اُن میں سے جو جانتے بھی ہیں اکثر اُس سے عداوت سی رکھتے ہیں اور اِس کا باعث یہی ہے
کہ وہ اُنھیں فرماتا ہے کہ اگر مجھ سے نجات چاہو تو تمھیں تمام گناہ چھوڑنے اور پاک بننے ہونگا ٭
بہت لوگ ہیں جو خوب جانتے ہیں کہ نجات صرف خداوند عیسیٰ ہی سے مل سکتی ہے اور چاہتے بھی ہیں
کہ اگر اُس سے نجات پا جائیں تو بہت اچھی بات ہو لیکن بیگانوں و اور لوگوں سے ڈرتے ہیں کہ
یہہ لوگ ہم سے بیزار ہونگے ہمیں گالی دینگے و بُرا کہینگے اور بدنام کرینگے اِسی واسطے سب کے سامھنے
اُسے قبول نہیں کرتے اور اُس کے نام کا اقرار نہیں کرتے لیکن خدا کا خاص حکم ہے کہ جو مسیح پر اعتقاد
رکھا چاہے اُسے ضرور ہے کہ سب کے سامھنے اِس بات کا اقرار کرے ٭ اگر کوئی غریب آدمی
کسی امیر کی مہربانی اور توجہہ چاہتا ہو اور اُس کے منہہ پر بڑی منت و خوشامد سے پیش آوے
لیکن اگر اُس امیر کے دشمن ہوں اور جب یہہ غریب آدمی اُن دشمنوں کے درمیان پڑے تو اپنی
اِس آرزو سے شرمائے اور اُسے چھپاوے بلکہ ظاہراً اُس کا انکار کرے تو اُس امیر کو یہہ بات جب
کہ اُسے سُن پاوے کیسی لگے ٭ بیشک اُس سے بہت ہی بیزار ہو اور اُسے پھر اپنے حضور آنے نہ
دے ٭ چنانچہ روز عدالت میں یہی حال اُن لوگوں کا ہوگا جو جانتے ہیں کہ صرف خداوند عیسیٰ
مسیح نجات دہندہ ہے اور اُس پر اعتقاد رکھا چاہتے ہیں لیکن لوگوں کے ڈر کے مارے ظاہرا

اُس کا اقرار نہیں کرتے ۔ ظاہراً اُس کے نام کا اقرار کرنا نہایت ضرور ہی اور اس کا تاکید
سے حکم ہوا ہی ۔ خداوند جانتا تھا کہ لوگ اِس بات سے شرمائینگے اور ڈرینگے اسی واسطے اُس
نے صاف صاف فرمایا ہی کہ جو یہاں ظاہرا میرا اقرار کرتا ہی اُس کا میں بھی روز عدالت میں
تمام اِنسانوں اور فرشتوں کے سامھنے اقرار کرونگا لیکن جو یہاں میرا اِنکار کرتا ہی اُس کا میں
بھی سب کے سامھنے اِنکار کرونگا ۔ غرض وے لوگ جو اِنسان کے ڈر کے سبب اُس کا اقرار نہیں کرتے
بڑے احمق ہیں ۔ اگر کوئی بادشاہ کسی آدمی کا بڑا دوست ہو اور اُس بادشاہ کے دو چار بھکمنگے
پھٹے پرانے فقیر دشمن ہوں اور وہ آدمی اِن فقیروں کے ڈر کے مارے بادشاہ کی دوستی چھوڑ دے تو
دیوانہ کہلاوے ۔ چنانچہ خداوند عیسیٰ مسیح قادر مطلق اور زمین و آسمان کا خالق و مالک ہی اور
کہیں بغیر اُس کی مرضی کے کچھ ہو نہیں سکتا جہان کے تمام اِنسان اُس کے حضور ذرہ ذرہ سی
چونٹیوں کی مانند ہیں تو پھر اِنسان سے ڈرنے کی کونسی وجہ ہی ۔ پس اُن سب کو جو خدا کے
سچے پرستار ہونے اور مسیح سے نجات قبول کرنے چاہتے ہیں ضرور ہی کہ اِس خوف کو دل سے دور
کریں اور خداوند پر پورا اِعتقاد رکھیں اور پھر سب کے سامھنے اُس کا اقرار کریں ۔ وے لوگ
جو خداوند پر اعتقاد رکھتے دو رسمیں مانتے ہیں ایک تو بپتسما اور دوسری عشاے ربانی اِنھیں کو
مانکر وے ظاہراً مسیح کا اقرار کرتے ہیں اور ہر ایک پر جو اُس سے نجات چاہتا ہی اِن رسموں کے
وسیلے اُس کا اقرار کرنا فرض ہی ۔ خدا کے کلام میں اِن رسموں کا پورا بیان پایا جاتا ہی ۔
پھر سوا اِس کے ہمیں ضرور ہی کہ [illegible] بات کے لیے بھی خدا یا مسیح پر کہ دونوں ایک ہی
ہیں اِعتقاد اور بھروسا رکھیں ۔ روزمرہ کے کھانے کپڑے اور تندرستی اور جو کام اُس کی

مرضی کے موافق ہے اُس میں برکت کے لئے اُس پر اعتقاد رکھنا فرض ہے ✦ وے لوگ جو خدا کو
نہیں جانتے اپنے ہی اوپر بھروسا رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ سب کچھ ہم اپنی ہی طاقت و لیاقت سے
حاصل کرتے ہیں لیکن ایسا سمجھنا اور اپنے اوپر بھروسا رکھنا بڑا گناہ ہے اور ہمیشہ ضرور ہے
کہ اُس سے پرہیز کریں ✦ خدا ہی ہمیں ہاتھ پانوں اور تندرستی بخشتا ہے ✦ خوراک و پوشاک
وغیرہ کے حاصل کرنے کے لئے صرف وسیلے ہیں پر ہر ایک نعمت کا دینیوالا حقیقت میں خدا ہی ہے ✦
اگر حق تعالی ہمیں ہاتھ پانوں اور آنکھوں اور تندرستی سے محروم کر دے تو ہم اپنی پرورش کے
واسطے محنت نہ کر سکیں اُس حالت میں ہمیں بھیکھ مانگ گذران کرنا پڑے ✦ چنانچہ ہمیشہ
خوب یاد رکھنا چاہئے کہ ہاتھ پانوں و تندرستی کے وسیلے خدا ہی ہمیں ہر ایک نعمت بخشتا ہے اور
اپنے پر نہیں لیکن اُسی پر بھروسا رکھنا فرض ہے ✦

جیسا کہ آپ پر بھروسا رکھنا نہ چاہئے اُسی طرح اور انسانوں پر بھی تکیہ کرنا منع ہے پس
وے لوگ جو خدا کو بھولکر انسان پر بھروسا رکھتے ہیں بڑا گناہ کرتے ہیں ✦ حق تعالی ہی ہمارا
خالق و مالک اور پروردگار ہے اور فرض ہے کہ ہمارا اعتقاد اُسی پر رہے اور انسان پر نہیں ✦
خدا نے اِس جہان میں انسانوں کو چھوٹا بڑا کر دیا ہے اور اکثروں کو پرورش کے لئے اوروں
کی خدمت کرنی ہوتی ہے پر انسان صرف وسیلہ ہے اور حقیقت میں پرورش کا دینیوالا فقط
خدا ہے ✦ جہان کے سب بادشاہ خود حق تعالی ہی سے پرورش پاتے ہیں اُن کے پاس اپنا
کچھ نہیں اور جب تک خدا اُنہیں نہ دے وے بھی کسی کو کچھ دے نہیں سکتے ✦ پس
ضرور ہے کہ اپنی طاقت و لیاقت یا بڑے آدمیوں پر بھروسا نہ رکھیں ہر روز مرہ خدا ہی پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

موقوف ہی اِس لئے پرورش حفاظت اور حیاتِ ابدی کے واسطے اُس سے دعا مانگنا ضرور ہی + بچے ہر بات کے لئے اپنے ماں باپ پر کیوں آسرا رکھتے ہیں اور محتاج فقیر کیوں بھیکھ مانگتے ہیں اسی لئے کہ بیکس و لاچار ہیں + گلی کوچوں و لوگوں کے دروازوں پر بہت فقیر چیتھڑے لادے بھیکھ مانگا کرتے ہیں یہہ اُنھیں اپنی بیکسی کے باعث کرنا پڑتا ہی اگر لاچار نہ ہوں تو ایسا نہ کریں + یہاں موٹے فقیروں کا ذکر نہیں کرتے پر صرف اُنھیں کا جو احتیاج کے باعث بھیکھ مانگتے ہیں مثلاً اندھے لولے لنگڑے و اپاہج یہی لوگ بہت لاچار ہوتے اور بڑی عاجزی کے ساتھ گڑگڑاتے ہیں + خدا کے حضور سب انسان ایسے فقیروں سے بھی کہیں لاچار اور عاجز ہیں اور جیسا کہ یہہ لوگ اپنے ہمجنسوں کے دروازوں پر بھیکھ مانگتے ہیں اُسی طرح ضرور ہی کہ ہم خدا کے حضور بھیکھ مانگیں + اگر اس جہان میں محتاج فقیر بھیکھ نہ مانگیں تو مارے بھوکھ کے مر جائیں اسی طرح اگر انسان خدا کے حضور بھیکھ نہ مانگینگے تو اُن کی روحیں مر جائینگی یعنے عذاب ابدی میں پڑینگی + دُنیا بُرے لوگوں سے معمور ہی وے خدا سے دعا نہیں مانگتے تو بھی کثرت سے خوراک و پوشاک و تندرستی و دولت و مرتبہ رکھتے ہیں حق تعالیٰ کی مہربانی سے اُنھیں یہہ سب ملتا ہی پر اس سے کچھہ یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان نعمتوں کے رکھنے والے اس جہان میں حقیقتاً خوش ہیں اور عاقبت میں بھی نیکبخت و سعادتمند ہونگے + اس مہربانی پر غور کرکے اُنھیں چاہئے کہ حق تعالیٰ سے روحانی خوراک کے لئے عرض کریں + چند روز میں موت آجائیگی اور یہہ سب دُنیوی چیزیں اُن سے چھین لیگی تب عاقبت میں اُن کا حال یہاں کے نہایت ہی محتاج فقیروں سے کہیں بدتر ہوگا ایسے عذاب میں پڑینگے کہ اُس کا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کرنا زندگی پھر نہایت عذاب ہی ہے لیکن خدا اپنے رحم و کرم سے ہمیں تندرستی بخشتا ہے ۔ پس چاہیئے کہ ہمیشہ اُس کا شکر بجا لاویں ہم بہت ہی بیکس اور ناچار ہیں اور ایک دم بھی اپنی خبرداری نہیں کر سکتے صرف خدا ہمیں سلامت رکھتا ہے تو اُس کا شکر بجا لانا ہم پر واجب اور فرض ہے ۔

پھر حق تعالیٰ کا شکر اِس لئے بھی کرنا چاہیئے کہ وہ ہمارے ہوش اور سمجھ کو درست رکھتا ہے ۔ عقل ہی کے باعث ہم حیوانوں سے بڑے ٹھہرتے ہیں اگر یہی نہ ہو تو ہم انھیں کی مانند ہو ویں ۔ ہوش و سمجھ یعنے عقل میں کئی باعثوں سے فرق آسکتا ہے ۔ وے لوگ جن کا ہوش ٹھیک نہیں رہتا سڑی اور دیوانے کہلاتے ہیں ایسے لوگ کچھ کام نہیں کر سکتے اور اپنے عزیزوں اور یگانوں کو نہیں پہچانتے وے اپنی خبرداری نہیں کر سکتے اور سردی گرمی و بھوکھ پیاس سے تکلیف پاتے اور ننگے میلے کچیلے گلیوں میں پھرا کرتے ہیں اور جب اُن کی دیوانگی بہت بڑھ جاتی ہے پاگلخانوں میں بھی بند ہوتے ہیں ۔ عوام سمجھتے ہیں کہ اِن لوگوں کا ایسا حال بُری روحوں کے ستانے سے ہو جاتا ہے لیکن یہہ گمان غلط ہے صرف اُن کی عقل میں فرق آتا ہے تب یہہ حال ہو جاتا ہے ۔ اور عقل میں فرق کئی باعثوں سے آتا ہے بعضی دفعہ دولت کے یکایک چلے جانے سے بعضی دفعہ لڑکوں کے مرجانے سے اور بعضی دفعہ کسی خاص مقصد کے جس کے حق میں از حد آرزو و قوی اُمید تھی پوری نہ ہونے سے غرض ایسی ایسی بہت باتوں سے ہوش و سمجھ میں فرق آجاتا ہے ۔ اگر ہمارا ہوش درست نہ رہے تو دیوانگی کی تمام تکلیف ہم پر بھی آوے اور تب ہم گناہوں سے توبہ کرنے اور

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کے حضور نعمتوں کا دعویٰ کرنے جاتا ہے ٭ پس ضروری ہے کہ ہمیشہ ساتھ نہایت افسوس اور
فروتنی کے خدا کے حضور دعا میں اپنے گناہوں کا اقرار کریں ٭

دوسرے چاہئے کہ ہم دعا میں خدا سے وے چیزیں مانگیں جن کی ہم کو ضرورت ہے اور
جو اس کی مرضی کے موافق ہیں ٭ ہمیں اختیار نہیں کہ جو چاہیں سو مانگیں پر صرف وہی
چیزیں جن کی ہم کو حاجت ہے اور جو اس کی مرضی کے موافق ہیں ٭ خدا میں ناواقفی نہیں
اس کے لئے یہہ کچھ ضرور نہیں کہ جب ہم اپنی حاجتیں بیان کریں تب ہی جانے ٭ وہ
ہماری سب حاجتوں کو پیشتر اس کے کہ ہمیں خود معلوم ہوں جانتا ہے پر اس نے ہمیں
مانگنے کا حکم کیا ہے اور یہہ بات عقل کے نزدیک بھی بہت درست ہے چنانچہ جب کسی کو
کچھ درکار ہوتا ہے تو اسے مانگنے پڑتا ہے ٭

غرض دعا میں خدا سے خوراک و پوشاک کے لئے عرض کرنا چاہئے اور جو یہہ عرض
نہیں کرتے گنہگار ٹھہرتے ہیں ٭ یہہ تو ہر کوئی کہیگا کہ قحط کے وقت اِس بات کے لئے دعا
مانگنا چاہئے پر شاید کوئی سمجھے کہ افراط کے وقت اس کی کچھ ضرورت نہیں لیکن یہہ گمان
بڑا غلط ہے خواہ قحط ہو یا افراط ہمیشہ خدا سے خوراک و پوشاک کے لئے عرض کرنا چاہئے ٭
یہہ نہ سمجھو کہ ہرے ہرے کھیت چوگرد کھڑے ہیں اور کہ خود ہمارے پاس کھیت ہیں یا کوئی
پیشہ رکھتے ہیں جس سے روپیہ پیسا پیدا کرکے کھانا کپڑا مول لے سکتے ہیں اور اس کے لئے عرض
کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ٭ اگرچہ تمھیں خوب یقین ہے کہ اگر جیتے رہے خوراک و پوشاک
ضرور ملیگی تو بھی اس کے لئے عرض کرنے سے غافل نہ ہو ٭ ہم پیچھے کہہ چکے ہیں کہ خدا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

کرو + اگر وے نوکر بغیر اجازت کے وے چیزیں لینے اور خرچ کرنے لگیں تو اُن کا صاحب
جب یہہ بات معلوم کرے کیا نہ کہیگا کہ تم لوگ بڑے گستاخ اور بیحیا ہو کہ بغیر اجازت کے اِن
چیزوں کو لیتے اور خرچ کرتے ہو تم سے اِتنا بھی نہیں ہوتا کہ مجھ سے ذرہ کہہ لو چنانچہ جب ہم
بغیر خدا سے عرض کئے خوراک و پوشاک کو کام میں لاتے ہیں تو اُس کے حضور بڑی گستاخی
اور بیدینی ظاہر کرتے ہیں اور وہ ہم سے بہت بیزار ہوتا ہے + ہم پیچھے کہہ چکے ہیں کہ سب
اِنسان خدا کے حضور ناچار فقیروں کی مانند ہیں سب لکھپتی اور کروڑپتی اور بڑے بڑے بادشاہ
بھی اُس کے حضور محتاج ہیں + پس سب کو چاہئے کہ خوراک و پوشاک اور سب ضروری
باتوں کے لئے اُس سے عرض کریں +

ہندوؤں کے درمیان بہت لوگ دولت کے واسطے دعا مانگتے ہیں لیکن یہہ بڑی
بات ہے دولت ضروری چیزوں کے درمیان شمار نہیں ہے اور لوگ بغیر دولت کے بھی با
آرام زندگی بسر کر سکتے ہیں + اگر خدا نے کسی کو دولت دی ہے تو اُسے چاہئے کہ اُس کا
شکر بجا لاوے اور اُسے محتاجوں کی بہتری کے لئے خرچ کرے لیکن کسی کو دولت کے واسطے
دعا مانگنا نہ چاہئے + خدا نے ایسی عرضوں کا حکم نہیں کیا اور وہ اُنھیں نہیں سنتا +
برعکس اِس کے اُس نے دولت کا پیار کرنا منع فرمایا ہے دولت اکثر نجات کی روکنیوالی
ہوتی ہے اُس سے اِنسان خدا کو بھول جاتا اور عذاب ابدی کا سزاوار ہوتا ہے دولتمندوں
کے درمیان بہت کم لوگ خدا کو پیار کرتے ہیں پس اُنھیں چاہئے کہ ہوشیار رہیں اور ہمیشہ حلم

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

لوگ جو گناہوں کی معافی کے واسطے دعا نہیں مانگتے یہاں اور عاقبت میں دونوں جگہہ تکلیف اور عذاب میں رہینگے + بغیر گناہوں کی معافی کے اُور نعمتوں سے کچھہ فایدہ نہ ہوگا زندگی اور تندرستی اور عقل اور مرتبہ و دولت کسی کام کے نہ ہونگے خدا اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ اِنسان کو کیا فایدہ ہوا گر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی روح کو کھو دیوے یعنے گناہوں کے باعث عذاب جہنم میں پڑے + پس ضرور ہے کہ روزمرہ گناہوں کی مغفرت کے لئے بدل و جان دعا مانگیں + ہم سے کئی طرح سے گناہ صادر ہوتا ہے خیال میں و کلام میں اور فعل میں پھر ہم بہت سی باتوں کو نہیں کرتے جن کا کرنا فرض ہے اور بہت سی کرتے ہیں جو منع ہیں اور پھر سوائے اِس کے قصداً گناہ کرتے ہیں غرض ہم ہر طرح سے گنہگار ہیں گناہ ہم ایسا کرتے ہیں جیسا گویا روزمرہ کی خوراک کھاتے ہوں ہمیں گناہ کا مرض ہے اور اُس سے ہماری تمام ذات بگڑی ہوئی ہے پس مغفرت کے واسطے ہمیشہ دعا مانگنا ضرور ہے ایسا کہ ایک روز بھی اِس سے غافل ہونا نہ چاہئے +

پھر روح قدس کے لئے بھی دعا مانگنا چاہئے کہ وہ آکر ہمارے دلوں میں بسے اور ہمیں پاک کرے + ہم پیچھے ایک جگہہ کہہ آئے ہیں کہ صرف مغفرت سے نجات نہیں ہوتی پر ضرور ہے کہ ہم اُس کے قبضہ سے چھڑائے بھی جاویں + ہمارے دل گناہ سے بھرے ہوئے ہیں اور ہم اُسی کے اختیار میں ہیں + روح پاک ہمارے دل کو پاک کر سکتی اور ہمیں گناہ کے قبضہ سے چھڑا سکتی ہے اور یہہ کام اِس طرح کرتی کہ ہمارے دلوں میں بستی اور گناہ کی محبت مٹاتی اور خدا کی عبادت کرنے اور اُس کی راہ پر چلنے کی ہمیں طاقت بخشتی

ہے * حق تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے یہی مناسب جانا ہے کہ دل کی پاکیزگی کا کام رفتہ رفتہ ہو چنانچہ یہہ پاکیزگی زندگی بھر ہوتی رہتی ہے اور موت کے وقت کامل ہوتی ہے * ہم آپ اپنے دلوں کو پاک نہیں کر سکتے اور اپنے تئیں گناہ کے قبضہ سے چھڑا نہیں سکتے پس روح پاک کے واسطے دعا مانگنا نہایت ضرور ہے خدا نے روح قدس کے دینے کا وعدہ کیا ہے اور جو اُس سے یہہ عرض کرتے ہیں اُن سے بہت خوش ہوتا اور اُنھیں روح پاک دیتا ہے *

سوا اِس کے چاہئے کہ ہم خدا سے دعا میں یہہ عرض کریں کہ وہ ہمارے سب کاروبار میں ہماری ہدایت کرے ہم لوگ بہت نادان ہیں اور ہر وقت اُنھیں باتوں کے کرنے کو جی چاہتے ہیں جن سے خدا بیزار ہوتا اور ہمارا نقصان ہوتا ہے * ہم ذرہ ذرہ سے بچوں کی مانند ہیں جو چلنا سیکھتے جن کے پانوں لڑکھڑاتے اور جو ہر وقت گر پڑتے اور چوٹ کھاتے ہیں غرض بہت ضرور ہے کہ ہم خدا سے دعا مانگیں کہ جب تک اِس جہان کے بیابان میں سفر کرتے ہیں ہر بات میں ہماری ہدایت کرے * خدا ہمہ دان ہے اور اُس کی حکمت بھی بے پایان ہے اور اُس سے کسی بات میں کبھی غلطی یا چوک نہیں ہوتی جو وہ کرتا سو بے حد حکمت اور رحمت کے ساتھ ہے وہ ہمیشہ اُن کی ہدایت کرتا جو اُس پر بھروسا رکھتے ہیں اور جو کرتا اُن کی بہتری کے واسطے ہے *

پھر فرض ہے کہ دعا میں ہم اُن لوگوں کو یاد کریں جو کسی طرح کے رنج و مصیبت میں ہیں * اِس جہان میں بہت دکھ درد اور تکلیف ہے اور اُن لوگوں پر جو اُس میں گرفتار ہیں ترس کھانا چاہئے اور ضرور ہے کہ مقدور بھر اُن کی مدد کریں اور اُنھیں تسلی اور آرام دیویں * اُن کے لئے دل و جان سے دعا مانگنا اُن کی مدد اور تسلی کا ایک بڑا وسیلہ ہے پس ہمیں خدا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سنی جاتی ہیں ❊ پر اُن کی دعائیں جو اُس کا نام جانتے ہیں اور اُس کے وسیلہ دعا نہیں مانگتے سنی نہیں جاتیں ❊

غرض دعا تین طرح کی ہے یعنے خلوت کی دعا گھرانے کی دعا اور مجلس کی دعا ❊ خلوت کی دعا ایک شخص کا تنہائی میں دعا مانگنا ہے ❊ یہہ بات بہت ضرور ہے اور ہر ایک کو چاہئے کہ خدا سے روزمرہ تنہائی میں دعا مانگا کرے ❊ جو شخص بدل وجان ایسا کرتا ہے سو اپنے دل میں یہہ گواہی رکھتا ہے کہ میں خدا کا سچا عابد ہوں ❊ ہر ایک کو چاہئے کہ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو روزمرہ دو دفعہ تنہائی میں دعا مانگے یعنے صبح و شام ❊ جب صبح کو اُٹھے تو ضرور ہے کہ ساتھ تعظیم اور تکریم کے خدا کی سب رحمتوں اور رات کے وقت اپنی اور لڑکے بالوں کی حفاظت کے واسطے اُس کا شکر کرے اور ضروریات کے لئے عرض کرے اور پھر اِسی طرح شام کو کرے یعنے تعظیم کے ساتھہ دن بھر کے رحم و کرم اور حفاظت کے واسطے شکر کرے اور اپنی حاجتوں کے لئے عرض کرے ❊ صبح کو چاہئے کہ لڑکے بالوں کے اُٹھنے اور شور و غل کے شروع ہونے کے پیشتر دعا مانگے اور شام کو جب سب سو رہیں اور شور و غل موقوف ہو ❊ شور و غل میں دعا اچھی طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ دھیان اِدھر اُدھر دوڑتا ہے ❊ خلوت کی دعا میں سچا عابد خدا کے ساتھہ گویا اچھی طرح سے ملاقات کرتا ہے اُس وقت اُس کے اور خدا کے سوا وہاں اَور کوئی نہیں ہوتا اور وہ دل کھولکر اپنا سب احوال خدا کے حضور عرض کر سکتا ہے ❊ سوا اِن دو معین وقتوں کے چاہئے کہ ہم دن بھر میں کئی دفعہ مختصر عرض کیا کریں ❊ اِن عرضوں میں زبان سے بولنا کچھہ ضرور نہیں پر صرف دل کو مسیح کے وسیلہ خدا کی طرف

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پھر سوا اس کے گھرانے کی دعا ہی + گھرانے کی دعا میں فرض ہی کہ خصم و جورو و
لڑکے اور نوکر لوگ جو ساتھ رہتے ہوں شریک ہوں + خدا ہی خصم و جورو بناتا اور لڑکے
دیتا ہی اور ماباپ اور لڑکوں کی پرورش اور حفاظت کرتا ہی اِس لئے لازم ہی کہ سب مل کر
اُس کی عبادت کریں + گھرانے کی دعا میں صبح کے وقت سوا اور رحمتوں کے چاہئے کہ رات
بھر کی حفاظت کے لئے حق تعالیٰ کا شکر کریں اور اور درخواستوں کے درمیان یہہ عرض
کریں کہ دن بھر ہم کو اپنی پناہ میں رکھے اور شام کو دن بھر کی حفاظت کے لئے شکر کریں
اور رات بھر کے لئے اپنے تئیں اُس کے سپرد کریں + جو گھرانہ کہ بلا ناغہ راستی سے اِس طرح اُس
کی عبادت کرتا ہی اُس کی بڑی برکت پاتا ہی اور اُس کی مہربانی اور پناہ میں رہتا ہی +
سوا اُس فایدہ کے جو گھرانے کی دعا سے ماباپ کو پہنچتا ہی لڑکوں کے حق میں بھی بہت اچھا
ہوتا ہی وے خوفِ خدا سیکھتے ہیں اور ماباپ کی دعاؤں اور جناب باری کی برکت سے وے
بھی جب ہوش کو پہنچتے سچے عابد بنتے ہیں + لیکن وے لڑکے جو اپنے گھر میں دعا بندگی
نہیں دیکھتے خوفِ خدا نہیں سیکھتے اور جب ہوش کو پہنچتے بے دین ہو کر ہر طرح کی بُرائی
کرتے اور جہنم کے سزاوار ہوتے ہیں + گھرانے کی دعا میں خدا کا کلام بھی پڑھا جاتا ہی +
گھر کے مالک کو چاہئے کہ اِس بندگی کے واسطے ایسا کوئی وقت مقرر کرے جس میں سب کو
حاضر ہونے کا موقع ہو اور چاہئے کہ یہہ وقت دوپہر کے پیشتر ہو + اور شام کی بندگی
اُس وقت ہو جب کہ سب دُنیوی کام تمام ہو جاے لیکن پیشتر اُس کے کہ لڑکے بالے نیند سے
سُست ہو جائیں + جو شخص کہ اِس فرض سے واقف ہی اور اُس سے غافل رہتا ہی

اُس میں خوفِ خدا نہیں ہے اور وہ اُس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ اپنے لڑکے بالوں کو
گمراہ کرتا ہے اور اُن کی ہلاکت کے واسطے خدا کے حضور اُسے جوابدہی کرنی ہوگی + گھرانے
کی دعا کا قایم کرنا اور جاری رکھنا ہر ایک شخص پر جو گھر کا مالک ہو فرض ہے +

پھر مجلس کی دعا بھی ضرور ہے + ہر سبت کو اور اَور وقتوں میں بھی جنھیں لوگ مناسب
سمجھکر اور موقع کا جانکر مقرر کریں ہر جگہہ کے باشندوں کو چاہئے کہ جمع ہوکر اور ملکر دعا مانگیں
اور بندگی و عبادت کریں + جیسا خدا ہم پر علیحدہ علیحدہ مہربانی کرتا ہے ویسا ہمیں گروہ میں
بناکر بھی ہم پر رحم و کرم کرتا ہے اُس نے سب کو پیدا کیا ہے اور بارش و اَور نعمتیں سب کے
واسطے بھیجتا ہے اور صرف ایک دو یا دس ہی کے لئے نہیں اور وہ سب کو وباؤں اور ایسی
بیماریوں سے جو ہزاروں کو ایک دم سے مار سکتی ہیں بچاتا ہے + پس سب کو چاہئے کہ ملکر
اُسے سجدہ کریں اور اُس کا شکر بجا لاویں اور اُس سے وے نعمتیں مانگیں جن کی ہم کو حاجت ہے
جب کوئی بات سب کے فایدہ کے واسطے ہوتی ہے تو سب ملکر حاکم کو عرضی دیتے ہیں + چنانچہ
ہمیں بطور گروہوں کے یعنے گروہ بنکر بھی خدا سے کام ہے + ضرور ہے کہ ہماری خوشحالی کے
واسطے خدا ملک میں انتظام اور بندوبست رکھے اور وبا اور اَور ہولناک بیماریاں ہم سے دور
رکھے اور ہمیں وے چیزیں دیوے جن کی ہم کو ضرورت ہے + پس چاہئے کہ سب ملکر اُس سے
دعا اور عرض کریں + مجلس کی دعا میں بھی کلام پاک کا پڑھنا ضرور ہے اور اُس کا دھیان کرنا
اور سننا بھی فرض ہے اور حمد و ثنا کے لئے پاک گیت بھی گانا چاہئے + وے گروہ ہیں جو اس قدر
میں اپنے فرض سے واقف ہیں اور تب بھی اُس سے غافل رہتی ہیں سزا پاوینگی اور کبھی خوشحال نہ ہونگی

غرض اگر کوئی چاہے کہ میری روح نیکبخت اور سعادتمند ہو تو اُسے ضرور ہے کہ کبھی دعا سے غافل نہ رہے ✦ دعا وہ وسیلہ ہی جس سے روح کو سعادت حاصل ہوتی ہی ✦ جب تک کسی کی روح گناہوں میں مُردہ رہتی ہی وہ دعا نہیں مانگتا لیکن جیوں ہی زندہ ہوئی دعا مانگنے لگتا ہی ✦ دل و جان سے بلاناغہ دعا مانگنا وہ نشان ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ روح زندہ ہی یعنے کہ فضلِ الٰہی سے گناہوں سے توبہ کرنے اور اُنھیں چھوڑنے اور مسیح پر بھروسا رکھنے اور خدا ے برحق کی عبادت کرنے کی کوشش کرتی ہی ✦ وہ جو دعا نہیں مانگتا گناہوں میں بالکل مُردہ ہی اور خدا کو ذرہ بھی نہیں پہچانتا ✦ جب لڑکا پیدا ہوتا ہی رونے لگتا ہی رونے سے ظاہر ہوتا ہی کہ زندہ ہی ✦ اگر زندہ نہ ہو تو رو نہ سکے اور جب رو نہ سکے تو معلوم ہو جاے کہ مُردہ ہی ✦ جیسا کہ لڑکے کے رونے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ زندہ ہی اسی طرح دعا مانگنے سے معلوم ہوتا ہی کہ مانگنیوالے کی روح زندہ ہوئی ہی ✦ دعا مانگنا خدا کے حضور مانند رونے کے ہی اِس رونے سے ہم سب ضروریات اور خاصکر گناہوں کی معافی اور روح پاک مانگتے ہیں ✦ ہماری روحیں روحانی طور سے تب ہی تک زندہ رہتی ہیں جب تک ہم خدا کے قریب رہتے اور دعا سے دوستی رکھتے اور اُس کے حضور عرض کرنے سے غافل نہیں ہوتے ✦ ہمارے جسم تب ہی تک زندہ رہتے ہیں جب تک ہم اُن کی پرورش کے واسطے کھانا کھاتے ہیں اگر کھانے کو چھوڑدیں تو جسم مرجائیں ✦ پس جو علاقہ جسم و خوراک کے درمیان ہی وہی دعا اور روح کے درمیان بھی ہی ✦ دعا وہ وسیلہ ہی جس کی معرفت ہم خدا سے روحانی پرورش پاتے ہیں ✦ جب کوئی ایک یا دو روز کھانا نہیں کھاتا تو بہت کمزور ہو جاتا ہی اور کام نہیں کرسکتا اسی طرح جب کوئی ایک یا دو روز تک

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہماری ہدایت کرے + ہمارے گناہوں کے واسطے ہمیں سچی توبہ بخش اور اپنی روح قدس سے طاقت عنایت کر کہ ہم آگے کو اُن سے پرہیز کریں + ہماری روحانی آنکھیں کھول کہ ہم تیرے کلام پاک کو سمجھیں اور اپنے فضل سے ہمیں اپنے حکموں پر چلا + ہمیشہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھ اور جب تک کہ تیری مرضی ہو کہ ہم اِس جہان میں رہیں ہمیں شیطان و دُنیا کے اِمتحانوں اور غلبوں اور ہمارے بُرے دلوں کے فریبوں سے بچا + موت اور عاقبت کے لئے تیاری بخش اور جب تیری مرضی ہو کہ ہم یہاں سے کوچ کریں تو اپنے بیٹے کے ثوابوں کی خاطر ہمیں اُس آرام میں پہنچا جو تو نے اپنے لوگوں کے لئے تیار کیا ہے +

سب اِنسانوں کا بھلا کر + ہمارے یگانوں اور عزیزوں کو جسمانی اور روحانی سب طرح کی نعمتیں بخش + ہمارے دشمنوں کو معاف کر اور رحم و کرم سے محتاجوں و بیماروں و رنجوروں اور اُن کو جو کسی طرح کے اِمتحان میں پڑے ہیں یاد فرما اور اُن کی تکلیفوں سے اُنھیں روحانی فایدہ بخش اور اُن کو تمام دکھ درد او مصیبت سے رہائی دے +

اے خداوند اپنے کلام پاک کو تمام جہان میں پہنچا اور سب قوموں کو اپنی طرف پھیر اور اپنے بیٹے کی معرفت اُنھیں نجات بخش شیطان کی بادشاہت کو مٹا دے اور اپنی بادشاہت کو ہر کہیں قایم کر اور اپنے فضل و کرم سے وہ دن جلد لا جب کہ سب قومیں تیری ہی عبادت کرینگی جو کہ سچا اور زندہ خدا ہے +

جب تک ہمیں اِس جہان میں رکھے خوراک و پوشاک اور جو جو ہمارے آرام کے لئے ضرور ہو عنایت کر + اپنی حکمت بے پایان سے ہماری ہدایت کر اور ہمیں فضل بخش کہ ہر طرح سے

تیری بندگی اور جلال کے کام کریں اور آخر کو جب یہاں سے رخصت ہوں ہمیں بہشت کے آرام میں پہنچا + یہہ سب ہماری مناجاتیں اور دعایئں اپنے بیٹے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی خاطر قبول کر + آمین ؛

اُنیسواں باب

اُن فرمانوں کا بیان جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہو جاتا ہی

محبت کا بیان + یہہ بھی ایک فرض ہی جو ہم پر خدا کی نسبت واجب ہی + حق تعالیٰ نے اپنے سب حکموں کا خلاصہ دو باتوں میں کر دیا ہی پہلی یہہ کہ ہم اُس سے سارے دل سے محبت رکھیں اور دوسری یہہ کہ سب انسانوں کو اپنی طرح پیار کریں + خدا سے محبت رکھنا سب سے پہلا اور بڑا حکم کہلاتا ہی اور اَور سب فرائض جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہیں اِسی حکم میں شامل ہیں + ہر ایک کو معلوم ہوگا کہ خدا سے محبت رکھنا بہت ضرور ہی + یہہ بات بہت واجب ہی کیونکہ وہ ہمارا خالق و پروردگار اور بھلا کرنیوالا ہی اور اُس نے ہمیں خاص اِسی لئے پیدا کیا ہی +

اگرچہ ہم خدا کو دیکھہ نہیں سکتے تو بھی اُسے پیار کر سکتے ہیں + ہم اُسے اُس کے کاموں کے وسیلے دیکھتے ہیں اُسی نے آفتاب و ماہتاب اور ستاروں اور اِس ساری عجیب خلقت کو پیدا کیا ہی وہی سب چیزوں کو زمین پر اُگاتا اور طرح طرح کے موسموں اور دن و رات کو وقت پر لاتا اور روزمرہ ہماری خبرداری اور پرورش کرتا ہی + چنانچہ اگرچہ اُسے دیکھہ نہیں سکتے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنے نہایت کرم سے ہمیں اس بات کے لئے اجر بھی دینے کہا ہی ✣ ہم اُس سے روز روز بلکہ ہردم نعمتیں پاتے ہیں اور ہم اُس سے کتنی ہی زیادہ محبت کیوں نہ رکھیں یہی اجر بہت کافی ہو لیکن سوا اِس کے اُس نے عاقبت میں ابدی سعادت اور نیکبختی دینے کا وعدہ کیا ہی ✣ ایسی مہربانی کے واسطے چاہئے کہ ہم ہر دم مقدور بھر اُسے پیار کریں ✣ اگر کوئی امیر چار روپیہ مہینے پر کسی غریب آدمی کو نوکر رکھے اور بلا ناغہ وقت پہ اُسے طلب دیا اور بڑی مہربانی سے اُس سے سلوک کیا کرے پر سوا اِس کے اُس سے یہہ بھی کہے کہ اگر تو دل وجان سے میری خدمت کریگا تو چند برس میں میں تجھے بیس ہزار روپئے اور ایک بڑا مکان اور بہت سی زمین اور سب طرح کا مال و اسباب اور ہاتھی گھوڑے و نوکر چاکر دونگا اور تو با آرام زندگی بسر کرنا ✣ تو اِس بات کے لئے کیا وہ نوکر بدل وجان محبت سے اُس امیر کی خدمت نہ کریگا ✣ بیشک کریگا ✣ غرض اِسی طرح چاہئے کہ عاقبت کی سعادت کے وعدہ سے ہمارے دل خدا کی محبت کی طرف اور بھی مایل اور رجوع ہوں ✣ دنیوی آقا تو اپنے آرام کے لئے نوکر کی خدمت کی حاجت رکھتا ہی لیکن خدا اپنی ذات میں کامل سعادت رکھتا ہی اور وہ ہماری محبت اپنی نیکبختی کے لئے نہیں بلکہ ہماری نیکبختی کے لئے چاہتا ہی وہ تمام نیکبختی کا چشمہ ہی اور وہ چاہتا ہی کہ ہم اُس سے ملے رہیں اور سعادت حاصل کریں ✣ اگر ہم اُس سے بدل محبت رکھیں تو اُس نے ہمیں پیار کرنے اور ہمارے سب گناہ بخشنے اور ہمیں پاک کرنے اور آخر کو بہشت کے آرام میں پہنچانے کا وعدہ کیا ہی اور بہشت کے آرام اور سعادت کا شمار مہینوں اور برسوں بلکہ لاکھوں کروڑوں برسوں سے بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ ابد الآباد رہیگی ✣ ایسے بڑے اجر سے

چاہئے کہ سب کے دل خدا کی پوری محبت کی طرف مایل ہوں + غرض وہ ہر طرح سے ہماری
محبت کے لایق ہے اُس نے ہمیں اِسی لئے پیدا کیا پھر روزمرہ ہمیں خوراک و پوشاک دیتا اور
ہردم ہماری حفاظت اور بہتری کرتا ہے سوا اس کے وہ سب نیک صفتیں رکھتا اور اپنی
ذات میں نہایت خوب اور پسندیدہ ہے پھر سوا ان سب کے اُس نے ہمیں عاقبت میں کامل
سعادت بخشنے کا وعدہ کیا ہے + چنانچہ وہ ہر طرح سے ہماری محبت کے لایق ہے اور ہمیں چاہئے
کہ خوشی کے ساتھ مقدور بھر اُسے پیار کریں +

خدا فرماتا ہے کہ میں اُن سب کو جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں محفوظ رکھونگا + اِس دُنیا
میں بہت سی آفتیں ہیں لیکن اُس کے پیار کرنیوالوں کو اِن آفتوں میں سے کسی سے خوف نہ
ہوگا پر اُن کو پوری اطمینانِ خاطر رہیگی + خدا میں سب قُدرت اور علم اور حکمت ہے +
چونکہ اُس کو سب قُدرت ہے بغیر اُس کی مرضی کے اُن پر کوئی آفت یا مصیبت آ نہیں سکتی +
اور چونکہ وہ ہمہ دان ہے یعنے سب کچھ جانتا ہے بغیر اُس کے جانے اُن کو کچھ ہو نہیں سکتا +
پھر چونکہ وہ بڑا حکیم و دانا ہے جو کچھ اُن کو ہوگا اُن کی خاص بہتری کے واسطے ہوگا +
وے جو اُسے پیار کرتے ہیں یہ سب باتیں اُس کے کلام پاک سے سیکھتے ہیں اور یہ سیکھکر اور اُس
سے محبت رکھکر ہر حالت میں اطمینانِ خاطر اور دلجمعی رکھتے ہیں + وے اپنے تئیں خدا کے
ہاتھ میں سلامت سمجھتے ہیں کیونکہ اُسے پیار کرتے ہیں اور خدا نے صاف صاف وعدہ کیا ہے کہ
اِس پیار کے باعث وہ اُنھیں آرام اور چین سے رکھیگا + البتہ وے تکلیفیں جو اِس جہان
میں سب اِنسانوں پر آتی ہیں اُن پر بھی آوینگی یعنے اُن کے گھرانے میں سخت بیماری ہوگی

اُن کے لڑکے اور اَور عزیز مر جائینگے اُن کو دُنیوی نقصان ہوگا اور دُنیا کے لوگ اُنھیں ستاوینگے اور خود اُن کو بھی دُکھ درد اور بیماری ہوگی لیکن اِن سب تکلیفوں میں اُنھیں دلجمعی رہیگی اور وے اپنے تیئں خدا کے ہاتھ میں سلامت سمجھینگے کیونکہ اُس سے محبت رکھتے ہیں اُنھیں معلوم رہیگا کہ یہہ سب تکلیفیں ہم پر اسی واسطے آتی ہیں کہ ہمارے دل گناہ اور دُنیا کی محبت سے اُٹھ جائیں اور خاص خدا ہی پر لگ جائیں + اُنھیں معلوم ہوگا کہ خدا میں سب قُدرت اور علم اور حکمت ہی اور جو وہ کرتا ہی ہماری بہتری کے واسطے کرتا ہی + خدا کے پیار کرنیوالوں کو موت میں بھی کچھ خوف نہیں پر اُس وقت بھی دلجمعی رکھتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ اب ہم اپنے آسمانی باپ کے پاس جاتے ہیں جسے اِس دُنیا میں پیار کرتے رہے ہیں + سب اِنسان سلامت رہنے اور دلجمعی رکھنے چاہتے ہیں پس اُنھیں چاہئے کہ خدا کو پیار کریں کیونکہ اُس کی یہی راہ ہی + جس شخص پر کہ بادشاہ یا حاکم بڑی مہربانی رکھتا ہی وہ اپنے تیئں اِس دنیا کے باب میں سلامت سمجھتا اور خوش رہتا ہی اور یقین رکھتا ہی کہ کوئی میرا کچھ نقصان نہ کر سکیگا کیونکہ حاکم میرا دوست ہی چنانچہ خدا اُن پر مہربان رہتا ہی جو اُسے پیار کرتے ہیں اور وے کسی آفت سے خوف نہیں کھاتے +

اگر کوئی خدا کو پیار کرتا ہوگا تو یہہ پیار پوشیدہ نہ رہیگا پر ظاہر ہوگا + جب کوئی کسی سے محبت رکھتا ہی تو اِس محبت کو کئی طرح سے ظاہر کرتا ہی چنانچہ اُس شخص کے ساتھ رہنا چاہتا ہی اور وے باتیں کرتا ہی جو اُس کو پسند ہیں اور اُن سے پرہیز کرتا ہی جن سے اُس کو نفرت ہی اگر ضرور ہو تو اُس کی خاطر بہت تکلیف بھی اُٹھاتا ہی اور اگر کوئی چیز جو اُس

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

خیال و کلام و فعل میں ہر طرح سے اور ہر حالت میں اُس سے پرہیز کرینگے + وہ جو گناہ کرتا جاتا
ہی اور کہتا ہی کہ میں خدا کو پیار کرتا ہوں بڑا جھوٹھا ہی گناہ تو خدا کا دشمن ہی اور یہہ کیونکر
ہو سکتا ہی کہ وہ خدا اور اُس کے دشمن دونوں کو پیار کرے + کیا کوئی لڑکا جو اپنے باپ
سے محبت رکھتا ہی اُس کے جانی دشمن سے بھی محبت رکھ سکتا ہی ہرگز نہیں + غرض وہ جو
گناہ کو پیار کرتا ہی خدا سے ذرہ بھی محبت نہیں رکھتا + جو شخص خدا سے محبت رکھتا ہی
گناہ سے ایسا بھاگتا رہیگا جیسا زہردار سانپ سے خدا کی محبت کا یہہ ایک خاص نشان ہی +
پھر اگر کوئی جناب باری سے محبت رکھے تو ہمیشہ اُنھیں باتوں کو کریگا جنھیں خدا چاہتا ہی
یہہ بھی خوب ظاہر ہی + اگر کوئی شخص بدل و جان کسی کو پیار کرتا ہو تو اُس کا بیٹا بھی اگر اپنے
باپ کو چاہتا ہو اُسے پیار کریگا یا اگر کوئی کسی کو بہت چاہتا ہو تو وہی کام کریگا جس سے اُس کا
دوست خوش ہو اور اُن کی دوستی اور بڑھے + یوں ہی اگر ہم خدا کو حقیقتاً پیار کریں تو ہمیشہ
اُنھیں باتوں کے کرنے کی سعی و کوشش کرینگے جنھیں وہ چاہتا ہی اور جن سے ہماری محبت اُس
کی طرف زیادہ ہو + غرض خدا نیکی کو چاہتا ہی اور اگر ہم اُس کے پیار کا اقرار کرتے ہیں تو ضرور
ہی کہ ہم بھی اُسے چاہیں + سب اچھے اعمال کو نیکی کہتے ہیں + چنانچہ ضرور ہی کہ ہم روزمرہ
بدل و جان خدا کی عبادت کریں اور سب انسانوں کو اپنی طرح پیار کریں صرف یہی کافی نہیں
کہ اُن کا کچھ نقصان نہ کریں بلکہ ضرور ہی کہ مقدور بھر اُن کی بھلائی کریں چاہئے کہ بیوؤں اور
یتیموں اور سب رنجوروں کی مدد کریں اور سب پر مہربانی کریں اور سب کا بھلا چاہیں +
خدا ایسی باتوں سے خوش ہی اور وے بھی جو اُسے پیار کرتے ہیں اُنھیں خوشی سے کرینگے + اگر

ہم خدا کو پیار کرتے ہوں تو صرف اُسی کی عبادت کرینگے اور اَور کسی کی نہیں وہی سچا اور زندہ خدا ہی اور عبادت اُسی کا حق ہی اور اَور سب وجود خواہ انسان ہوں یا حیوان یا فرشتے اُس کے مخلوق ہیں اور عبادت کے لایق نہیں ✣ اگر کوئی نوکر اپنے مالک کی خدمت سے غافل ہو کر اپنے کسی ہم خدمت کا کام کرے تو اِس سے ظاہر ہو کہ اپنے مالک کو نہیں چاہتا یا اگر آدھے وقت اپنے مالک کی خدمت کرے اور آدھے وقت مالک کے حکم کے برخلاف کسی ہم خدمت کے کام میں مشغول رہے تو اِس سے بھی ثابت ہو کہ اپنے مالک کو جیسا چاہئے پیار نہیں کرتا ✣ غرض یہی حال خدا کے عابدوں کا ہی اگر ہم اُسے حقیقتاً پیار کرتے ہونگے تو صرف اُسی کی عبادت کرینگے ✣ انسان کی محبت کے باب میں ہم پر فرض ہی کہ نہ صرف اپنے یگانوں اور دوستوں بلکہ سب کے ساتھ بھلائی کریں ✣ چور اور خونی چوروں اور خونیوں کو چاہتے ہیں لیکن اُن کے اِس چاہنے میں کچھ خوبی نہیں اور وہ خدا کے حضور پسند نہیں وے سب انسانوں کو پیار نہیں کرتے اگر کرتے تو اُن کا مال نہ چُراتے اور اُنھیں قتل نہ کرتے ✣ ہم پر فرض ہی کہ جہاں تک ہو سکے اپنے چوگرد کے لوگوں کی بہتری کریں اور پھر دنیا بھر کے سب انسانوں کا بھلا چاہیں ✣ اُن فرضوں کے جو خدا اور انسان کی نسبت ہم پر واجب ہیں ادا کرنے کو نیکی کہتے ہیں ✣ خدا نیکی سے بہت خوش ہی اور وے لوگ جو خدا کو پیار کرتے ہیں ضرور اُسے عمل میں لاوینگے ✣

یہہ ایک اَور بڑا نشان ہی جس سے معلوم ہو سکتا ہی کہ ہم میں خدا کی محبت ہی یا نہیں ✣

پھر وے جو حقیقتاً حق تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں روزمرہ اُس کی عبادت کرینگے ✣ عبادت میں دعا مانگنے اور بغور خدا کا کلام پڑھنے ہوتا ہی اور اگر لوگ گا سکیں تو دینی گیت بھی گانے ہوتے ہیں ✣ خدا کے سچے پیار کرنیوالے بغیر اُس کی عبادت کے خوشی کے ساتھ نہیں جی سکتے اگر

اُس کی عبادت نہ کرنے پاویں تو نہایت رنجیدہ اور کمبخت ہوں بلکہ اُس شخص سے جو بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے لدکر ایک اندھیرے تہخانہ میں ڈالا جائے اُن کا حال زیادہ بُرا ہو + خدا سب حقیقی سعادت کا چشمہ ہی اور یہہ سعادت وے اُس کی عبادت کے وسیلہ حاصل کرتے ہیں + بعضے دوستوں میں اِس قدر محبت پیدا ہو جاتی ہی کہ وے اجیر ایک دوسرے کے دیکھے جی نہیں سکتے اور جب کسی اِتفاق سے علیحدہ ہو جاتے ہیں تو جدائی کے رنج سے تھوڑے دنوں میں مرجاتے ہیں + یوں ہی اگر ہم حقیقتاً خدا سے محبت رکھتے ہونگے تو بغیر اُس کی عبادت کے خوشی کے ساتھ جی نہ سکینگے + عبادت میں ہم خدا سے ملتے اور اُسے اپنی روحانی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور یوں اُس سے سعادت حاصل کرتے ہیں + ہمارا جسم روزمرّہ بھوکھا اور پیاسا ہوتا ہی اور اُسے کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہی چنانچہ اگر ہم خدا کو دل سے پیار کرتے ہونگے تو ہماری روحیں اُس کی بھوکھی اور پیاسی ہونگی اور روزمرّہ عبادت کے وسیلے آسودگی کی حاجتمند ہونگی + اگر خدا کا پیار کرنیوالا روزمرّہ عبادت میں اُس سے نہ ملے تو اُس کی روح اپنے معبود کی ایسی نہایت پیاسی ہو جائیگی جیسے گرمی کے موسم میں عرصہ سے پانی کے نہ ملنے سے فاختہ یا کبوتر پیاسا ہو جاتا اور تکلیف اُٹھاتا بلکہ مرنے پر ہوتا ہی یہہ بھی ایک نشان ہی جس سے خدا کی محبت ظاہر ہوتی ہی +

ضرور ہی کہ اِنسان خدا کو اپنے عزیزوں اور یگانوں یعنے ماباپ و بھائی بہنوں و لڑکے بالوں سے زیادہ پیار کرے + اور اِس کا سبب بھی ظاہر ہی + خدا اُس کا خالق و حافظ و ہر طرح سے بھلا کرنیوالا ہی لیکن اُس کے عزیز و یگانے اُس کے خالق و مالک نہیں ہیں + عزیزوں اور یگانوں کا پیار کرنا بھی فرض ہی پر چاہئے کہ محبت اُن کی نسبت خدا کی نسبت سے کم ہو +

اگر لڑکے کا باپ یا اور عزیز اُسے چوری کرنے یا جھوٹھ بولنے یا اور کوئی گناہ کرنے کہیں تو اُسے ضرور ہی کہ نہ کرے کیونکہ خدا نے بڑی تاکید سے اُس کی ممانعت کی ہی ✤ یوں ہی اگر عزیز اولڑکا نے بتوں کی پرستش کرنے یا کسی جھوٹھے پیغمبر پر ایمان لانے کہیں تو اُن کی بات نہ ماننا چاہئے کیونکہ خدا ایسی باتوں سے کراہیت رکھتا ہی ✤ اور اگر خدا کی محبت کے واسطے ضرور ہو تو ہر شخص کو ماباپ اور لڑکے بالوں کو چھوڑنے پر مستعد رہنا چاہئے ✤ اگر عزیز اس محبت کے واسطے ستاویں اور اپنے سے علیحدہ کرنے اور گھر سے نکال دینے کی دھمکی دیں تو یہہ سب برداشت کرنا اور خدا پر جو سب کچھ اچھا کرتا ہی توکل رکھنا فرض ہی ✤ جو ایسا نہیں کرتا اُس میں خدا کی محبت نہیں اور اُسے سعادت عاقبت کی اُمید کی جگہہ نہیں ✤ حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہی کہ وہ جو ماباپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہی میرے لایق نہیں اور وہ جو بیٹا بیٹی کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا ہی میرے لایق نہیں ✤ دنیا میں ایسے لوگ جو خدا کو پہچانتے اور پیار کرتے نہایت کم ہیں لیکن ایسے جو اُسے نہیں پہچانتے اور پیار نہیں کرتے بہت ہیں چنانچہ یہہ لوگ اُن سے جو خدا کو پہچانتے اور پیار کرتے عداوت رکھینگے اور بقدر مقدور اُنھیں ستاوینگے ✤ پس خدا کے پیار کرنیوالوں کو چاہئے کہ اس دنیا میں خدا کی محبت کی خاطر ہر طرح کی تکلیف کے برداشت کو مستعد ہیں ✤ اگر اس محبت کی خاطر مال متاع بھی چھوڑنے ہو تو اُسے بھی منظور کرنا ضرور ہی ✤ مال متاع کے رکھنے میں کچھہ گناہ نہیں اور اگر کوئی بغیر خدا کی محبت ترک کئے اُسے رکھہ سکے تو اپنے قبضہ میں رکھے اور خدا کی راہ پر خرچ کرے لیکن اگر لوگ دولت کے باعث اُسے خدا کی محبت ترک کرنے کہیں تو دولت کو خوشی کے ساتھہ چھوڑ دینا چاہئے ✤ محبتِ الٰہی کی خاطر اُنس کے یگانے اور اور لوگ اُسے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حقیقت میں صرف وہی لوگ عالی درجہ رکھتے ہیں جو خدا کو پیار کرتے ہیں + خدا کی بزرگی اور شان بے پایان ہے چنانچہ ایسی بزرگی اور شان والے واجب الوجود کے محبوں کے سوا اور کن کا درجہ بڑا ہے + اس دنیا کے بڑے بڑے آدمی جن میں خدا کی محبت نہیں میلے کچیلے محتاج فقیروں کی مانند ہیں اُن کی دنیوی شان و بزرگی جو ابھی دیکھنے میں آتی ہے جلد جاتی رہیگی + اس دنیا میں دنیوی مرتبہ کے حق میں کون بڑا ہے بادشاہ کے وزیر اور مصاحب جو اُس کے ہمراہ رہتے ہیں یا کوئی ڈاکو جو اُس کی سلطنت کے کسی دور کے کونے میں ڈاکہ ڈالا کرتا ہے + بیشک بادشاہ کے وزیر اور مصاحب جو اُس کے حضور حاضر رہتے ہیں + چنانچہ اسی طرح خدا کے محبوں کا درجہ بڑا ہے وے عبادت کے وسیلے اُس سے ملتے اور اُس کی باتیں خیال و غور کرنے سے اُس کے ساتھ رہتے ہیں + ایسے ہی لوگ حالانکہ اُن میں سے بعضے یہاں فقیر بھی ہوں حقیقت میں بڑے ہیں اور سوا ان کے اور لوگ اگرچہ بعضے اُن میں سے یہاں بڑے بڑے بادشاہ بھی ہوں نہایت محتاج فقیروں سے جو خدا کو پیار نہیں کرتے کچھ بھی بہتر نہیں ہیں + پس سب انسانوں کو چاہئے کہ خدا سے محبت رکھیں اُس کی محبت ہم پر فرض ہے وہ ہمارا خالق و رازق و حافظ اور ہر طرح سے بھلا کرنیوالا ہے پھر سوا اس کے اُس نے عاقبت کی نیکبختی کا وعدہ کیا ہے اور وے جو اُس سے محبت کرتے یہاں اطمینانِ خاطر رکھتے اور عاقبت میں سعادت حاصل کرینگے +

خدا کے کلام کے پڑھنے کا بیان + کلام الٰہی کا پڑھنا بھی ایک فرض ہے جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہے + خدا نے انسان کو ایک کتاب عنایت کی ہے + یہہ کتاب اُس نے اپنے پیغمبروں اور حواریوں سے لکھوائی جنھیں اُس نے اپنے فضل سے نیک اور پاک کیا اور جو اُس کی راہ کے

سکھلانیوالے تھے ۔ پیغمبروں اور حواریوں نے یہہ پاک کتاب خدا کی روح قدس کی ہدایت سے لکھی چنانچہ جو جو اُنھوں نے اُس میں لکھا سو خاص خدا کی طرف سے ہی اور سب حق ہی ۔ خدا نے یہہ پاک کتاب اِنسان کو اِس لئے دی ہی کہ اُس سے اُس کے ایمان اور اعمال کی ہدایت ہو ۔ سب اِنسان خدا کے نوکر ہیں اور وہ اُن کا مالک ہی چنانچہ یہہ کتاب اِن نوکروں کو بتلاتی ہی کہ تمھارا مالک تم سے کیا چاہتا ہی ۔ جب کوئی نوکر رکھا جاتا ہی تو اُسے کام بتلایا جاتا ہی اگر کام نہ بتلایا جائے تو خدمت کیسے کر سکے ۔ پھر خدا سب اِنسانوں کا بادشاہ ہی اور سب اُس کی رعایا ہیں بادشاہ رعایا کے واسطے قانون بناتے ہیں کہ اُنھیں معلوم ہو کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے اگر قانون نہ ہوں تو اُنھیں یہہ واقفیت نہ ہو ۔ چنانچہ خدا نے بھی جو ہم سبھوں کا بادشاہ ہی ہدایت کے لئے ہمیں قانون دئے ہیں ۔

یہہ کتاب پاک اِنسان کو بہت ضرور ہی اگر وہ نہ ہو تو ہر بات کی بابت محض ناواقف رہے ۔ اگر کوئی شخص اندھیری رات میں کسی گھنے جنگل کے درمیان جو سیکڑوں کوس تک چوگرد چلا گیا ہو گمراہ پھرے تو اُس کی حالت کیسی کمبختی اور مصیبت کی ہو اگر اُس وقت کوئی مشعل لئے ہوئے اُس کے پاس آوے اور کہے کہ میں اِس تمام جنگل سے خوب واقف ہوں اِدھر میرے ساتھ آؤ میں تمھاری ہدایت کرونگا اور تمھیں گھر پہنچا دونگا تو اِس بات سے وہ شخص کیسا خوش ہو ۔ ایسا کہ اُس خوشی کو بیان نہ کر سکے ۔ اگر خدا ہمیں اپنا کلام پاک نہ دیتا تو ہمارا حال ایسے آدمی کے حال سے ہزار ہا درجہ بُرا ہوتا ہم یہاں بھی تکلیف میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اپنے تئیں پاک نہیں کر سکتے اور اپنی کسی تدبیر سے اُس کے غضب سے بچ نہیں سکتے ۔ ہندو یقین کرتے ہیں کہ برہمن دیوتے ہیں اور شودر بعضے حیوانوں مثلاً گائے وہاتھی وبندر سے بھی کمتر ہیں بہروسے سمجھتے ہیں کہ انسان اپنے تئیں اشنان و تیرتھ و دان وغیرہ سے پاک کر سکتا اور بچا سکتا ہے ۔ یہہ بڑی غلطیاں ہیں اور ان کے دفع کرنے کے واسطے خدا کا کلام ضرور ہے ۔ غرض انسان خدا کے کلام سے اپنا سب احوال دریافت کر سکتا ہے اُسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں آگے کیا تھا اب کیا ہوں اور آیندہ کو کیا ہونگا لیکن اگر کلام الٰہی نہ ہوتا تو یہہ باتیں معلوم نہ ہو سکتیں ۔

پھر اس کتاب مقدس سے نجات کی راہ ظاہر ہوتی ہے ۔ انسان کی روح ہمیشہ جیتی رہیگی ۔ وہ اپنے گناہوں کے باعث اب بہت خطرناک حالت میں ہے چنانچہ یہہ دریافت کرنا بہت ضرور ہے کہ جسم کے مرنے کے پیشتر وہ نجات اور سلامتی کی حالت میں کیونکر آسکتی ہے ۔ غرض یہہ کتاب اس بات کو ظاہر کرتی ہے ۔ وہ بتلاتی ہے کہ خدا کے حکم ایک نجات دہندہ سے پورے کئے گئے ہیں کہ اُس سے غضب الٰہی دفع ہوا ہے اور اُس کی معرفت گناہوں کی معافی ہو دل کی پاکیزگی اور بہشت کی سعادت حاصل ہو سکتی ہیں ۔ اگر خدا کا کلام نہ ہوتا تو نجات کی راہ ہرگز معلوم نہ ہو سکتی ۔ اُس کی روشنی نہ پاکر لوگوں نے نجات کی بہت راہیں نکالی ہیں جو کہ نہایت بیہودہ ہیں مثلاً دریاؤں میں نہانا جسم کو دُکھ دینا برہمنوں کا کھلانا اور سیکڑوں اور ایسی باتیں ۔ پس نجات کی ہدایت کے واسطے خدا کا کلام بہت

ضرور ہی وہ فرماتا ہی کہ بغیر پاکیزگی کے کوئی خدا کو دیکھہ نہ پاویگا ٭ پھر بتلاتا ہی کہ یہہ پاکیزگی کیونکر حاصل ہوسکتی ہی ٭

غرض یہہ کتاب انسان پر ظاہر کرتی ہی کہ خدا کی عبادت کیونکر کرنی چاہئے ٭ وہ بتلاتی ہی کہ انسان کا دل خاص شے ہی اور خدا کی پرستش دل ہی سے کی چاہئے وہ فرماتی ہی کہ وے لوگ جو دل سے پرستش نہیں کرتے عابد نہیں ہیں اور خدا اُن کی بندگی کو قبول نہیں کرتا خدا کی عبادت میں کلام الٰہی پڑھنا اور دعا مانگنا ہوتا ہی اور اگر لوگ گا سکیں تو زبوروں اور دینی گیتوں کا گانا بھی فرض ہی ٭ عبادت میں لوگ کھڑے ہوتے و گھٹنے ٹیکتے و بیٹھتے اور سجدہ کرتے ہیں ٭ پر یہہ اس لئے نہیں کرتے کہ اِن میں کچھہ ثواب ہوتا ہی اور خدا خاص اِن کی خاطر عبادت کو منظور کرتا ہی ٭ یہہ صرف تعظیم کے ظاہری نشان ہیں ٭ اگر کوئی ایسا بیمار یا ناطاقت ہو کہ نہ سجدہ کر سکے نہ بیٹھہ سکے تو لیٹے لیٹے بھی خدا کا کلام پڑھہ یا سن سکتا اور دعا مانگ سکتا ہی اور خدا اِس عبادت کو بھی قبول کرتا ہی ٭ سنکھوں کے بجانے اور دریاؤں میں نہانے اور مورتوں کے آگے سجدہ کرنے اور اُنھیں پھول وغیرہ چڑھانے اور چندن لگانے و دھوپ جلانے میں عبادت نہیں ہوتی ٭ بعضی پوجاؤں میں لوگ ناچ بھی کرواتے ہیں پر یہہ تو خدا کی عبادت نہیں لیکن حقیقت میں شیطان کی عبادت ہی ٭ خدا تو بالکل پاک ہی اور اُس کی عبادت میں کسبیوں اور بُرے گیتوں کا کیا کام کسبیوں کے ناچ دل کو کیا پاک کرینگے وے تو اُسے اور ناپاک کرتے اور گناہ کا غلبہ زیادہ بڑھاتے ہیں ٭ اگر خدا کا کلام نہ ہو تو لوگ غلطی اور بھول کے تاریک بیابان میں ہمیشہ بھٹکا کریں اور خدا کی عبادت

[illegible] ١٤٤ .

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوا وعظوں کے سننے کے ضرور ہی کہ ہم کلام پاک کو خود روز پڑھا کریں + وعظ بہت سنینگے تو ہفتہ میں تین دفعہ سنینگے لیکن یہہ تمام ہفتہ کے واسطے کافی نہ ہوگا + جسم کی طرح روح کو بھی روزمرہ خوراک چاہئے + لوگ جسم کو ہفتہ میں صرف ایک یا دو یا تین دفعہ نہیں کھلاتے بلکہ دو تین دفعہ روز پس ضرور ہی کہ روح کو بھی یوں ہی کھلاویں یعنے کتاب پاک کو روز پڑھیں + روزمرہ کی عبادت میں بھی کلام پاک پڑھنا فرض ہی + پیچھے ہم خلوت و گھرانے و مجلس کی دعا کا ذکر کرچکے ہیں گھرانے اور مجلس کی دعا کے ساتھہ کتاب پاک ضرور پڑھنا چاہئے لیکن اگر خلوت کی صبح و شام کی دعا کے ساتھہ کلام پاک کے پڑھنے کو فرصت اور موقع نہ ہو تو اور کسی وقت پڑھنا چاہئے + اکثر لوگوں کو خاصکر اُنھیں جو غریب اور سخت محنت کرنیوالے ہیں صبح یا شام سب سے اچھا موقع ہوگا تنہائی میں اُس کے پڑھنے سے کبھی غافل ہونا نہ چاہئے اور پڑھنے سے یہہ مراد نہیں کہ ایک آدھ باب کو جلد جلد دیکھہ جائیں بلکہ نہایت غور سے اُس کے مضمون پر خیال کرنا اور اُس سے فایدہ پانے کے لئے خدا سے دعا مانگنا ضرور ہی + خدا کے کلام کو بغور پڑھنے اور بدل دعا مانگنے کو عبادت کہتے ہیں +

خدا کا کلام پڑھنا اور اُس کے سمجھنے اور ماننے کے لئے طاقت کی دعا مانگنا اور فضل الٰہی پر توکل کرکے اُس کی ہدایت کے موافق چلنے کی سعی و کوشش کرنا ایک وسیلہ ہی جس سے ہماری دینداری اور خداپرستی بڑھتی ہی یہہ وہ خوراک ہی جو خدا ہماری روحوں کے لئے دیتا ہی + پس ہمیں چاہئے کہ اُسے اپنی جان کے برابر عزیز جانیں اور روز دعا کے ساتھہ بڑے غور سے پڑھیں + وہ جو خوراک نہیں کھاتا بھوکھ کے مارے مرجاتا ہی یوں ہی وہ جو اس طرح

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پاکر چلیں پھریں اور کام کریں ÷ چنانچہ اسی طرح چاہئے کہ ہم خدا کا کلام بغور پڑھیں اور اسے
دل میں یاد رکھیں تاکہ اُس کے وسیلے روحانی طاقت پاکر پاکیزگی کی راہ میں چل سکیں ÷ بوجھ
سا اُتارنے کو اُس کا ایک آدھ باب جلد جلد پڑھ لینا کافی نہیں پر ضرور ہے کہ اُس کے مضمون
پر خیال کریں اور معنے اُس کے ہم آپ سے سمجھ نہیں سکتے لیکن روح قدس کے لئے دعا مانگنا ہے
وہی ہمیں سمجھا دیگی ÷ کلام پاک کا وعظ ایک وسیلہ ہے جس سے روح پاک ہمیں اُس کے معنے
سمجھاتی ہے ÷ پس ضرور ہے کہ کتاب پاک کے مضمون کو جانیں اور اُسے یاد رکھیں اور
روزمرہ کی روش میں اُس کی ہدایت کے موافق چلیں ÷ کلام پاک کا صرف پڑھنا کافی نہیں
پر اُسے سمجھنا بھی چاہئے پھر صرف سمجھنا بھی کافی نہیں بلکہ اُس کے مطابق کرنا بھی ضرور ہے ÷
اگر اُس کی ہدایت کے موافق نہ چلیں تو پڑھنے اور سمجھنے اور یاد رکھنے سے کچھ فایدہ نہ ہوگا بلکہ روز
قیامت میں ہماری زیادہ سزا ہوگی ÷ خدا ہم سے کہیگا کہ تم میری مرضی سے خوب واقف تھے
تو بھی اُسے بجا نہ لائے اِس لئے عذاب ابدی میں جا کر اُن گنہگاروں سے جو میرے کلام سے واقف
نہ تھے زیادہ تکلیف اُٹھاؤ ÷ جب کوئی حاکم عملہ میں سے کسی کے نام پروانہ جاری کرتا ہے تو وہ
شخص صرف پروانہ کو پڑھ کے اور اُس کے مضمون کو یاد کرکے چپ چاپ بیٹھ نہیں رہتا بلکہ اُس
کے موافق عمل کرتا ہے اگر فقط پڑھ لیا کرے اور اُس پر عمل نہ کرے اور صرف پڑھنے کے واسطے طلب
چاہے تو پورا دیوانہ ٹھہرے تو کام کے قابل نہیں بلکہ پاگلخانہ کے لایق ٹھہرے ÷ چنانچہ ہمیں
ضرور ہے کہ خدا کے کلام کو نہ صرف پڑھیں بلکہ اُس کے مطابق عمل کریں ÷ پھر اگر کوئی شخص
جو گھر سے دور ہوا اپنے بیٹے کو کسی نہایت ضروری کام کے واسطے خط لکھے اور فرماوے کہ اِس

کلام کو فوراً بجا لاوے اگر بیٹا خط کو پڑھ کے رکھ چھوڑے اور اُس پر عمل نہ کرے لیکن سمجھے کہ صرف
پڑھ لینا اور عمل کرنا ایک ہی بات ہے میں نے پڑھ تو لیا ہے باباجان اِسی سے بہت خوش ہو
جائینگے ✦ تو کیا یہہ بیٹا بھی دیوانہ نہ کہلاوے ✦ بیشک کہلاوے اور باپ پھر کوئی کام
اُس کے سپرد نہ کرے ✦ پس ہمیں ضرور ہے کہ روزمرہ خدا کے کلام کی ہدایت کے موافق چلیں ✦
خلوت میں اور گھرانے اور مجلس کی دعا کے ساتھ خدا کا کلام پڑھنا ہے لیکن سوا اِن کے یہہ بھی
ایک اچھی تدبیر ہے کہ ہر روز کوئی آیت یاد کر لیویں اور دن کو جب خیال کام میں یا کسی ضروری
یا نیک بات میں مشغول نہوں اُس پر غور کریں ✦ مثلاً اگر ایک روز اِس آیت کو لیویں
کہ اے خدا مجھہ گنہگار پر رحم کر تو دن بھر جس جس وقت خیالوں کو فرصت ہو تو خدا اور اُس کے
رحم اور اپنے گنہگار ہونے اور ایسی ایسی باتوں کے حق میں سوچیں ✦ پھر اگر دوسرے روز یہہ
آیت لیویں کہ خداوند عیسیٰ مسیح پر ایمان لا اور تو نجات پاویگا تو خیال کریں کہ ایمان یا بھروسا
کیا شے ہے اور خداوند عیسیٰ مسیح کون ہے اور نجات کیا ہے وغیرہ ✦

اُن غریب لوگوں کو جنھیں اپنی پرورش کے واسطے اوروں کی خدمت کرنی پڑتی ہے
خلوت کے مطالعہ کے لئے شاید دن کو فرصت نہ ہوگی لیکن یہہ مطالعہ وے لوگ بڑے تڑکے
اُٹھکر کر سکتے ہیں اُس وقت لڑکے بالے نہ اُٹھینگے اور شور و غل نہ ہوگا اور ذرہ تڑکے اُٹھنا تکلیف
نہ سمجھنا چاہئے کیونکہ وہ خدا سے ملنے کے لئے ہے ✦ خداوند عیسیٰ مسیح ذاتِ انسانی میں رات
رات بھر بلکہ ساری خاطر خدا باپ کی عبادت کیا کرتا تھا تو عبادت کے لئے ذرہ تڑکے اُٹھنے میں
کسی کو تکلیف نہ سمجھنا چاہئے ✦ اور عبادت کے لئے اور وقتوں سے صبح کا وقت بہت

اچھا ہوتا ہے کیونکہ اُس وقت ہم لوگ تازہ دم ہوتے ہیں اور دُنیوی خیال بیجا دل سے باہر ہوتے ہیں ٭

غرض کلام پاک ایک بڑی نعمت ہے جو خدا نے انسان کو دی ہے اور وے جو خدا سے محبت رکھتے اُس کی بڑی قدر کرتے ہیں انہیں یہہ منظور ہے کہ ہمارے ہاتھ سے لاکھوں روپئے جاتے رہیں پر اس کلام کا جانا منظور نہیں ٭ قدیم زمانے کا ایک خدا پرست جو بڑے غور اور نہایت خوشی کے ساتھ اُس کا مطالعہ کیا کرتا تھا دعا میں خدا سے اُس کے حق میں یوں بولتا تھا کہ تو میری آنکھیں کھول تاکہ میں تیری شریعت کے عجایب مضمونوں کو دیکھوں تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے آہ میں تیری شریعت سے کیا ہی محبت رکھتا ہوں میں دن بھر اُس پر غور کرتا ہوں میں بیہودہ خیالوں سے بیزار ہوں پر تیری شریعت کو عزیز جانتا ہوں میں نے اپنے دل کو مایل کیا ہے کہ ہمیشہ بلکہ آخر تک تیرے قواعد کو بجا لاؤں اے بدکارو مجھ سے دور ہو کہ میں اپنے خدا کے حکموں کو حفظ کرونگا تیرے کلام کا دخول روشنی بخشتا ہے وہ سادہ لوگوں کو سمجھ دیتا ہے میں نے اپنا مُنہہ کھولا اور ہانپا کہ میں تیرے حکموں کا مشتاق ہوں تیرا کلام نہایت پاک ہے اس لئے تیرا بندہ اُس سے محبت رکھتا ہے میں تیرے کلام سے ایسا خوش ہوں جیسا کوئی بڑی غنیمت کے پا جانے سے ہو میں جھوٹھ سے نفرت و کراہیت رکھتا ہوں پر تیرے کلام کو عزیز جانتا ہوں میں نے اپنے سارے دل سے تجھے تلاش کیا ہے مجھے اپنے حکموں سے گمراہ نہ ہونے دے تیرے کلام کو میں نے اپنے دل میں پوشیدہ رکھا ہے کہ تیرا گناہ نہ کروں میں تیری شہادتوں کی راہ میں بہت خوش ہوا ہوں جیسے بڑی دولت میں میں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تاہم بیماری یا اَور کسی تکلیف میں پڑیں وہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ سب مصیبتیں جو ہم پر آتی ہیں ہماری بھلائی کے واسطے ہیں وہ ہم کو سکھلاتا ہے کہ کوئی بات آپ سے واقع نہیں ہوتی لیکن کہ ہماری زندگانی کے تمام ماجرے خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے خدا ہی کی مرضی کے موافق ہوتے ہیں اور وہ ہمارا قادر و دانا و مہربان باپ ہے اور صرف ہماری بہتری کے واسطے ہم پر مصیبت بھیجتا ہے جیسا کہ اِس دُنیا میں نیک و دانا و مہربان باپ اپنے لڑکوں کو اُن کی بھلائی کے واسطے تنبیہہ کرتے ہیں ÷ اُس کی بے حد و بے پایان قُدرت و حکمت و رحمت سب ہماری بہتری کے واسطے مشغول ہیں ÷ چنانچہ جب ہم پر کسی طرح کی تکلیف آوے تو لازم ہے کہ اُن تسلّی بخش وعدوں کی طرف جو کلامِ اِلٰہی میں مندرج ہیں متوجہ ہوں ÷ سوا اَور باتوں کے جن سے بڑی دلجمعی حاصل ہوتی ہے اُس میں یہہ بھی لکھا ہے کہ ہماری سب تکلیفیں اور دُکھ درد اور اِمتحان چند روزہ ہیں اور اگر ہم خدا کو پیار کرتے اور خداوند عیسیٰ المسیح پر اعتقاد رکھتے ہوں تو تھوڑے ہی عرصہ میں اُس سعادتِ ابدی میں داخل ہونگے جہاں گناہ و غم و کسی طرح کی تکلیف کو دخل نہیں ÷ یہہ بات مُنکسر دل کو بڑا آرام معلوم ہوتا ہے ÷

آخر میں معلوم کیا چاہیئے کہ حق تعالیٰ نے اِنسان کی ہدایت کے لئے صرف یہی کتاب دی ہے ÷ دُنیا میں بہت کتابیں ہیں جو کلامِ اِلٰہی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن وے سب جھوٹھی ہیں اور گمراہ کرتی ہیں فقط یہی سچی اور حقیقی سعادت کو پہنچاتی ہے ÷ یہاں ایک بچی مختصر علامت لکھتے ہیں جس سے لوگ حقیقی کلامِ اِلٰہی کو پہچان لیں اور اگر دل و راستی سے دیکھینگے اور اِس علامت کو کام میں لاوینگے تو کبھی نہ چوکینگے یعنے کلمہ پاکیزگی میں ہر طرح کی نیک صفتیں شامل

ہیں ۔ پس جو کتاب یہہ تعلیم کرتی ہے کہ خدا اپنی ذات اور اپنے سب کاموں میں بالکل پاک ہے اور وہ
اپنی پاکیزگی میں کبھی بدلتا نہیں اور جو انسان سے چاہتی ہے کہ دل میں اور اپنی ساری چال چلن میں
بالکل پاک ہو وہ خدا کی طرف سے ہے لیکن جو کتاب ایسی تعلیم نہیں کرتی وہ ہرگز خدا کی طرف سے
نہیں ہو سکتی ۔ چنانچہ مسلمان کا قرآن اور ہندوؤں کے بید شاستر ہرگز اس کسوٹی کے
سامھنے ٹھہر نہیں سکتے بشرطیکہ لوگ بلاتعصب اُنھیں دیکھیں اور آزماویں ۔ اس کی
ثبوت کی یہاں گنجائش نہیں پر اور کتابوں میں یہہ بخوبی ظاہر و آشکار کیا گیا ہے لیکن کلام
الٰہی میں جو مسیحیوں کے پاس ہے یہہ علامت بے نقص پائی جاتی ہے ۔

بیسواں باب

اُن فرضوں کا بیان جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہیں چلا جاتا ہے

خوفِ خدا کا بیان ۔ خوف بھی ایک فرض ہے جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہے ۔
اور اُس سے ڈرنا اِس لئے چاہئے کہ وہ ہمارا آقا و مطلق خالق و باپ و بادشاہ ہے ۔ چونکہ اُسی
کی قدرت سے ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں بہت مناسب اور واجب ہے کہ اُس سے ڈریں اور اگر اُس
کے سچے عابد ہوا چاہیں تو یہہ خوف بہت ضرور بھی ہے ۔ خوف دو طرح کا ہوتا ہے ۔ ایک تو وہ جو بیکس و لاچار
غلام تند اور ظالم مالک کی نسبت رکھتے جو ہمیشہ غصہ ہوتا اور گالی دیتا اور مارتا رہتا ہے ۔ ایسے خوف ذلیل کہلاتا ہے
دوسرا خوف وہ ہے جو اچھے لڑکے اپنے نیک و مہربان باپ کی نسبت رکھتے ہیں ۔ یہہ فرزندی خوف کہلاتا ہے ۔
غلام اِس باعث اپنے آقا سے خوف کھاتا اور تھرتھراتا ہے کہ جانتا ہے کہ اگر میں اُس کا غصہ بھڑکاؤں تو نہایت

سخت سزا پاؤنگا لیکن لڑکے کا خوف باپ کی نسبت محبت کے ساتھ ہے اور وہ یہہ ڈرتا ہے کہ میں نہ کسی بات سے اُسے رنجیدہ نہ کروں ٭ غلام اپنے آقا سے صرف سزا اور تکلیف کے باعث ڈرتا ہے لیکن لڑکا جانتا ہے کہ اگر باپ مجھے ماریگا تو قصاب کی طرح اُدھموا نہیں کردیگا سو خاص اِس باعث نہیں ڈرتا مگر چونکہ اُس سے محبت رکھتا اُسے یہہ اندیشہ ہوتا ہے کہ میرا باپ مجھہ سے رنجیدہ اور بیزار نہ ہوجائے غرض اُسے ہر بات میں راضی اور خوش کیا چاہتا ہے ٭ چنانچہ خدا ہم سے اپنی نسبت خوفِ فرزندی چاہتا ہے ہمیں چاہئے کہ غلاموں کی طرح نہیں لیکن فرزندوں کی طرح اُس سے ڈریں اور اُسے تند و ظالم آقا کی مانند نہیں بلکہ مہربان باپ کی طرح سمجھیں اگر ہم اُسے تند و ظالم آقا کی مانند سمجھیں اور غلاموں کی طرح اُس سے ڈریں تو کبھی خوش نہ رہینگے ٭ جو نوکر یا غلام کسی ظالم مالک کے تحت میں ہے کبھی خوش نہیں رہتا لیکن ہمیشہ فکر و اندیشہ میں رہتا ہے کیونکہ نہیں جانتا کہ کب مالک کا غصہ بھڑکے اور وہ عذاب میں پڑے اِسی طرح ہمیں چین و آرام نہ رہیگا اگر ہم خدا سے غلاموں کی طرح ڈریں کیونکہ اِس اندیشہ میں رہینگے کہ نہیں معلوم جب غضب بھڑکے ہمیں کس عذاب میں ڈالے ٭ لیکن اگر اُسے مہربان باپ جانکر فرزندوں کی طرح اُس سے ڈریں تو ڈر کے ساتھ اُس کے رحم پر اعتقاد بھی رکھینگے اور وے کام کرینگے جو اُس کی مرضی کے مطابق ہیں اور یوں اطمینانِ خاطر رکھینگے اور خوش رہینگے چنانچہ جب کوئی فرزند اپنے باپ سے ڈرتا تو ڈر کے ساتھ اُس سے محبت بھی رکھتا ہے اور یوں خوش رہتا ہے ٭

سلیمان نے جو کہ سب انسانوں سے دانا تھا اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ خداوند کا خوف دانائی کا آغاز ہے ٭ یہہ بات بہت سچ ہے سچی دانائی اَور کس لئے ہے مگر اِس لئے کہ انسان

سے دکھلاوے جو واجب ہی اور اُسے حقیقی سعادت کو پہنچاوے ۔ جب کوئی اِنسان خدا سے ڈرنے لگتا ہی تب حقیقت میں دانا ہونا شروع کرتا ہی کیونکہ تب سچی سعادت کی راہ میں چلنے لگتا ہی ۔ خدا ہی ہمارا خالق وآسمانی باپ وبادشاہ اور تمام نیکبختی کا چشمہ ہی اور جب انسان اُس سے سعادت کی تلاش کرتا ہی تو صحیح راہ میں تلاش کرتا ہی اور ضرور پاویگا ۔ جب کوئی خدا سے ڈرتا ہی تو خدا اُس پر مہربان ہوتا اور اُسے برکت دیتا اور یہاں بھی دلجمعی میں رکھتا اور آخر کو سعادتِ ابدی میں داخل کریگا ۔ اِس مُلک میں بہت لوگ شیطانوں اور بُری روحوں سے ڈرتے ہیں لیکن اِس بات میں دانائی کے بدلے بڑی حماقت پائی جاتی ہی ۔ جس شخص پر کہ بادشاہ خود مہربان ہی اور ہر طرح سے اُس کی بہتری اور سلامتی چاہتا ہی اُسے رعایا سے کیا خوف ۔ چنانچہ خدا قادرِ مطلق ہی اور اگر ہم اُس سے ڈر کے اور اُس کی اِطاعت کرکے اُسے اپنا دوست بناویں تو اگرچہ ہزاروں شیطان اور بُری روحیں ہماری مخالف ہوں تو ہمارا کیا کرسکتی ہیں ۔

خوفِ خدا دل میں چاہئے اِس کی جگہہ وہیں ہی یہہ ایسی کوئی شی نہیں کہ جیسے ہم کچھ کرکے اپنے جسم پر دکھلا سکیں ۔ خوف دل میں ہوتا ہی لیکن اُس کی تاثیر چال چلن میں ظاہر ہوتی ہی ۔ غرض ضرور ہی کہ یہہ خوفِ خدا دل میں ہر دم رہے ایسا کہ اِنسان کسی وقت بغیر اُس کے نہ ہو خواہ گھر میں ہو خواہ باہر خواہ کام کرتا یا باتیں کرتا یا چلتا پھرتا ہو خواہ تنہا ہو یا کسی کے ساتھہ بلکہ آدھی رات کو بھی جب نیند ٹوٹے چاہئے کہ خوفِ خدا ہر دم دل میں موجود ہو ۔ اگر ہم دل میں خوفِ خدا رکھتے ہونگے تو خیال وکلام وفعل ہر طرح کے گناہ سے پرہیز کرینگے ۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کے حضور جو ہر دم سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے گندی باتیں منہ سے نہ نکالتے ÷
غرض خوفِ خدا کے باعث نیک لوگ صرف بُرے کاموں اور بدفعلوں سے باز نہیں رہتے بلکہ
بُرے خیالوں سے بھی پرہیز کرتے ہیں ÷ بدفعل اور بُرے کام تو انسان کے خوف سے بھی رُک
سکتے ہیں مگر بُرے خیال اِس خوف سے رُک نہیں سکتے ÷ چنانچہ اگر کوئی کچھ دیر تک اپنے آقا
یا باپ یا اُستاد کے حضور رہے جو نیک ہو اور جس کی وہ تعظیم کرتا اور جس سے ڈرتا ہو تو جب تک اُس
کے حضور رہیگا بُرے فعلوں اور کاموں سے باز رہیگا لیکن دل میں جس طرح کے بُرے خیال چاہے کرتا
رہے خواہ چوری کرنے یا جھوٹھ بولنے یا کسی کو مارنے یا کسی سے لڑنے کی بابت سوچتا رہے اور اُس
کا آقا یا باپ یا اُستاد ہرگز اُس کے خیالوں کو جان نہ پاوے ÷ لیکن جو آدمی کہ خوفِ خدا رکھتا
ہے وہ بُرے خیالوں سے بھی پرہیز کریگا ÷ وہ جانتا ہے کہ خدا سب انسانوں کے خیالوں سے
واقف ہے اور اُسی کے حضور سب کو جوابدہی اور عدالت کے لئے حاضر ہونا ہے اور چونکہ اُسی سے وہ
ڈرتا اور محبت رکھتا اور اُسی کو خوش کیا چاہتا ہے وہ بُرے خیالوں سے بھی پرہیز کرتا ہے کیونکہ
جانتا ہے کہ خدا کے نزدیک بُرے خیال بداعمال میں شمار ہیں ÷ بُرے خیالوں کو کچھ دیر دل
میں رکھکر نہیں روکتا لیکن اُن کے شروع ہوتے ہی اُنھیں روکتا ہے ÷ اِنسان کی گنہگار
ذات کو بُرے خیالوں سے بھی ایک طرح کا مزہ ملتا ہے چنانچہ کوئی شراب کوئی عورتوں کوئی
دولت کوئی دشمنوں کو نقصان پہنچانا اور اسی طرح سب اپنی اپنی پسند کی باتوں کے باب
میں سوچا کرتے ہیں ÷ پس وہ جو خوفِ خدا رکھتا ہے ایسے خیالوں کو کچھ دیر بعد نہیں بلکہ

[illegible]

اس سے دعا مانگیں اور اگر ہم حقیقت میں ہوشیار رہیں اور دل اس سے دعا مانگیں تو وہ ضرور ہمیں رہائی دیگا * غرض اگر بہشت کی سعادت میں داخل ہوا چاہیں تو ضرور ہے کہ خوف خدا رکھیں اگر خوف خدا نہ رکھینگے تو ہمیشہ گناہ کرتے اور ہلاکت کی راہ میں چلتے رہینگے *

روز سبت کے ماننے کا بیان * روز سبت کا ماننا بھی ایک فرض ہے جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہے * زمانہ ہفتوں میں تقسیم ہے اور ہفتہ تمام جہان میں سات روز کا ہوتا ہے چھہ دن خدا نے دنیوی کام کے لئے فرمائے ہیں لیکن ایک دن خاصکر اپنی عبادت کے واسطے مقرر کیا ہے * عبادت البتہ روز مرہ کرنی ہے لیکن اور دنوں دنیوی کاموں کے کرنے کا بھی حکم ہے لیکن سات دن میں ایک تمام عبادت میں صرف کرنا فرض ہے اور اس میں سارے دنیوی کام اور کلام و خیال منع ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے روز سبت کے ماننے کے باب میں یہہ حکم کیا ہے کہ تو سبت کے دن کو پاک رکھنے کے لئے یاد کر چھہ دن تک تو محنت کرکے اپنے سارے کام کاج کر لیکن ساتواں دن یہواہ تیرے خداوند کا سبت ہے اس میں کچھہ کام نہ کر نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیرے مواشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو کیونکہ یہواہ نے چھہ دن میں آسمان اور زمین دریا اور سب کچھہ جو ان میں ہیں بنایا اور ساتویں دن میں آرام کیا اس لئے یہواہ نے سبت کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا * خدا قادر مطلق ہے اور وہ ساری خلقت کو ایک دم میں پیدا کر سکتا تھا لیکن اس کی مرضی یوں ہی ہوئی کہ انھیں رفتہ رفتہ چھہ دن میں بناوے ساتویں دن اس نے پیدا کرنا موقوف کیا اور فرمایا کہ یہہ سارا دن اسی کی عبادت میں صرف ہو * خداوند عیسیٰ مسیح کے نہ آنے تک لوگ ہفتہ کے آخری دن کو سبت کرکے

مانتے رہے لیکن جب آپ کا نتب پہلے دن کو ماننے لگے کیونکہ خداوند اُس روز مُردوں میں سے اُٹھا ۔

غرض سنیچر کی رات کو تمام دُنیوی کام موقوف کرکے سبت کا سارا روز خدا ہی کی عبادت میں بسر کرتا ہے ۔ مجلس کی عبادت عبادتخانہ میں دو دفعہ ہوتی ہے ایک تو دوپہر کے پیشتر اور ایک تیسرے پہر کو ۔ اُس وقت خدا کا کلام پڑھا جاتا اور اُس کا وعظ کیا جاتا ہے اور جماعت اور سب انسانوں کی بہتری کے واسطے دعا مانگی جاتی اور زبور اور گیت بھی گائے جاتے ہیں اور اِس عبادت میں خادمِ دین پڑھتے اور وعظ کرتے اور دعا مانگتے ہیں ۔ حق تعالیٰ کا حکم ہے کہ سب جو اُس کی مرضی کو جانتے ہیں اُس کی عبادت میں حاضر ہوں اور وے جو باز رہتے ہیں سزا پاوینگے اور جو اِس عبادت میں شریک ہوتے ہیں حکم ہے کہ دل و راستی اور سنجیدگی سے اُس میں مشغول ہوں ۔ جب لوگ مجلسی عبادتخانہ سے لوٹیں تو اُنھیں گھر میں سُست رہنا نہ چاہئے لیکن سوا گھرانے کی دعا کے گھرانے کے ہر شخص کو ضرور ہے کہ تنہائی میں خدا کے کلام کو پڑھے اور اُس پر غور کرے اور دعا مانگے اور اپنے خیالوں کو روحانی باتوں میں مشغول کرے مثلاً خدا و مسیح و روح پاک اور نجات اور بہشت اور اپنی حالت کی بابت بھی کہ میں خدا سے محبت رکھتا اور ڈرتا اور سعادت کی راہ میں چلتا ہوں یا نہیں چنانچہ ایسی بہت سی روحانی باتیں ہیں جن کے باب میں غور کر سکتا ہے ۔ سوا خدا کے کلام کے اَور کسی عیسوی کتاب کو بھی پڑھے جس میں خدا و مسیح و نجات اور حقیقی دینداری کا بیان ہو ۔ اُسے ضرور ہے کہ نہایت ہوشیار اور خبردار رہے اور اپنے خیالوں کو دُنیا اور گناہ کی باتوں کی طرف دوڑنے نہ دے ۔ اگر خبردار نہ رہیگا تو خیال دُنیا اور گناہ کی باتوں میں ہر دم لگتے رہینگے چنانچہ سبت کے باب میں خدا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سبت کے روز ایسی ایسی باتوں کی اجازت ہی لیکن سوا ان کے پروانگی نہیں کہ اپنے فایدہ یا خوشی کے واسطے کچھ کریں + اور پھر پورے دن کا ماننا ضرور ہی شام کو یہہ نہ سمجھیں کہ اب سبت تمام ہوا جو چاہیں سو کریں بلکہ فرض ہی کہ آرام کے وقت تک مانیں + سبت سنیچر کی رات کے بارہ بجے سے شروع ہوتا اور اتوار کی رات کے بارہ بجے آخر ہوتا ہی + پس سنیچر کی رات کے بارہ بجے کے پیشتر سب دُنیوی کام موقوف کرنا چاہئے +

غرض خدا اُن سے جو اُس کے حکم کے مطابق سبت کو مانتے ہیں بہت خوش ہوتا ہی اور اُنھیں برکت دیتا ہی یہہ بات عیسوی مُلکوں میں جہاں اُس کے ماننیوالے بہت ہیں خوب ظاہر ہی اور اِس کی بہت سی دلیلیں موجود ہیں + لیکن اُن پر جو جان بوجھکر اُسے توڑتے ہیں اُس کی لعنت ہی اِس باب میں بھی بہت سی دلیلیں ہیں + پس اُن سب کو جو اِس حکم سے واقف ہیں ضرور ہی کہ اَور سب فرضوں کے ساتھہ اِسے بھی بجا لاویں اور خدا اُنھیں برکت بخشیگا + وہ جو خیال و کلام و فعل میں ہوشیاری اور خبرداری سے سبت کو مانتا ہی اِسی ماننے میں ایک خاص دلیل اور ثبوت رکھتا ہی کہ خدا کا سچا عابد ہی +

پاکیزگی کا بیان + پاکیزگی بھی ایک فرض ہی جو خدا کی نسبت ہم پر واجب ہی اور حقیقت حال تو یہہ ہی کہ اگر ہم میں وے نیکیاں ہونگی جن کا ذکر پیچھے کر چکے ہیں تو پاکیزگی از خود ہم میں پیدا ہوگی اور ضرور پیدا ہوگی یہی اُن کا نتیجہ ہی + یہہ نیکیاں آپ سے آپ اِنسان کے دل میں پیدا نہیں ہوتیں مگر روح پاک کی تاثیر سے اور اِنسان کو اُن کے لئے دعا مانگنی ہی + چنانچہ اگر کوئی راستی سے توبہ کرتا اور خداوند عیسیٰ المسیح پر اعتقاد رکھتا ہوا اور دل سے خدا کو

پیار کرتا اور روز مرہ اُس کی عبادت کرتا اور اُس سے دعا مانگتا اور ہمیشہ دل میں خوفِ خدا رکھتا
ہو اور ہر روز خدا کے کلام کو بغور پڑھتا اور مسیح کو مانتا ہو تو ان سب باتوں سے بیشک پاکیزگی
پیدا ہوگی + یہہ پاکیزگی انسان اپنے دل میں آپ سے پیدا نہیں کر سکتا پر یہہ روح پاک کا
کام ہی اور وہ انسان کے دل میں رہکر اِسے پیدا کرتی ہی اور انسان کو حکم ہی کہ روح پاک
کے پانے کو دعا مانگے + خدا کی پاکیزگی بے حد و بے پایان ہی فرشتے اُس کے حضور پکار کرتے ہیں قدوس
قدوس قدوس قادر مطلق خداوندوں کا خداوند + چونکہ وہ بے حد پاکیزگی کا رکھنیوالا ہی
گناہ اُس کے نزدیک رہ نہیں سکتا + ہو نہیں سکتا کہ کسی شاہنشاہ کے حضور کوئی بھنگی
غلیظ کا ٹوکرا لیکر بیٹھے اِسی طرح گناہ کا خدا کے حضور رہنا ممکن نہیں + کلام پاک فرماتا ہی کہ
خدا ایسا پاک ہی کہ بدی کو دیکھہ نہیں سکتا چنانچہ وے جو سعادت کے لئے اُس کے حضور رہا چاہتے
ہیں معہ گناہوں کے وہاں پہنچ نہیں سکتے ضرور ہی کہ پاک بنیں + وہ انسانوں کو اپنے کلام
پاک میں فرماتا ہی کہ پاک ہو کہ میں پاک ہوں + اور یہہ بھی کہ بغیر پاکیزگی کے کوئی خداوند کو دیکھہ
نہ پاویگا + غرض پاکیزگی کس بات میں پائی جاتی ہی + اِسی میں کہ انسان دل سے خدا کی
عبادت کرے اور اُس سے محبت رکھے اور جو اُس نے فرمایا ہی اُسے بجا لاوے اور جو منع کیا ہی اُس سے
باز رہے + اِس میں وے سب فرائض شامل ہیں جن کا بیان ہو چکا ہی یعنے توبہ و اعتقاد و محبت
و کلام الٰہی کا پڑھنا اور بجا لانا اور خوفِ خدا رکھنا اور مسیح کو ماننا + اگر انسان میں یہہ سب
نیکیاں نہوں اور وہ پاک نہ ہو تو خدا کو ہرگز خوش نہیں کر سکتا اور بہشت کو نہیں پہنچ سکتا +
اِس جہان میں دیکھتے ہیں کہ جو نوکر اپنے مالک کو خوش کرنے اور اُس کی رضامندی حاصل کرنے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کوئی بھی امید سے سچے خدا کا بھی صرف زبان سے نام لیتے اور نماز بھی پڑھا کرتے ہیں ✦ لیکن
ان سے پاکیزگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی یہہ تو سب ظاہری باتیں ہیں اور لوگ چاہیں تو زندگی
بھر انھیں بڑی ہوشیاری سے بجالایا کریں تو بھی گناہوں سے نہ بچینگے چنانچہ بعضے بعضے بڑے
جھوٹھے وزانی وظالم وچور اور طرح طرح کے بدمعاش ان ظاہری باتوں کو کرتے اور ان کے ساتھ
اپنی اپنی پسند کا گناہ بھی کرتے رہتے ہیں تو کیونکر ثابت ہوتا ہے کہ ان ظاہری باتوں سے دل
پاک ہو سکتا ہے ✦ دل کی اور چال چلن کی پاکیزگی چاہئے دل یعنے روح سب خیالوں اور کلاموں
اور فعلوں کی اصل ہے اور ضرور ہے کہ پاکیزگی بھی وہیں سے شروع ہو اور جب پاکیزگی کی اصل وہاں
نہیں ہے وہ جھوٹھی ہے ✦ ہندو اور مسلمان حقیقی پاکیزگی کی کیفیت کو نہیں جانتے اسی لئے اُن
کے مذہب کی سب باتیں صرف ظاہری ہیں اور وے سمجھتے ہیں کہ اگر ہم ان ظاہری باتوں کو
بجالاویں تو پاک ہو جاینگے ✦ چنانچہ ہندو سمجھتے ہیں کہ اگر ہم روز اشنان و پوجا کریں اور
اپنے اوتاروں کا نام لیں و برہمنوں کو کھلاویں و تیوہاروں کو مانیں و بعضی بعضی چیزوں کے کھانے
سے پرہیز کریں اور کسی دوسری ذات کا چھوا کچھ نہ کھائیں تو بالکل پاک ہیں اور بیشک بیکنٹھ کو
پہنچینگے ✦ یہہ باتیں کرتے ہیں اور پھر سب طرح کا گناہ بھی قصداً کرتے ہیں یہہ کیسی پاکیزگی
ہے ✦ مثلاً سانجھہ جو کچہریوں میں نوکر ہیں یا وہاں کسی طرح کا کام کرتے ہیں ہندو مذہب کی یہہ
سب باتیں بجالاتے ہیں اور پھر بھی یہہ لوگ بڑے بڑے جھوٹھوں و چوروں و ظالموں وغیرہ
کی برابر ہیں وے کچہریوں میں ناظر منشی و وکیل و مختار و محرر ہو اکثر اور سوا ان کے اور طرح
طرح کے عہدے رکھتے ہیں اور اپنے اپنے کام میں اُن لوگوں سے جنھیں ان سے کام پڑتا ہے

جہاں تک طیّو الا ہوتا ہے ایک پیسا تک نہیں چھوڑتے ۔ مقدّے بھیڑیوں کی طرح ہیں
سب کو دق کرتے اور خاصکر غریبوں کو نہایت ستاتے ہیں ۔ سچے مقدموں کو جان بوجھکے
اُلٹ دیتے اور روپئے کے واسطے بہت بے قصوروں کو مہینوں اور برسوں کے لئے قید کروا دیتے
بلکہ پھانسی بھی دلوا دیتے ہیں اور زر کے واسطے بڑے بڑے مجرموں اور خونیوں کو بھی چھوڑ
دیتے ہیں ۔ مقدموں کے باب میں حق و ناحق کو ذرہ بھی خیال میں نہیں لاتے لیکن صرف
روپئے پر خیال رکھتے ہیں ۔ اور تو بھی یہہ لوگ اپنے تئیں نہایت پاک سمجھتے ہیں کوئی کوئی
ان میں سے تلک بھی لگائے رہتے ہیں جو کہ اُن کی عبادت کی علامت ہے ۔ یہہ لوگ صبح
کو ایک یا دو گھنٹے عبادت میں صرف کرتے اور باقی تمام دن جھوٹھ و چوری و ظلم و خون اور ہزاروں
گناہوں میں کاٹتے ہیں تو بھی اپنے تئیں پاک سمجھتے اور عجیب بات یہہ ہے کہ اور ہندو جو اُن کا سا
پیشہ نہیں رکھتے اُنھیں جیسا چاہئے بُرا نہیں کہتے پر وے بھی اُنھیں دیندار سمجھتے ہیں ۔
اور برہمن تو بیشک اُنھیں دیندار اور بڑے پوجیری کہینگے اور اُن کے کہنے کی یہہ وجہ ہے کہ
وے بھی اُن کے جرموں اور گناہوں میں شریک ہیں وے اُن کے ہادی ہیں اور اچھے آدمی بنے
ہیں ۔ کایتھ برہمنوں کو کھلاتے اور اُنھیں دان دیتے اور پوجا پاٹ کے لئے نوکر رکھتے ہیں تو
یہہ لوگ پھر اُنھیں اچھا کیوں نہ کہینگے ۔ یہہ لوگ بھی اُن کے گناہوں میں شریک ہیں ۔ چور
کی سزا تو بیشک ہوتی ہے پر اُس شخص کی سزا بھی ہوتی ہے جو اپنے گھر میں چور کو چھپاتا اور چوری
کا مال لیتا ہے ۔ یہی حال برہمنوں کا ہے وے کایتھوں سے نہیں کہتے کہ تم ایسے بُرے کام
نہ کرو پر برعکس اِس کے اُنھیں پوجیری کہتے اور دیندار سمجھتے اور اُن کی تعریف کرتے اور اُن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہہ گناہ اپنے دینی بھائیوں سے چھپکے بھی کرتے ہیں + پھر سوا اِس کے یہہ لوگ پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتے + گرجے کو جاتے ہیں اور شاید گھر میں بھی کبھی کبھی دعا مانگتے ہوں لیکن پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتے + اِن نامی عیسائیوں کے اور دھرمی ہندوؤں اور نمازی مسلمانوں کے درمیان یہی فرق ہے + یعنے ہندو و مسلمان جھوٹھ بولتے اور چوری کرتے و لوٹتے و ظلم کرتے و فریب دیتے اور سوا اِس کے اور سیکڑوں گناہ کرتے ہیں تو بھی کہتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کرتے ہم پاک ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہہ پاکیزگی اپنے اپنے مذہب کی چند ظاہری رسموں کے بجا لانے سے حاصل ہوتی ہے لیکن نامی عیسائی اُن کی طرح پاکیزگی کا دعویٰ نہیں کرتے وے پاکیزگی کے بیان میں اکثر کلام پاک کو اور اُس کے وعظوں کو سنتے اور کبھی کبھی پڑھا بھی کرتے ہیں چنانچہ وے کچھ کچھ اُس کی ذات کو جانتے اور اُنھیں یہہ بھی معلوم ہے کہ یہہ شئ جیسا کہ اُس کا بیان پڑھتے ہیں ہم میں نہیں ہے اِس لئے اُس کا دعویٰ بھی نہیں کرتے + اُن عیسائیوں کے باب میں جو ہر طرح کا گناہ کرتے ہیں یہہ باتیں کہنے سے ہم کچھ اُن کی صفائی نہیں کرتے بلکہ برعکس صفائی کے کہتے ہیں کہ روزِ عدالت میں ہندؤں اور مسلمانوں سے اُن کی زیادہ سزا ہوگی کیونکہ اُن کے پاس خدا کا کلام موجود ہے تو بھی اُس کی ہدایت کے موافق نہیں چلتے + حقیقی پاکیزگی کی ذات و کیفیت اچھی طرح فقط سچے عیسائیوں کو معلوم ہے اور ہندو و مسلمان اور جھوٹھے عیسائی اُس کی بابت کچھ کچھ اُن کی چال چلن سے دریافت کر سکتے ہیں + اِس ملک میں حقیقی عیسائی بہت کم ہیں چنانچہ ہندؤں اور مسلمانوں کی واقفیت کے واسطے ہم پھر کہتے ہیں کہ سب جو عیسائی کہلاتے ہیں سچے عیسائی نہیں ہیں + سب انگریز جو اِس ملک میں ہیں اور وے سب جو اُن کے ساتھ کھانا کھا سکتے ہیں حقیقی عیسائی نہیں ہیں + ہندؤں

اور مسلمانوں کے مذہب زیادہ تر کھانے پینے اور چند ظاہری رسموں پر موقوف ہیں ہندو مسلمانوں
اور عیسائیوں کے ساتھ نہیں کھا سکتے اور مسلمانوں کو عیسائیوں کے ساتھ کھانے کی اجازت
نہیں اگر کوئی ہندو کسی مسلمان یا عیسائی کے ساتھ کھا لیوے تو بقول ہندوں کے اُس کا دھرم
جاتا رہے اور وہ کھانے سے عیسائی یا مسلمان ہو جاے اسی طرح اگر کوئی مسلمان کسی عیسائی کے
ساتھ کھالے تو بقول مسلمانوں کے اُس وقت اُس کی ذات جاتی رہے اور وہ عیسائی ہو جاے
اور اُسے بیشتر اپنے مذہب بدلنے کے کچھ کرنا پڑے لیکن مذہب عیسوی کھانے پینے اور ایسی ایسی
باتوں پر موقوف نہیں ہے وہ دل سے متعلق ہے اور صرف وہی لوگ حقیقی عیسائی ہیں جو کلام الٰہی
کی ہدایت کے موافق چلتے ہیں ۔ ایسے عیسائی اِس مُلک میں نہایت کم ہیں سیکڑوں کوس
سفر کرئے تو بھی شاید کوئی نہ ملے پانچ سو نامی عیسائیوں میں ایک سچا ملے تو ملے اور جہاں کوئی حقیقی عیسائی
ملا لوگ اُس کی چال چلن سے کچھ کچھ سچی پاکیزگی کی ذات و کیفیت دریافت کریں مثلاً اگر کوئی
انگریزی عیسائی ملے تو دیکھ لیں کہ اُس کا طور طریقہ اور انگریزوں کے طور طریقہ سے کچھ فرق رکھتا
ہے کہ نہیں چنانچہ ایسا شخص روزمرہ خلوت میں عبادت کریگا لیکن چونکہ یہہ خلوت کی بات ہے
شاید اوروں پر ظاہر نہ ہو سکے پھر اگر اُس کے لڑکے بالے ہوں تو ہر روز صبح و شام دو دفعہ اُن کے
ساتھ عبادت کریگا متوالا نہ ہوگا اور اگر لڑکے بالے نہ بھی رکھتا ہو تو بھی بیبیوں سے کچھ کام نہ
رکھیگا نوکروں کو نہ ماریگا نہ اُنھیں گالی دیگا اُنھیں برابر وقت پر تنخواہ دیگا اور غریب لوگوں
کا جنھیں اُس سے کام پڑتا ہے حق باز نہ رکھیگا اور اُنھیں دق نہ کریگا جلد خفا نہ ہوگا اپنی
حیثیت کے موافق خیرات کریگا سبت کے روز تمام دُنیوی کام موقوف کریگا اور نوکروں سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جرأت وغیرہ + لیکن اُس میں جو پاکیزگی کے لئے سعی و کوشش نہیں کرتا موجب کلام الٰہی کے یہہ علامتیں پائی جاتی ہیں یعنے زناکاری و شہدہ پن گندگی بُت پرستی جادو پر یقین رکھنا عداوت اختلاف حرص و حسد غصہ جھگڑا لڑائی متوالپن خون کرنا مستی و دھوم دھام لالچ چوری بے دیانتی کفر جھوٹھ بیہودہ و گندی باتیں وغیرہ + وہ جو پاک ہی اُن نیک باتوں کو جو مذکور ہوئیں خیال و کلام و فعل تینوں طرح سے بجا لاتا ہی اور بُری باتوں سے بھی اِن تینوں طرح سے نفرت و کراہیت رکھتا ہی + جو شخص ایسا کرتا ہی اُسے البتہ کچھہ کچھہ پاک کہہ سکتے ہیں + خیال کیا چاہئے کہ یہہ پاکیزگی ہندوؤں اور مسلمانوں کی پاکیزگی سے کیسا نہایت فرق رکھتی ہی + درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہی + یہہ پاکیزگی مذہب عیسوی سے حاصل ہوتی ہی چنانچہ خوب ثابت کرتی ہی کہ مذہب مذکور خدا کی طرف سے ہی + وہ پاکیزگی جس کا ہندو اور مسلمان دعویٰ کہتے ہیں اُن کے مذہبوں سے پیدا ہوتی ہی اور کسی کام کی نہیں بلکہ سراسر گناہ سے بھری ہی اور خوب ثابت کرتی ہی کہ یہہ مذہب ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے کیونکر وہ پاک ہی + ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان لوگ چاہیں تو قصداً جھوٹھ بولیں و چوری کریں اور لوٹیں اور ظلم کریں اور بے انصافی کر دیویں بیگناہوں کو سزا دلوا دیں اور مجرموں کو چھڑوا دیں اور کسبیوں کے ناچ دیکھیں و گندے گیت سنیں و زنا کریں لیکن اگر روز اشنان اور پوجا پاٹ کریں اور کبھی کبھی برہمنوں کو کھلا دیا کریں اور دو چار ایسی ہی باتیں کریں یا اگر روز پانچ دفعہ نماز پڑھیں اور قرآن کو پڑھیں یا سنیں اور رمضان میں روزے رکھیں تو بہت پاک ٹھہر سکتے ہیں + افسوس جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں اُن کی عقل ٹھکانے نہیں ہی

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

رکھتا ہی تو بھی پیدا نہیں کرتا پر اپنی ایمانداری کی حفاظت کرتا ہی ✦ اگر اِن لوگوں
کی گروہ میں سے فقط تھوڑوں کو بھی حقیقتاً دیانت دار اور نیک پاؤ تو معلوم ہو کہ پاکیزگی اُن
کے مذہبوں سے حاصل ہو سکتی ہی پر تھوڑے بھی تو حقیقتاً دیانت دار اور ہر طرح کی بدی سے
آزاد نہیں ملتے ✦ تو اگر یہہ ہو کہ جو علم والے ہیں اور تم سے زیادہ جانتے ہیں اور اپنی خداپرستی
کا دعوی کرتے ہیں اور جنھیں تم بھی اپنے سے بہتر اور دین کے باب میں اپنا پیشوا سمجھتے ہو ہندوی
اور مسلمانی مذہبوں سے پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتے تو پھر تم کیسے کر سکوگے ✦ اِن مذہبوں
میں تم اِن سے کچھہ زیادہ نہیں کر سکتے اور جب اُنھیں کو پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی تو تمھیں
کیسے ہوگی ✦ ہرگز نہیں ہوگی اِن مذہبوں سے پاکیزگی کا حاصل کرنا ناممکن ہی ✦ اور اگر
بہشت کو پہنچا چاہو تو پاکیزگی حاصل کرنا نہایت ضرور ہی کیونکہ بغیر اُس کے وہاں کوئی داخل
نہیں ہو سکتا ✦ پس ضرور ہی کہ پاکیزگی کے حاصل کرنے کی اور کوئی راہ تلاش کرو ✦
راہ کلام الٰہی میں جسے بیبل پاک کہتے ہیں صاف صاف ظاہر کی گئی ہی ✦ اُن ملکوں میں جہاں
مذہب عیسوی صحت کے ساتھہ رایج ہی ہزاروں لاکھوں لوگ ہیں جو خداپرستی کی راہ میں سعی
و کوشش کرکے کلام و فعل میں اُن بدیوں اور گناہوں سے آزاد ہیں جنھیں ہندو و مسلمان
عابد باوجودیکہ خداپرستی کا دعوی رکھتے بیدھڑک کیا کرتے ہیں ✦ وے دل و جان سے سب
بُری باتوں اور بُرے کاموں سے نفرت رکھتے اور سب نیک باتوں اور نیک کاموں کو بجا
لاتے ہیں اور پاکیزگی روز بروز اُن کے دل میں ترقی پاتی ہی یہہ اُس پاک مذہب کی تاثیر ہی جسے
وے مانتے ہیں ✦

پاکیزگی کا کام ہر ایک حقیقی خدا پرست کے دل میں خدا کی روحِ پاک کی تاثیر سے ہوتا رہتا ہے ✦ وہ توبہ کے ساتھ شروع ہوتا اور زندگی بھر طرح طرح کے وسیلوں سے ترقی پاتا رہتا ہے اور مرنے کے وقت انجام کو پہنچتا ہے خدا کا کلام ایک بڑا وسیلہ ہے جس سے روح پاک دل کو پاک کرتی ہے ✦ ہم روح قدس کو دیکھ نہیں سکتے تو بھی وہ دل پر تاثیر کرتی ہے اور اُس کی تاثیر انسان کی چال چلن میں دیکھی جاتی ہے ✦ چنانچہ ہم ہوا کو دیکھ نہیں سکتے لیکن اُس کی آواز سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ اُس سے درخت ہلتے اور پھر وہ ہمارے جسم پر لگتی ہے اِس سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ ہمارے چوگرد موجود ہے اِسی طرح ہم روح قدس کو دیکھ نہیں سکتے لیکن اُس تبدیل سے جو وہ انسان کے دل اور روش میں کرتی ہے ہم اُس کی تاثیر کو دیکھتے ہیں ✦

پاکیزگی کا شروع توبہ کے ساتھ ہے گناہ کے باعث حقیقی غم وہ پہلی شے ہے جو روح پاک انسان کے دل میں پیدا کرتی ہے ✦ توبہ کے پیشتر اُس کی روح گناہوں میں مُردہ اور اُن میں پھنسی رہتی ہے ✦ توبہ میں روح پاک اُسے زندہ کرتی اور اُس کی روحانی آنکھیں کھولتی ہے تب انسان اپنا حقیقی حال دیکھتا اور معلوم کرتا ہے کہ میں اپنے گناہوں کے باعث بڑے خطرے میں ہوں جب اُسے یہ معلوم ہوتا وہ خدا کے غضب سے بچنے چاہتا ہے ✦ پس روح قدس اُسے خداوند عیسیٰ المسیح کے پاس پہنچاتی اور اُس کی نسبت اُس میں اعتقاد اور بھروسا پیدا کرتی ہے اور یوں وہ سلامتی اور آرام پاتا ہے ✦ توبہ میں روح قدس انسان کے دل میں گناہ کی نسبت جسے وہ پہلے چاہتا تھا نفرت پیدا کرتی ہے اور خدا کی عبادت کی نسبت جسے وہ پہلے بوجھ سمجھتا اور ناپسند کرتا تھا محبت پیدا کرتی ہے ✦ جب روح قدس سے گنہگار کی آنکھیں کھلتی ہیں وہ

[illegible]

[redacted]

[illegible]

کی عبادتیں کاٹیں اور خیال و کلام و فعل سے باتیں غرض روح قدس ہی سچے پرستاروں سے
سب نیک باتیں کرواتی ہے * گنہگاروں کو حکم ہے کہ روح پاک کے پانے کے لئے خدا سے دعا مانگیں
خدا نے روح پاک اُن سب کو دینی کہی ہے جو اُس سے مانگتے ہیں * یہہ جانکر کہ روح قدس ہی ہمارے
دلوں میں سب نیک اور پاک باتیں پیدا کرتی ہے ہمیں یہہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ اب چُپ چاپ بیٹھے رہیں
اور اپنی نجات کے حق میں کچھ فکر و سعی نہ کریں * ہمیں نہایت ضرور ہے کہ روز مرّہ روح قدس کے
پانے کے لئے دعا مانگیں خدا کا یہی حکم ہے اور جب تک نہ مانگینگے نہ پاوینگے * خوراک و پوشاک و اور
زندگی کی نعمتیں تو لوگ بغیر مانگے پا جاتے ہیں مگر روح قدس کو بغیر مانگے نہ پاوینگے * روح پاک
ہمارے دلوں میں توبہ و ایمان و محبت وغیرہ پیدا کرکے اِن باتوں کو ہمارے سپرد چھوڑ نہیں دیتی
لیکن اگر ہم اپنے اقرار کے سچے ہوں تو اپنے فضل سے اُنھیں ترقی بخشتی رہتی ہے چنانچہ سوا روح
پاک کے لئے دعا مانگنے کے ہمیں ضرور ہے کہ روز مرّہ اِن سب نیک باتوں کا مشق کریں * ضرور ہے
کہ ہر روز گناہ سے توبہ کریں و خداوند پر بھروسا رکھیں اور اُسے پیار کریں اور دعا مانگیں اور خوف
خدا رکھیں اور کلام پاک بغور پڑھیں اور گناہ سے نفرت رکھیں اور سب نیک کام کریں * جو
شخص روز مرّہ اِن سب باتوں کا مشق کرتا ہے وہ خدا کا سچّا عابد یا سچّا عیسائی کہلاتا ہے *
سچے عیسائی کے دل میں پاکیزگی کا کام ہر روز ہوتا رہتا ہے وہ ایک دم سے پاک نہیں ہو
جاتا پر یہہ بات زندگی بھر ہوتی رہتی ہے اور مرنے کے وقت اُس کی پاکیزگی کامل ہوتی ہے *
اگر خدا چاہتا تو اپنے عابدوں کو ایک دم میں پاک کر سکتا پر اُس کی مرضی ہوئی ہے کہ اِس
بات کو رفتہ رفتہ کرے * دل میں پاکیزگی کا پیدا ہونا لڑکے کی پیدایش کی طرح ہے *

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہمیں چھڑاتا ہے + پس ضرور ہے کہ ہماری نگاہ ہر دم اُسی پر لگی رہے اور جب گناہ ہم پر غلبہ کرے تو رہائی کے لئے اُسی سے فریاد کریں +

معلوم کیا چاہئے کہ رنج و مصیبت اور تکلیف ایک بڑا وسیلہ ہے جس سے روحِ پاک ایمانداروں کے دل کو پاک کرتی ہے + لوگ سونے و چاندی اور [illegible] دھاتوں کو آگ سے صاف کرتے ہیں آگ دھات کو گلا دیتی اور میل کو اُس سے جدا کرتی ہے اِسی طرح روحِ پاک اکثر رنج و مصیبت کے وسیلے گناہ کو ہماری روحوں سے جدا کرتی ہے یعنے دنیا اور گناہ کی محبت کو مٹاتی ہے + جب کسی پر کوئی بھاری مصیبت آجاتی ہے تب اُس کا دل اُس وقت کسی بُرے کام کی طرف مائل نہیں ہوتا پر اُس کے تمام خیال اپنی تکلیف ہی پر لگے رہتے ہیں + اِس جہان میں رنج و مصیبت سب ہی کو ہوتے ہیں لیکن وے جو یہہ نہیں جانتے کہ یہہ کس لئے آتے ہیں اور اِن سے کیا فایدہ ہو سکتا ہے پر خدا کے عابد کلامِ پاک سے معلوم کرتے ہیں کہ مصیبت ہم پر ہماری بہتری کے واسطے آتی ہے اِس لئے خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ اُس سے فایدہ ہو کہ اُن کے دل گناہ اور دُنیا کی محبت سے اُٹھ جائیں اور خدا ہی پر لگ جائیں + غرض اپنی اور لڑکے بالوں کی بیماری اور دُکھ درد اور فکر و اندیشے اور لڑکوں و اور عزیزوں کا مر جانا اور دولت کا چلا جانا اور مفلسی اور دینداری کی خاطر ستایا جانا اور ہر طرح کی تکلیفیں سب رنج و مصیبت ہیں + خدا کے لوگوں کو اِن سے بڑا فایدہ ہوتا ہے اگر یہہ نہ آیا کریں تو اُن کے دل دُنیا پر لگ جائیں اور وے دُنیا دار ہو جائیں + اگر وے ہمیشہ تندرست اور دولتمند رہیں اور بڑے آرام میں زندگی بسر کریں اور اُن کے سب لڑکے اور اور عزیز بڑھاپے تک جیتے رہیں تو اُن کی محبتِ الٰہی بہت کم ہو جائے بلکہ وے خدا کو بالکل بھول

جائیں ۔ اگر کوئی شخص اپنے ایک سیانے لڑکے کو دو چار منزل پر کہیں کسی کام کو بھیجے اور باہر کے لوگ اُس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں اور کہیں کہ ہم سے جتنا روپیہ پیسا چاہو لیو ہمارے درمیان بسو اور بڑے عیش و عشرت میں زندگی بسر کرو تو ایسی مہربانی دیکھکر وہ لڑکا جب تک باہر رہیگا اپنے باپ اور گھر کو بہت یاد نکریگا لیکن اُس کے خیال لوگوں کی باتوں پر لگے رہینگے پر اگر باہر کے لوگ اُس سے بُرا بُرا سلوک کریں اور ہر طرح سے ستاویں اور وہ سردی یا گرمی اور بھوکھ پیاس سے نہایت تکلیف پاوے تو ہر دم اپنے گھر کو یاد کیا کریگا اور کہیگا کب کام تمام ہو اور گھر کو لوٹوں کہ ان تکلیفوں سے رہائی پاؤں اور جب گھر کو لوٹے تو حقیقت میں بڑا خوش ہو ۔ چنانچہ یوں ہی رنج و مصیبت روح قدس کی برکت سے سچے عابدوں کے دل خدا پر اور اُس سعادت پر جس کا اُس نے وعدہ کیا ہی لگائے رہتے ہیں مصیبت ایک چھڑی ہی جس سے وے راہ راست پر ثابت قدم رہتے ہیں ۔ سلیمان کے باپ داؤد نے طرح طرح کی بڑی تکلیفیں پائی تھیں اور اُن سے فایدہ اُٹھا کر دعا میں خدا کا شکر یوں بجا لایا کہ پیشتر تکلیف پانے کے میں گمراہ ہو گیا تھا لیکن اب میں تیرے حکموں پر چلتا ہوں ۔ اسی طرح ہر زمانے میں خدا کے پرستاروں نے رنج و مصیبت اور تکلیف سے بڑا فایدہ اُٹھایا ہی اور بدل و جان اُس کا شکر کیا ہی ۔ جب ہم پر مصیبت آتی ہی چاہیئے کہ خدا سے دعا مانگیں کہ اُس سے ہم کو فایدہ حاصل ہو اور ہمارے دل پاک ہوں اگر یہہ دعا نہ مانگیں اور اُس کو خیال میں نہ لاویں تو ہمارے دل اُس سے اَور سخت ہو جاینگے ۔ جب کوئی لڑکا کسی قصور کے واسطے سزا پاتا ہی تو اگر اپنے قصور اور سزا پر خیال کرتا ہی درست ہو جاتا ہی لیکن اگر قصور کے واسطے رنجیدہ نہ ہو اور سزا کو خیال میں نہ لاوے تو شرارت میں اَور بھی سخت

اور بے خوف ہو جاتا ہے اور آخر کو بڑا خراب ہوتا ہے + چنانچہ ہمیں بھی چاہئے کہ جب مصیبت آوے اُس پر غور کریں خدا اُس سے ہماری بھلائی چاہتا ہے پس دعا مانگیں کہ وہ مصیبت کے وسیلے ہمارے دلوں کو پاک کرے اور اُن سے دُنیا اور گناہ کی محبت چھڑا کر اُنھیں اپنے ہی اوپر لگاوے +

سوا گناہ سے پرہیز کرنے کے سچا عیسائی اُن سب نیک کاموں کو کریگا جن کا حکم خدا نے اپنے کلام پاک میں کیا ہے پاکیزگی میں یہہ دونوں باتیں شامل ہیں یعنے گناہ سے پرہیز کرنا اور سب نیک کاموں کا کرنا + یہہ نیک کام کوئی اپنی طاقت سے نہیں کر سکتا مگر صرف روح قُدس کے فضل سے اور خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نجات کے لئے نیک کاموں پر بھروسا نہیں رکھنا ہے کوئی اُنھیں اپنی طاقت سے نہیں کر سکتا کہ اُن پر تکیہ کرے + نجات کے لئے صرف خداوند عیسیٰ مسیح پر اعتقاد رکھنا ہے + جو نیک کام سچے عابد کرتے ہیں وے اُس تبدیل کے پھل اور نتیجہ ہیں جو روح قُدس اُن کے دل میں کرتی ہے + جیسا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ویسا اُن نیک کاموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن کے کرنیوالے کا دل روح قُدس کی تاثیر سے پاک و صاف ہو رہا ہے + یہہ سب نیکیاں سچے عیسائیوں کے خیالوں اور کلاموں اور فعلوں سب سے تعلق ہیں اور اقرار و ایمان کی سچائی کی ثبوت کے واسطے نہایت ضرور ہیں + پہلے درخت کے پھل کو دیکھ لیتے ہیں کہ اچھا ہے تب اُسے اچھا کہتے ہیں + چنانچہ عابدوں کے لئے یہی کافی نہیں کہ صرف گناہ سے پرہیز کریں پر ضرور ہے کہ وے اچھے کام بھی کریں + فقط گناہ سے پرہیز کے باعث کسی کو پاک نہیں کہہ سکتے لیکن ضرور ہے کہ وہ سب نیک کام بھی کرے تب پاک کہلاویگا +

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اُس سے یہہ سب چھین لیوے اور تب اُسے جہنم کے عذاب میں پڑنا ہوا اور وہاں اُس کی حالت اوروں کے حال سے کچھہ بہتر نہ ہو ؞

خدا نے فروتنی کا تاکید سے حکم کیا ہی اور اگر ہم خوشی حاصل کیا چاہیں تو ضرور ہی کہ فروتن ہوں ؞ حق تعالیٰ مغروروں سے ایسا بیزار رہتا ہی کہ اُنھیں دیکھہ نہیں سکتا پر حلیموں سے بہت خوش رہتا ہی اور اُنھیں اپنی برکت بخشتا اور اطمینان خاطر سے رکھتا ہی ؞ حقیقت حال تو یہہ ہی کہ مغرور انسان کبھی آرام وچین سے نہیں رہ سکتا جب کوئی ذرہ بھی اُس کے برخلاف کچھہ کہے تو وہ بہت ہی دق اور غصہ ہوتا اور سوچتا رہتا ہی کہ میں کیسے اِس کا کچھہ نقصان کروں ؞ لیکن جب کوئی کسی حلیم شخص کے برخلاف کچھہ کہتا ہی تو وہ اُس کو اپنا خیال میں نہیں لاتا البتہ اُس وقت اُسے کچھہ تھوڑا سا رنج ہو جاتا ہی لیکن وہ اُس بات کو دل میں نہیں رکھتا چنانچہ دیکھتے ہیں کہ مغرور کو اُس کے غرور سے آپ سزا مل جاتی ہی لیکن حلم انسان کو بہت رنج اور دلی بے چینی سے بچائے رہتا ہی ؞ پھر سوا اِس کے مغرور کو کسی نہ کسی وقت گرنا ہی سلیمان نے کہا ہی کہ غرور کے آگے ہلاکت اور مغرور مزاج کے آگے گرنا ہی ؞

غرض حلم سے انسان کو بڑے فایدے ہوتے ہیں ؞ اُس کے باعث اُس کے ہمسایہ اور چوگرد کے لوگ اُس کے دوست رہتے ؞ جو حقیقتاً حلیم ہی لوگ اُسے اکثر بُرا نہیں کہتے بلکہ پیٹھہ پیچھے بھی اُس کی تعریف کرتے ہیں اور اُس کا نقصان نہیں کیا چاہتے بلکہ جب وہ کبھی تکلیف میں پڑتا ہی اُس کی مدد کیا چاہتے ہیں ؞ لیکن اِس سے بھی بڑا فایدہ یہہ ہی کہ خدا اُس پر مہربان رہتا اور اُسے اپنی برکت عنایت کرتا ہی ؞ جیسا کہ [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جو خدا کے سچے پرستار ہوا چاہتے ہیں ضرور ہے کہ غصہ کو ماریں ٭ جب کوئی کچھ بُرا کام کرتا ہے ت
چاہئے کہ اُس بُرے کام کے سبب اپنی بیزاری ظاہر کریں تاکہ اُس شخص کو معلوم ہو کہ اُس سے بُرا کام
صادر ہوا ہے اور اُس سے باز آوے لیکن اُس شخص کا کسی طرح بُرا نہ چاہیں اور جب اُس کی بُرائی
کی خواہش دل میں پیدا ہو تو اُسے فوراً روکیں اور اگر ایسا نہ کرینگے تو بڑا گناہ صادر ہوگا مثلاً اگر
کسی کا کوئی جانور کسی کے کھیت میں چلا جائے اور نقصان کرے تو کھیت والے کو چاہئے کہ جانور
والے کی غفلت کے واسطے ایک طرح سے کچھ بیزاری ظاہر کرے اور دوستانہ اس مقدمہ میں اُس
سے کچھ کہہ دے کہ یہ حرکت آیندہ کو اُس سے نہ ہو لیکن کھیت والے کو لازم نہیں ہے کہ غصہ کو اپنے دل
میں رکھ چھوڑے اور جانور والے سے عداوت رکھے اور اُس کا نقصان چاہے اگر ایسا کریگا تو اُس سے
بڑا گناہ صادر ہوگا ٭ سلیمان نے جو کہ فضلِ الٰہی سے نہایت دانا تھا کہا ہے کہ غصہ احمقوں کے دل میں
رہتا ہے ٭ واعظ ۷ باب ۹ آیت ٭

غرض غصہ ور مزاج شخص ہرگز آرام سے رہ نہیں سکتا ٭ ہمارے چوگرد انسان بستے ہیں اور
وے کبھی جانکر اور کبھی بغیر جانے کبھی ایسی باتیں کرتے ہیں جو رنج دینے کے قابل ہیں چنانچہ
ایسی حالت میں غصہ ور مزاج شخص کو کب آرام ملیگا وہ ہر بات سے جو اُس کے دیکھنے یا سننے میں
آویگی غصہ ہوتا رہیگا اور اُس کا غصہ آگ کی طرح اُس میں جلتا اور اُسے جلاتا رہیگا چنانچہ اس
سے ظاہر ہے کہ غصہ ور شخص آپ سزا پاتا ہے ٭ لیکن جو اپنے غصہ کو مارتا اور اُسے مار کر بُردبار ہو
جاتا ہے وہ بہت دلی بے چینی اور رنج سے محفوظ رہتا ہے اگر کوئی اُس کی بدگوئی کرے یا
اُس سے کچھ کہے تو وہ اُس کا کچھ خیال نہیں کرتا لیکن ہوا کی موافق اُس بات کو چلی

جانے دیتا ہے ❖ گیتے سو سمجھتے رہتے ہیں اور راہی چپ چاپ چلا جاتا ہے یہہ کہاوت [illegible]
شخص کے حق میں خوب راست ٹھہرتی ہے لوگ جو چاہیں اُس کو کہیں وہ اُن کی باتوں پر خیال
نہیں کرتا ❖ وہ کسی سے جھگڑتا بھی نہیں پر جب کوئی غصہ کے ساتھ اُس سے بات کرتا
ہے تو وہ ملایمت کے ساتھ جواب دیتا ہے پس وہ آدمی جو اُس سے جھگڑنے چاہتا جلد خاموش ہو
جاتا ہے چنانچہ سلیمان نے یہہ کہا ہے کہ ملایم جواب غصہ کو پھیر دیتا ہے ❖ امثال ۱۵ باب
۱ آیت ❖

حاصل کلام بردباری اور ملایمت سے بڑے فایدے ہوتے ہیں خدا اِس بات
سے بہت خوش رہتا ہے پھر اِس سے اِنسان اِس جہان میں بھی بہت دلی آرام پاتا ہے ❖
غصہ ور لوگ بردباری اور ملایمت کو پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی گالیاں کھا کر گالی
نہ دے اور نقصان اُٹھا کر اُس کا بدلہ نہ لے تو ایسے لوگ اُسے بزدل اور ڈرپوک کہتے ہیں
لیکن اُس شخص کو اِن کی باتیں خیال میں لانا نہ چاہئے یہہ لوگ جو چاہیں سو
کہیں خدا اُسے ایسا نہیں سمجھتا وہ بردباری اور ملایمت سے بہت خوش رہتا
ہے اور سب اِنسان بھی حالانکہ خود بردبار نہ ہوں اِس بات کو بہت پسند کرتے ہیں
اِسی واسطے اُن کے درمیان یہہ مثل مشہور ہے کہ غم کھاؤ اور کم کھاؤ ❖ سوا اِن
فایدوں کے خدا نے تاکید سے بردباری کا حکم کیا ہے پس ہمیں ضرور ہے کہ اِس بات کے لئے اُس
سے دعا مانگیں اور ہمیشہ اُس میں سعی و کوشش کریں ❖

پرہیزگاری کا بیان ❖ اِس سے یہہ مراد ہے کہ ہم کوئی نشہ کی چیز

نہ کھائیں نہ پئیں اور خوراک بھی ایسی اور اس قدر نہ کھائیں جس سے بیمار ہو جائیں یا
جسم کو قابو میں نہ رکھ سکیں اور خدا کو بھول جائیں و گناہ کریں ÷ اکثر قوموں
کے درمیان اِس ملک میں شراب کا بڑا دستور ہے لوگ سمجھتے ہیں کہ اِس میں
کچھ نقصان نہیں پر حقیقت میں اِس میں بڑا گناہ پایا جاتا ہے ÷ شراب
کے پینے سے عقل و جسم دونوں برباد ہوتے ہیں ÷ جب شادی یا اَور کسی باعث سے جماعت ہوا
کرتی ہے تب لوگ زیادہ پیا کرتے ہیں ایسا کہ بیہوش ہو کر اِدھر اُدھر مارے پھرتے ہیں بلکہ گلی کوچوں
اور نابدانوں میں بھی پڑے رہتے ہیں ÷ پس اِس میں بڑا گناہ اور نہایت ذلت ہے ÷ شاید
کوئی کہے کہ تھوڑی سی شراب پینے میں کچھ نقصان اور گناہ نہیں ÷ لیکن جو شخص پہلے تھوڑی
بھی پئیگا اُسے اچھی معلوم ہونے لگیگی اور جب مزےدار معلوم ہونے لگی تو اُسے رفتہ رفتہ بڑھاتا
جائیگا اور آخر کو پورا شرابی ہو جائیگا ÷ پھر اگر کوئی ہمیشہ نہیں پر صرف کبھی کبھی متوالا ہوا کرے
تو اِس میں بھی نقصان اور گناہ ہے ÷ جب حکیم علاج کے طور بتلاویں تو ذرا سی لینا چاہئے لیکن
اَور کسی حالت میں نہیں پر زہردار سانپ کی طرح اُس سے پرہیز کرنا و بھاگنا چاہئے ÷ یوں ہی
افیون و گانجہ و بھانگ وغیرہ سے دور رہنا ضرور ہے یہ چیزیں اِس ملک کے لوگوں کے درمیان
بہت رائج ہیں لیکن اِس میں بڑا گناہ ہوتا ہے ÷ بہت لوگ شراب کے پینے اور نشوں کے کھانے
کو ہلکی بات سمجھتے ہیں لیکن اُن کی ہلکی بات سمجھنے سے اُس کا گناہ جاتا نہیں رہتا ÷ جو لوگ
اِن چیزوں کا استعمال کرتے ہیں اُن کا ہوش جاتا رہتا ہے اور عقل کے باب میں وے حیوانوں کی
طرح ہو جاتے ہیں ÷ خدا اپنے عابدوں کے درمیان حیوانوں کو نہیں چاہتا ÷ پس نصیحت

جو اُس کے عابد ہوا چاہتے ہیں ضرور ہی کہ ایسی خراب چیزوں سے دور رہیں + پھر پرہیزگاری سے یہہ مراد ہی کہ ایسی قوت والی خوراک نہ کھایا کریں جس سے جسم بے قابو ہو جائے اور ہم خدا کو بھول جائیں + عقل کے باعث اِنسان کو بڑا درجہ ہی + پس چاہئے کہ ہمیشہ عقل کی ترقی پر رجوع رہے جس سے خدا اور فرایض کو زیادہ پہچانے اور معلوم کرے اِسی لئے وہ اِس جہان میں بھیجا گیا ہی نہ کہ بدن کو چکنانے اور موٹا کرنے اور نفسانی لذتوں میں رہنے کو + قصاب حیوانوں کو ذبح کیا کرتے ہیں اور ذبح کے لئے اُنھیں موٹا کرتے ہیں لیکن کسان وغیرہ جو حیوانوں سے کام لیا چاہتے ہیں اُنھیں ایسا موٹا نہیں کرتے اگر ایسا موٹا کریں تو وے اچھی طرح کام نہ کرسکیں + اِنسان کو غیر فانی روح اور عقل عنایت ہوئی ہیں + پس اُنھیں نہ چاہئے کہ طرح طرح کے بیجا مزے دار کھانوں کے کھانے سے جسم کے چکنانے اور موٹا کرنے میں مشغول رہیں کیونکہ وے ذبح کے لئے نہیں پر خدا کی عبادت کے لئے پیدا ہوئے ہیں + اگر جسم ہی کے پالنے میں مشغول رہینگے تو جیسا چاہئے خدا کی عبادت اور فرمانبرداری نہ کرسکینگے وے اُن حیوانوں کی مانند ہونگے جو موٹائی کے باعث کام نہیں کرسکتے چنانچہ اگر اِس باعث حق تعالیٰ کی عبادت میں قصور کرینگے تو عذاب جہنم میں ڈالے جائینگے تب جسم کی موٹائی اور خدمت سے کچھ فایدہ نہ ہوگا لیکن اُن سے ویسا ہی سلوک ہوگا جیسا قصاب اُن حیوانوں سے کرتے جنھیں ذبح کے لئے تیار کرتے ہیں + جب جسم بہت موٹا ہو جاتا ہی تو عقل کو دباتا ہی اور عقل سے بخوبی کام نہیں ہو سکتا اور اُسے ایسا معلوم ہوتا ہی گویا اُس کے اوپر ایک بڑا بوجھ رکھا ہی اُس کا حال اُس شخص کی حالت کی مانند ہوتا ہی جس کے سر پر ایسا بھاری بوجھ ہو کہ اُسے دبا ڈالے اور وہ اُس بوجھ کے مارے کچھ غور نہ کرسکے + پھر

اُس شخص کی عقل جو مقوی خوراکوں سے جسم کی پرورش اور خدمت میں رہتا ہے ایک ننھے پودے
کی مانند ہے جو کانٹوں اور جھاڑیوں کے درمیان اُگا ہو اور اُن کے مارے اچھی طرح بڑھ اور
پھیل نہ سکے ◆ چنانچہ یوں ہی موٹا اور تیار جسم عقل کو دبائے رہتا ہے اور اُسے بڑھنے نہیں
دیتا ◆ یہی باعث ہے کہ موٹے اور بھاری جسم کے لوگ اکثر بڑا علم اور بڑی دانائی نہیں رکھتے
اور لوگ جو علم و ذہن و دانائی کے لئے مشہور ہوگئے ہیں اکثر دُبلے پتلے ہوئے ہیں ◆ غرض ظاہر
ہے کہ جو شخص مقوی خوراکوں سے جسم کے پالنے میں مشغول رہتا ہے اپنا بڑا نقصان کرتا ہے کیونکہ
عقل کو دبائے رہتا اور اپنے تئیں گویا آدھا دیوانہ کرتا ہے اور اس میں بڑا گناہ بھی صادر ہوتا
ہے ◆ جب کہ جسم کی موٹائی سے عقل دبی رہتی ہے تو دل بخوبی خدا پر نہیں لگ سکتا حالانکہ
ہر وقت ہمارا یہی خاص کام ہے پس چاہئے کہ کھانے پینے میں پرہیزگار رہیں ◆

ہم یہ نہیں کہتے کہ سب چکنے اور مقوی کھانوں کے کھانیوالے موٹے ہو جاتے ہیں بہت
لوگ ایسے ہیں کہ ان کھانوں کو کھاتے ہیں تو بھی موٹے نہیں ہوتے لیکن اگرچہ جسم موٹا نہیں ہوتا
نفس زبردست اور بے قابو ہو جاتا اور بہت دق کرتا ہے چنانچہ جب نفس زور کرتا اور اُسے دبا
نہیں سکتے بڑا گناہ ہوتا ہے ◆ پس اس لحاظ سے پرہیزگاری میں ہوشیاری کرنی چاہئے ◆

پھر بہت چکنے اور مقوی کھانے کے کھانے سے معدہ خراب ہوتا اور تندرستی میں فرق آتا ہے
معدہ و اجب طرح کی خوراک کے ہاضمہ کے واسطے بنا ہے جو نہ تو بھوسی کی مانند موٹی اور نہ گھی کی
طرح چکنی ہو ◆ پس جب لوگ وہ خوراک کھاتے جس میں بے حساب گھی یا ایسی اور کوئی چیز
پڑی ہے تو اپنے معدہ کو ایسا ایک کام دیتے ہیں جس کے لئے وہ نہیں بنا اور جسے کر نہیں سکتا ◆

چنانچہ بدہضمی ہوتی اور اس باعث تندرستی جاتی رہتی ہے ۔ ہاضمہ تندرستی کی بنیاد ہے اور جب ہاضمہ بگڑا ہوا تو تندرستی کیسے رہیگی ۔ جو صاحب مقدور ہیں غریبوں کی نسبت اچھی اور مقوی غذا کھایا کرتے ہیں اس لئے وے اُن کی نسبت تندرست بھی اکثر کم رہتے ہیں ۔ سوا ان باتوں کے پرہیزگاری کے لئے خدا کا حکم ہے اور اُس کے حکم کے سبب تمہیں اُس کی پاسداری کی چاہئے ۔

پھر پرہیزگاری کے معنے یہہ بھی ہیں کہ ہم ضرورت سے زیادہ نہ کھائیں ۔ جب کہ ہم اپنے طبع کی خوراک بھی کھائیں تو اُتنی ہی کھائیں جتنی پرورش کے لئے ضرور ہو ۔ چنانچہ حیوان بھی حالانکہ انسان کی سی عقل نہیں رکھتے حاجت کے موافق کھا کر ٹھہر جاتے ہیں مثلاً جب کوئی گائے یا بیل پیٹ بھر کے کھالے اگر اُس کے کھانے کے لایق کیسی ہی اچھی چیز دی جاے وہ ایک یا دو منہہ مار کے پھر اُسے نہ چھوئیگا اور اگر کبھی کبھی حیوان زیادہ کھا کر اپنے تئیں بیمار بھی کرلیں تو یہہ کچھہ عجب نہیں کیونکہ اُنھیں انسان کی سی عقل عنایت نہیں ہوئی اور صرف کھانے ہی سے اُنھیں خوشی حاصل ہوتی ہے ۔ لیکن انسان کو عقل دی گئی ہے اور اُس کے لئے بڑی شرم کی بات ہے اگر وہ ضرورت سے زیادہ کھا جائے ۔ وہ صرف کھانے پینے اور مر جانے کو پیدا نہیں ہوا لیکن خدا کو جاننے اور اُس کی عبادت کرنے کو ۔ پس جب وہ ایسا زیادہ کھا جاتا ہے کہ اچھی طرح سانس نہیں لے سکتا اور چل پھر اور کچھہ کر نہیں سکتا تو اپنے تئیں حیوان سے بدتر کرتا ہے ۔ زیادہ کھایا کرنے سے انسان پیٹو ہو جاتا ہے اور پیٹو ہونا ایک بڑی مکروہ بات ہے ۔ لوگ اکثر شادیوں اور دعوتوں میں بہت کھاتے ہیں ایسا کہ اُن کے پیٹ نکل آتے ہیں بلکہ کبھی کبھی [illegible]

بھی جاتے ہیں + بہر زیادہ کھانے سے بہت لوگ بیمار ہو جاتے اور جب بیمار ہو جاتے تو مر بھی جاتے ہیں پس زیادہ کھانے میں بڑا گناہ ہوتا ہے + غرض یہہ مثل کہ غم کھاؤ اور کم کھاؤ بہت اچھی ہے غم کھانے سے تو انسان بہت لڑائی دنگے اور دقت سے بچا رہیگا اور کم کھانے سے بہت بیماریوں سے محفوظ رہیگا اور اسی واسطے لوگ یہہ بھی کہا کرتے ہیں کہ تندرستی کے لئے بہتر ہے کہ انسان آدھا پیٹ کھائے +

غرض ان سب باتوں سے ظاہر ہے کہ ہمیں پرہیزگار ہونا چاہئے بغیر اس کے کوئی خدا کا سچا عابد نہیں ہو سکتا اور جو اس کے برخلاف کرتا ہے شیطانی ہے + ہمیں ضرور ہے کہ شراب و گانجہ و بھانگ و افیون وا و کسی نشہ کی چیز کو نہ چھوئیں اور پھر ایسی غذا نہ کھائیں جس سے جسم بے قابو ہو جائے اور واجب طرح کی خوراک بھی حاجت سے زیادہ نہ کھائیں کیونکہ ان دونوں باتوں سے انسان حیوان سا ہو جاتا ہے اور خدا کی محبت اور عبادت کے قابل نہیں رہتا +

پاکدامنی کا بیان + اس سے یہہ مراد ہے کہ انسان سوا اپنی جورو کے کسبیوں یا اور عورتوں سے کام نہ رکھے اور ان کی بابت نہ سوچے نہ گندی گفتگو کرے جس سے نفس زور کرے اور نہ ناپاک خیالوں کو دل میں جگہ دے + جب شہوت زور کرتی اور کسی بیگانی عورت کے لئے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے تو انسان بہت ناپاک ہو جاتا ہے اور اس ناپاکی کی حالت میں خدا کی عبادت کے قابل نہیں رہتا + جو آدمی سوا اپنی جورو کے اور کسی عورت سے کام رکھتا ہے خواہ وہ کسبی ہو یا اور کوئی پاکدامنی کی شریعت کو عدول کرتا ہے یہہ بات ایسی ظاہر ہے کہ اس کا اور بیان کرنا کچھ ضرور نہیں + جب تک کوئی انسان ایسی حالت میں رہتا ہے خدا کی عبادت نہیں

سکتا اور اگر اِسی طرح مریگا تو بہشت کو نہ پہنچیگا خدا کا غضب اُس پر رہتا ہی +

غرض پاکدامنی سے یہہ بھی مراد ہی کہ ہم گندی گفتگو سے پرہیز کریں + بہت لوگ ہیں جو فعل سے زنا نہیں کر سکتے اُن کے یگانوں دوستوں اور ہمسایوں کی نگاہ اُن پر رہتی ہی اور اُنھیں قابو نہیں ملتا یا کہ اُن کے پاس اِس فعل کے لئے روپیہ پیسا نہیں ہی چنانچہ یہہ لوگ عورتوں وغیرہ کی بابت گندی گفتگو کرنے اور اِسی طرح اپنے دل کو راضی کرتے ہیں لیکن اِس سے بھی بڑا گناہ صادر ہوتا ہی ہمیں حکم ہی کہ زنا کی طرح ناپاک اور گندی گفتگو سے بھی پرہیز کریں + لوگوں کو شاید معلوم نہیں کہ گندی گفتگو میں کس طرح گناہ ہوتا ہی + اُس میں گناہ اِس باعث ہوتا ہی کہ اُس سے دل ناپاک ہوتا اور شہوت زور کرتی ہی ایسا کہ ایسی گفتگو کے کرنے اور سُننیوالے جب قابو پاویں یہہ فعل بد کر بیٹھیں چنانچہ اِس حالت میں اُن سے خدا کی محبت اور عبادت نہیں ہو سکتی + بہت لوگوں کو گندی گفتگو کی عادت ہوتی ہی جب دو چار لوگ اکٹھے بیٹھتے ہیں تو اکثر ایسی باتیں کیا کرتے ہیں چنانچہ جب کوئی خوشی کے ساتھ کسی شخص کی زناکاری یا کسی لڑکی یا عورت کے بگڑنے یا بے کام کسی کی جورو یا بیٹی یا بہو یا بہن وغیرہ کے حسن و خوبصورتی کی بابت گفتگو کرتا تو پاکدامنی کی شریعت کو عدول کرتا اور گناہ کرتا ہی کیونکہ ایسی گفتگو سے شہوت پیدا ہوتی اور دل ناپاک ہوتا ہی + تو اُن کو جو دل و راستی سے خدا کی عبادت کیا چاہتے ہیں ضرور ہی کہ گندی گفتگو سے دور رہیں +

پھر خواہ نخواہ عورتوں پر نگاہ بھی نہ کرنا چاہئے یہہ بھی پاکدامنی کے خلاف ہی اور گندی گفتگو اور زنا کی طرح اِس میں بھی گناہ پایا جاتا ہی کیونکہ اِس سے بھی ناپاک خیال پیدا ہوتے

[illegible]

ޚުތުބާ

[illegible]

[illegible]

ہی کہ ہر کوئی اُسے مان لیگا + خدا نے ہمیں ہاتھہ پانوں آنکھیں اور تندرستی کام کرنے کو دئے ہیں +
ہمارے سب کاروبار کا جو اِس جہان میں کرتے ہیں چاہئے کہ اول مقصد یہہ ہو کہ خدا کی حمد و ثنا
جاری ہو اور دویم اپنی اور بال بچوں کی پرورش + پس ہر ایک کو چاہئے کہ خبرداری اور
ہوشیاری سے اپنے دُنیوی کاروبار کو انجام دے تاکہ بال بچوں کی پرورش کرے اور اپنی حیثیت
کے موافق کچھہ غریبوں کو بھی دے سکے + جو ہاتھہ پانوں اور تندرستی رکھکے بھیک مانگے اور
اُس کے لڑکے بالے بھوکھوں مریں اور چیتھڑے لادے پھریں یہ اُن کو بڑی شرم کی بات ہی +
جس شخص کا ایسا حال ہوتا ہی وہ لوگوں میں بھی بہت بدنام رہتا ہی + سوا اِس کے ایک اور فرض
ہی کہ وہ بھی بہت واجب ہی یعنے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنی کمائی میں سے کچھہ رکھتا جائے کہ وہ اُس
کے لڑکوں کی تعلیم اور تربیت میں کام آوے + لوگ اِس بات پر بہت خیال نہیں کرتے لیکن
یہہ بڑا گناہ ہی + ہم یہہ نہیں کہتے کہ ہر شخص اپنے لڑکوں کو عالم و فاضل کرنے کی کوشش کرے
پر ہر ایک کو چاہئے کہ اُن کی کچھہ تعلیم کرے جس سے وے خدا کو پہچانیں اور اپنے فرایض کو معلوم کریں
اور زندگی درستی اور دیانت داری کے ساتھہ بسر کریں +

بعضے لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی خدا کا سچا عابد ہوا چاہے تو ضرور ہی کہ وہ شادی بیاہ نہ کرے دُنیوی
کاروبار میں مشغول نہ ہو اور کچھہ کام نہ کرے اِسی لئے بہت لوگ فقیر ہو کر بھیکھ مانگتے پھرتے اور مُلک
مُلک گھوما کرتے ہیں اور کوئی کوئی جنگلوں میں جا بیٹھتے ہیں + لیکن یہہ اِن لوگوں کی
ایک بڑی بھول ہی + خدا نے کبھی یہہ حکم نہیں کیا کہ اُنھیں جو میری عبادت کیا چاہتے
ہیں ضرور ہی کہ دُنیوی کاروبار میں مشغول نہ ہوں اور محنت نہ کریں پر اپنے عزیزوں اور بیگانوں

تو چھوڑ کر جنگلوں میں جا بیٹھیں * جب خدا نے انسان کو خلق کیا تو اُنھیں نر و مادہ
پیدا کیا اور حکم کیا کہ ایک ساتھ رہیں اور اپنی پرورش کے واسطے محنت کریں یہہ حکم نہ کیا کہ مرد و
عورت علیحدہ رہیں اور جنگلوں میں جا بیٹھیں * خدا کی عبادت جوگیوں اور فقیروں کی
صرف تھوڑے ہی لوگوں پر واجب نہیں پر جہان بھر کے تمام انسانوں پر * لیکن
اگر فقیروں کی طرح کی عبادت کے لیے لوگ تمام دُنیوی کاروبار چھوڑ دیں تو دنیا خود جلد تمام ہو
جاے چنانچہ انسان کی پرورش نہ ہو اور جو موجود ہوں جلد بھوکھ کے مارے مر جائیں اور تھوڑے
عرصہ جب تک زندہ بھی رہیں مارے بھوکھ کے خدا پر دھیان نہ لگا سکیں اور اُس کی عبادت
نہ کر سکیں * چنانچہ فقیروں کی تدبیر کے موافق تھوڑے ہی دنوں میں ایک عابد بھی نہ رہے *
پس وہی تدبیر سب سے بہتر ہی جو خدا نے ٹھہرائی ہی * اس تدبیر سے انسان کی پرورش
اور خدا کی عبادت دونوں ہو سکتی ہیں * رات دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں اور اگر
انسان اپنا دُنیوی کاروبار خبرداری اور ہوشیاری سے کریگا تو خدا کی عبادت کے واسطے
بہت فرصت پاویگا * خدا کی عبادت اور دُنیوی کاروبار آپس میں ایک دوسرے کا خلل
نہ کرینگے * لوگ کھانے پینے اور آرام کے لیے بہت فرصت پا سکتے ہیں چنانچہ اس طرح عبادت
کے لیے بھی پا سکتے ہیں * سوا عبادت کے معین وقتوں کے وے کام کرتے وقت بھی دن بھر
خدا کی بابت خیال کر سکتے ہیں اور یہہ اُسی طرح ہی گویا دن بھر اُس کی عبادت کرتے رہے *
یہہ بات ممکن ہی بلکہ بہت آسان بھی ہی اور وے جو حقیقتاً خدا کو پیار کرتے اسی طرح کرتے ہیں
وے دُنیوی کام کرتے وقت بھی خوشی کے ساتھ خدا کی بابت غور کرتے ہیں * جب کسی کا

باپ یا بیٹا یا اَور کوئی لگا نہ جسے وہ بہت پیار کرتا ہی کہیں پردیس میں ہوتا ہی تو وہ شخص حالانکہ کام میں مشغول رہتا ہی اُسے ہردم یاد کرتا رہتا ہی یوں جب کوئی تھوڑے عرصہ میں کچھ بڑی چیز مثلاً بہت سا روپیہ یا زمین یا کوئی بڑی نوکری پانے پر ہوتا ہی تو کام کے ساتھ اِس کی بابت بھی ہردم سوچتا رہتا ہی ✦ پس ہم بھی معین وقتوں پر خدا کی عبادت کر سکتے اور دُنیوی کام کرتے وقت بھی اُس کی بابت خیال کر سکتے ہیں ✦

غرض جو خدا کا سچّا عابد ہوا چاہے اُسے ضرور ہی کہ اپنی اور بال بچوں کی پرورش کے لئے محنت کرے اور محنت میں خبرداری اور ہوشیاری ظاہر کرے ✦ وے لوگ جو اِس سے غافل ہو کر بھیک مانگتے پھرتے اور جنگلوں میں بیٹھتے ہیں بڑا گناہ کرتے ہیں حق تعالیٰ نے کبھی اِس کا حکم نہیں کیا وہ ہاتھ پانوں اور تندرستی کام کے لئے دیتا ہی اور وے جو بال بچوں کی پرورش اور خدا کے جلال اور بزرگی کے لئے اُنھیں کام میں نہیں لاتے بڑی ناشکری ظاہر کرتے ہیں ✦ کاہلی خدا کی نظر میں بہت مکروہ ہی اور وہ کاہلوں سے بہت بیزار رہتا ہی اُس نے فرمایا ہی کہ جو کام نہیں کرتا اُسے کھانا بھی نہیں چاہئے انسان کی عقل بھی یہی بات کہتی ہی اور جو کاہل ہو کر اپنے تئیں خراب کرتے اور بال بچوں کو بھوکھوں مارتے اِنسانوں کے درمیان بھی بدنام رہتے ہیں ✦

قناعت کا بیان ✦ اِس سے یہہ مراد ہی کہ ہم اُن چیزوں سے راضی رہیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں اور بیقراری کے ساتھ اَور چیزوں کی خواہش نہ رکھیں نہ اُن کی نسبت حسد کریں جو ہم سے زیادہ مال و اسباب رکھتے ہیں ✦ مثلاً اگر کوئی صرف موٹا کھانا کھاتا اور موٹے کپڑے پہنتا اور چھوٹے مکان میں رہتا ہو اور اپنی کمائی سے روپیہ جمع کرنے کے لئے بہت بچا نہ سکتا ہو تو وہ ایسے

شخص کی حالت کی طمع نہ رکھے جو اچھی خوراک و پوشاک کا مقدور رکھتا اور بڑے مکان میں بستا اور بڑی دولت کا بھی مالک ہو ÷ اور اُس سے حسد کبھی نہ کرے ÷ ہر شخص کی حالت خدا کی طرف سے ہی اور کچھ آپ سے نہیں ہوتا دولت و تنگدستی و بال بچوں کا ہونا اور نہ ہونا سب اُسی کی طرف سے ہی بادشاہوں سے لے نہایت محتاج فقیروں تک سب کی حالت اُسی کی مقرر کی ہوئی ہی ÷ وہ قدرت و دانائی و مہربانی میں بے پایان ہی اور جو کرتا ہی سب اپنے مخلوقوں کی بہتری کے لیے کرتا ہی پس یہی سمجھکر سب انسانوں کو اپنی اپنی حالت سے راضی رہنا چاہئے ÷ ماباپ چاہتے ہیں کہ ہمارے لڑکے خوش رہیں لیکن اُن میں وے لیاقتیں نہیں جن سے اُنھیں خوش کر سکیں چنانچہ وے ہر بات پر قادر نہیں ہیں اور اپنے لڑکوں کے واسطے جو چاہیں کر نہیں سکتے اور اُنھیں بیماری و دکھ درد اور ہر طرح کی تکلیف سے محفوظ نہیں رکھ سکتے پھر وے بہت دانا بھی نہیں ہوتے اور اکثر نہیں جانتے کہ ہمارے لڑکوں کے واسطے کونسی بات اچھی ہی پھر اُن کی محبت بھی اگرچہ زیادہ ہی پر بے حد نہیں اور جب وے خود تکلیف میں پڑتے ہیں تو یہ محبت لڑکوں کی نسبت بہت کم ہو جاتی ہی غرض ان سب باعثوں سے وے ہمیشہ اپنے لڑکوں کی بہتری نہیں کر سکتے لیکن خدا میں تو یہ باتیں نہیں پائی جاتیں ÷ وہ قدرت و حکمت اور محبت میں بے پایان ہی اور ہمیشہ اپنے مخلوقوں کی بہتری کر سکتا ہی اور کوئی اُس کے مقابلہ کے قابل نہیں ہی ÷ پس ہر ایک کو چاہئے کہ اُس حالت کو جس میں خدا نے اُسے رکھا ہی اپنے حق میں بہتر سمجھے اور اُس سے راضی رہے اور اُن نعمتوں کے لیے جنھیں روزمرہ خدا سے پاتا ہی شکر ادا کرے ÷ اگر وہ صرف خوراک و پوشاک رکھتا ہو اور اُس کے پاس دولت نہ ہو

تو معلوم کرے کہ اگر خدا نا سب جانتا تو اُسے بڑی دولت بھی دیتا اُس میں یہہ قدرت ہے
کہ اگر چاہے تو دم بھر میں فقیر کو شاہنشاہ کر سکتا ہے اور وہ کسی مخلوق سے غافل نہیں ہے سب
کی خبر رکھتا ہے اُس نے اپنی حکمت بے پایان سے دیکھا کہ فلانے شخص کو دولت کچھ فایدہ نہیں
بلکہ نقصان کریگی چنانچہ دولت کو اُس سے باز رکھا ۔ ہمیں چاہئے کہ خدا کی محبت اور حکمت
پر اعتبار رکھیں اُس کی یہہ صفتیں ہمیشہ ہماری بہتری کے واسطے مشغول رہتی ہیں ۔ پس
چاہئے کہ خاطر جمع رکھیں اور اپنی حالت سے راضی رہیں ۔ اگر راضی نہ رہینگے تو ناراضگی سے
کچھ فایدہ نہ ہوگا پر اَوروں کی حالت دیکھکر حسد کرتے رہینگے اور یہہ حسد آگ کی طرح ہمیں
کھا جایا کریگی چنانچہ اِس طرح اُن چیزوں سے بھی فایدہ اور خوشی حاصل نہ کرینگے جنھیں رکھتے
ہیں ہمارا حال اُن ناراض لڑکوں کی مانند ہوگا جو اپنے بھائیوں یا بہنوں کے پاس اپنی چیز
سے کوئی بہتر چیز دیکھکر غصّہ اور حسد کے مارے اپنی بھی پھینک دیتے ہیں اور اُس سے خوشی نہیں
حاصل کرتے ۔ غرض اِس طرح اُن چیزوں کے لئے جنھیں رکھتے ہیں خدا کا شکر بھی ادا نہ کر
سکینگے کیونکہ جس چیز سے ناراض ہیں اُس کے لئے دل سے شکر کیا ادا کرینگے اور جب شکر ادا نہ کرینگے
تو ناشکر گذار ٹھہرینگے اور بڑا گناہ صادر ہوگا ۔ پس چاہئے کہ خدا کی مہربانی اور حکمت کا یقین
کریں اور جانیں کہ جس حالت میں اُس نے ہمیں رکھا ہے وہی ہمارے لئے سب سے بہتر ہے ۔
اگر وہ ہمیں دولت دیتا تو اُس سے شاید ہمارا نقصان ہوتا ہزاروں دولت و عیش و عشرت سے
خدا کو بھول جاتے اور اپنے تئیں جہنم کے لایق کرتے ہیں ۔ اگر ہمیں دولت ملتی تو شاید ہم بھی اُسے
بھول جاتے ۔ اور حقیقت میں دولت سے خطرہ بڑا ہوتا ہے اِسی لئے قدیم زمانے کے ایک

خدا پرست نے حق تعالیٰ سے یہہ بہت خوب دعا مانگی تھی کہ دو باتوں کے لئے میں تجھہ سے عرض کرتا
ہوں میرے مرنے کے پیشتر اُن کا مجھہ سے انکار نہ کر یعنے فریب اور جھوٹھہ کو مجھہ سے دور رکھہ اور نہ مجھے
دولت دے نہ افلاس پر میرے لایق خوراک مجھے عنایت کر ایسا نہ ہو کہ دولت کے رکھنے سے میں تیرا
انکار کروں اور کہوں کہ خداوند کون ہی یا کہ محتاج ہوؤں اور چوری کروں اور تیرا نام بیفایدہ
لوں + شاید کوئی دولت نہ چاہے تو بھی اُو کسی کی حالت میں جو اُس کے سے بہتر ہی ہونے کی
خواہش رکھے مثلاً ایسا کوئی شخص جس کی آمدنی پانچ روپیہ کی ہی اُس کی حالت میں ہونے چاہے
جس کی دس روپیہ کی ہی + چنانچہ یہہ بھی ناراضگی اور گناہ ہی اور اِس سے بھی بہت پرہیز کیا
چاہئے + البتہ انسان پر فرض ہی کہ اپنے دُنیوی کاروبار میں ہوشیاری اور خبرداری کرے
اور اگر خدا کی مرضی ہوگی تو اُس پر اپنی برکت بخشیگا اور اُسی کے وسیلے اُسے بڑھاویگا چنانچہ وہ اکثر
ایسا کرتا ہی لیکن اوروں کی حالت دیکھکر اپنے سے ناراض کبھی نہ ہونا چاہئے + اِس جہان
میں بھی خوراک و پوشاک چاہئے زندگی کی یہی ضروری باتیں کہلاتی ہیں اور جس کے پاس یہہ ہیں
اور اُس کی با آرام گذرتی ہی اُسے بڑے بادشاہوں کی طرح راضی اور خوش رہنا چاہئے +
بادشاہوں اور امیروں کو فضول دولت اور اسباب سے کونسا حقیقی فایدہ ہوتا ہی + غریب
اپنا موٹا کھانا کھاتے ہیں اور جیتے ہیں بادشاہ نفیس غذا کھاتے پر وے بھی صرف جیتے ہیں
جینے سے زیادہ اور تو نہیں کچھہ کر لیتے نفیس خوراک سے اُنھیں کونسا زیادہ حقیقی فایدہ ہوتا ہی
بلکہ فایدے کے بدلے بدپرہیزی سے اکثر نقصان ہوتا ہی اِس کا بیان ہو چکا ہی + اِسی طرح
پوشاک کی بابت بھی دیکھہ او غریب اپنے موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور بادشاہ بڑی عمدہ پوشاک

پر دونوں کے بدن چھپ جاتے اور جینے ہیں عمدہ پوشاک سے بادشاہوں کو کونسا تحقیقی فایدہ ہوجاتا ہی پھر چند روز میں امیروں اور بادشاہوں سے یہہ نفیس کھانے اور عمدہ پوشاکیں چھن جاینگی اور اُن کی روحوں کو تنہا خدائے تعالٰی کے حضور حاضر ہونا ہوگا وہاں وے اپنے اپنے اعمال کے موافق پاوینگے اور اِس دُنیا کی چیزیں نجات کے حق میں کچھہ کام نہ آوینگی ٭ غریب بھی اپنے اعمال کے موافق پاوینگے اور روزِ عدالت میں اُن کے اور بادشاہوں کے درمیان کچھہ فرق نہ رہیگا تو پھر اُن کے لئے ناراضگی کا کونسا باعث ہی ٭ کوئی بھی نہیں ٭ یہہ زندگی چند روزہ ہی اور یہہ حالتیں جلد تمام ہوجاینگی ٭ پس ہر ایک کو جو خدا کا سچا عابد ہوا چاہتا ہی ضرور ہی کہ ناراضگی سے پرہیز کرے اور ہمیشہ قناعت پر خیال رکھے ٭

خوشدلی کا بیان ٭ اِس سے یہہ مراد ہی کہ ہمیشہ دل میں خوش رہیں اور اوروں کو بھی خوش معلوم ہوں ٭ اِس خوشدلی میں اُن تمام فرضوں کے جو ہم پر خدا اور انسان کی اور اپنی نسبت واجب ہیں بجالانے کی طرف اِشارہ ہی کیونکہ اگر اُن فرضوں کو بجا نہ لاویں تو خوش رہنے کا باعث نہیں بلکہ برعکس اِس کے نہایت کمبخت رہنے کا ٭ سب جو اِن فرضوں کو ادا نہیں کرتے خدا کے دشمن ہیں اور اُس کا غضب اُن پر رہتا ہی ٭ پس وے نہایت خطرناک حالت میں ہیں اور جب تک ایسے حال میں رہتے ہیں خوشدل نہیں ہوسکتے اور اُن کو خوشدلی کا حکم بھی نہیں برعکس اِس کے اِس خطرناک حالت کے باعث اُن کو حکم ہی کہ غم کریں اور روویں ٭ خوشدلی کا اِنسان کے لئے اُس حالت میں حکم ہی جب وہ گناہوں سے توبہ کرے اور اُنھیں چھوڑے اور خدا کی محبت اور عبادت کی طرف متوجہ ہو ٭ جب اِنسان ایسا کرتا ہی تو خدا کا دشمن نہیں

رہتا بلکہ فرزند ہو جاتا ہے اور اُس کا غضب اُس پر نہیں رہتا لیکن خداوند عیسیٰ مسیح پر اعتقاد رکھنے کے باعث اُس کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔ غضب کے بدلے خدا کی محبت اور مہربانی اُس پر رہتی ہے یوں اُس کی حالت سلامتی کی ہوتی ہے جب تک اِس جہان میں رہتا ہے نجات کے لئے خدا پر اعتقاد رکھتا ہے اور مرنے کے بعد بہشت کے آرام میں داخل ہوتا ہے ۔ پس اُسے ہر طرح سے خوشی کا باعث ہے ۔ غرض خدا کے سب سچے عابدوں کو چاہئے کہ ان باعثوں سے خوش رہیں اور اگر خوش نہ رہینگے تو وہ دو باتوں کے حق میں گنہگار ہونگے پہلے تو خدا کی نسبت ناشکری ظاہر ہوگی اور دوسرے اُن کی اُداس صورت سے دُنیا کے لوگوں کو معلوم ہوگا کہ خدا کی بندگی ایک بڑا بوجھ ہے اور اُس سے کچھ خوشی حاصل نہیں ہوتی ۔ جب لوگ ایسے کسی آقا کی خدمت کرتے ہیں جو اُن پر بہت مہربان رہتا اور ہمیشہ اُن کی پرورش اور آرام کا خیال رکھتا ہے تو وے بہت خوش رہتے ایسا کہ اُن کی خوشدلی اوروں پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور جب کوئی اُن کے مالک کی بابت اُن سے کچھ پوچھتا تو جھٹ اُس کی تعریف کرنے لگتے اور تعریف کے موقع سے بہت خوش بھی ہوتے ہیں چنانچہ خوشدلی اور تعریف دونوں سے ظاہر کرتے کہ مالک کے بڑے احسانمند ہیں ۔ غرض خدا ایسا آقا ہے کہ اُس کی مہربانی بے پایاں ہے وہ ہمیشہ اپنے عابدوں کی بہتری پر متوجہ رہتا ہے ۔ پس اُنھیں چاہئے کہ ہمیشہ خوش رہیں اِس طرح وے اُس کی نسبت شکرگذاری ظاہر کرینگے اور اُس کے دشمنوں پر آشکارا ہوگا کہ وہ نہایت مہربان آقا ہے اور کہ اُس کے عابد اُس کی بندگی کو دل و جان سے پسند کرتے ہیں ۔ وے نوکر جن کا مالک سنگدل و ظالم ہے بہت کمبخت رہتے اور اپنی کمبخت حالت رنجیدہ اُداس چہرے سے ظاہر کرتے اور ہمیشہ ایسے مالک کو بُرا کہتے رہتے ہیں اور جب تک اُس کی خدمت کریں کبھی خوش نہیں

رہ سکتے لیکن خدا تو ایسا مالک نہیں ہے ۔ شاید کوئی سمجھتے ہوں کہ اُن لوگوں کو جو خدا پرست ہوا چاہتے ہیں ضرور ہے کہ ہمیشہ غم کیا کریں اور اداس رہیں اور خوشدل نہ ہوں لیکن یہہ بڑی غلطی ہے ۔ سچے خدا پرستوں کو حکم ہے کہ خوشدل رہیں اور اگر نہ رہینگے تو گناہ صادر ہوگا ۔ اس ملک کے جوگی اور فقیر جو اپنے تئیں بڑے خدا پرست کہتے چہرے کو اداس اور بھاری اور غمزدہ سا رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا پرستی کا یہہ ایک بڑا نشان ہے لیکن یہہ اُن کی بڑی بھول ہے ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وے نہ تحقیق خدا پرستی رکھتے نہ اُس کی کیفیت کو جانتے ہیں وے خدا کی عبادت کرنے نہیں جانتے پس اُس خوشی سے بھی ناواقف ہیں جو اُس کی پرستش اور محبت سے حاصل ہوتی ہے ۔ غرض خدا کے سب سچے عابدوں کو معلوم ہو کہ انھیں خوشدلی کا حکم ہے اور اس کی وجہہ بھی ہے یعنے قادر مطلق اُن کا آسمانی باپ و حامی و حافظ ہے جب تک اس جہان میں رہینگے وہ ہر طرح سے اُن کی خبر لیگا اور جب یہاں سے رخصت ہونگے سعادتِ ابدی میں پہنچا دیگا تو اور کیا چاہئے ۔ پس لازم ہے کہ خوشدلی سے ہمیشہ اپنی شکرگذاری ظاہر کریں ۔

نفس کشی اور اپنی خواہشوں اور مرضی کے روکنے کا بیان ۔ بعضے فرائض مثلاً پرہیزگاری پاکدامنی وغیرہ اس فرض میں شامل ہیں ۔ اس سے یہہ مراد ہے کہ اپنی خواہشوں کے موافق نہ کریں اور اپنی مرضی پر نہ چلیں بلکہ ہر بات میں خدا کی مرضی کے موافق کریں حالانکہ اس میں جسم کو کچھ تکلیف بھی ہو ۔ جب تک انسان اس دُنیا میں رہتا ہے اُس کے دل میں کچھ نہ کچھ گناہ باقی رہتا ہے اور یہہ گناہ اُسے بیجا کاموں کی طرف جس سے جسم کو کچھ خوشی اور مزہ حاصل ہوتا ہے رجوع کرتا رہتا ہے لیکن اُسے حکم ہے کہ اِن بُری خواہشوں کو مارے اور وہی کام کرے جو خدا کی مرضی کے موافق ہیں ۔

جب لڑکے کھیل کود میں جنگلوں اور اور خطرناک جگہوں میں خوشی سے دوڑتے پھرتے اور اُس وقت
روکے جاتے تو اُن کے دل میں ایک طرح کا رنج اور تکلیف معلوم ہوتی ہے کیونکہ اُن کی وہ خوشی رُک گئی
جو کھیل کود سے حاصل ہوتی تھی اسی طرح جب خدا پرست کسی ایسی راہ سے روکے جاتے جس میں اُنھیں
کچھ دنیوی فایدہ یا مزہ مل سکتا ہے تو اُن کو ایک طرح کی تکلیف اور درد معلوم ہوتا ہے اُنھیں حکم
ہے کہ اِس تکلیف کو برداشت کریں اور دنیوی فایدہ اور مزہ کو چھوڑیں اُنھیں اپنے فرضوں کے ادا کرنے
سے کام ہے حالانکہ اِس میں جسم کو تکلیف بھی ہو چنانچہ چاہیئے کہ اِنسان سب نشہ کی چیزوں اور بد
پرہیزی اور ناپاکی اور غرور اور سب بُری باتوں سے پرہیز کرے ✦ اِن سب باتوں کے کرنے سے جسم
کو ایک طرح کی خوشی ملتی اور پرہیز کرنے سے دل کو درد ہوتا ہے پر حکم ہے کہ اِس درد کو برداشت کریں اور
گناہ سے دور رہیں ✦ غرض اِسی طرح طمع سے بھی پرہیز کرنا ہے ✦ انسان کے دل میں دولت پیدا
کرنے کی بابت خواہش رہتی ہے لیکن جب کہ بغیر گناہ کے صادر ہونے کے دولت پیدا نہیں ہو سکتی تو اِس
خواہش کو روکنا اور مارنا چاہیئے ✦ مثلاً اگر کسی کو تھوڑے ہی عرصہ میں دغا یا فریب سے بہت سا
روپیہ مل سکتا ہو تو اُسے ضرور ہے کہ اُس روپے کو جانے دے اور گناہ نہ کرے ✦ جس دل میں
لالچ بھرا ہے اُس میں خدا کی محبت کی جگہہ نہیں ہے جیسا کہ جس برتن میں لبالب پانی بھرا ہے اُس میں
بغیر پانی گرائے دودھ کی جگہہ نہیں ✦ پس ضرور ہے کہ لالچ دل سے نکالا جائے تب خدا کے واسطے
جگہہ ہوگی ✦ لالچ کے مارنے میں دل کو بڑی چوٹ لگیگی لیکن چوٹ کا سہنا اور لالچ کا مارنا ضرور
ہے ✦ غرض چاہیئے کہ عزیزوں اور یگانوں کی محبت بھی حد سے باہر نہ جائے ہمیں حکم ہے کہ خدا
کو سب سے زیادہ پیار کریں اگر کسی طرح کے گناہ سے عزیزوں کا فایدہ ہو سکتا ہو تو اُن کی خاطر

وہ گناہ ہرگز نہ کریں پھر اگر کسی زمانہ میں دشمن بہت زبردست ہو جائیں اور ہمیں ستاویں اور کہیں
خدا کی محبت چھوڑ دو تو چھوڑو نہیں تو تمہارے لڑکے بالوں کو ابھی تمہارے سامھنے قتل کرتے ہیں تو
ضرور ہی کہ انھیں قتل ہو جانے دیں اور خدا کی محبت نہ چھوڑیں * پھر نفس کشی اور اپنی مرضی کے مارنے کے
فرض میں یہہ بھی شامل ہی کہ ہمیشہ حق پر رہیں اور انسان کی رضامندی اور تعریف حاصل کرنے کو کبھی
اُس سے نہ گریں لوگ انسان کی تعریف بہت چاہتے ہیں اور اس واسطے بہت باتیں بیجا کرتے ہیں لیکن
یاد رکھنا چاہئے کہ دُنیا میں گناہ بھرا ہوا ہی اور انسان کی راے اور سمجھہ اکثر باتوں میں غلط ہی اور
ہلاکت کو پہنچاتی ہی * پس خدا کے عابدوں کو لازم ہی کہ کبھی انسان کی راے اور سمجھہ کی ہدایت
پر نہ چلیں پر ہمیشہ کلام پاک پر خیال رکھیں اور اُس کے فرمانوں کے موافق چلیں کیونکہ وہ ہمیشہ صحیح ہی
اور سلامتی کی راہ میں پہنچاتا ہی * پھر جیسا کہ انسان سے تعریف نہیں چاہنا ہی ویسا ہی حق
اور نیکی کی راہ میں اُن سے شرمانا بھی نہیں ہی جھوٹھی شرم جہان میں بہت غالب ہی اور
اِسی کے باعث لوگ بہت واجب باتوں سے باز رہتے ہیں چنانچہ اِس ملک کے بہت لوگ جانتے ہیں کہ
مذہب عیسوی حق ہی اور سوا اِس کے اور سب جھوٹھے ہیں تو بھی لوگوں کی شرم کے مارے اُسے
قبول نہیں کرتے ڈرتے ہیں کہ لوگ ہمیں کافر و بیدین کہینگے یہہ جھوٹھی شرم ہی اور لوگوں کو حکم
ہی کہ ایسی شرم کو دل سے نکال پھینکیں ہمیشہ حق پہ چلنا چاہئے اور اگر عیسوی مذہب کے اختیار کرنے
سے لوگ ہمیں نہایت ستاویں بلکہ ہاتھہ پانوں کاٹ ڈالیں اور مار بھی ڈالیں تو بھی سب برداشت
کرنا چاہئے ہمیشہ حق پہ ثابت قدم رہنا اور خدا کی مرضی کے موافق کرنا فرض ہی *

پھر اِس فرض میں یہہ بھی شامل ہی کہ ہم ہمیشہ اپنے تئیں محض گنہگار اور نالایق سمجھیں *

اپنے تئیں اچھا سمجھنا لوگوں کی عادت ہوتی ہے لیکن ہمیں ضرور ہے کہ اِس عادت پر غالب آویں اور اگر ہمیں لوگ نیک اور بھلا بھی کہیں تو بھی اُن کی باتوں پر خیال نہ کریں ہم تو اپنے گناہوں کے سبب عذاب ابدی کے سزاوار ہیں ہم میں نیکی اور بھلائی کا کیا ذکر ۔

تحصیل دانائی کا بیان + اِس سے یہہ مراد ہے کہ ہم ہمیشہ سچی دانش میں ترقی کریں اور سچی دانش وہ ہے جس سے اِنسان خدا کو زیادہ پہچانتا اور زیادہ اُس کی مرضی کے موافق چلنا سیکھتا ہے + سچ ہے کہ خدا نے اِنسان کو عقل عنایت کی ہے پر اِس عقل سے دانائی ایک دم سے آ نہیں سکتی ضرور ہے کہ اِنسان سیکھے اور رفتہ رفتہ اُسے حاصل کرے + اگر گناہ نہ بھی کرتا تو بھی اُسے ضرور ہوتا کہ رفتہ رفتہ سیکھکر دانائی کو حاصل کرے اور ابد الآباد سیکھتا اور اُسے حاصل کرتا رہتا پر اب جو گناہ کیا ہے اور اُس کی عقل گناہ کے باعث تاریک ہو گئی ہے زیادہ اُس کی تحصیل کے لیے سعی و کوشش کرنا ہے + جب خدا نے اُسے خلق کیا تو سچی دانائی دی تھی لیکن اُس نے گناہ کر کے وہ کھو دی چنانچہ اب اُسے ضرور ہے کہ پہلے اُسے حاصل کرے جو کھو گئی ہے تب بعد اُس کے ہمیشہ اور سیکھتا اور اُسے بڑھاتا رہے + یہہ سب پر بہت فرض ہے ضرور ہے کہ ہم ہمیشہ خدا کی بابت زیادہ علم حاصل کرتے جائیں اور زیادہ اُس کی مرضی کے موافق چلنا سیکھیں اور جو اِس میں غفلت کرتا بڑا گناہ کرتا ہے + چونکہ خدا اپنی سب صفتوں میں بے حد اور بے پایان ہے اور اِنسان صرف مخلوق ہے اور عقل و طاقت کی حد رکھتا ہے یعنے عقل و طاقت اُس میں بہت تھوڑی ہیں کیونکر ممکن ہے کہ بغیر محنت و سعی کے کچھ اُس کی بابت جان سکے + پس ضرور ہے کہ ہر وسیلے سے جو ہمارے قابو میں ہیں ہم خدا کی بابت زیادہ سیکھیں اور اُس کی پاک مرضی بجا لاویں + اِس مقصد سے چاہئے کہ ہم اُس کے کلام پاک کو پڑھا کریں اور

اگر اب تک پڑھ نہ سکتے ہوں تو پڑھنا جلد سیکھنا چاہئے اپنی زبان کا سیکھنا بہت ہی آسان
ہے اور کلام الٰہی کا ترجمہ ہر زبان میں ہوا ہے اور کسی کو یہ عذر نہ رہیگا کہ میں نے کلام پاک کو
اپنی زبان میں نہ پایا اس لئے اُسے پڑھ نہ سکا + ان لوگوں کو جو نہایت بوڑھے ہو گئے ہیں
اور اب پڑھنا سیکھ نہیں سکتے چاہئے کہ کسی سے پڑھوایا کریں اور اگر دعا کے ساتھ سُنینگے تو خدا
برکت بخشیگا اور اس طرح بھی وے خدا کی پہچان اور فرماں برداری میں ترقی کرینگے + پھر سوا
اس کے ہر ایک کو چاہئے کہ کلام پاک کے وعظ کو بھی سُنا کرے تحصیلِ دانائی کا یہہ بھی ایک بڑا
وسیلہ ہے + اور صرف سُننا کافی نہیں ضرور ہے کہ جو سنیں اُس پر عمل کریں + مریض حکیم
کی باتوں کو کان سے سُنتا ہے پر صرف سُن ہی کے نہیں رہ جاتا بلکہ اُس کے کہے کے موافق کرتا ہے
تب فایدہ اُٹھاتا ہے + اسی طرح ہمیں چاہئے کہ خدا کے کلام کی ہدایت پر چلیں تب اُس سے فایدہ
ہوگا + پھر اور وسیلوں سے بھی جو خدا نے ہمیں دئے ہیں دانائی حاصل کی چاہئے سیکڑوں اچھی
کتابیں بنتی اور چھپتی ہیں ہمیں فرض ہے کہ انھیں پڑھیں اور اُن سے دانائی کو بڑھا دیں +
خدا نے اپنے رحم و کرم سے چھاپا بھی ایجاد کروا دیا ہے جس سے کتابوں کی بڑی کثرت ہوئی ہے اور ہر
کوئی اُن سے فایدہ اُٹھا سکتا ہے + اگر چھاپہ نہ ہوتا تو کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتیں شمار
میں نہایت تھوڑی ہوتیں اور اُن کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوتی اور وے ہزاروں میں کہیں صرف
ایک یا دو کو میسر ہوتیں چنانچہ تمام ملک جہالت میں ڈوبا رہتا اور لوگ خدا کو اور سعادت کی راہ کو
پہچان نہ سکتے + لیکن خدا اپنے فضل سے لوگوں کی بہتری کے واسطے ہزاروں کتابیں تیار کرواتا
ہے + پس چاہئے کہ انھیں پڑھیں اور دانائی حاصل کریں + لوگوں کو لازم نہیں کہ اِن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پرورش اور حکومت چاہئے + وفائی سے مراد ہی کہ خصم سوا اپنی جورو کے اور کسی عورت سے کام
نہ رکھے کہ اُس کے ساتھ سچا رہے اور بے ایمانی نہ کرے + وے خصم جو اُس کے خلاف کرتے بڑا گناہ کرتے
ہیں اور خدا اُن کی سزا کریگا + اِس ملک کے اکثر لوگ اِس بات کو اچھی طرح نہیں سمجھتے اور شاید
خیال کرتے ہیں کہ اِس میں ایسا کونسا بڑا گناہ ہی + یہہ تو سب کہتے ہیں کہ کسی لڑکی یا خصم والی
جورو کو بہکانا اور بگاڑنا بڑا گناہ ہی لیکن کسبیوں کی صحبت کو ہر کوئی بُرا نہیں سمجھتا + اِس
بات کا بیان پیچھے ہو چکا ہی اور اُس کا یہاں دوہرانا کچھ ضرور نہیں + ہر کسی کو معلوم
کیا چاہئے کہ جو کسبیوں سے صحبت رکھتا بڑا گناہ کرتا اور اپنی جورو سے بڑی بیوفائی اور بے
ایمانی کرتا ہی + اگر جورو بھی ایسی بیوفائی کرے تو اُسے کیسی چوٹ لگے ایسا رنجیدہ ہو کہ اُسے
قتل کرنے پر مستعد ہو پھر اپنی جورو کی نسبت کیوں بیوفائی کرتا ہی جیسا جورو پر اُس کی نسبت وفا
داری فرض ہی ویسا ہی جورو کی نسبت اُس پر بھی فرض ہی + خدا نے کبھی کسی عورت کو بہت سے
مردوں کے لئے مقرر نہیں کیا + پس وے عورتیں جنھوں نے اپنے تئیں کسبی کر لیا ہی بڑا گناہ
کرتی ہیں اور وے مرد بھی بڑا گناہ کرتے جو اُن سے صحبت رکھتے ہیں + شروع میں خدا نے ایک
مرد کے لئے ایک ہی عورت کو پیدا کیا اور وہ عورت اُس کی جورو ہوئی + پس وے لوگ جو
سوا اپنی جورو کے اَور عورتوں سے کام رکھتے ہیں اپنی جوروؤں کی نسبت بڑی بے محبتی اور بے
وفائی ظاہر کرتے ہیں اُن سے بُرا سلوک کرتے اور گویا سمجھتے ہیں کہ یہہ ہماری برابر انسان نہیں
ہیں پر صرف نفسانیت کے لئے ہمیں دی گئی ہیں + پھر اِس وفائی سے یہہ بھی مراد ہی کہ خصم
اَور عورتوں کے ساتھ ٹھٹھا نہ کرے اِس طرح بھی لوگ اپنی ناپاک خواہشوں کو جو اَور عورتوں کی

نسبت رکھتے پوراکرتے ہیں وے سمجھتے ہیں کہ یہہ تو صرف بات چیت ہے اور اِس میں کچھ گناہ نہیں ۔ لیکن اِس میں بھی گناہ اور جورو کی نسبت بیوفائی پائی جاتی ہے کیونکہ ٹھٹھے کے وقت اُس عورت کی نسبت جس سے بات چیت ہوتی ہے دل میں ناپاک خواہش پیدا ہوتی ہے اور جب اُس کی نسبت ناپاک خواہش پیدا ہوتی ہے جورو اُس وقت کم قدر ہو جاتی اور اُس کا حق یاد نہیں رہتا ۔ پس یہہ اُس سے بیوفائی ہوتی ہے کیونکہ وہ شخص اُس عورت کے ساتھ جس سے ٹھٹھا کرتا ہے دل میں زنا کر چکا اور اگر قابو پاوے تو حقیقت میں اُس کے ساتھ فعلِ بد بھی کر بیٹھے غرض وہ شخص خدا اور بندہ دونوں کا گنہگار ہو چکا ۔ اگر کوئی یہہ بات معلوم کرے کہ میری جورو کسی اَور مرد کی خواہش رکھتی ہے تو اُسے کیسی بیوفا سمجھے اور کیسا رنج کھائے ایسی خواہش کو پورے زنا کی برابر سمجھے اِسی طرح چاہئے کہ اپنے تئیں بھی بیوفا سمجھے جب کسی اَور عورت کی نسبت خواہش رکھتا ہے ۔ پھر مرد جورو سے بیوفائی اُس وقت بھی کرتا ہے جب کسی سے کسی عورت کی بابت گفتگو کرکے اُس کی نسبت دل میں ناپاک آرزو پیدا کرتا ہے ۔ غرض کسبیوں کا ناچ دیکھنا بھی جورو سے بیوفائی کرنا ہے اُن کا ناچ دیکھکر دل جورو کو چھوڑکر اُن کے پیچھے جاتا ہے بلکہ اِسی باعث بہت لوگ اُن سے محبت بھی رکھتے ہیں ۔ اِس مُلک میں ناچ کا بڑا دستور ہے چنانچہ وے لوگ جو ناچ دیکھتے ہیں اپنی جورووں سے بڑی بے محبتی اور بیوفائی کرتے ہیں ۔ مرد بڑے سیانے ہوتے ہیں جورووں کی بےوفائی تو بہت جلد پکڑ لیتے ہیں اگر اُسے ذرہ سی بھی بات میں دیکھہ پاویں تو بڑا رنج کھاتے اور فکرمند ہوتے بلکہ اکثر جورووں کو قتل بھی کر ڈالتے ہیں اور اپنی جان کے واسطے کچھہ خوف نہیں کھاتے لیکن آپ ہزاروں طرح سے بیوفائی کرتے ہیں اور تو بھی سمجھتے ہیں ہم نے کچھہ نہیں کیا ۔ غرض ہر مرد کو چاہئے کہ اِس سے پرہیز کرے اور اپنی جورو کے ساتھ سچّا اور وفادار رہے ۔

پھر خصم پر فرض ہے کہ جورو کو پیار کرے ✦ اِس ملک میں لوگ اِس بات کو بہت خیال
میں نہیں لاتے سمجھتے ہیں کہ عورت صرف نفسانیت کے لئے پیدا ہوئی ہے اور اِنسانوں کے درمیان اُس
کا درجہ ایسا نہایت کم ہے کہ وہ لایق بہت لحاظ کے نہیں ہے ✦ لیکن جو ایسا سمجھتے ہیں گناہ
کرتے ہیں ✦ خصموں کو چاہئیے کہ ہر بات میں اپنی طرح جوروؤں کی بھی عزت سمجھیں اور اُن
سے محبت رکھیں ✦ عورتیں صرف نفسانیت کے لئے خلق نہیں ہوئیں لیکن اُن کی بھی روحیں
ہیں جو ابدالآباد جیتی رہینگی ✦ خدا اُنھیں مردوں کی طرح سمجھتا ہے اور روزِ عدالت میں اُن
سے بھی حساب لیگا ✦ پس مردوں کو چاہئیے کہ اُنھیں اپنی طرح سمجھیں ✦ خدا نے اپنی دانائی
سے کئی باتوں کے لئے اِس جہان میں عورت کو مرد کے تابع رکھا ہے لیکن روحانی باتوں میں وہ
اُس کے برابر ہے ✦ جب خدا نے عورت کو پیدا کیا تو اُسے اِنسان کی پسلی سے بنایا جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ اصلاً مرد کے برابر ہے اور کہ اُس کی مدد اور سنگت کے لئے خلق ہوئی ہے اور مرد کو چاہئیے
کہ اُس کی عزت کرے اور اُس سے محبت رکھے ✦ اگر مرد کے سر سے پیدا ہوتی تو شاید معلوم ہوتا
کہ اُس سے بڑی ہے اور اگر پیر سے خلق ہوتی تو کوئی سمجھتے کہ اُس سے کمتر ہے لیکن وہ جسم کے بیچ کے
حصہ سے پیدا ہوئی ہے جس سے دریافت ہوتا ہے کہ وہ اُس کے برابر ہے اِس سے چاہئیے کہ اُس
کی عزت کریں اور چونکہ مرد کی مدد کے واسطے پیدا ہوئی ہے لازم ہے کہ اُس سے محبت رکھیں ✦
خدا نے ایسا ٹھہرا دیا ہے کہ جب اِنسان شادی کرلے تو ماباپ اور اَور عزیزوں کو چھوڑے اور زندگی
بھر اپنی جورو کے ساتھ بنا رہے خواہ دولت کے ساتھ ہو یا افلاس میں خواہ تندرست ہو یا بیمار
خواہ خوش ہو یا مصیبت میں ایسی کوئی حالت نہیں جس میں اُسے جورو کے چھوڑنے کا حکم ہے اِس

بات سے ہر ایک مرد پر جس میں ذرہ بھی عقل ہو ظاہر ہوگا کہ جورو کو دل و جان سے پیار کرنا فرض ہی
سوا جورو کے کون انسان کے ساتھہ ہر دکھہ اور تکلیف میں رہتا ہی اور رشتہ دار کیسے ہی عزیز کیوں
نہ ہوں جلد دق ہو جاتے اور اُسے چھوڑ دیتے ہیں لیکن جورو ہرگز نہیں چھوڑتی ہیں وہ بیشک محبت
کے لائق ہی ÷ پھر جورو سے نوکر یا لونڈی کی طرح سلوک نہیں کیا چاہئیے کیونکہ جورو خصم کے لئے
وہ کام کرتی ہی جو نوکروں سے نہیں ہو سکتا ÷ سوا اِس کے جورو کے پیار کے حق میں خدا کا حکم ہی
اور اگر وہ خصم کے لئے کچھہ بھی نہ کرتی تو بھی حکم الٰہی کے باعث اُس کی محبت خصم پر واجب ہوتی ÷
اِس مُلک میں لوگ جورو کو مارا کرتے ہیں لیکن یہہ بڑی بُری بات ہی اِس سے ظاہر ہی کہ اُنھیں
پیار نہیں کرتے ÷ بعد شادی کے خصم و جورو گویا ایک تن ہو جاتے ہیں خدا کا حکم ہی کہ انسان
جورو کو اپنی طرح پیار کرے کسی نے آج تک اپنے بدن کو نہیں مارا ÷ پس جورو کو مارنا بھی لازم
نہیں کیونکہ خصم و جورو گویا ایک تن ہیں ÷ اِس مُلک میں یہہ بُرا دستور ہی کہ لوگ لڑکیوں
کی تعلیم نہیں کرتے اِسی لئے عورتوں میں ویسی عقل نہیں ہوتی جیسے چاہئیے ÷ پس جب وے
ایسی کوئی بات کریں جو خصم کی مرضی کے برخلاف ہی تو خصم کو چاہئیے کہ اُسے سمجھاوے ÷ غرض
ہر مرد کو چاہئیے کہ اپنی جورو کو اپنی طرح پیار کرے اور وہ جو پیار نہیں کرتا خدا کے حضور بڑا گناہ کرتا
ہی اور سزا پاویگا ÷

سوا وفاداری اور محبت کے خصم پر یہہ بھی فرض ہی کہ جورو پر حکومت کرے اور اُسے
دباؤ میں رکھے ÷ خدا نے دُنیا کے انتظام کے لئے کئی طرح کے درجے مقرر کئے ہیں اور کسی کو حاکم کیا ہی
کسی کو محکوم اگر ایسا نہ کرتا تو کون کس کو مانتا اور بندوبست کیونکر رہتا چنانچہ اِسی لئے اُس

نے گھرانے میں بھی درجے کئے ہیں یعنے خصم کو مالک و حاکم بنایا ہے اور جورو و لڑکوں کو محکوم + لیکن معلوم کیا چاہئے کہ جورو کی یہہ تابعداری صرف اِسی جہان کی ہے روحانی باتوں میں وہ خصم کے برابر ہے اور عاقبت میں درجہ کا یہہ فرق نہ رہیگا اُس کی بھی روح غیر فانی ہے اور اُسے بھی حکم ہے کہ نجات کے وسیلوں کو کام میں لاوے اور عاقبت کی تیاری کرے + پھر ضرور ہے کہ خصم کی یہہ حکومت اُس محبت کے ساتھ ہو جس کا ابھی ذکر ہوا ہے جب اُس کے ساتھ ہوگی تو وہ اچھی ہوگی لیکن جب بغیر اُس کے ہوگی تو اُس کے ساتھ گناہ ملا ہوگا یہہ حکومت ویسی نہیں ہے جیسی ظالم مالک غلاموں پر رکھتے ہیں اور خصم کو حکم نہیں کہ اِس حکومت کے باعث مغرور ہووے اور بڑے زور و شور کے ساتھ اپنا اختیار جتاوے بلکہ یہہ گھرانے کے فایدے کے واسطے اُسے دی گئی ہے + پس چاہئے کہ ایسی ہوشیاری و دانائی و ملایمت و قایم مزاجی کے ساتھ حکومت کرے کہ گھر کے سب لوگوں کی بھلائی اور بہتری ہو + پھر خصم کو یاد رکھنا چاہئے کہ جورو کو ایسا کوئی حکم نہ کرے جو خدا کے کسی حکم کے برخلاف ہو اِس جہان میں دیکھتے ہیں کہ کوئی چھوٹے درجے کا حاکم اپنے تخت کے لوگوں کو ایسا کوئی حکم نہیں دیتا جو کسی عالی درجے کے حاکم کے حکم کے برخلاف ہو کیونکہ جانتا ہے کہ میرا یہہ درجہ اور اختیار نہیں کہ اپنے سے بڑے حاکم کے حکم کو منسوخ کروں چنانچہ اِسی طرح خصم کو اختیار نہیں کہ جورو کو ایسا کوئی حکم کرے جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو +

پھر خصم پر یہہ بھی فرض ہے کہ جورو کی پرورش کرے + جورو گھر کے کام کے لئے پیدا ہوئی ہے اور باہر بہت نہیں جا سکتی اور آپ اپنی پرورش نہیں کر سکتی پس خدا کا حکم ہے کہ خصم محنت کرکے جورو کو خوراک و پوشاک دے اور اُس آرام سے رکھے جس میں آپ رہتا ہے + اوقات کے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اب اُن فرضوں کا ذکر کرتے ہیں جو خصم کی نسبت جورو پر واجب ہیں + غرض پہلے چاہئے کہ جورو خصم سے وفادار رہے + ہر عورت کو جس میں ذرہ بھی عقل ہو معلوم ہوگا کہ یہہ بہت ضرور ہے + پر بیوفائی کئی طرح کی ہوتی ہے اور شاید سب کو معلوم نہیں کہ اِن سب راہوں سے بیوفائی کیونکر صادر ہو سکتی ہے + جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھہ فعلِ بد کرتی ہے تو یہہ کھلا کھل گناہ اور خدا کی شریعت کے برخلاف ہے یہہ بات سب پر ایسی ظاہر ہے کہ اِس کا بیان کچھ ضرور نہیں + پھر جورو کا کسی مرد کے ساتھہ صرف باتوں بات ٹھٹھا کرنا بھی خصم کی نسبت بیوفائی ہے کوئی عورت اپنے خصم کے سامنے کسی سے ٹھٹھا نہیں کرتی کیونکہ جانتی ہے کہ یہہ بات بہت بُری ہے اور میرا خصم اِس سے نہایت رنجیدہ اور غصہ ہوگا وے عورتیں جو اَور مردوں سے ٹھٹھے بازی کرتی ہیں اپنے خصموں کے پیٹھہ پیچھے کرتی ہیں چنانچہ وے مقدور بھر بیوفائی اور دل میں زنا کر چکیں اور اگر قابو پاویں تو اُن کے ساتھہ فعلِ بد بھی کریں + پھر جورو سے بیوفائی اِس طرح بھی ہوتی ہے جب وہ اپنے خصم کے سوا اَور کسی مرد پر دل لگاتی ہے اُس کا خصم شاید خوبصورت نہ ہو + پس جب وہ کسی مرد کو دیکھتی جو اُس کے خصم سے خوبصورت ہے اور اُس کی خواہش رکھتی ہے تو اپنے خصم سے بیوفائی کرتی ہے اگر قابو پاوے تو خواہش کو پورا بھی کرے چنانچہ عورتوں کو چاہئے کہ خبردار رہیں اور خواہ نخواہ پرائے مردوں کو نہ دیکھا کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت خواہش پیدا ہو اور خصم کی طرف بیوفائی صادر ہو + پھر جورو سے بیوفائی اُس وقت ہوتی ہے جب وہ ایسی باریک پوشاک پہنتی کہ اُس کا جسم اچھی طرح نہیں چھپتا اور پھر یہہ لوگوں کے دکھانے کو + رنگیلی بھڑکیلی پوشاکوں اور زیوروں کی پہننے والی عورتیں بھی بیوفائی کرتی

ہیں جب ان کے پہننے سے اُن کا مقصد یہی ہوتا ہی کہ ہم بہت خوبصورت معلوم ہوں اور لوگ
ہمیں دیکھیں اور ہماری تعریف کریں ✦ اگر ایسی عورتوں کو کسی طرح کا خوف اور مزاحمت
نہ ہو تو رفتہ رفتہ فعلِ بد کرنے لگیں ✦ بعضی عورتوں کی یہہ خواہش کہ لوگ ہمیں رنگیلی
بھڑکیلی پوشاکیں اور زیور پہنے دیکھیں اور ہم سے خوش ہوں بہت بُری ہی جب عورت کا خصم
ہو تو اُسے چاہئے کہ اپنے ہی خصم کو راضی اور خوش رکھے اور اَور مردوں کی تعریف اور پسند سے اُسے
کچھ کام نہیں ✦ عورت کی پاکدامنی کا مقدمہ بہت ہی نازک ہی مٹی کے سے برتن کا حال ہی
اگر مٹی کا کوئی برتن ذرہ بھی ترق جاے تو اُس کی کتنی ہی مرمت کیجائے وہ ترق نہیں مٹتی یہاں تک
اگر عورت ایک دفعہ بھی بیوفائی کرے تو زندگی بھر کے لئے داغ لگ جاتا ہی اور یہہ داغ بے علاج
ہی ✦ پس عورتوں کو چاہئے کہ اپنی وفاداری کی حفاظت میں نہایت ہوشیار رہیں ✦
سوا اُن فایدوں کے جو اِس سے حاصل ہوتے ہیں خدا کا یہہ حکم ہی اور اگر کوئی عورت اِس سے
غافل رہیگی تو یہاں بھی تکلیف پاویگی اور عاقبت میں بھی عذاب میں گرفتار ہوگی ✦ خصم
ہمیشہ جورو کو دیکھتا نہیں رہتا اور اُس کی بیوفائی کو معلوم نہیں کر سکتا لیکن خدا تو سب
کچھ دیکھتا اور جانتا اور یاد رکھتا ہی اور روزِ عدالت میں ہر طرح کی بیوفائی کو ظاہر کریگا
اور اُس کی سزا دیگا ✦

پھر جورو پر فرض ہی کہ اپنے خصم کو پیار کرے ✦ جب خصم کی نسبت جورو کے دل میں
پیار ہوتا تو اِن باتوں سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ ہمیشہ اُسے خوش کیا چاہتی ہی اور سب باتیں
اُس کا حکم مانتی اور اُس کی مرضی کے موافق کرتی گھر کا ایسا بندوبست کرتی کہ اُس کو آرام

ملتا اور لڑکوں کی خبرداری کرنی اور گھر بار کا کام ایسی ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ کرنی ہے کہ اُس کا کچھ نقصان نہیں ہونے پاتا + مرد کا کام باہر رہتا ہے اور شام کو دن بھر کی محنت سے گھر کو تھکا ماندہ لوٹتا ہے جورو کو چاہئے کہ گھر کا ایسا بندوبست رکھے کہ اس وقت اُسے کسی طرح کی دقت اور رنج و تکلیف نہ ہو بلکہ اُسے ہر طرح کا آرام دے تاکہ اُس کا دل پہلے دن بھر کی تھکائی و ماندگی دفع ہوا اور وہ تازہ دم ہو + جب وہ بیمار ہو یا کسی طرح کی تکلیف میں پڑے تو جورو کو چاہئے کہ اُس کے ساتھ ہمدرد ہو اُسے تسلی دے اور مقدور بھر اُن وسیلوں کو کام میں لاوے جس سے اُس کی بیماری یا تکلیف دفع ہو + اگر خصم کا مزاج کڑوا اور غصہ ور ہوگا تو اس ہمدردی اور خدمت سے مہربانی اور ملایمت کی طرف بہت مایل ہو جائیگا + جورو کو چاہئے کہ خصم کو اس لئے بھی پیار کرے کہ خدا نے اُس کو اُس کی پرورش اور حفاظت کا وسیلہ بنایا ہے + اور پھر یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس محبت کے لئے خدا کا حکم ہے + لازم ہے کہ یہہ حکم الٰہی اس محبت کی بنیاد اور اصل ہو نہ کہ خصم کی خوبصورتی یا لیاقت کیونکہ خوبصورتی ہمیشہ بنی نہیں رہتی اور خدا لیاقت سے محروم کر سکتا ہے اور اگر بنی بھی رہے تو شاید ایسا کوئی وقت آوے جب اُس سے بہت کام نہ نکلے + سب مرد حسین اور لیاقت والے نہیں ہوتے تو کیا عجب کہ بعضی عورتوں کے خاوند بدصورت یا جاہل یا کم نام ہوں لیکن اِن عورتوں کو لازم نہیں کہ ان باعثوں سے اپنے خصموں کو حقیر جانیں بلکہ ضرور ہے کہ خدا کا حکم یاد کرکے اُنھیں دل سے پیار کریں + غرض اگر جورو خصم میں محبت ہوگی تو دونوں خوش رہینگے لیکن اگر محبت نہ ہوگی تو زندگی مشکل کٹیگی +

پھر جورو کو چاہئے کہ خصم کی فرماں برداری کرے + گھرانے کے بندوبست کے واسطے خدا

نے خصم کو گھر کا مالک کیا ہی اور جورو کو فرض ہی کہ خصم کی تابعداری کرے خدا کا یہہ حکم ہی اور جو
ایسا نہ کریگی اُس سے گناہ صادر ہوگا لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اگر خصم اُسے ایسا کوئی حکم کرے
جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو تو اُسے بجا لانا لازم نہیں مثلاً اگر خصم جورو سے کہے کہ جھوٹھ بول یا چوری
کر تو وہ ایسا کام نہ کرے کیونکہ خدا نے اِن باتوں کو منع فرمایا ہی اور اُس کا حکم خصم کے حکم سے بے
نہایت درجہ بڑا ہی ٭ لیکن اَور سب باتوں میں جن میں گناہ نہیں پایا جاتا اُسے فرض
ہی کہ خاوند کی اطاعت کرے حالانکہ خاوند کا حکم اُس کی دانست میں بیفایدہ بھی معلوم ہو ٭
فرماں برداری اُسے واجب اور ضرور ہی ٭

غرض جورو پر فرض ہی کہ گھر بار کے بندوبست اور کام میں اپنے خاوند کی مدد کرے یعنے
گھر کا کام ایسی دانائی اور واجب کفایت کے ساتھ کرے کہ خصم کا کچھ نقصان نہ ہو ٭ مرد
کا کام باہر رہتا ہی اور اُسے گھر کے کام کے دیکھنے اور کرنے کی فرصت نہیں رہتی یہہ جورو کے سپرد
رہتا ہی ٭ پس اُس پر فرض ہی کہ اُسے ہوشیاری سے بجا لاوے کہ خصم کی محنت کا روپیہ پیسا
ضایع نہ ہو ٭ اگر یہہ ہوشیار اور خبردار رہیگی تو سب باتیں جیسی چاہئے ویسی ہی ہونگی لیکن اگر
غافل رہیگی تو کچھ بندوبست نہ رہیگا اور بڑا نقصان ہوگا ٭ گھر کا کام دیکھنا اور اُس کا
بندوبست کرنا سب عورتوں پر فرض ہی ٭ شاید بڑے امیروں اور دولتمندوں کی عورتیں
سمجھیں کہ یہہ کام تو غریبوں کی عورتوں کو چاہئے ہم پر فرض نہیں ہی لیکن یہہ بڑی غلطی
ہی کیسی امیر کوئی کیوں نہ ہوں یہہ سب پر بلکہ بادشاہوں کی بیگموں پر بھی واجب ہی اگر وے
خوراک کھاتی اور پوشاک پہنتی ہوں تو یہہ کام بھی واجب ہی اگر خوراک و پوشاک کچھ چاہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

پر روح فضلِ الٰہی سے سلامت رہے کیونکہ وہ ہوش کو پہنچا تھا کہ اُس سے کچھ حساب لیا جائے
لیکن جس لڑکے سے خوفِ خدا کے سکھلانے کے حق میں غفلت ہوتی ہے وہ گناہوں میں بڑھتا اور
گناہوں میں مرتا ہے اور آخر کو عذابِ ابدی میں پہنچتا ہے یوں جسم و روح دونوں ہلاک ہوتے ہیں +
خوفِ خدا سے یہہ مراد ہے کہ والدین لڑکوں کو خدا اور اُس کے حکموں کی بابت جو اُس نے
انسان کی ہدایت کے واسطے دیئے ہیں سکھلاویں اور یہہ بھی کہ سب انسانوں پر فرض ہے کہ ان
حکموں کو بجا لاویں اور کہ اُن کا ماننا لڑکوں پر بھی واجب ہے اور اگر نہ مانینگے تو آخر کو بڑی سزا پاوینگے
جب لڑکے بچپن میں خدا کی بابت تعلیم پاتے ہیں تو اُن کے دل پر بہت اچھی تاثیر ہوتی ہے یہہ تعلیم پتھر کی لکیر
کی طرح اُن کے دل پر نقش ہو جاتی ہے اور اگرچہ بعضے لڑکے اُس وقت اُسے خیال میں بہت نہ بھی
لاویں لیکن وہ بات اُن کے دل سے جاتی نہیں رہتی سنِ شعور کو پہنچکر اکثر اُس پر غور کرتے جب کہ
شاید ماں باپ سمجھتے ہیں کہ یہہ ہماری سب تعلیم بھول گئے ہیں + بعضے دفعہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ لوگ
جنھوں نے بچپن میں بہت اچھی دینی تعلیم پائی تھی بیس بیس و تیس تیس و چالیس چالیس برس خدا
کی فراموشی میں زندگی بسر کرتے رہے ہیں آخر کو اُنھوں نے فضلِ الٰہی کی تاثیر سے یکایک اُن نصیحتوں
پر بہت وصیان و غور کیا ہے اور گناہوں کو چھوڑ کر خدا کی محبت و عبادت کی طرف متوجہ ہوئے
ہیں چنانچہ والدین کی تعلیم بیفایدہ نہیں ہوتی پر اُس سے اُن کے لڑکوں کی نجات ہوتی ہے
جب ماں باپ لڑکوں کو خوفِ خدا سکھلاتے اور فضلِ الٰہی کے واسطے دعا بھی مانگتے ہیں تو خدا بہت
خوش ہوتا ہے اور اُن کی تعلیم پر اپنی برکت بخشتا ہے اور اُن کے لڑکے بہت گناہوں سے محفوظ
رہتے جن میں غافل والدین کے لڑکے گرفتار ہو جاتے ہیں + غرض بچپن میں خوفِ خدا

سکھلانے سے نہایت بڑے فایدے ہوتے ہیں اور اکثر وہی لوگ خداپرستی کے حق میں بہت مشہور ہوئے ہیں جنھوں نے بچپن میں یہہ تعلیم پائی ہے + البتہ بہت لوگ ایسے بھی ہوئے ہیں جنھوں نے آدھی عمر بلکہ بڑھاپے میں بھی خدا کو پہچانا ہے لیکن ایسے لوگوں کو گذرے گناہوں کے واسطے بڑی تکلیف اور نہایت رنج ہوا ہے پر وے لوگ جو لڑکپن میں خوفِ خدا سکھلائے گئے ہیں دینی تعلیم اور والدین و اور عزیزوں کی خبرداری اور نگہبانی اور فضلِ الٰہی سے بہت بھاری گناہوں سے بچے رہے ہیں چنانچہ انھیں بہ از حد تکلیف اور رنج نہیں ہوا جو اوروں کو گناہ کے باعث ہوا ہے + ایک مثال لو فرض کرو کہ چالیس برس کی عمر کے دو شخص ہیں اور اس عمر میں دونوں لوگوں کی نظر میں نیک اور ایماندار ہیں لیکن ایک تو بچپن سے نیک اور ایماندار رہا ہے پر دوسرا تیس برس کی عمر تک بڑا ہی بدمعاش تھا ایسا کہ بدمعاشی کے باعث بہت بدنام رہا ہے اور ہر طرح سے بہت تکلیف اُٹھائی ہے بلکہ دس برس قید میں بھی رہ آیا اور بیڑیاں پہنکر مٹی کاٹ آیا ہے لیکن پیچھے سے اُس نے بدمعاشی سے توبہ کی اور سب طرح کے بُرے کاموں کو چھوڑ دیا چنانچہ چالیس برس کی عمر میں دونوں نیک اور ایماندار ہیں + اب غور کیا چاہئے کہ دونوں میں سے بہتر حالت کس کی ہے اور کون زیادہ آرام اور عزت سے رہا + بیشک وہی جو لڑکپن سے نیک اور ایماندار رہا ہے + یوں ہی اگرچہ ممکن ہے کہ لوگ آدھی عمر اور بڑھاپے میں خدا کو پہچانیں لیکن انھیں کی حالت سب سے اچھی ہے جنھوں نے بچپن میں خوفِ خدا کی تعلیم پائی ہے اور لڑکپن ہی سے اُسے مانتے آئے ہیں + لیکن جب والدین اس فرض سے غافل رہتے ہیں تو لڑکے شرارت میں پڑ جاتے اور اپنے فرایض سے ناواقف رہتے ہیں جب کہ فرایض سے ناواقف رہتے تو بے اندیشے ہے

طرح کا گناہ کرتے اور نہیں سوچتے کہ اِس کا انجام کیا ہوگا چنانچہ اسی طرح اپنے اوپر بڑی تکلیف لاتے ہیں + جب بچپن میں ڈانٹتے نہیں جاتے تو شرابی و چور و زانی و جھوٹھے و جواری وغیرہ ہو جاتے اپنے ہمسایوں اور جان پہچانوں میں بدنام رہتے اور نیک لوگ اُن سے پرہیز کرتے ہیں اور وے بُرے انجام کو پہنچتے ہیں اور سوا اِس دُنیا کی تکلیفوں کے اُن کے لئے عاقبت کا عذاب بھی دھرا ہی + پس لڑکوں کو خوفِ خدا سکھلانا بہت ضرور ہی + اِس مُلک کے لوگ اِس مقدمہ میں بڑی غفلت کرتے ہیں وے آپ ہی خدا اور سچی سعادت کی راہ سے ناواقف ہیں اِس باعث لڑکوں کو بھی خوفِ خدا سکھا نہیں سکتے + والدین پر نہایت فرض ہی کہ خود خدا کے حکموں اور سعادت کی راہ کو پہچانیں اور تب لڑکوں کو بھی سکھلاویں + لیکن بڑی عجیب بات ہی کہ والدین تو اُتنا بھی لڑکوں کو نہیں سکھاتے جتنا آپ جانتے ہیں + مثلاً سب جانتے ہیں کہ جھوٹھ بولنا و چوری کرنا و کسی سے عداوت رکھنا و لالچ کرنا و گالی دینا وغیرہ بُرا ہی کہ خدا نے اِن باتوں کو منع کیا ہی اور کہ جو اُنھیں کرتے ہیں اُس کے غضب کے سزاوار ہیں اور وے یہہ بھی جانتے ہیں کہ ایک جگہہ ہی جسے جہنم کہتے ہیں جہاں اِن سب بُرے کاموں کے کرنیوالے ڈالے جاوینگے اور وے یہہ بھی خوب جانتے ہیں کہ خدا کی محبت اور عبادت اور خوف سب پر واجب ہیں اور کہ یہہ بہت اچھی باتیں ہیں اور جو اُنھیں کرتے ہیں ہمیشہ بہشت میں خوش رہینگے تو بھی اپنے لڑکوں کو یہہ باتیں نہیں بتلاتے اور نہیں سکھاتے کہ خدا کو مانیں اور گناہ سے پرہیز کریں + دُنیا کی باتوں میں تو اُن کی نسبت بڑی محبت دکھاتے ہیں یعنے سونے و چاندی کے زیور بنا دیتے اچھے اچھے کپڑے پہناتے طرح طرح کے کھلونے اور مٹھائیاں لے دیتے اور مقدور بھر بڑے آرام سے رکھتے ہیں لیکن روحانی

باتوں میں ذرہ بھی محبت نہیں دکھاتے اِس مقدمہ میں اُنھیں حیوانوں کی طرح رکھتے ہیں ٭
جو لوگ حیوان پالتے صرف اُن کے جسم کی فکر رکھتے یعنے کھلاتے پلاتے کہ اُن سے اِس دُنیا میں کام
نکالیں لیکن کبھی اُن کے دل میں یہہ خیال نہیں گذرتا کہ عاقبت کے باب میں بھی اِن کے لئے کچھ
فکر کریں اِسی طرح والدین بھی صرف اِسی جہان کی بابت اپنے لڑکوں کے لئے فکر رکھتے ہیں لیکن
عاقبت کے باب میں اُن کے لئے کچھ کرنے کا خیال کبھی اُن کے دل میں نہیں گذرتا ٭ اگرچہ ظاہر میں
لڑکوں کو گوسالوں میں گائے بیل کے ساتھ نہیں رکھتے پر روحانی باتوں میں کچھ بہتر سلوک نہیں
کرتے لیکن اِس مقدمہ میں اُن سے ایسے غافل رہتے ہیں گویا وے حیوان ہوں اور حیوانوں کے
ساتھ اُنھیں باندھنے ہوں ٭ لڑکوں کے حق میں تمام اُن کی فکریں اِسی لئے ہیں کہ اِس دُنیا
میں خوش رہیں اور ذرہ نہیں سوچتے کہ ایسا بھی کچھ کیا چاہئے جس سے عاقبت میں بھی سعادتمند
رہیں ٭ معلوم ہوتا ہے کہ ماباپ اِس بات کا یقین نہیں کرتے کہ ہمارے لڑکے کو کہ بوڑھے بھی
ہو جائیں یہاں صرف تھوڑے عرصے کے لئے ہیں کہ یہاں سے کوچ کرنا ہے اور کہ اگر یہاں کچھ تیاری
نہ ہوگی تو آیندہ کو عذاب میں رہینگے ٭ کیونکہ اگر یقین کرتے تو عاقبت کی نسبت بھلا کچھ بھی تو
اُن کے حق میں کوشش کرتے ٭ چنانچہ جب لڑکے چلنے پھرنے اور بولنے اور سمجھنے لگتے اور کچھ
بیجا کرتے مثلاً کسی لڑکے کو مارتے یا جھوٹھ بولتے یا چوری کرتے تو ماباپ اِس بات کو ذرہ بھی خیال
میں نہیں لاتے اور اُنھیں ذرہ بھی نہیں سمجھاتے کہتے ہیں کہ ابھی بچہ ہیں بڑے ہونگے تب سمجھینگے
اور اگر کوئی لڑکے کے قصور کی بابت کچھ کہے بھی تو اُس سے لڑنے کو مستعد ہوتے ہیں ٭ چھوٹے
چھوٹے بلکہ چار چار و پانچ پانچ برس کے لڑکے گالیاں بکنے لگتے ہیں اور سبب اِس کا یہی ہے کہ

ماں باپ اور اندر گھر کے لوگوں سے سنتے ہیں ✦ والدین گالیاں سُن کر نہیں ڈانٹتے بلکہ اکثر لڑکوں کی گالیاں سن کر
ہنستے بھی ہیں اور اُنھیں بڑا چالاک سمجھتے اور خیال کرتے کہ آگے کو یہہ بڑے کھرے اور کچھہ جوانمرد ہونگے ✦
غرض ایسی بے رحمی والدین لڑکوں پر کرتے ہیں اور یہہ بے رحمی اِس باعث کہلاتی کہ لڑکوں کو جہنم کی راہ
میں دوڑتے دیکھتے ہیں اور اُنھیں نہیں روکتے ✦

اِس مُلک میں لڑکوں کی نسبت لوگوں کی ایسی اندھی محبت ہی کہ قصوروں کے لئے ذرہ بھی اُن کی سزا
نہیں کرتے ✦ سزا سے ذرہ چوٹ لگتی ہی اِسی لئے اُنھیں تنبیہہ نہیں کرتے لیکن یہہ بڑی حماقت ہی بہتر ہی کہ
یہیں ذرہ سی چوٹ کھالیں نہ کہ عذاب ابدی میں پڑیں ✦ جب لڑکوں کا جسم بیمار پڑتا ہی تب تو والدین
ایسی حماقت نہیں کرتے جانتے ہیں کہ اگر غافل رہیں تو لڑکے بیماری سے شاید مر جائیں اِس لئے کیسی ہی
کڑوی علاج ہو زبردستی سے پلا دیتے ہیں چنانچہ یوں ہی روحانی مقدمہ میں کیوں نہیں کرتے ✦ گناہ
روح کے حق میں بڑی بیماری ہی وہ بڑا خراب کوڑھ ہی جو اُسے ناپاک کرتا ہی اگرچہ لڑکوں کے جسم بہت صاف
و نرم و ہر نقص سے خالی ہوتے اور بہت پیارے لگتے ہیں تو بھی ہر بچے کے دل میں اِس کوڑھ کی اصل ہی اور جب
ہی وہ بولنے اور چلنے پھرنے لگتا ہی تب وہ ظاہر ہوتا ہی چنانچہ لڑکے ایک دوسرے کو مارتے اوروں کے کھلونے
لیا چاہتے اور اگر اُن کے کھلونے کسی نے لے لئے ہوں تو جھپٹ کر اُن سے چھین لیتے اور غصہ ہوتے و مزاج بگاڑتے
یہہ سب گناہ میں شمار ہی اور جیوں جیوں لڑکے بڑھتے جاتے ہیں گناہ زیادہ ظاہر ہوتا جاتا ہی ✦ پس
والدین کو لازم ہی کہ جب کسی طرح کا قصور اپنے لڑکوں میں دیکھیں تو اُنھیں سمجھا دیں اور جب دو چار
دفعہ سمجھانے سے نہ مانیں تو اُن کی کچھہ سزا کریں ✦ اِس مُلک کے لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا لڑکوں کی
باتوں اور کاموں کی جب تک کہ وے بارہ یا پندرہ برس کے نہ ہولیں خبر نہیں رکھتا لیکن یہہ اُن کی

بڑی غلطی ہے وہ اُن کی سب باتوں کی خبر اُسی وقت سے رکھتا اور اُن کو جواب دے سکتا ہے جیسا
سے اُنھیں کچھ ہوش ہوتا اور روے نیک و بد کے درمیان تمیز کر سکتے ہیں ۔ پس جب وے نصیحت
کریں اُنھیں اچھی طرح سمجھانا چاہئے اور جب سمجھانے سے نہ مانیں تو اُن کی سزا دینی چاہئے اِس سے
غافل رہنا ہرگز لازم نہیں ۔ وے انگریز جو حقیقتاً خداپرست ہیں اِس بات کو اچھی طرح سمجھتے اور
اِس کا بہت خیال رکھتے ہیں اور بہت جلد بلکہ دو برس کی عمر سے بھی لڑکوں کو نصیحت اور تادیب
کرتے ہیں چنانچہ اِس میں بڑی دانائی ظاہر کرتے اور لڑکوں کی نسبت حقیقی محبت دکھاتے ہیں جیسا
کہ جسم کی شفا کے واسطے اُنھیں علاج دیتے ویسا ہی روح کی صحت کے لئے اُن کی تادیب کرتے ہیں ۔
سلیمان سب انسانوں سے دانا تھا سب مسلمان اور وے ہندو بھی جنھوں نے اُس کی بابت سُنا
ہے دانائی کے لئے اُس کی بڑی تعظیم کرتے ہیں پس اُنھیں چاہئے کہ جو اُس نے اِس مقدمہ میں کہا ہے
اُسے بسر و چشم قبول کریں ۔ اُس نے اپنی ایک کتاب میں صاف صاف کہا ہے (امثال ۲۲
باب ۱۵ آیت) کہ جہالت لڑکے کے دل میں جڑی ہوئی ہے پر تربیت کی چھڑی اُسے اُس میں سے
اُکھاڑ پھینکتی ہے ۔ پھر دوسری جگہ کہا ہے (امثال ۲۳ باب ۱۳ آیت) کہ لڑکے کی تربیت
سے دست بردار مت ہو کہ اگر تو اُسے چھڑی ماریگا تو وہ مر نہ جائیگا تو اُسے چھڑی ماریگا اور پاتال سے
اُس کی جان کو نجات دیگا ۔ اور پھر یہہ بھی لکھا ہے (امثال ۱۳ باب ۲۴ آیت) کہ
وہ جو اپنی چھڑی کو باز رکھتا ہے اپنے بیٹے سے کینہ رکھتا ہے پر وہ جو اُسے پیار کرتا ہے جلد اُس کی تادیب
کرتا ہے ۔ سلیمان نہایت دانا شخص تھا پر سوا اِس کے جو اُس نے کہا ہے خدا کی ہدایت سے
کہا ہے پس اُس کی باتیں بہت واجب اور درست ہیں اور والدین کو لازم ہے کہ اُنھیں نہ بھولیں

اُن پر بڑی جوابدہی ہے لڑکوں کی نجات ایک طرح سے اُنھیں کے ذمہ ہے یعنے اگر خوفِ خدا سکھائینگے اور تادیب کرینگے تو عاقبت میں اُن کا بھلا ہوگا اور اگر اس بات سے غافل رہینگے تو اُنھیں عذاب میں ڈالینگے اور وے ہی اُن کی ہلاکت کے باعث ہونگے ÷ لڑکوں کی نجات کے حق میں والدین کو یہہ نہ کہنا چاہئے کہ ہم کیا کر سکتے ہیں جو خدا کی مرضی ہوگی سو ہی ہوگا ÷ خدا لڑکوں کی نجات کے باب میں والدین کو کچھ کرنے کو فرماتا ہے اور ضرور ہے کہ پہلے اِن حکموں کو بجا لاویں تب ایسا کہیں ÷ جسمانی باتوں میں تو ایسا نہیں کرتے مثلاً جب لڑکا پیدا ہوتا ہے اُسے ایک کونے میں تو نہیں ڈال رکھتے اور نہیں کہتے کہ اس کی زندگی ہمارے اختیار میں نہیں ہے ہم اس کے لئے کیا کریں جو خدا کی مرضی ہوگی سو ہوگا پر اُسے پالتے پوستے اور اُس کی بڑی خبرداری کرتے ہیں ÷ جانتے ہیں کہ کھلانا پلانا اور خبرداری کرنا وہ وسیلہ ہے جو خدا نے لڑکوں کی زندگی کے واسطے ٹھہرایا ہے اور بلا ناغہ اِن وسیلوں کو کام میں لاتے ہیں چنانچہ چاہئے کہ اِسی طرح کا ہوش اور عقل روحانی باتوں میں بھی ظاہر کریں خوفِ خدا سکھلانا وہ وسیلہ ہے جو خدا نے روحانی زندگی یعنے نجات کے لئے مقرر کیا ہے پس والدین کو ضرور ہے اسے کام میں لاویں ÷

اِس مُلک کے لوگ سعادت کے باب میں بہت بیہودہ خیال رکھتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اِسی جہان کی چیزوں سے حقیقی سعادت حاصل ہوتی ہے اور لڑکے بھی اُن کا طور طریقہ دیکھکر اور گفتگو سُنکر یہی خیال کرتے ہیں ÷ لڑکوں کی شادی کے باب میں لوگ بہت فکرمند رہتے ہیں اور جب لڑکے ذرہ بڑے ہوئے اور سمجھنے بوجھنے لگے تو چاروں طرف سے شادی بیاہ کی آواز اُن کے کان میں پڑتی ہے والدین پہلے اَور کچھ گفتگو نہیں کرتے تعلیم کرنے و کسی پیشے و خوفِ خدا کے سکھلانے کے باب میں کچھ نہیں کہتے لیکن سب سے پہلے شادی کی بات چیت کرتے ہیں ÷ اِس مُلک میں یہہ خراب

دستور ہے کہ لڑکپن میں لڑکوں کی شادی کرتے ہیں والدین کو یہہ خوف رہتا ہے کہ معلوم نہیں آگے ہمیں مقدور ہو کہ نہیں تو ابھی کچھہ پاس ہے ابھی کر دیں ✤ لیکن یہہ خوف و اندیشہ بے بنیاد و واہی ہے خدا نے کبھی حکم نہیں کیا کہ شادی بیاہ میں سیکڑوں و ہزاروں روپئے خرچ کرو ✤ اگر کسی کے پاس کچھہ ہو تو شادی کے وقت اپنے دوستوں کو کھانا کھلا دے اور اگر مقدور نہ رکھتا ہو تو یہہ بھی ضرور نہیں ✤ جب لڑکے والدین اور اوروں سے شادی کی ایسی از حد چرچا اور گفتگو سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ جو خوشحالی اور سعادت شادی بیاہ میں ہے سوا اُس کسی بات میں نہیں پس اُن کے خیالات بھی اُسی پر لگے رہتے ہیں ✤ بچپن میں خوفِ خدا کی تعلیم بخوبی ہو سکتی ہے لیکن اس عمر میں والدین اُن کے دلوں کو نفسانی اور دنیوی باتوں سے بھر دیتے ہیں اس سے اُن کا بڑا نقصان ہوتا ہے وے اپنے درجہ کو کہ خدا نے ہمیں حیوانوں سے بڑھکر کس لئے پیدا کیا ہے نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے کہ ہم عقل اور غیر فانی روحوں کے رکھنیوالے ہیں اور کہ خدا نے ہمیں اپنی حمد و ثنا اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے کہ ہم اُس سے سعادت حاصل کر سکتے ہیں اور ہم اِس جہان میں اِسی لئے بھیجے گئے ہیں کہ عاقبت کی تیاری کریں ✤ وے سمجھتے ہیں کہ ہمیں عاقبت سے کچھہ کام نہیں اور ہم صرف اِسی دُنیا کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور ہمیں صرف اِسی جہان میں خوشحالی حاصل ہو سکتی ہے ✤ جب اُن کے دل شادی بیاہ اور دنیوی خوشحالی کے خیالوں سے بھرے رہتے ہیں تو اُن میں بہتر باتوں کے لئے جگہہ نہیں رہتی اور جب بچپن سے اُن کے دل شادی بیاہ اور دنیوی باتوں پر لگ جاتے ہیں تو زیادہ عمر میں خوفِ خدا اکثر بخوبی نہیں سیکھہ سکتے ✤ خاصکر لڑکیوں کے باب میں لوگ اور بھی واہی خیال رکھتے ہیں سمجھتے ہیں کہ لڑکیاں تو صرف شادی ہی کے واسطے پیدا ہوتی ہیں اور یہہ بات اُن کے کان

میں بہت ہی جلد ڈال دیتے ہیں ✣ پیشتر اُس کے کہ وے چلنے پھرنے اور بولنے بھی سکیں عورتیں
کھلانے میں اُن سے کہتی ہیں کہ تیرا بیاہ کرینگے تیرا بیاہ اچھی طرح کرینگے وغیرہ ✣ اور جب ذرہ
سمجھنے لگتیں یہہ بات اُن سے بار بار کہی جاتی ہی اور نگینوں اور عینئیوں اور کپڑوں اور گھنگھرو ڈیل
وغیرہ کا شوق اُن میں بڑھایا جاتا ہی غرض لڑکیاں اپنے والدین کی گفتگو اور ذکر شادی سے
معلوم کرتی ہیں کہ سوا بیاہ کے ہمارے لئے اور کوئی حالت خوشحالی کی نہیں ہی نہ اِس جہان میں
نہ عاقبت میں اور ہم خاص شادی ہی کے واسطے پیدا ہوئی ہیں ✣ لیکن والدین کو معلوم کیا
چاہئے کہ لڑکیوں کی بھی غیر فانی روحیں ہیں اور وے بھی خدا کی حمد و ثنا اور پرستش کے لئے خلق
ہوئی ہیں اور حقیقی سعادت اُنھیں بھی صرف حق تعالیٰ کی محبت اور عبادت سے حاصل ہو
سکتی ہی ✣

جیسا کہ والدین پر فرض ہی کہ لڑکوں کو خوفِ خدا سکھلاویں ویسا ہی اُنھیں ضرور ہی کہ
اُن کے سامھنے نیک اور واجب چال بھی چلیں تاکہ اِس طرح بھی وے سیکھیں اور اِس طرح کے
سکھلانے میں زیادہ تاثیر بھی ہوتی ہی ✣ اگر کوئی اُستاد زندگی بھر اپنے شاگردوں کو سکھاتا
رہے کہ فلانے فلانے اچھے کام کرو اور فلانی فلانی باتوں سے پرہیز کرو اور خود اپنی نصیحتوں کو عمل میں نہ
لاوے اور اُس کے شاگردوں کو یہہ بات معلوم ہو تو اُس کی نصیحتوں سے کچھ فایدہ نہ ہوگا مثلاً وہ اپنے
شاگردوں کو کتنا ہی سمجھاوے کہ جھوٹھ نہ بولا کرو جھوٹھ بولنا بڑا گناہ ہوتا ہی اور خود جھوٹھ بولا
کرے اور اُس کے شاگردوں کو یہہ معلوم ہو تو وے ہرگز اُس کی نصیحت کو خیال میں نہ لاوینگے ✣
لیکن اگر وہ پاکیزگی سے زندگی بسر کرتا اور ہر طرح کے گناہ سے پرہیز کرتا ہو تو اُس کی نصیحتوں سے

شاگردوں کے دل پر بڑی تاثیر ہوگی گو کہ وہ بڑے طول کے ساتھ وعظ نہ بھی کیا کرے + جب کہ
معلم میں نصیحت کے ساتھ نیک چال بھی ہوتی ہے تب سیکھنیوالوں کو اُس سے بڑا فایدہ ہوتا ہے
کیونکہ وے جانتے ہیں کہ جو معلم کہتا ہے دل سے کہتا ہے اور اُس کا یقین کرتا ہے لیکن جب اُس میں
نیک چال پائی نہیں جاتی تو کہتے ہیں کہ یہ مکار ہے اور جو کہتا ہے دل سے نہیں کہتا کیونکہ خود اُس
پر عمل نہیں کرتا + پس والدین کو ضرور ہے کہ لڑکوں کو خوفِ خدا سکھانے کے ساتھ اُن کے
سامھنے نیک اور واجب چال بھی چلیں اُنھیں ضرور ہے کہ اُن کے سامھنے اپنی نجات کی فکر ظاہر
کریں کہ خدا سے محبت رکھیں و اُس سے ڈریں اور روزمرہ بلا ناغہ اُس کی عبادت کریں اور ہر طرح
کے گناہ سے بہت پرہیز کریں + یہہ دیکھکر لڑکے بھی ایسا کرینگے لیکن اگر وے ان باتوں سے غافل
رہینگے تو اُن کی نصیحت سے کچھہ فایدہ نہ ہوگا مثلاً اگر والدین لڑکوں کو سکھاویں کہ خدا سے روز
مرہ دعا مانگو اور اُس سے ڈرو اور محبت رکھو اور جھوٹھہ و چوری و لڑائی و لالچ و بدگوئی وغیرہ سے
پرہیز کرو لیکن خود حق تعالیٰ کے خوف و محبت و عبادت سے غافل رہیں اور جھوٹھہ بولیں و چوری
و لالچ و بدگوئی وغیرہ کریں تو لڑکے اُن کی نصیحتوں کو کب خیال میں لاوینگے بلکہ اُن پر ہنسینگے +
پس والدین کو ضرور ہے کہ نصیحت کے ساتھہ نیک اور واجب چال چلن سے بھی لڑکوں کو
خوفِ خدا سکھاویں +

پھر مثل مشہور ہے کہ کو بےپڑھا آدمی بیل کی طرح ہوتا ہے اور البتہ اُس میں بڑی جہالت
پائی جاتی ہے تو ماں باپ پر فرض ہے کہ لڑکوں کو پڑھنا لکھنا بھی سکھلاویں + کتابوں
میں بہت علم مندرج ہے لیکن وہ سب ناخواندہ کی نظر سے پوشیدہ ہے جیسا کہ اندھا اِس

خلقت کی عجیب چیزوں کو دیکھ نہیں سکتا ویسا ناخواندہ اُس ذخیرہ سے محروم ہے جو کتابوں
میں پایا جاتا ہے + خدا نے اِنسان کو عقل دی ہے اِس عقل کو کثرت و مشق سے بڑھانا ہے
اور پڑھنا اور غور کرنا اُس کی کثرت ہے + جسم کی طرح عقل کو بھی کثرت چاہئے چنانچہ اگر کسی لڑکے
کو ایک پلنگ پر لٹا رکھو اور اُسے وہاں باندھ دو کہ ہل نہ سکے اور اُسے کتنا ہی کھلاؤ پلاؤ لیکن ہلنے
اور چلنے پھرنے نہ دو تو وہ لڑکا تھوڑے دنوں میں مر جائیگا اور اگر جیتا بھی رہا تو لُنجا سا ہو جائیگا
اور اُس کا جسم اور ہاتھ پانوں کسی کام کے نہ رہینگے یوں ہی اگر کتابوں کے مطالعہ اور اُن کے مضمون
پر غور کرنے سے عقل کی کثرت نہ کیجائے تو وہ گویا لُنج سی رہ جائیگی + یہہ بات آزمائش سے بھی جلد معلوم ہو سکتی
ہے اگر کسی پڑھے لکھے کو حالانکہ وہ صرف اپنی ہی زبان پڑھا اور کچھ حساب سیکھا ہو ایک کو پڑھے سے جس
نے عاقلوں کی صحبت نہ پائی ہو مقابلہ کرو تو دونوں کے درمیان بڑا فرق پاؤگے خواندہ بہت ایسی باتوں سے واقف
ہوگا جو ناخواندے کے نزدیک عجوبہ ہونگی + خواندہ جس بات کو سُنیگا اُس پر غور کریگا اور اُسے سمجھیگا
لیکن ناخواندہ اُن باتوں کو جو اُس کے پیشے سے باہر ہیں نہیں سمجھیگا اور اُن کی غور کی ہمت بھی نہ
کریگا عقل کی نسبت خواندہ اپنے تئیں پہلوان کی طرح جانیگا لیکن ناخواندہ لُنج کی مانند ہوگا +
ناخواندے کی عقل اُس زمین کی طرح ہوتی ہے جس میں کشتکاری نہیں ہوتی اگر اُس پر کچھ اُگتا بھی
ہے تو صرف گھاس جمتی ہے سو بھی جنگلی پودھوں اور اکثر کانٹوں کے ساتھ + یوں ہی ناخواندے
میں خام خیالی بہت پائی جاتی ہے اُس کے خیال تھوڑے ہی مضمونوں کے ہوتے ہیں سو بھی صرف
اُنھیں باتوں کے حق میں جن سے اُسے کام رہتا اور جنھیں روزمرہ دیکھتا ہے مثلاً کھانا کپڑا جورو
لڑکے دا و ر عزیز گھر زمین ہمسائے وغیرہ + لیکن خواندے کی عقل جیسے مطالعہ اور غور سے ترقی

سو تی ہی کما ئی ہو ئی زمین کی مانند ہی جس سے مال پیدا ہوتا ہی + پس ایسا شخص جو اُن
چیزوں کے جن سے اُسے کام پڑتا اور جنھیں روزمرہ دیکھتا ہی اور باتوں کے حق میں بھی خیال کر
سکتا ہی چنانچہ وہ خدا اور اُس کی عبادت اور پاکیزگی اور بہشت کی بابت غور کر سکتا اور گناہ
اور دوزخ سے پرہیز کرنا سیکھتا ہی یعنے اگر اُس نے خوفِ خدا کی تعلیم پائی ہو + پھر سوا اِن کے اِس
دُنیا کی باتوں کے حق میں بھی سوچ سکتا ہی یعنے کہ اِس میں کیسے کیسے مُلک ہیں اُن میں کون قومیں
بستی ہیں اور اُن کی کیسی عملداریاں و قانون اور دستور ہیں اور اُن میں کیا کیا پیدا ہوتا ہی وغیرہ +
سب والدین پر یہہ فرض نہیں کہ اپنے لڑکوں کو عالم و فاضل کریں یہہ ناممکن ہی بلکہ ہی سے
یہہ نہیں ہو سکتا پر سب والدین کو ضرور ہی کہ اپنے لڑکوں کو اِتنا پڑھا دیں لکھا دیں کہ وے
اپنی زبان کی کتابوں کو پڑھ سکیں اور یہہ کچھہ مشکل نہیں بہت نہایت آسان ہی اگر لڑکے صرف
اپنی ہی زبان کی کتابوں کو پڑھیں اور اُن کے مضمون پر غور کرنے کا ربط حاصل کریں تو اِس
طرح بھی اُنھیں بہت باتوں سے وقفیت ہو اور اُن کو علم ہو + اگر والدین لڑکوں کو اُس
وقت سے جب سے کہ سیکھنے کے قابل ہوں مکتب کو بھیجیں تو اِس سے دونوں کو فایدہ ہو یعنے
والدین کا ایک فرض ادا ہو اور لڑکے عمر میں حیوانوں کی طرح نہیں بلکہ ذی عقل مخلوقوں کے مانند بڑھتے
جائیں جب تک کم سن رہیں والدین کی فرمانبرداری کریں اور جب سیانے ہوں اکثر لڑائی و چوری
اور اور جرموں سے جن کے باعث اِس مُلک کے قیدخانہ ایسے بھرے رہتے ہیں پرہیز کریں اگر خوفِ
خدا کی تعلیم اچھی طرح پائی ہو تو خدا سے ڈریں اور جب ماباپ بوڑھے اور ضعیف ہوتے ہیں
اُن سے ایسا بُرا سلوک نہ کریں جیسا کہ اکثر جہالت میں کرتے ہیں + جہالت سے بہت بُرائیاں

پیدا ہوتی ہیں لیکن جب انسان میں علم ہوتا اور وہ اُس کی قدر کرتا اور اُسے مانتا ہے تو بہت باتوں سے بچا رہتا ہے ✦ اِس مُلک پر جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی ہے اِسی لئے قیدخانے مجرموں سے بھرے رہتے ہیں فرنگستان کے مُلکوں میں ایسی جہالت نہیں ہے چنانچہ یہاں کی نسبت وہاں آدھے قیدی بھی نہیں ہیں ✦

غرض والدین کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہہ فرض اُن پر لڑکیوں کی نسبت بھی واجب ہے خدا کی نظر میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں برابر ہیں لڑکیوں کی بھی غیر فانی روحیں ہیں اور وے بھی حقیقی سعادت کی حاجتمند ہیں ✦ لڑکیاں صرف شادی بیاہ اور گھر بار کے کام کے لئے پیدا نہیں ہوئیں بلکہ اُسی بڑے مطلب کے لئے جس کے واسطے لڑکے پیدا ہوئے ہیں یعنے خدا کی محبت اور عبادت کے ✦ پس والدین کو لازم ہے کہ اُنھیں بھی پیار کریں اور لڑکوں کی طرح ہر بات میں اُن کی بھی خبر رکھیں ✦ اِس مُلک میں کہیں کہیں لوگ لڑکیوں کو مار ڈالا کرتے تھے یہہ بڑا شیطانی کام تھا اور ایسے والدین کی حق تعالیٰ سخت سزا کریگا ✦ اگرچہ ہر کہیں کے والدین اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کرتے تھے پر سب اُن سے غافل رہے ہیں اور اب بھی رہتے ہیں ✦ اُنھیں لڑکوں کی برابر نہیں سمجھتے اِسی باعث اُن کی پیدایش سے ایسے خوش نہیں ہوتے جیسا کہ لڑکوں کی پیدایش سے ہوتے ہیں اور جب لڑکی ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں تو بہت بیزار ہوتے اور شادی بیاہ کے خرچ کے مارے اُنھیں بڑا بوجھ سمجھتے ہیں ✦ اِس خرچ کی حماقت کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے ✦ پھر والدین لڑکیوں کی قدر اِسی لئے بھی تو کم کرتے ہیں کہ وے پرائے گھر کو جانیوالی ہیں اور اُن سے تمام اور آیندہ کی پرورش کی کچھہ اُمید نہیں رہتی ✦ لیکن ماباپ اِس میں بڑا گناہ کرتے ہیں ✦

انھیں فرض ہی کہ لڑکیوں کو بھی پیار کریں اور وے سب باتیں سکھاویں جو آیندہ کو اُن کے کام آویں
اور خصوصاً خوفِ خدا کی تعلیم ضرور ہی اور وے باتیں جن سے یہہ خوف بڑھے چنانچہ اِس مطلب سے
انھیں پڑھنا بھی سکھانا چاہئے ✣ کوئی یہہ نہ سمجھے کہ لڑکیوں کو پڑھنا سکھانا کچھ ضرور نہیں
اگر اُن کے جسم کو خوراک کی حاجت ہی تو عقل کو بھی یہی حاجت ہی ✣ پھر یہہ بھی نہ سمجھنا چاہئے
کہ عورتیں ایسی کند ذہن ہوتی ہیں کہ پڑھنا سیکھ نہیں سکتیں ✣ اگر قابو پاویں تو وے بھی مردوں
کی طرح عالم و فاضل ہو سکتی ہیں فرنگستان کی عورتیں جن کو مردوں کی طرح علم کی تحصیل کا موقع اور
قابو ہی جب خوب محنت کرتیں اُن کی مانند علم میں ترقی کر لیتی ہیں بلکہ کوئی کوئی اُن میں سے
کتابیں بھی تصنیف کرتی ہیں جن سے بڑے بڑے عالم مرد بھی فایدہ اُٹھاتے ہیں ✣ البتہ عورتوں
کا جسم مردوں کے جسم کی برابر طاقت نہیں رکھتا لیکن ذہن میں کچھ فرق نہیں چنانچہ والدین پر
فرض ہی کہ اگر ذرہ بھی موقع اور قابو ہو لڑکیوں کو پڑھنا سکھاویں اور جب سب والدین
اِس بات پر مستعد ہونگے تو موقع بھی بخوبی ہو جائیگا کیونکہ سب ملکر اِس کا بندوبست کرینگے
پس وے اِس طرح خوفِ خدا بھی سیکھینگی اور سب مفید باتوں کا علم حاصل کرینگی ✣

غرض پڑھنے لکھنے سے محروم رہنے کے باعث عورتیں بڑی جہالت میں رہتی ہیں ✣ ناخواندہ
مرد تو بھلا انکل سیکھتے ہیں ہر طرح کی صحبت میں پڑکے اور سب طرح کی گفتگو سُنکے کچھ وقفیت حاصل کر
بھی لیتے ہیں پر عورتوں کو تو یہہ بھی میسر نہیں ہوتا ✣ پس اُن کی عقل نہایت تاریک اور
لڑکوں کی سی بنی رہتی ہی ✣ اِس ملک میں اُن کی کم عقلی مشہور ہی چنانچہ جب کوئی عورت
کی صلاح پر چلکے کسی آفت میں پڑتا یا کچھ نقصان اُٹھاتا ہی تو لوگ اُس پر ہنستے اور کہتے بُرا

احمق کہتے ہیں ⁂ لوگ عورتوں کو کم عقلی کے باعث حقیر جانتے ہیں لیکن اِس کم عقلی میں قصور مردوں
ہی کا ہے اُنھیں کیوں نہیں پڑھاتے اگر پڑھاویں تو ایسی نہ رہیں ⁂ جہالت کے باعث اُن کے
خیال صرف کھانے و اچھے اچھے کپڑوں و طرح طرح کے زیوروں و لڑکوں وغیرہ پر لگے رہتے ہیں جب کوئی
رنگیلی بھڑکیلی پوشاک اور پیروں میں چھپا کڑے اور بازو و کلائی و گلے و پیشانی و کان و ناک و ہاتھوں
میں طرح طرح کے زیور پہنتیں تو نہایت خوش ہوتیں اور سمجھتی ہیں کہ اب اِس سے بھی زیادہ خوشی
کی کونسی حالت ہوگی جہالت کے مارے سمجھتی ہیں کہ اِس سے زیادہ خوشحالی اور کسی بات میں ممکن نہیں ⁂
جب دو چار اکٹھی ہوتی ہیں تو اُن کی بات چیت بھی اکثر پوچ ہوتی ہے چنانچہ یہی گفتگو کرتیں کہ
فلانی لڑکی کا بیاہ کب ہوگا فلانی کے بیاہ کو کتنے دن ہوئے فلانی کے کَے لڑکے ہیں فلانی کے کب
لڑکا ہوگا فلانی ایسی ہے و فلانی ویسی ہے غرض ایسی باتیں ہوا کرتی ہیں ⁂ لڑکیاں بھی اُن
کی صحبت میں رہکر ہردم یہہ باتیں سُنا کرتی ہیں اور اُن کے خیال بھی اُن پر لگے رہتے ہیں اور وے
آٹھ نو برس کی عمر میں سب باتوں میں پکی ہو جاتی ہیں اور آرزو رکھتی ہیں کہ وہ دن کب آوے کہ
ہمارے بھی گھر بار ہو اور ہم بھی مزے میں رہیں ⁂ اگر عورتوں کی تعلیم ہو تو ایسی پوچ گفتگو نہ کیا
کریں اور لڑکیاں بھی اُن سے ایسی باتیں نہ سُنیں اور اُن کے دل ایسا جلد اُن پر نہ لگیں ⁂
جہالت کے باعث عورتیں اکثر ذرہ ذرہ سی بات کے لئے لڑنے بھی لگتی ہیں لڑائی میں بُری بُری
گالیاں دیتیں اور کوسکر ایسے شیطانی کلمے نکالتیں کہ تیرے لڑکے مر جائیں تو رانڈ ہو جاوے تیرے
لڑکوں کی ہڈی چباؤں وغیرہ ⁂ اگر تعلیم پاویں تو ایسا [illegible] کوسنا اور لڑائی نہ کریں ⁂ مرد گو
ناخواندے بھی ہوں ایسے شور کے ساتھ بہت کم لڑتے ہیں کیونکہ اُن میں عورتوں کی بہ نسبت زیادہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بار بار درپیش ہو اور انھیں یقین ہو کہ ہمیں کوئی دیکھ نہ پاویگا تو ضرور گناہ کر بیٹھیں + جو شخص کہ خوراک سے اپنے جسم کی طاقت کو برقرار رکھتا ہے ہر ایک صدمہ سے نہیں گر سکتا اسی طرح جو شخص تربیت اور تعلیم سے عقل کی مضبوطی حاصل کرتا اور اس کے ساتھ خوف خدا بھی اچھی طرح سکھایا جاتا ہے ہر بات سے گمراہ نہیں ہو سکتا + غرض تربیت اور تعلیم سے عورتوں کو بڑا فایدہ ہو سکتا ہے اور والدین پر نہایت فرض ہے کہ لڑکیوں کو بھی پڑھنا سکھاویں + اس سے یہہ مراد نہیں کہ سب والدین انھیں عالم و فاضل کریں نہیں بلکہ یہہ کہ ایسا سکھاویں کہ وے اپنی زبان میں آسان و مفید کتابیں پڑھ لیا کریں یہہ بھی بہت ہے + پھر ساتھ اس کے چاہئے کہ کھانا پکانا و سلائی کرنا اور اور باتیں بھی سکھائی جائیں جو آیندہ کو ان کے کام آویں + پس اس طرح ان کی عقل کو بھی ترقی ہوگی دُنیا میں اپنے فرایض ادا کرینگی اور عاقبت کی سعادت بھی حاصل کرینگی +

لڑکوں کے فرایض کا بیان + چنانچہ والدین کی نسبت لڑکوں پر محبت و تعظیم و فرماں برداری اور وقت ضعیفی پرورش واجب ہے +

غرض لڑکوں کو ضرور ہے کہ اپنے ماباپ کو پیار کریں یہہ بہت واجب بھی ہے انھوں نے بچپن کی حالت میں اُن کی خبرداری کی ہے اور اُن کے واسطے بڑی تکلیف اُٹھائی ہے جب اُن کو کچھ بھی ہوش نہ تھا تب انھیں بڑی محبت سے پالا پوسا اور اگرچہ رات دن انھوں نے دق کیا تو بھی اُن کی خدمت سے نہ تھکے + جب اُن کے جسم میلے ہوئے تو گھنا کے انھیں اپنے پاس سے دور نہیں کیا پر انھیں صاف کیا اور آرام سے رکھا جب بہت چھوٹے تھے دودھ سے پالا جب ذرہ بڑے ہوئے تو اور چیزیں کھلائیں اُن کے واسطے پیسے خرچ کئے اور شیرینی اور کھلونے لادئے سردی

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا چاہئے لیکن جب تک اُن کے ساتھ رہتے ہیں ضرور ہے کہ بلا عذر اُن کی فرماں برداری کریں ٭
پس سب لڑکوں کو چاہئے کہ اِس بات کو یاد رکھیں اور اُس پر عمل کریں ٭ حق تعالیٰ اپنے کلام
پاک میں فرماتا ہے کہ اے لڑکو تم ہر بات میں اپنے ماباپ کے فرماں بردار ہو کہ خداوند کو یہی پسند
ہے ٭

پھر لڑکوں پر فرض ہے کہ بڑھاپے میں والدین کی پرورش کریں ٭ بہت لوگ اِس سے
غافل رہتے ہیں لیکن یہہ بڑا گناہ ہے ٭ جب ماباپ بڈھے اور ضعیف ہو جاتے اور کچھ محنت نہیں کر سکتے
تو لڑکے اکثر اُنھیں بڑا بوجھ سمجھتے ہیں ٭ شادی کے بعد بہت لوگ والدین کی نسبت اپنی جوروؤں
کے کہنے پر چلتے ہیں اور اکثر جوروواں اپنی ساسوں کی نسبت بڑی بدمزاج ہوتی ہیں چنانچہ اُن سے لڑتیں
اور اُنھیں گالیاں دیتیں اور بیٹھے بیٹھے کھانے کے لئے اُنھیں ملامت کرتیں اور کبھی کبھی بال پکڑ کے
گھسیٹتی اور مارتی بھی ہیں خصم یعنے بوڑھیوں کے لڑکے دیکھتے ہیں پر کچھ نہیں کہتے بلکہ اکثر جورو کی طرفداری
بھی کرتے ہیں ٭ اگر باپ ایسا ضعیف ہوگیا ہو کہ اُس کے ہوش میں کچھ فرق آیا ہو تو وہ سڑی
و دیوانے و حیوان بلکہ ایک فضول چیز کی طرح سمجھا جاتا ہے اور جب وہ ایسی کوئی بات کہتا ہے
جسے اُس کا لڑکا اور بہو پسند نہیں کرتے تو کہتے ہیں کہ تم چپکے بیٹھے رہو تمھاری عقل جاتی رہی ہے تم
سٹھیا گئے ہو ٭ غرض جب ماباپ بہت بوڑھے اور ضعیف ہو جاتے تو خصم و جورو دونوں چاہتے ہیں
تو یہہ مر جائیں تو اچھا ہو ان کا پنڈ چھوٹے ٭ لیکن یہہ بہت بڑا گناہ ہے اِس سے صاف ظاہر
ہوتا ہے کہ ایسے لڑکوں میں والدین کی نسبت ذرہ بھی تعظیم و محبت نہیں ہے اِسی واسطے اُن کی پرورش
بھی نہیں کیا چاہتے ٭ ایسے والدین کتنے دن اور جئینگے چاہئے کہ لڑکے اُس محبت اور خدمت کو یاد

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اگر طلب میں اوقات بسری نہ ہو سکتی ہو تو اُنھیں اختیار ہے کہ یہہ نوکری چھوڑ دیں اور کہیں تلاش کریں خدا نے کبھی کسی کو یہہ اجازت نہیں دی کہ بے دیانتی سے اوقات بسری کرے *

پھر نوکروں پر فرض ہے کہ طلب کے لائق پورے کام کرنے میں اور اُسے اچھی طرح بجا لانے میں دیانتدار ہوں * یہاں اُن لوگوں سے بھی مراد ہے جو روزینہ دار ہیں کام کرتے ہیں وے بھی ایک طرح سے نوکر ہیں کیونکہ خدمت کرتے ہیں * سب کو چاہئے کہ بدل و جان وہ خدمت بجا لاویں جس کا اُنھوں نے عہد کیا ہے لوگ اکثر مالک کے سامنے جلد کام کرتے اور اُسے اچھی طرح بھی کرتے ہیں لیکن پیٹھ پیچھے سستی اور غفلت کرتے یہہ بڑا گناہ ہے جو ایسا کرتے کچھ حرام کے پیسے بھی لیتے ہیں اُنھیں یہہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگرچہ انسان نہیں دیکھتا پر خدا تو دیکھتا ہے * پس لازم ہے کہ خدا کے خوف میں جو کہ اُن کا آسمانی مالک ہے کام کریں اور اپنے قول و قرار کو پورا کریں * یہہ باتیں جو دیانتداری کے باب میں کہی گئیں سب نوکروں کے حق میں واجب ہیں خواہ پنچ کے ہوں یا سرکاری خواہ دو یا تین روپئے مہینا پاتے ہوں یا سیکڑوں و ہزاروں * روپئے پیسے و کام دونوں طرح کی دیانتداری سب پر فرض ہے *

پھر نوکروں کو یہہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارے مالک کو ہماری بے پروائی یا غفلت سے کچھ نقصان نہ ہو اگر کسی سبب سے اُسے نقصان ہوتا ہو تو ضرور ہے کہ اس بات کی اُس کو اطلاع کیجائے * اگر کوئی نوکر بے دیانتی کرتا ہو اور کسی دوسرے نوکر کو یہہ بات معلوم ہو تو اُسے چاہئے کہ اِس امر کو اپنے مالک پر ظاہر کرے * سوا دیانتداری کے نوکروں کو لازم ہے کہ خوشی کے ساتھ کام کیا کریں اور جب مالک اُنھیں کسی بات کے لئے ڈانٹے تو پھر جواب نہ دیں * اگر ایسا اتفاق ہو کہ کسی بات میں بے سبب گھڑکے گئے ہوں اور اُس میں سراسر مالک کی غلطی ہو تو کسی وقت

جب کہ اُس کا مزاج درست ہو جا کر ادب و ملایمت کے ساتھ اُس سے عرض کریں ۔ اور یہہ نوکر بعض
سب مالکوں کی نسبت چاہئے خواہ نیک ہوں یا بد ۔ اگر کوئی مالک بڑا تند و ظالم ہو یا وقت
پر طلب نہ دیتا ہو تو نوکر کو اجازت ہے کہ اُس کی نوکری چھوڑ دے لیکن معلوم کیا چاہئے کہ ذرہ
ذرہ سے باعثوں کے لئے نوکری چھوڑنا مناسب نہیں ۔ اگر نوکر دیانتداری اور صبر کے ساتھ
اپنے آقاؤں کی خدمت کرینگے اور خوف خدا میں کام بجا لاوینگے تو خدا اُنھیں برکت بخشیگا وے
اصل میں اُسی کے نوکر ہیں اور چاہئے کہ اُسی سے اجر کی اُمید رکھیں ۔

خاوندوں کے فرایض کا بیان ۔ خاوندوں کا پہلا فرض یہہ ہے کہ نوکروں سے مہربانی کے ساتھ
سلوک کریں ۔ اُنھیں معلوم کیا چاہئے کہ اُس میں ہم اپنے نوکروں سے ذرہ بھی بڑے نہیں ہیں
اور ہمارے اور اُن کے درمیان کچھہ بھی فرق نہیں ہے دونوں کے جسم اُسی مٹی سے بنے ہیں اور
دونوں کی روحیں بھی اُسی خالق بزرگ سے پیدا ہوئی ہیں ۔ خدا ہی نے دونوں کے درمیان
چند روز کے لئے یہہ ظاہری فرق کر دیا ہے ۔ اگر وہ چاہتا تو خاوندوں کو نوکر بناتا اور نوکروں
کو خاوند ۔ وہ اب بھی یہہ کر سکتا ہے بلکہ اکثر کرتا بھی ہے ۔ اِس دُنیا کے کوئی کوئی دولتمند
اور امیر کسی نہ کسی طرح سے ایسے محتاج ہو جاتے ہیں کہ اُن کو اور اُن کی اولاد کو گذران کے لئے اوروں
کی نوکری اور خدمت کرنی پڑتی ہے پھر بہت سے غریب جو آگے اوروں کی نوکری کیا کرتے تھے دولت
پا کر اوروں کو نوکر رکھتے ہیں ۔ بادشاہ کو اختیار ہوتا ہے کہ اپنی رعایا میں سے جسے چاہے
سرفراز کرے اور جسے چاہے پست کرے چنانچہ خدا بھی جو سب انسانوں کا حاکم اور بادشاہ ہے
اُن کے ساتھہ یوں ہی کر سکتا ہے ۔ خاوندوں کو چاہئے کہ اِس بات کو یاد رکھیں اور یہہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چاہیئے کہ کس طرح ان فرضوں کو ادا کریں * جن خاوندوں کے پاس کلام پاک ہے انھیں لازم ہے کہ اپنے نوکروں کو بھی راہ نجات سے جو اُس میں آشکار ہوتی ہے آگاہ کریں اور اگر نوکر پڑھ نہ سکتے ہوں تو انھیں کلام الٰہی سُنا دیں یا سُنوائیں * اِس تعلیم کے ساتھ نہایت ضروری ہے کہ اُن کے سامنے نیک اور [illegible] چال بھی چلیں نہیں تو صرف تعلیم سے کچھ فایدہ نہ ہوگا *

رعایا کے فرایض کا بیان * رعایا کا پہلا فرض یہہ ہے کہ حاکموں کی عزت کریں * خدا نے اُنھیں ہمارے اوپر مقرر کیا ہے اور اُنھیں کے انتظام کے وسیلے ہماری جان و مال اور عزت کو محفوظ رکھتا ہے * پس سب رعایا کو خواہ اعلیٰ ہوں یا ادنیٰ خواہ غنی ہوں یا غریب خواہ عالم ہوں یا جاہل ضرور ہے کہ حاکموں کی عزت کریں اگر چند لوگ اپنے مرتبہ یا دولت یا علم کے باعث اُن کی عزت نہ کریں تو اَور لوگ بھی نہ کرینگے چنانچہ انتظام اور بندوبست نہ رہیگا تو ضرور ہے کہ سب حاکموں کی عزت کریں *

پھر رعایا پر فرض ہے کہ حاکموں کے قانونوں کو مانیں کوئی دولت یا اَور کسی باعث سے یہہ نہ سمجھے کہ مجھ پر قانونوں کا ماننا فرض نہیں ہے اگر دو چار نہ مانینگے تو سب نہ مانینگے چنانچہ تمام ملک میں ابتری ہو جائیگی * کوئی قانونوں کے تحت سے باہر نہیں ہے اسی لئے بڑے بڑے آدمی بھی جب جرم کرتے اور جرم اُن پر ثابت ہوتا ہے سزا پاتے ہیں * اگر کوئی راجہ یا نواب خون کرے تو سرکار اُسے بھی ضرور پھانسی دے یا اگر اور کوئی بھاری جرم کرے تو برسوں قید رہے چنانچہ سب پر بلکہ حاکموں کے عزیزوں اور یگانوں پر بھی قانونوں کا ماننا فرض ہے * ایک

باتوں میں جن میں اُن کے حکم ماننا نہ چاہئیے یعنے اگر وے کسی طرح کا گناہ کرنے کہیں تو اُسے نہ کرنا چاہئیے ۔
اگر جان تک بھی جاتی ہو تو بھی گناہ ہرگز نہ کریں ۔

سوا اس کے حاکموں کو ملک کے بندوبست و انتظام اور حفاظت کے واسطے فوج اور پولس رکھنی پڑتی ہے ۔ سپاہ اور عملہ پولس کو پرورش چاہئیے حاکم بھی خود اسی بات کے حاجتمند ہیں پھر انھیں ضرور ہے کہ عزت و کچھ شان کے ساتھ بھی رہیں تاکہ لوگ اُن سے دبیں اور اُن کی تعظیم کریں پس ان سب باتوں کے واسطے روپیہ چاہئیے ۔ بغیر اُس کے کچھ نہیں ہو سکتا ۔ اسی لئے سرکار نے طرح طرح کے محصول مقرر کئے ہیں مثلاً زمین و نمک و افیون اور بہت سی اور جنسوں پر تو انھیں جو ان چیزوں کا کام کرتے ہیں ضرور ہے کہ اس محصول کو ادا کریں ۔ اکثر ملکوں میں زیادہ مالگذاری زمین ہی سے پیدا ہوتی ہے اور کاشتکاروں پر واجب ہے کہ بلاناغہ اُسے سرکار میں داخل کیا کریں ۔ اس مالگذاری اور محصول سے جو طرح طرح سے جمع کیا جاتا ہے ملک کے سب باشندوں کا فایدہ ہوتا ہے کیونکہ سب کی جان و مال و عزت حفاظت سے رہتی ہیں ۔ اگر رعایا مالگذاری اور محصول ادا نہ کیا کریں تو پولس اور فوج کہاں سے رکھی جائیں حاکم بھی نہ ہوں چنانچہ تمام ملک میں بے انتظامی اور غدر مچ جائے ۔ وے لوگ جو محصول کا مال چُرا کر لیجاتے ہیں اور محصول ادا نہیں کرتے بڑا جرم کرتے ہیں اور خدا کے نزدیک بھی گنہگار ہیں ایسی بات سے پرہیز کیا چاہئیے ۔

نیک و عادل حاکم بدکاروں کے لئے خوف کے باعث ہوتے ہیں ۔ پس اُن لوگوں کو جو امن و امان سے رہا چاہتے ہیں ضرور ہے کہ سب جرموں مثلاً چوری و جھوٹی گواہی و جعلسازی و لڑائی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باعث بھی نہیں کہ اصل میں وے اوروں سے بڑے یا دانا یا بہتر ہیں ۔ اُن حاکموں کو مثلاً بادشاہوں وغیرہ کو جن کے خاندان میں حکومت موروثی چلی آتی ہے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ ہم اسی لئے حاکم ہیں کہ ہمارے باپ دادے حاکم تھے ۔ حاکموں کو اپنی سرفرازی کا کچھ بھی اختیار اور قدرت نہیں ۔ حق تعالیٰ تمام جہان کا حاکم ہے اور سب اِنسان اُس کے حضور برابر ہیں وہ جسے چاہتا سرفراز کرتا اور جسے چاہتا پست کرتا ہے ۔ تواریخ میں لکھا ہے کہ اُس نے اکثر بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی جب کہ اُن کی شرارت نہایت ہوتی ہے تخت سے اُتار کر بڑی افلاس اور ذلت کو پہنچایا اور قید کروایا ہے اور اکثر غلاموں کو تخت نشین کیا ہے ۔ جب حاکم اپنی شان و شوکت کو اور سیکڑوں و ہزاروں کو اپنے سامنے تعظیم کے لئے جھکتے دیکھتے ہیں تو انھیں یہہ نہ بھولنا چاہئے کہ ہم بھی اوروں کی طرح فانی اور گنہگار اور کمبخت اِنسان ہیں اور ہم بھی دُکھ درد اور بیماری اور رنج وغم کے عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں اور چند روز میں ہمیں بھی سب شان و شوکت چھوڑ کر جوابدہی کے لئے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے ۔ رعایا میں سے ہر کہیں اکثر لوگ غریب اور بہت ادنیٰ درجے کے ہوتے ہیں ایسا کہ حاکم اپنی اور اِن لوگوں کی حالت کے درمیان بڑا فرق پاوینگے لیکن حاکموں کو مناسب نہیں کہ اِن بیچاروں کو اِن کے ادنیٰ درجے کے باعث حقیر جانیں کیونکہ خدا کے حضور حاکم و رعایا دونوں برابر ہیں ۔ حاکموں کو چاہئے کہ رعایا کو اپنے لڑکوں کی طرح سمجھیں اور ہر طرح سے مقدور بھر اُن کی بہتری کریں ۔ اِس بات کے لئے نہایت ضرور ہے کہ وے اپنے دل میں خوف خدا رکھیں اُن کے لئے یہی پہلی بات ہے اگر خوف خدا ہوگا تو سب

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اُن کا بنانا اور پیدا کرنا چھوڑ دینگے اِس طرح سرکار کو بھی نقصان ہوگا *

قانونوں کے بنانے میں چاہئے کہ سزا اور جرم کے درمیان مناسبت رہے یعنی چھوٹے جرموں کے واسطے تھوڑی سزا اور بھاری جرموں کے لئے بڑی سزا لازم ہے * مجرموں کی سزا سے ایک مراد یہہ ہے کہ اور لوگ جرم سے باز رہیں * پس بڑے مجرموں کو سخت سزا چاہئے تاکہ اور لوگ اُسے دیکھکر ڈریں اور ویسا نہ کریں *

غرض سوا خوفِ خدا کے حاکم میں عدل بھی چاہئے * بعد خوفِ خدا کے عدل بھی اُس میں ایک خاص بات ہے * اگر اُس میں خوفِ خدا ہوگا تو وہ عادل بھی ہوگا * قدیم زمانے کے جو نیک حاکم مشہور ہیں عدل کے واسطے مشہور ہیں جب حاکم عادل ہوتا ہے رعایا بھی خوش رہتی ہے لیکن جب عدل سے خالی ہوتا ہے تباہ رہتی ہے * خدا عادل حاکموں سے خوش رہتا ہے لیکن اُن سے جن میں یہہ صفت پائی نہیں جاتی بیزار رہتا ہے اور اُن کی سخت سزا کریگا * خدا اپنے کلام پاک میں بار بار حاکموں کو فرماتا ہے کہ رعایا کے درمیان عدل کریں یہی اُن کا خاص کام ہے اُن پر فرض ہے کہ ادنیٰ و اعلیٰ غریب و غنی دشمن و دوست اور اجنبیوں سب کا ٹھیک انصاف کریں اور طرفداری کو ذرہ بھی دل میں جگہہ نہ دیں * اگر کوئی رشوت دینی چاہے تو ہرگز نہ لیں بلکہ اِس بات کے لئے اُس شخص کی سزا کریں * اگر مدعی یا مدعا علیہ دولتمند یا مرتبہ والا ہو تو اِس باعث اُس کی طرفداری نہ کریں بلکہ اگر قصوروار ہو تو اُسے واجب سزا پہنچاویں * اگر مدعی یا مدعا علیہ کسی طرح شہ زبردست ہو تو حاکم اُس سے نہ ڈرے بلکہ اُس کے جرم کے لایق اُس کی سزا کرے اگر اِن میں سے کوئی اُس کا دوست بھی ہو تو دوستی کو خیال میں نہ لاوے پر جو واجب ہے وہی کرے البتہ اُس کے لئے یہہ نازک مقدمہ ہوگا اور اگر دوست قصوروار ہوگا اور سزا پاویگا تو بہت ناراض

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور حاکموں و رعایا کی نسبت بیان ہوئے ہیں چند اور ہیں جو آپس میں ایک دوسرے کی نسبت سب پر واجب ہیں ان فرضوں کا خلاصہ یہہ ہے کہ سب سے حق اور راستی کے ساتھ پیش آویں + شاید ہر کوئی سمجھ سکیگا کہ اس خلاصہ کے کیا معنے ہیں اور اس میں کون کونسے فرض شامل ہیں اس لئے ایک اور لکھتے ہیں جو خود خداوند عیسیٰ مسیح نے فرمایا ہے اور وہ ایسا صاف ہے کہ ہر کوئی اُسے سمجھ سکتا ہے یعنے اَوروں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ وے تم سے کریں + اُن کے سوا جن کا بیان ہو چکا ہے اور سب فرائض جو ہم پر سب انسانوں کی نسبت واجب ہیں اِسی خلاصہ میں شامل ہیں جیسا ہم اپنے لئے چاہتے ہیں ویسا ضرور ہے کہ اَوروں سے کریں چنانچہ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی خیال یا کلام یا فعل سے ہمارا کچھ نقصان کرے پس ہمیں بھی لازم نہیں کہ کسی طرح اَوروں کا نقصان کریں + پھر ہم چاہتے ہیں کہ سب ہمارے ساتھ نیکی کریں پس ہمیں بھی ضرور ہے کہ اَوروں کے ساتھ نیکی کریں + اُن فرائض میں سے جو اس حکم یعنے خلاصے میں شامل ہیں دو چار کا ذکر کرتے ہیں +

غرض ہمیں نہ چاہئے کہ کسی کی جان و مال و عزت کو نقصان پہنچاویں + اِس سے یہہ مراد ہے کہ نہ کسی کو ماریں نہ زخمی کریں نہ قتل کریں نہ اور کوئی بات کریں جس سے اُس کے جسم کی صحت و سلامتی میں فرق آوے نہ کسی کی چیز چُراویں نہ زبردستی اُس سے لیں نہ کلام و فعل سے ایسی کوئی بات کریں جس سے اُس کی ہتک عزت ہو +

پھر چاہئے کہ اپنی تمام گفتگو اور سب کاموں میں سچے اور صاف دل ہوں + چاہئے کہ صرف وہی کام کریں جو حقیقتاً نیک ہیں اور اُنھیں دل سے کریں + اور پھر جو نیکی اَوروں کے ساتھ کریں اچھے مقصد سے کریں خود غرضی سے نہیں یا اس طرح نہیں کہ باطن میں کچھ ہو اور ظاہر

یں کچھ مثلاً جب کوئی کسی محتاج کو کچھ دے تو اِس مقصد سے نہ دے کہ اَور لوگ دیکھ یا سنکر اُسے نیک سمجھیں
اور اُس کی تعریف کریں پر صرف اُس غریب کی احتیاج کے رفع کے واسطے ہو ÷ یوں ہی چاہیئے کہ
اپنی سب گفتگو میں صاف و سچے ہوں اور مکاری سے دور رہیں جب کسی مقدمہ میں کچھ کہتے ہیں تو
لازم ہے کہ وہی کہیں جو دل میں ہے اور جب کچھ کر رہے ہیں یا کسی بات کا ارادہ ہے تب بھی وہی
کہیں جو حقیقتاً کرتے ہیں یا جسے کیا چاہتے ہیں مثلاً جب کوئی اپنے مطلب کے لئے کسی کے یہاں جائے
تو یہہ نہ کہے کہ میں آپ کی ملاقات یا سلام کو آیا ہوں پر اپنا مطلب بیان کرے اور صاف کہے کہ میں اِسی
لئے آیا ہوں ÷ ہمیشہ چاہیئے کہ سچ بولیں گو کہ اُس سے ہمارا نقصان بھی ہوتا ہو ÷ اگر دو چار
شخص کسی کے حق میں گفتگو کرتے ہوں اور اُن میں سے کوئی پیچھے سے پوچھا جائے کہ فلانے کے حق میں
کیا گفتگو ہوتی تھی تو اگر وہ بولنا مناسب جانے تو سچ سچ کہہ دے اگرچہ اُس کا نقصان بھی ہوتا ہو ÷
اِسی طرح جب لوگ کچہریوں میں گواہی دیتے ہیں ضرور ہے کہ جو راست ہے وہی کہیں ÷ اِس ملک میں
جھوٹھی گواہی بہت رائج ہے اُس کے دینیوالوں کی عاقبت میں سخت سزا ہوگی ÷ جب کچہریوں میں
گواہی دیتے ہیں لازم ہے کہ جیسا دیکھا ہے یا جیسا جانتے ہیں ویسا صاف صاف کہہ دیں اگر ذرہ بھی تصدیقاً
فرق کریں گناہ صادر ہوتا ہے ÷ پھر لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے وعدوں کو وفا کریں گو کہ اِس سے اُن کا
نقصان بھی ہوتا ہو ÷ مثلاً اگر کوئی سمجھے کہ فلانے سے فلانی بات نہیں ہو سکتی اور اُس سے کہے
کہ اگر تم یہہ کرو تو میں تمہیں بیس روپئے دوں اور وہ شخص اُس بات کو کرلے تو وعدہ کرنیوالے کو لازم
ہے کہ روپئے با خوشی اُسے دے ÷ وعدوں کے ادا کرنے کا فرض سب پر بخوبی ظاہر ہے اِسی لئے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یعنے اندھوں و لنگڑوں ولنجوں و کوڑھیوں و بیوں و یتیموں کو اور اُن لوگوں کو جو مدت سے بیمار رہنے کے باعث یا اور کسی سبب سے تنگ حال ہو گئے ہوں اور اُن مسافروں کو جن کا خرچ چک گیا ہو یا جو لُٹ گئے ہوں غرض ایسے ایسے لوگوں کو دینا چاہئے ✦ جو حقیقت میں مصیبت زدہ اور محتاج ہو گا آپ معلوم ہو جائیگا ✦ جو آدمی زبان سے کہتا ہو کہ میں خدا پرست ہوں اور اپنی حیثیت کے موافق محتاجوں کو نہیں دیتا جھوٹھا و مکار ہے اگر دل سے خدا پرست ہوتا تو خدا کے حکموں کو مانتا محتاجوں کی مدد کرنا بھی اُس کا ایک حکم ہے ✦ بہت لوگ ہیں جو کہ بڑی سرگرمی سے روز بتستان میں پوجا کرتے اور چندن لگاتے اور تیوہاروں کے دن اور بھی بڑی پوجا کرتے اور اکثر برہمنوں کو کھلاتے اور بہت لوگ ایسے بھی ہیں کہ روز پانچوں وقت کی نماز پڑھتے اور رمضان میں روزہ رکھتے غرض ایسی ایسی بہت باتیں کرتے لیکن جب کوئی محتاج اُن کے سامنے بھیکھ مانگنے آتا ہے ایک پیسا تک نہیں دیتے اگرچہ چاہیں تو کئی آنے بلکہ کئی روپئے باآسانی دے سکتے ہیں ✦ ایسے لوگ بڑے مکار ہیں اور اُن کی خدا پرستی سب جھوٹھی ہے ✦ ہر انسان پر جو تندرستی رکھتا ہے فرض ہے کہ اپنی حیثیت کے موافق خیرات کرے ✦ تندرستی سے جو خدا نے عنایت کی ہے اپنی پرورش کے لئے محنت کر سکتا ہے اور جو کماتا ہے اُس میں سے تھوڑا بہت خیرات بھی کر سکتا ہے ✦ مثلاً اگر کوئی چھہ پیسے روز کماتا ہو تو ہفتے میں دو یا تین پیسے دے سکتا ہے اور اگر کوئی سو روپیہ روز کماتا ہو تو مہینے میں دو یا تین سو روپیہ باآسانی دے سکتا ہے ✦ خدا نے قدیم زمانوں میں قوم یہود کو حکم کیا تھا کہ خیرات اور دینی باتوں کے لئے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ خرچ کیا کریں مثلاً اگر کوئی دس روپیہ کماتا ہو تو ایک روپیہ دے اور اگر پچاس کماتا ہو

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہم سے عداوت رکھینگے پر ہمیں نہ چاہئے کہ اس کینہ کے لئے اُن سے عداوت رکھیں بلکہ بجائے
عداوت کے ہمیں حکم ہی کہ اُنھیں پیار کریں اور اُن کی بھلائی کریں + دشمنوں کو پیار
کرنا بہت مشکل معلوم ہوگا دل بنا بر اس بات پر مایل نہیں ہی لیکن خدا سے دعا مانگنا چاہئے
کہ وہ ہمیں اس کی طاقت بخشے + جب دشمن کسی مصیبت یا آفت میں پڑیں تو اُن کی اُسی
طرح مدد کرنا چاہئے جیسے دوستوں کی کیجاتی ہی + اگر سب لوگ دشمنوں سے ایسا نیک سلوک
کیا کریں تو دشمن کا ہے کو رہیں سب دوست ہو جائیں + ہمیں فرض ہی کہ دعا میں دشمنوں
کی بہتری کے واسطے بھی عرض کیا کریں جو دشمنوں کو حقیقتاً پیار کرتا اور اُن کی بھلائی کے لئے دعا
مانگتا ہی یہہ ایک بڑی ثبوت رکھتا ہی کہ میں خدا کا سچا عابد ہوں + شاید بعضے لوگ دشمنوں
کے پیار کے حکم سے تعجب کرینگے لیکن تعجب کی جگہہ نہیں ہی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم لوگ یہاں
صرف تھوڑے دنوں کے لئے ہیں خدا سب کا حاکم ہی اور عاقبت میں سب کی عدالت ہوگی اور وہاں
ہر کوئی اپنے اعمال کے موافق پاویگا اور اُن لوگوں کی جو یہاں اَوروں سے عداوت او کینہ رکھتے ہیں
وہاں سزا ہوگی + حق تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہی کہ بدلہ لینا میرا کام ہی میں ہی بدلہ لونگا پس اگر
تیرا دشمن بھوکھا ہو اُس کو کھلا اور اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی دے +

الغرض ہمیں چاہئے کہ مقدور بھر سب کے ساتھہ روحانی و جسمانی دونوں طرح کی نیکی کریں اور
ہر حالت اور ہر درجہ کے لوگوں کے واسطے حق تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ سب کا بھلا کرے اور سب کو سعادت
ابدی کی راہ میں پہنچا دے + یہہ سب فرایض جن کا ابھی ذکر ہوا اس خلاصہ میں شامل ہیں کہ

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اپنی قدرتِ کاملہ سے کروڑہا عالم پیدا کئے ہیں ٭ پس وہ سب انسانوں کے جسموں کو بھی پھر
زندہ کر سکتا ہے بہت لوگ کوؤں میں ڈوب کر مر گئے ہیں بہتوں کی لاشیں دریاؤں اور سمندر میں
ڈالی گئی ہیں بہتوں کو شیروں و بھیڑیوں و گیدڑوں و گِدھوں اور دریائی جانوروں نے کھا
لیا ہے لیکن یہہ سب پھر زندہ ہونگے خدا ایک کو بھی نہ بھولیگا بلکہ ذرہ ذرہ سے بچوں کے جسم بھی
جو ایک ایک یا دو دو روز کے ہو کر مر گئے ہیں پھر زندہ کئے جائینگے اور اپنی روحوں سے ملینگے ٭

غرض بعد قیامت کے عدالت ہوگی اور ہر کوئی اپنے اپنے اعمال کے موافق پاویگا ٭ ہمارے
سب خیال و کلام و فعل وہاں ہمیں یاد آوینگے اور خدا انھیں سب انسانوں اور فرشتوں کے آگے جو اُس وقت
حاضر ہونگے ظاہر کریگا اور جیسے جس کے خیال و کلام و فعل ہوئے ہونگے ویسا وہ پاویگا ٭ ادنیٰ و اعلیٰ غریب
و غنی جاہل و عالم سب وہاں حاضر ہونگے اور سب کی عدالت اُن کے اعمال کے موافق ہوگی ٭ اِس
دنیا میں ہم لوگوں کے کئی درجے دیکھنے میں آتے ہیں لیکن روزِ عدالت میں صرف دو ہی طرح کے لوگ
ہونگے یعنے نیک و بد ٭ خداوند عیسیٰ مسیح لوگوں کی عدالت کریگا ٭ نیکوں کے جسم بعد
قیامت کے نورانی ہونگے اور جب عدالت ہو چکیگی نیک بہشت کی سعادت میں داخل ہونگے اور بد
عذابِ ابدی میں ڈالے جائینگے ٭

بہشت وہ سعادت اور نیکبختی کی جگہہ ہے جو حق تعالیٰ نے اپنے محبوں اور عابدوں کے لئے
تیار کی ہے اور خدا عدالت میں نیکوں کے ایمان و محبت و عبادت کو سبھوں پر ظاہر کر کے انھیں
اِس آرام میں پہنچاویگا وہاں وے اپنے خالق و نجات دہندہ کو دیکھکر نہایت خوش و محظوظ
ہونگے ٭ جب تک ہم اِس جہان میں ہیں سمجھ نہیں سکتے کہ بہشت کی سعادت کیا شے ہے اگر

جہاں بھر کے تمام عالم جمع ہوں اور اُس کا بیان کیا چاہیں تو بھی نہ کر سکیں جیسا کہ جنم کا اندھا روشنی کی کیفیت کو معلوم نہیں کر سکتا اور طرح طرح کے رنگوں کو دریافت نہیں کر سکتا کہ کیسے ہوتے + ویسا ہی ہم اس حالت میں معلوم نہیں کر سکتے کہ بہشت کی سعادت کیا ہے اسی لئے خدا نے اُس کی بابت اپنے کلام میں ظاہر نہیں کیا صرف یہی کہا ہے کہ اس دنیا کی تکلیفیں وہاں نہیں ہیں اور بالفعل اتنا ہی جاننا ہمارے لئے کافی ہے + جب اس پر غور کرتے ہیں کہ اس دُنیا کی تکلیفوں میں سے وہاں کوئی نہیں ہے تو کچھ کچھ معلوم ہو سکتا ہے کہ بہشت بڑے آرام کی جگہہ ہوگی + انسان کی روح حقیقی نیکبختی کی بھوکھی اور پیاسی ہے چنانچہ جب نیکوں کی روحیں بہشت کو پہنچینگی تو خاص اُسی حالت میں ہونگی جس میں ہوا چاہتی ہیں + خداپرستوں کی یہی آرزو رہتی ہے کہ گناہ کے غلبہ اور ناپاکی سے رہائی پاویں اور خدا کے حضور پہنچیں پس اُن کی یہہ آرزو وہاں بخوبی پوری ہوگی + اگر کسی مچھلی کو لیکر دوپہر یہ کو تپتی زمین پر ڈال دو تو کیسی تکلیف میں ہوگی اور چھٹپٹائیگی پھر اگر اُس وقت اُسے ٹھنڈے پانی کے تالاب یا دریا میں ڈال دو تو اُس کی جان میں جان آجائیگی اور اُس کی خوشحالی کامل ہوگی اسی طرح نیکوں کی سعادت کامل ہوگی جب وے گناہ سے رہائی پاکر بہشت میں داخل ہونگے اور خدا کے حضور پہنچینگے + جو شخص کہ برسوں بڑی مشکلوں اور خطروں اور بھوکھ پیاس میں غیر ملکوں کے درمیان گھوما کرتا ہے گھر پہنچکر جہاں کہ اُس کے عزیز و یگانے ہیں اور سب چیزیں اُس کے آرام کے لئے موجود ہیں نہایت خوش ہوتا ہے لیکن نیکوں کی خوشی جب کہ بہشت کو پہنچینگے اس سے بے حد درجہ زیادہ ہوگی + غرض بہشت میں بھوکھ اور پیاس نہ ہوگی + جب انسان پیدا ہوا تھا وہ پاک

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک بڑے طوفان کے ہی جس کے درمیان سے وے سفر کرتے ہیں سفر کرتے وقت اکثر سرد
سانسیں بھرتے اور رہائی کے واسطے دعا مانگتے ہیں + بہشت میں تمام رنج وغم سے نجات پاوینگے
وہاں سرد سانسیں بھرنا اور رونا نہیں ہی + کلام پاک میں لکھا ہی کہ خدا اُن کی آنکھوں
سے سب آنسو پونچھ ڈالیگا یعنے انھیں وہاں پوری سعادت بخشیگا غم کا کوئی باعث نہ رہیگا وے
تمام رنج وغم بھول جاوینگے + رنج وغم کے ساتھ سب فکر و اندیشے بھی دفع ہونگے اور وے
ابدالآباد پوری نیکبختی میں رہینگے + پس جب کہ بھوکھ پیاس دُکھ درد و بیماری اور فکر و اندیشے
اور رنج وغم سب دفع ہوئے تو کچھہ کچھہ معلوم ہو سکتا ہی کہ بہشت کی سعادت اور نیکبختی کیسی
ہوگی +

غرض بہشت میں رات نہ ہوگی اور چونکہ رات نہ ہوگی تاریکی بھی نہ ہوگی اور صادق ہمیشہ
کی روشنی میں خوش رہینگے + تاریکی اچھی نہیں لگتی اور رات کو لوگ خوف کھا کر دروازوں
کو بند کر لیتے تا کہ چوروں وڈاکوؤں اور جنگلی حیوانوں سے محفوظ رہیں دن کو جب کہ چوگرد اچھی
طرح دیکھہ سکتے اپنے تئیں زیادہ سلامت سمجھتے اور روشنی کو پسند کرتے ہیں + پس بہشت میں
نیکوں کو وہ بے چینی نہ ہوگی جو تاریکی سے پیدا ہوتی ہی کیونکہ وے ہر دم روشنی میں رہینگے +
لیکن اگرچہ روشنی ہوگی پر اس آفتاب کی روشنی نہیں جیسے یہاں دیکھتے ہیں + اگر یہہ
آفتاب وہاں ہوتا تو کامل آرام نہیں بلکہ گرمی کے باعث کچھہ تکلیف رہتی + اس دنیا میں گرمی
کے باعث لوگوں کو تکلیف ہوا کرتی ہی اور خصوصاً اُنھیں جن کو پرورش کے لئے دوکانوں یا
کھیتوں میں سخت محنت کرنی پڑتی ہی + گرمی سے جسم وعقل دونوں کمزور ہوتے اور بہت

[illegible]

وقت یہہ سب نعمتیں دیکا یک تجھ سے لیجائینگی اور بعد اُس کے تیرا حال اور طرح ہو جائیگا
تو اتنا سنکر اُس کی خوشی اِن نعمتوں کے باب میں پوری نہ ہوگی پر فکر و اندیشے بھی درپیش رہینگے
کہ معلوم نہیں کس وقت یہہ سب چھن جائیں ✤ لیکن بہشت میں موت کا دخل نہیں
ہے اور صادقوں کو یہہ فکر و اندیشہ نہ ستاویگا اور اُن کی خوشی کامل ہوگی ✤ پھر اِس
دُنیا میں لوگوں کی عمر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ تب سے
ضعیف اور کمزور ہونے لگتے ہیں اور اگر سب آفتوں سے اُن کی جان بچی بھی رہے تو بھی آخر
کو بڑھاپے سے مرجاتے ہیں لیکن بہشت میں بڑھاپا اور ضعیفی نہیں ہے اور نیک وہاں ہمیشہ
تندرست و توانا رہینگے ایسا کہ اِس دُنیا کے خاص نوجوان بھی ویسے نہیں رہتے ✤ غرض وے
ابدالآباد پوری سعادت اور شگفتگی میں رہینگے ✤

اِس جہان میں تمام دُکھ درد و بیماری اور موت کا باعث گناہ ہے چنانچہ بہشت میں
گناہ نہ ہوگا اِس بات کے خیال سے نیکوں کو اب بھی نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے ✤ گناہ
بڑی خراب شے ہے وہ اُن کا بڑا دشمن ہے اُس سے اُن کو بہت رنج رہتا ہے اور اگر تکلیف
اُٹھانے سے اُس سے رہائی پاسکیں تو ہر طرح کی تکلیف اُٹھاویں ✤ اُن کی یہہ خواہش
اور آرزو بہشت میں بخوبی پوری ہوگی اگرچہ ابدالآباد وہاں رہینگے تو بھی ہرگز ذرہ سا بیجا
خیال بھی اُن کے دل میں نہ گذریگا ✤ یہہ بات شاید ہمیں نہایت مشکل معلوم ہو لیکن
یاد رکھنا چاہئے کہ خدا قادر مطلق ہے اور وہ گنہگاروں کے دل کو بالکل پاک کرسکتا ہے
چنانچہ پیچھے کہہ بھی آئے ہیں کہ پاکیزگی کا کام خداپرستوں کے دلوں میں روح پاک سے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

میں بلکہ صندوق اور وہ ایک ہو جائے یا کہ کوئی لُہار ایک چُھری بنا دے اور پھر چُھری اور آپ بلکہ ایک ہو جائے نہیں یہہ ممکن نہیں اُن کی ذات میں ہمیشہ فرق رہیگا اور وے ہمیشہ علیحدہ رہینگے + یوں ہی نیک خدا کی ذات میں مل نہیں سکتے کیونکہ اُن کی ذات کے درمیان بے حد فرق پایا جاتا ہے + حق تعالیٰ خود بخود درجۂ کامل ہے اور اُس میں اور کسی کے مل جانے سے بڑھنتی کا ہونا ناممکن ہے پھر اُس کی ذات غیر تبدیل بھی ہے لیکن اگر کوئی اُس میں مل جائے تو اُس کی بے تبدیلی کہاں رہی + انسان کے حق میں یہہ ہے کہ آج دُبلا ہے اور دو چار روز میں کھانے پینے سے موٹا ہو سکتا ہے لیکن خدا کے باب میں تو ایسا نہیں ہو سکتا وہ ہمیشہ یکساں رہتا ہے + چنانچہ نیک اُس میں مل نہیں جائینگے پر اُس کے حضور رہکر سعادت حاصل کرینگے + سعادت حاصل کرنے کے لئے اُس کی ذات میں مل جانا ضرور نہیں پر اُس کے حضور رہنا اور اُس سے محبت رکھنا اور اُس کی عبادت کرنا کافی ہے + اس جہان میں جب کوئی محبوب رعیت اپنے مہربان بادشاہ سے یا کوئی لڑکا اپنے باپ سے خوشی حاصل کرتا ہے تو کس طرح کرتا ہے کیا اُس کا بدن باپ کے بدن میں سلائی سے جوڑا جاتا یا لئی سے چپٹایا جاتا ہے + نہیں بلکہ اُس کی صحبت اور مہربانی میں رہتا ہے اسی طرح اُس سے خوشی حاصل کرتا ہے + اسی طرح نیکوں کو سعادت حاصل کرنے کے لئے یہہ ضرور نہیں ہے کہ خدا کی ذات میں مل جائیں پر وہ اُس کے حضور اُس کی صحبت و عبادت اور محبت میں رہنے سے حاصل ہوگی +

غرض بہشت میں نیکوں کی سعادت روحانی ہوگی + اس دُنیا کی خوشی لوگوں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ابدی ہی خدا نے یہ فیصلہ دیا ہی اور چونکہ وہ صادق القول ہی اپنی بات کو پورا کریگا اور جنھیں وہ اپنے فضل سے نیک اور پاک کر کے بہشت کو پہنچاتا ہی اُنھیں ہمیشہ وہاں رکھیگا اور کبھی وہاں سے دور نہ کریگا + اس دُنیا میں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی نیک اور مہربان آقا اپنے نوکر کا قصور معاف کرتا ہی اور وہ نوکر پھر قصور نہیں کرتا پر ہمیشہ اُس کی مرضی پر چلتا ہی تو وہ آقا پھر اُس قصور کو جو اُس نے معاف کیا یاد نہیں کرتا اور نہ خواہ مخواہ اُس نوکر کو نکال نہیں دیتا پر اُسے اپنی خدمت میں رکھتا ہی اور ہمیشہ اُس پر مہربان رہتا ہی + تو پھر خدا تو تمام رحمت اور نیکی کا چشمہ ہی اور انسان پر کیونکر بے حد درجہ زیادہ مہربانی نہ کریگا + غرض خدا نیکوں کو جنھیں وہ معاف کرتا اور ایسا پاک کرتا اور اپنا فضل بخشتا ہی کہ اُن سے پھر گناہ نہیں ہو سکتا بہشت میں ہمیشہ رہنے دیگا اور اُن کی سعادت ابدی ہوگی +

ہندو کہتے ہیں کہ ایک چھوٹا بہشت بھی ہی جہاں وے لوگ جاتے ہیں جنھوں نے تھوڑی نیکی کی ہی اور جو بالکل پاک نہیں ہیں + لیکن اُن کا یہہ گمان غلط ہی + فقط ایک ہی سچا بہشت ہی جہاں کہ خدا پرست پہنچائے جاتے ہیں + اگر انسان اپنے نیک اعمال کے باعث نجات پاتا تو ایک نہیں بلکہ سیکڑوں بہشت ہوتے اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق وہاں پہنچائے جاتے لیکن نجات تو صرف خدا کے فضل سے ہی اسی لئے ہندوؤں کا یہہ گمان غلط ٹھہرتا ہی + غرض نیکوں کی آیندہ سعادت بہت دلپسند بات ہی اور اُنھیں چاہئے کہ جب تک گناہ اور تکلیف کے اس بیابان میں سفر کرتے ہیں بار بار اُس پر غور کریں اور اپنے دلوں کو خاطر جمعی اور تسلی دیں +

بندوں کی آیندہ سزا کا بیان + روز عدالت میں شریر بڑے خوف میں ہونگے کیونکہ وے کہینگے
کہ اب ہماری سزا کا وقت آپہنچا + وے بہت چاہینگے کہ کہیں چھپ رہیں اور عدالت کے لئے خدا کے
حضور نہ جائیں پر کہیں چھپ نہ سکینگے اُس وقت اُن کے تمام گناہ اُنھیں یاد آوینگے اور وے کوئی عذر
پیش نہ کر سکینگے پر اُن کا مُنہہ بند ہو جائیگا + پس خدا اُنپر سزا کا حکم کریگا اور وے آپ اقرار کرینگے کہ
اُس کا حکم واجب اور درست ہی +

بعد عدالت کے بد یعنے وے جو خدا سے محبت نہیں رکھتے اور اُس کی عبادت نہیں کرتے بلکہ
جان بوجھکر نافرمانی کرتے جاتے ہیں اُس ابدی عذاب میں ڈالے جائینگے جسے جہنم کہتے ہیں + بہت
لوگ سمجھتے ہیں کہ یہی دُنیا جہنم ہی اور کہ لوگ یہیں اپنے گناہوں کے واسطے سزا پاتے ہیں لیکن اُن
کا یہہ گمان غلط ہی + لوگ یہاں اسی واسطے پیدا ہوتے ہیں کہ ایک آیندہ وقت یعنے عاقبت
کے لئے تیاری کریں + اگر یہہ دُنیا جہنم ہوتی تو سب بد عذاب میں رہتے لیکن عذاب کے عوض
اکثر اُن میں سے تو بڑے چین و آرام سے رہتے ہیں + پھر اگر یہہ جہنم ہوتا تو یہاں نیک لوگ
نہ ہوتے کیونکہ خدا ایسا بے انصاف نہیں کہ نیکوں یعنے اپنے عابدوں کو جہنم میں ڈالے + دوزخ میں
سوا از حد تکلیف اور عذاب کے اَور کچھہ نہیں ہی اور اگرچہ اِس دُنیا میں بڑی تکلیف ہی تو بھی دوزخ
کے عذاب کا یہاں آدھا بھی نہیں اِس سے ظاہر ہی کہ یہہ دُنیا جہنم نہیں ہی اور کہ لوگ عاقبت کی
تیاری کے لئے یہاں پیدا ہوتے ہیں نہ کہ سزا کے واسطے +

پس سب کو معلوم کیا چاہئے کہ ایک جہنم ہی جہاں عدالت کے بعد سب بد ڈالے جائینگے
یہہ خواب خیال نہیں ہی پر ایک حقیقت ہی جو حق تعالیٰ نے اپنے کلام میں صاف صاف فرمایا ہی

جیسا کہ انسان اِس جہان میں گناہ کے باعث تکلیف اُٹھاتا ہی اِسی طرح عقل سے دریافت ہوتا ہی اور اِسے خوب یقین کیا چاہئے کہ اگر بغیر توبہ کے مرےگا تو اُس کے باعث عاقبت میں بھی تکلیف پاویگا ❊ خدا نے فرمایا ہی کہ اگر گنہگار توبہ نہ کریں اور مغفرت اور نجات اُس راہ سے جو اُس نے خود ٹھہرائی ہی قبول نہ کریں تو ضرور دوزخ میں ڈالے جاینگے ❊ اور اگر گنہگار دوزخ میں ڈالے جائیں تو اِس سے خدا میں کچھ بے انصافی نہ ٹھہریگی پر برعکس اِس کے اُس میں پورا انصاف ٹھہریگا کیونکہ اُس کو اپنے عدل کے باعث گناہ کی سزا کرنی ضرور ہی ❊ اور اِس سے اُس میں کچھ بےرحمی بھی نہیں ٹھہرتی کیونکہ اُس نے اپنے رحم سے گنہگاروں کی نجات کے لئے ایک آسان راہ نکالی ہی اور گنہگار اُس راہ سے نجات قبول نہ کریں تو اُنھیں کا قصور ہی ❊ اگر کوئی بادشاہ کسی مجرم سے کہے کہ اپنے گناہ سے توبہ کر اور ایک آسان راہ سے جو میں تجھے بتاتا ہوں معافی اور رہائی قبول کر مگر وہ مجرم اپنی نگراہی سے اُسے قبول نہ کرے اور کہے کہ میں سزا ہی اُٹھاؤنگا تو اِس میں بادشاہ کا کیا قصور ہو ❊ یوں ہی گنہگاروں کی سزا میں خدا بےرحم نہیں ٹھہرتا کیونکہ گنہگار خود مغفرت اور نجات اُس راہ سے جو خدا نے مقرر کی ہی قبول نہیں کرتے ❊

غرض دوزخ میں بے نہایت عذاب اور تکلیف ہی کوئی اُس کا بیان نہیں کر سکتا انسان کا ذکر کیا شیطان بھی جو وہاں کے عذاب سے واقف ہیں اُس کا بیان نہیں کر سکتے کلام الٰہی میں اکثر طور اُس کے باب میں فرماتا ہی کہ وہاں ایسی آگ ہی جو ہرگز نہیں بجھتی چنانچہ اُس میں ہمیشہ تڑپا کرینگے ❊ یہاں تو لوگ جب ایسی کسی تکلیف میں پڑتے ہیں جسے برداشت نہیں کر سکتے تو اپنے تئیں طرح طرح سے مار ڈالتے ہیں چنانچہ کوؤں میں گر پڑتے زہر کھا لیتے گلا کاٹ لیتے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور بے دینی سے ہم اِس عذاب کو پہنچے ہیں + اِس دُنیا میں جب کوئی کسی کی غلطی یا غفلت [illegible]
کسی تکلیف یا آفت میں پڑتا ہے اور اُس آفت کا سبب سب سے [illegible]
کو ملامت بھی کرتا جس سے غلطی یا غفلت ہوئی تو اُسے کیا رنج ہوتا ہے [illegible]
بیان نہیں ہو سکتا + غرض یہی حال دوزخ میں اُن لوگوں کا ہوگا [illegible]
غفلت کے باعث وہاں پہنچینگے ابدالآباد اُن کو ملامت ہوا کریگی +

پھر دوزخیوں کو اِس خیال سے بھی بڑا رنج ہوگا کہ ایک زمانہ ایسا تھا [illegible]
خدا کی محبت اور عبادت کی فرصت تھی اگر اُس موقع کو قبول کرتے [illegible]
تو اِس نوبت کو کاہے کو پہنچتے + جب کوئی لڑکا بدچالی کی طرف [illegible]
اُسے سمجھاتا ہے پر وہ نہیں مانتا اور آخر کو تکلیف اور آفت میں پڑتا ہے تو [illegible]
کی نصیحت یاد کر کے کیسا رنج کھاتا ہے کہتا ہے کہ ہائے باپ کا کہا مانتا تو [illegible]
پس جب جب اِس بات کو یاد کرتا زیادہ رنج کھاتا ہے + یوں ہی اُن لوگو[illegible]
بوجھ کے گناہ کرتے جاتے ہیں اور اب جب کہ موقع اور فرصت ہے خدا کی محبت و عبادت [illegible]
کرتے +

الغرض معلوم ہوا کہ جہنم ایسے عذاب کی جگہ ہے کہ اُس کا بیان نہیں ہو سکتا [illegible]
کی بات یہہ ہے کہ ہم سب اپنے اعمال پر غور کریں اور گناہوں سے توبہ کر کے خدا کی طرف [illegible]
عذاب [illegible] مسیح پر ایمان لاویں [illegible]

تمام شد +